# خواتین کی

# دلچسپ معلومات و نصائح

اُردو ترجمہ

**الحدائق الغناء فی اخبار النساء**

مؤلف

**قاسم عاشور**

مترجم

**مولانا محمد اصغر صاحب**

جامعہ دارالعلوم کراچی


دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان
021-2631861

خواتین کی دلچسپ معلومات و نصائح

مدرسہ عربیہ ضیاء القرآن
ہنہ کوئٹہ

# خواتین کی دلچسپ معلومات و نصائح

اردو ترجمہ

الحدائق الغناء فی اخبار النساء

مؤلف: قاسم عاشور

مترجم: مولانا محمد اصغر صاحب
جامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی ۱، پاکستان ۲۱۳۶۳۱۸۶۱-۰۲۱

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

اس ترجمہ کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26-نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بکڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

# عرض ناشر

زیر نظر کتاب "خواتین کی دلچسپ معلومات ونصائح" الحمد للہ طبع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دار الاشاعت سے اس سے پہلے بھی ماشاء اللہ نہایت مستند کتب شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں اس کتاب میں آپ کو خواتین کے عملی زندگی کے بارے میں بہت دلچسپ معلومات ملیں گے عبادات اور فکر آخرت پر مبنی واقعات اور کارنامے، پڑھنے کو ملیں گی۔

اللہ تعالیٰ اس کے مطالعہ سے وہ بصیرت عطا فرمادے کہ ہم بھی کوشش کریں ہماری زندگیوں میں ان خواتین کی سیرت واسوہ کی جھلک نظر آسکے اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کی فکر پیدا ہو سکے اس کے ساتھ ساتھ ان خواتین کی اللہ اور ایمان سے محبت و عظمت کا صحیح اندازہ ہو سکے۔

خواتین اسلام کے مطالعہ کے لئے مختلف انداز سے اور خواتین کے مسائل پر جو کتب ہمارے ہاں شائع ہو چکی ہیں یا ہونے والی ہیں وہ کچھ درج ذیل ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | تحفہ زوجین | حضرت تھانویؒ |
| (۲) | بهشتی زیور | حضرت تھانویؒ |
| (۳) | اصلاح خواتین | حضرت تھانویؒ |
| (۴) | اسلامی شادی | حضرت تھانویؒ |
| (۵) | پردہ اور حقوق زوجین | حضرت تھانویؒ |
| (۶) | اسلام کا نظام عفت وعصمت | مفتی ظفیر الدین |
| (۷) | حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح | حضرت تھانویؒ |
| (۸) | خواتین کے لئے شرعی احکام | اہلیہ ظریف تھانویؒ |
| (۹) | سیر الصحابیت مع اسوہ صحابیات | سید سلیمان ندوی |
| (۱۰) | چھ گناہ گار عورتیں | مفتی عبد الرؤف صاحب |
| (۱۱) | خواتین حج | مفتی عبد الرؤف صاحب |
| (۱۲) | خواتین کا طریقہ نماز | مفتی عبد الرؤف صاحب |

(۱۳) ازواج مطہرات ڈاکٹر حقانی میاں
(۱۴) ازواج صحابہ کرام عبدالعزیز سناوی
(۱۵) پیارے نبی کی پیاری صاحبزادیاں ڈاکٹر حقانی میاں
(۱۶) نیک بیبیاں حضرت میاں اصغر حسین صاحب
(۱۷) جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین احمد خلیل جمعہ
(۱۸) دور نبوت کی برگزیدہ خواتین احمد خلیل جمعہ
(۱۹) ازواج الانبیاء احمد خلیل جمعہ
(۲۰) تحفہ خواتین مولانا عاشق الہٰی
(۲۱) مسلم خواتین کے لئے بیس سبق مولانا عاشق الہٰی
(۲۲) زبان کی حفاظت مولانا عاشق الہٰی
(۲۳) شرعی پردہ مولانا عاشق الہٰی
(۲۴) میاں بیوی کے حقوق مفتی عبدالغنی صاحب
(۲۵) مسلمان بیوی مولانا ادریس صاحب
(۲۶) دور تابعین کی نامور خواتین احمد خلیل جمعہ
(۲۷) خواتین کی اسلامی زندگی کے سائنسی حقائق حکیم طارق محمود
(۲۸) خواتین اسلام کا مثالی کردار نذیر محمد مکتبی
(۲۹) خواتین کی دلچسپ معلومات ونصائح قاسم عاشور
(۲۹) امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں خواتین کی ذمہ داریاں نذیر محمد مکتبی

امید ہے کہ ہماری اس کوشش کی کماحقہ پذیرائی کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص کے ساتھ کام کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا وآخرت میں ہماری کوششوں کو قبول فرمالیں۔ آمین

تمام قارئین سے درخواست ہے کہ احقر کے لئے والدین اور اہل خانہ کے لئے عافیت دارین کے لئے دعا فرمائیں۔

والسلام مخلص
خلیل اشرف عثمانی
ولد الحاج محمد رضی عثمانی

# فہرست عنوانات


| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| عرض مترجم | ۱۷ |
| مقدمہ | ۱۹ |
| پہلا باب' عورتوں کی صفات میں | ۲۳ |
| عورتوں کی صفات کے متعلق فرمان باری تعالی | ۲۳ |
| جن عورتوں کو قیامت کے دن یہ کہا جائے گا" جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو جا" (حدیث) | ۲۳ |
| دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔ | ۲۴ |
| سب سے بہتر چیز جو آدمی جمع کرے وہ نیک عورت ہے (الحدیث) | ۲۴ |
| عورت سے چار چیزوں سے شادی کیجاتی | ۲۴ |
| تقوی پرہیزگاری کے بعد مؤمن نے نیک بیوی سے زیادہ کسی چیز سے نفع نہیں اٹھایا (الحدیث) | ۲۴ |
| دنیا میں سب سے بہتر کونسی عورت (بیوی) ہے؟ الحدیث | ۲۵ |
| عورتیں ناقص العقل والدین ہیں (الحدیث) | ۲۵ |
| عورتوں میں سے سب سے بہتر عورت اور عورتوں میں سب سے بری عورتیں | ۲۵ |
| حضرت داؤدؑ کا اپنے پروردگار سے مناجات | ۲۵ |
| چار قسم کی خواتین جنت میں ہوں گی (الحدیث) | ۲۶ |
| ایک طویل حدیث کا حصہ جس میں آپ ﷺ کو جنت دکھلائی گئی (الحدیث) | ۲۷ |
| عورتوں میں سب سے بہتر انصار کی عورتیں ہیں (الحدیث) | ۲۷ |
| حضرت علیؓ کا بہترین عورتوں کے متعلق فرمان | ۲۷ |
| ایک اعرابی کا عورتوں کے متعلق کلام جو عورتوں کے معاملات میں دسترس رکھتا تھا | ۲۸ |
| ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ دوسری ازواج مطہرات پر دس باتوں کے ساتھ فخر فرمایا کرتی تھیں | ۲۸ |
| امیر المؤمنین ابو العباس کا خالد بن صفوان سے عورتوں کے متعلق سوال وجواب؟ | ۲۹ |
| فرزدق شاعر' عورتوں کی تعریف کرتا ہوا شعر ۔۔؟ | ۲۹ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| خالد بن صفوان کی روایت کہ کس طرح عورت سے شادی کرنا چاہیئے؟ | ۳۰ |
| خالد بن صفوان نے کسی رشتے کرنے والے دلال سے کہا؟ | ۳۰ |
| عورت میں چار چیزوں کی لمبائی پسندیدہ اور اچھی چیز ہے ۔۔الخ؟ | ۳۱ |
| حضرت ابن زبیر کا کوتاہ اور دراز قد والی عورتوں کے متعلق فرمان؟ | ۳۲ |
| محمد بن سیرین کا فرمان کہ سب سے زیادہ عورت کے حسن و جمال کو زیادہ کرنے والی چیز۔الخ | ۳۲ |
| کسی دانا عقلمند کا نیک عورت اور عقلمند عورت کے متعلق کلام ۔۔۔الخ | ۳۲ |
| عورتوں کا اپنے شوہروں سے خیانت والی حدیث اور اس کی تشریح؟ | ۳۳ |
| بجفاء بنت علقمہ کا اپنی قوم کی تین سہیلیوں کے ساتھ باغیچے میں گفتگو الخ | ۳۴ |
| بری عورت اور نیک صالح کے بارے میں حضرت داؤدؑ کا فرمان۔۔۔الخ | ۳۵ |
| حضرت علیؓ کا فرمان ہے جس کو چار چیز مل گئیں اس کو دین و دنیا کی بھلائی مل گئی | ۳۵ |
| عورتوں کے متعلق مرغوب صفات کو کسی شاعر نے بیان کیا۔۔۔الخ | ۳۵ |
| اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ طخارستان کے | ۳۶ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| بادشاہ نصر بن سیار کا قول ہے۔۔۔الخ | |
| قرآن کریم اور سنت نبویہ میں عورت کی طبعیت و فطرت اور عورت کے زیب و زینت کا بیان | ۳۸ |
| حضرت علیؓ کا فرمان ہے فتنے کی جڑ تین چیزیں ہیں۔۔۔الخ | ۳۸ |
| حضرت ابو درداء کی طویل نصیحت کا ایک حصہ۔۔۔الخ | ۳۸ |
| حضرت عمرؓ کا فرمان ہے تین چیزیں مصیبت ہیں ۔۔۔الخ | ۳۹ |
| حضرت علیؓ کا عورتوں کی اچھی خصلتوں اور مردوں کی بری خصلتوں کے متعلق فرمان۔۔ | ۴۰ |
| وھب بن منبہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل عورتوں کا اچھا انجام فرمائے گا۔ دس خصلتوں کے بدلے۔۔۔الخ | ۴۰ |
| کہا جاتا ہے عورتیں تین طرح کی ہیں۔۔۔الخ | ۴۰ |
| بعض حکماء کا قول ۔۔۔الخ | |
| ایک اعرابی جو عورتوں کے متعلق معلومات رکھتا تھا اس سے کہا گیا کہ | ۴۱ |
| بری عورتوں کی صفات بیان کرو۔۔۔ الخ | ۴۱ |
| دوسرا باب' نکاح کی ترغیب و فوائد | ۴۷ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| اور نکاح نہ کرنے کے نقصانات۔ | |
| نکاح کی ترغیب وغیرہ کے بارے میں قرآن مجید کی آیت | ۴۷ |
| نکاح کی ترغیب وغیرہ کے متعلق مختلف احادیث | ۵۱ |
| حضرت امام غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نکاح کے پانچ فوائد بیان فرماتے ہیں۔۔۔الخ | ۵۵ |
| ساتویں آسمان پر سے شادی مبارک حضرت زینب بنت جحش کی شادی کا واقعہ۔۔۔الخ | ۵۹ |
| حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے۔ شادی کے ساتھ ایک دن بسر کرنا غیر شادی شدہ کی ایک سال کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔ | ۶۲ |
| خطبہ نکاح (عمرؓ کا خطبہ نکاح) | ۶۵ |
| خطبہ نکاح (حسن بصری کا خطبہ نکاح) | ۶۶ |
| خطبہ نکاح (شیخ قاضی کا خطبہ نکاح) | ۶۷ |
| خطبہ نکاح (دیہاتی کا خطبہ نکاح) | ۶۸ |
| خطبہ نکاح (سلم بن قتیبہ کا خطبہ نکاح) | ۶۹ |
| مامون کا خطبہ نکاح | ۶۹ |
| تین آدمیوں کی جماعت کو جب آپ ﷺ کی عبادت کی خبر دی گئی تو حیران ہوئے۔۔۔الخ | ۷۱ |
| مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے کہا کہ میں شادی نہ کروں گا جب تک کہ سو آدمیوں سے مشورہ نہ کرلوں ۔۔۔الخ | ۷۲ |
| تیسرا باب، مہر کے بیان میں | ۷۷ |
| مہر کے متعلق آیات قرآنیہ | ۷۷ |
| مہر کے متعلق احادیث مبارکہ | ۷۸ |
| عبدالملک بن مروان کا اور ایک دیہاتی کا قصہ | ۸۰ |
| اسحاق بن علی اور ایک دیہاتی کا قصہ | ۸۱ |
| مذکورہ قصوں سے معلوم ہو گیا کہ تھوڑے مہر کی وجہ سے برکت ہوتی ہے اگرچہ زیادہ مہر رکھنا بھی جائز ہے۔ | ۸۳ |
| چوتھا باب، مردوں سے ہم عصری اور برابری | ۸۵ |
| عورتوں کا مردوں سے ہم عصری اور برابری کے متعلق آیات قرآنیہ | ۸۶ |
| عورتوں کا مردوں سے ہم عصری اور برابری کے متعلق احادیث مبارکہ | ۸۶ |
| ابوبکر بن ابی داؤد نے نہایت عبرت آموز دلچسپ قصہ ذکر کیا ہے۔۔۔الخ | ۹۳ |
| حضرت ابن مسعودؓ کا فرمان ہے، مختلف اوقات میں لوگوں میں سب | ۹۵ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| سے فراست والے تین شخص گزرے ہیں۔۔۔۔۔الخ | |
| پانچواں باب' عورتوں کی مصلحت و تدابیر اوران کی معاشرت | ۹۷ |
| عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کے متعلق آیات قرآنیہ | ۹۷ |
| عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کے متعلق احادیث مبارکہ | ۹۹ |
| نکاح اور گھریلو معاشرت میں حضور اکرم ﷺ کی عادت شریفہ | ۱۰۰ |
| ضرب المثل | ۱۰۶ |
| فقیہ ابولیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ بیوی کے شوہر پر پانچ حقوق ہیں ۔۔۔ الخ | ۱۰۷ |
| حضرت امام غزالیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب احیاء العلوم میں آداب مباشرت کو بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔الخ | ۱۰۸ |
| ایک شخص کا خلافت فاروقی میں اپنی بیوی کی شکایت اور حضرت عمرؓ کا جواب ۔۔۔الخ | ۱۰۸ |
| ابن مقفعؒ کا عورتوں سے مشورہ وغیرہ کے متعلق نصیحت۔۔۔ | ۱۱۰ |
| ایک اعرابیہ خاتون اپنے شوہر کے اچھے اخلاق کی اپنی والدہ کے پاس تعریف | ۱۱۱ |
| کرتی ہے۔۔۔الخ | |
| حضرت ابو درداءؓ کا اپنی بیوی کو غصہ کی حالت کو ٹھنڈا اور خوش کرنے کی نصیحت | ۱۱۲ |
| حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔ اے لوگو ۔۔۔۔الخ | ۱۱۴ |
| حضرت سلمان بن داؤد کا فرمان کہ سانپ اور شیر کے پیچھے چل لیکن عورت کے پیچھے ہرگز نہ چل۔۔۔الخ | ۱۱۵ |
| حضرت علیؓ کے خطبے سے ماخوذ ہے ۔۔۔الخ | ۱۱۵ |
| چھٹا باب' شوہر کی عمدہ طریقے سے فرماں برداری کرنا۔ | ۱۱۷ |
| نیک بیویوں کے متعلق آیت کریمہ | ۱۱۷ |
| شوہر کی فرماں برداری کے متعلق احادیث مبارکہ | ۱۱۷ |
| امام غزالیؒ نے عورت کے آداب میں بہت عمدہ گفتگو فرمائی ہے ۔۔۔۔الخ | ۱۲۱ |
| عورت کا اپنی شوہر کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ و افسوس جائز نہیں۔ | ۱۲۲ |
| حضرت علیؓ کا فرمان۔ کہ عورت کا جہاد شوہر کی اچھی طرح فرماں برداری کرنا ہے۔ | ۱۲۲ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| جنتی مردوں اور عورتوں کے لئے آپ ﷺ کا فرمان | ۱۲۲ |
| امام ذہبیؒ کا عورتوں کو اچھی زندگی گزارنے کی نصیحت | ۱۲۳ |
| حضرت عائشہؓ کا کسی انصاری عورت کو شوہر کی فرماں برداری کی نصیحت | ۱۲۳ |
| شوہر کی فرماں بردار عورت کے لئے پرندے، مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور آفتاب و ماہتاب مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور نافرمان عورت کے لئے لعنت۔ | ۱۲۳ |
| جنگ احد میں حضرت حمنہ بنت جحشؓ کے بھائی، ماموں، شوہر کی شہادت کا واقعہ | ۱۲۵ |
| عورتوں کی طرف سے ایک قاصدہ کا آپ ﷺ سے سوال اور اس کا جواب | ۱۲۶ |
| حضرت فاطمہؓ کا آپ ﷺ سے خادم مانگنے کا واقعہ | ۱۲۷ |
| حضرت اوس بن صامت کا اپنی بیوی حضرت خولہ بنت ثعلبہ سے ظہار کا واقعہ | ۱۲۹ |
| قاضی شریح اور ان کی زوجہ محترمہ زینب بنت جریر | ۱۳۱ |
| مبارک بیوی | ۱۳۴ |
| مثالی زوجہ | ۱۳۶ |
| ساتواں باب' اولیاء کرامؒ کی نصیحتیں برائے خواتین | ۱۳۹ |
| عورتوں کو اچھے طریقے سے رکھنے کے متعلق آیات قرآنیہ | ۱۳۹ |
| عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے متعلق احادیث مبارکہ | ۱۴۲ |
| صحابہ کرامؓ لڑکی کی رخصتی کے وقت لڑکی کو شوہر کی خدمت وغیرہ کی نصیحت کرتے تھے۔ | ۱۴۲ |
| آپ ﷺ کے بیٹی حضرت فاطمہؓ کی شادی کے وقت آپ ﷺ کا اپنے داماد حضرت علیؓ کو نصیحت | ۱۴۲ |
| عتبہ کے بیٹی کی شادی کے وقت اپنے داماد کو نصیحت | ۱۴۳ |
| لڑکی کی رخصتی کے وقت باپ کی نصیحتیں | ۱۴۴ |
| امامتہ بنت حارث کی بیٹی کی رخصتی کے وقت اپنی بیٹی کو دلچسپ نصیحتیں | ۱۴۴ |
| عبداللہ بن جعفر کی نصیحت اپنی بیٹی کو | ۱۴۶ |
| ایک عقلمند عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کے وقت اس کو نصیحت کی۔ الخ | ۱۴۶ |
| ابوالاسود دولی کا اپنی بیٹی کو نصیحت | ۱۴۷ |

| موضوع | صفحہ | موضوع | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ام معاصرہ کا اپنی بیٹی کو رخصتی سے پہلے نصیحت فرمانا | ۱۴۹ | یعنی بوڑھے اور بوڑھیوں کی متفرق باتیں | |
| باپ کی نصیحت اپنی بیٹی کو | ۱۵۱ | گیارہواں باب' ہمبستری کے آداب میں | ۱۸۵ |
| ایک تجربہ کار بیوی کی چند نصیحتیں | ۱۵۳ | ہمبستری کے بارے میں آیات قرآنیہ | ۱۸۵ |
| ایک بیوی کی نصیحت | ۱۵۵ | حضور اکرم ﷺ دن و رات کی ایک گھڑی میں اپنی سب بیویوں کے پاس چکر لگاتے تھے۔ | |
| آٹھواں باب' نگاہوں کی حفاظت کے بارے میں | ۱۵۷ | اپنی اہلیہ کے پاس جانے سے پہلے دعا۔ | ۱۸۷ |
| نگاہوں کی حفاظت کے بارے میں آیات مبارکہ | ۱۵۷ | اپنی اہلیہ کے ساتھ جانوروں کی طرح بالکل برہنہ نہ ہو۔ | |
| نگاہوں کی حفاظت کے بارے میں احادیث مبارکہ | ۱۵۸ | زوجیت کی خاص باتوں کو راز داری میں رکھنا اور ان کی افشاء پر وعید | ۱۸۷ |
| عورت کے لئے کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ (الحدیث) | ۱۵۹ | بیویوں کے درمیان برابر اور عدل و انصاف کے متعلق روایات | ۱۸۸ |
| حضرت عیسیٰ کا فرمان کہ میری شرم گاہ اس وقت تک زناء نہیں کر سکتی جب تک کہ تیری بد نگاہ نہ اٹھے؟ | ۱۶۱ | امام غزالی شافعیؒ وغیرہ حضرات کے ہمبستری کے وقت کے آداب کے بارے میں فرمان | ۱۹۰ |
| ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری وغیرہ بڑے حضرت چھوٹے لڑکوں کی صحبت سے منع فرماتے تھے۔۔۔الخ | ۱۶۴ | فقیہ امام ابولیث سمرقندی کے بیان فرمودہ آداب مباشرت | ۱۹۱ |
| غیر کی نظر سے اپنی بیوی کو بچانے کا عجیب واقعہ | ۱۶۸ | امام العلماء امام غزالیؒ کے بیان فرمودہ آداب مباشرت و جماع | ۱۹۳ |
| نواں باب' بد صورتی اور برائی وغیرہ کے بارے میں | ۱۶۹ | علامہ ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد میں فرماتے ہیں | ۱۹۴ |
| دسواں باب' ضعیف العمر مرد و خواتین | ۱۷۳ | | |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| نکاح کے منافع کے بارے میں روایات | ۱۹۶ |
| چار چیزیں رسولوں کی سنت سے ہیں ۔۔۔(الحدیث) | ۱۹۸ |
| جماع سے پہلے مناسب ہے کہ بوس و کنار دل لگی کرکے اس کو اچھی طرح برانگیختہ کرے | ۱۹۸ |
| حضور اکرم ﷺ بسا اوقات اپنی تمام بیویوں سے ایک ہی غسل سے مباشرت فرماتے تھے اور بسا اوقات ہر ایک کے پاس غسل بھی فرماتے تھے | ۱۹۸ |
| دوبارہ جماع کا ارادہ ہو تو کم از کم وضو کرنا چاہئے | ۱۹۸ |
| جماع میں سب سے نفع مند صحبت و جماع وہ ہے جو ہضم کے بعد ہو۔۔۔الخ | ۱۹۹ |
| جماع کی بہترین صورت | |
| پچھلے مقام میں حاجت پوری کرنا کسی بھی نبی کی شرع میں جائز نہیں ۔۔ الخ | ۲۰۱ |
| نقصان دہ جماع کی دو قسمیں | ۲۰۳ |
| اس کام کا بہترین وقت | ۲۰۴ |
| مرد کا اپنی بیوی کے پاس آنا | |
| حضرت عمرؓ کا رات کے وقت مدینے کا چکر لگانا۔ اور ایک عورت کا اداس رہنے کا واقعہ | ۲۰۶ |
| ایک خاتون کا حضرت عمرؓ کے پاس اپنے شوہر کی شکایت | ۲۱۰ |
| نفسیاتی اسپیشلسٹ (آپس میں دل لگی اور کھیل کود) کے بارے میں کہتے ہیں | ۲۱۱ |
| بارہواں باب، ولادت اور اولاد کے بارے میں | ۲۱۵ |
| حضرت امام غزالیؒ کے ہاں ولادت کے پانچ آداب | ۲۱۷ |
| ہشام بن عبدالملک نے اپنے بچے کے گھریلو استاد سلیمان کلبی کو کہا۔۔۔الخ | ۲۲۳ |
| ادب و تاریخ کی کتابوں میں ایک اچھے لڑکے کے تربیت کا واقعہ | ۲۲۳ |
| امام غزالیؒ فرماتے ہیں، بچہ اپنے والدین کے پاس امانت ہے ۔۔۔الخ | ۲۲۴ |
| نومولد بچہ کی اعلیٰ تربیت (ابن حبان) | |
| تیرھواں باب، طلاق کے بارے میں | ۲۲۵ |
| طلاق کے بارے میں آیات مبارکہ | ۲۲۵ |
| طلاق کے بارے میں احادیث مبارکہ | ۲۲۷ |
| طلاق کے متعلق حضرت امام غزالیؒ کے ملفوظات | ۲۲۸ |
| علامہ ابن قیم کا فرمان اپنی کتاب (زادالمعاد) میں | ۲۳۵ |
| ھیثم بن عدی، کلبی سے نقل کرتے ہیں کہ نعمان بن منذر کی چالیس سالہ | ۲۳۶ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| بادشاہی میں ایک لغزش کے سوا کوئی لغزش دیکھنے میں نہیں آئی | |
| حجاج کا نعمان کی بیٹی ہند سے نکاح اور ہند کو طلاق کا واقعہ | ۲۳۶ |
| مغیرہ بن شعبہ کا اپنی بیوی کو طلاق اور اس پر ندامت | ۲۴۱ |
| چودھواں باب' عورتوں کی غیرت | ۲۴۳ |
| اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں (الحدیث) | ۱۴۳ |
| عورتوں کی غیرت کے متعلق احادیث مبارکہ | ۲۴۳ |
| غیرت کی دو قسمیں ہیں (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) | ۲۴۵ |
| عورت کی غیرت (اپنے شوہر سے) ان کے لئے طلاق کی چابی ہے | ۲۴۵ |
| حضرت علیؓ کا فرمان ہے عورت کی غیرت کفر ہے' اور مرد کی غیرت ایمان ہے | ۲۴۵ |
| آپ ﷺ کا حضرت حفصہؓ کے پاس شہد نوش فرمانا اور دوسری بیویوں کی غیرت | ۲۴۹ |
| وہ اشیاء جو عورتوں کے دلوں میں دوسرے مردوں کی محبت پیدا کرتی ہیں | ۲۵۵ |
| پندرھواں باب' عورتوں کی وفاداری | ۲۶۱ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| (پیمان و وفا) | |
| ام الدرداء کی وفاداری | ۲۶۱ |
| آمنہ بنت عمر بن عبد العزیز کی وفاء | ۲۶۱ |
| ایک اعرابیہ کی وفاداری | ۲۶۲ |
| نائلہ بنت فرافصۃ الکلبی کی وفاداری | ۲۶۳ |
| حمنہ بنت جحشؓ کی وفاداری | ۲۶۴ |
| حضرت عبد اللہ بن زبیر کی بیوی کی وفاداری | ۲۶۴ |
| ایک بیوی جس کو وفا نے گونگا کر دیا | ۲۶۵ |
| معاذہ عدویہ کی وفاداری | ۲۶۵ |
| بنی عذرہ کی ایک خاتون کی وفاء | ۲۶۵ |
| ایک خاتون کی وفاداری | ۲۶۷ |
| ایک دوسری خاتون کی وفاداری | ۲۶۷ |
| ایک بیوی کی اپنے شوہر سے انتہائی وفاداری | ۲۶۸ |
| سعدی اور اس کے رفیق حیات (شوہر) دونوں کی ایک دوسرے سے وفا | ۲۷۱ |
| ایک یشکری خاتون کی وفاداری | ۲۸۰ |
| اپنے شوہروں سے وفاداری کرنے والی خواتین | ۲۸۲ |
| مضبوط وفادار | ۲۸۵ |
| سولھواں باب' وہ خواتین جو عہد و پیمان میں وفاداری نہ کر سکیں اور ان کو | ۲۸۷ |

| موضوع | صفحہ | موضوع | صفحہ |
|---|---|---|---|
| نبھانہ سکلیں | | کے ساتھ اللہ سے دعا کرنا | |
| فاطمہ بن الحسین | ۲۸۷ | ابن ابی ربیعہ شاعر کا ایک پاکدامن عورت پر نظر بد کا واقعہ | ۳۲۲ |
| ام ہشام | ۲۸۸ | دلہن سے راہبہ | ۳۳۱ |
| ایک عورت کا قصہ جس کا شوہر وفات کر گیا | ۲۸۹ | چغل خوری | ۳۳۳ |
| نفع مند شادی | ۲۹۰ | صاف دل | ۳۳۴ |
| بہترین چھٹکارا | ۲۹۰ | ایک راہبہ جو اللہ سے ڈرتی تھی | ۳۳۷ |
| سترھواں باب' عورتوں کی ذہانت و ذکاوت | ۲۹۳ | انیسواں باب' عورتوں کی دھوکہ اور مکر و فریب کے بارے میں آیات مبارکہ | ۳۴۱ |
| اس عظیم خاتون کی حکایت جو قرآن کریم کے ساتھ گفتگو کرتی تھی | ۲۹۳ | حضرت حسنؓ کا فرمودہ واقعہ | ۳۴۲ |
| عورتوں کی ذہانت و ذکاوت کے متعلق مختلف واقعات | ۳۰۱ | حضرت داؤد کی حکمت میں ہے کہ میں نے ہزار مردوں میں ایک کو (اچھا) پایا اور تمام عورتوں میں سے ایک کو (اچھا) نہ پایا | ۳۴۳ |
| اٹھارواں باب' عورتوں کی (عفت) پاکدامنی | ۳۱۹ | حضرت عیسیٰؑ کی ملاقات ابلیس لعین سے ہوئی وہ چار گدھوں کو ہانکے جا رہا تھا۔۔۔ الخ | ۳۴۴ |
| کامیاب مؤمنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان | ۳۱۹ | ہاشم کی اولاد کی عفت پاکدامنی کا قصہ | ۳۴۹ |
| پاکدامن عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان | ۳۲۰ | شامہ بن لوئی اور ازدیہ | ۳۵۰ |
| تین آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گی | ۳۲۱ | نوجوان متقی کا قصہ | ۳۵۴ |
| سات آدمی اللہ کے سائے میں ہوں گے' جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔۔ (الحدیث) | ۳۲۱ | سوڈان کے بادشاہ کی بیٹی | ۳۵۵ |
| | | حنفی اور اس کی بیوی کا قصہ | ۳۵۶ |
| | | ایک مزدور کا عبرت آموز قصہ | ۳۵۷ |
| مصیبت کے وقت اپنے نیک اعمال | ۳۲۱ | غائب کی بیوی جو بھکانے لگی | ۳۵۸ |

| موضوع | صفحہ |
|---|---|
| عرب کے مشہور شاعر امرئی القیس اور روم کے بادشاہ کی بیٹی کا قصہ | ۳۵۹ |
| یوسف علیہ السلام کی شبیہ | ۳۶۰ |
| عورتوں کے مکر سے کچھ | ۳۶۲ |
| ایک دھوکہ باز عورت کا قصہ | ۳۶۳ |
| بیسواں باب 'شادی والوں کی خبریں | ۳۶۵ |
| سیدنا داؤد علیہ السلام کا اپنے پروردگار سے دعا | ۳۶۵ |
| حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے 'روحیں (ازل میں) اکٹھے لڑکی (کی صورت میں) ہوتی ہے۔۔۔ (الحدیث) | ۳۶۵ |
| حضرت عمرؓ کا ام کلثوم بنت علیؓ سے شادی فرمانا | ۳۶۷ |
| ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ | ۳۶۸ |
| قریش اور خوبصورت عورت | ۳۷۰ |
| اموی اور اس کے اہل کی ایک بیوی | ۳۷۱ |
| عاتکہ بنت زید | ۳۷۲ |
| قاتل اشعار | ۳۷۵ |
| عبدالملک اور عاتکہ کا قصہ | ۳۷۷ |
| اکیسواں باب 'عاشقوں کے خبروں کے بارے میں | ۳۷۹ |
| عشق کی اقسام | ۳۸۱ |
| عبدالملک بن مروان اور عزہ اور بثینہ | ۳۸۴ |
| ایک عورت کا اپنے شوہر کو عتاب کرنا | ۳۸۵ |
| ایک زاہد اور اس کی باندی کا قصہ | ۳۸۶ |
| خلیفہ متوکل اور محبوبہ کا قصہ | ۳۸۷ |
| ایک عجیب گمشدہ پارسا عاشق کی حکایت | ۳۸۸ |
| ابن الشرید اور عفراء | ۳۹۰ |
| کامل اور آسماء اور قاتل عاشق | ۳۹۱ |
| ابن ابی عمار اور باندی | ۳۹۲ |
| مجنون اور لیلیٰ عامریہ کا قصہ | ۳۹۹ |
| عباس بن احنف اور باندیاں | ۴۰۰ |
| حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عاشقہ عورت | ۴۰۳ |
| ایک دیہاتی | ۴۰۷ |
| مصادر وماخذ | ۴۱۰ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عرض مترجم

## الحمد لاھلہ والصلوٰۃ لاھلھا

فرمان ایزدی ہے ھُنَّ لِبَاسٌ لَکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَھُنَّ کہ وہ خواتین تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔

اور فرمان نبوی ہے حبب الی من دنیا کم النساء والطیب کہ مجھے تمہاری دنیامیں سے عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں۔

خاتون کا معاشرے کے بگاڑ اور سدھار میں انتہائی اہم مقام ہے جس کو نظر انداز کرنا غیر معقول و غیر فطری ہے۔اس وجہ سے ان کی صحیح تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے یہ کتاب بھی اس سلسلے میں عمدہ اور دلچسپ مقام رکھتی ہے، جس میں گھریلو اور معاشرتی زاویوں سے کامیاب زندگی بسر کرنے والی سلیقہ شعار خواتین کے اوصاف ان کے متعلق دلچسپ معلومات، عمدہ نصیحتیں اور دلچسپ قصے ذکر کئے گئے ہیں اور مردوں کے لئے بھی یہ کتاب بیش بہا مفید اور دل آویز باتوں پر مشتمل ہے۔

دراصل یہ عمدہ کتاب، زبانوں کی ماں، یعنی عربی زبان میں ہے لیکن اس کی اہمیت وافادیت اور دلچسپ باتوں کی بناء پر تمنا تھی کہ ہمارا اردو معاشرہ بھی اس سے کما حقہ لطف اندوز ہو اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس وجہ سے کتاب میں اپنے معاشرے کے مزاج و مذاق کا لحاظ رکھا ہے تو اگر کہیں اردو معاشرے و تہذیب کے ناموافق بات آگئی اور دینی لحاظ سے اس کا ذکر کرنا بھی کوئی ضروری نہیں تو اس کو ترک کر دیا گیا ہے اور آسان اور عام فہم بامحاورہ ترجمہ کیا ہے تا کہ عام اردو خواں طبقہ بھی زیادہ سے زیادہ نفع اٹھا سکے۔

اس لئے ہر خاص وعام سے امید ہے کہ اس کو نظر قبولیت سے نوازیں گے اور بندے کی کوتاہیوں کو نظر کرم سے درگزر فرمائیں گے۔

والسلام

مترجم محمد اصغر عفی عنہ ولوالدیہ

ساکن خیرپور میرس

# مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے ہمارے نفع کے واسطے ہماری جنس سے عورتوں کو پیدا فرمایا تاکہ ہم ان کے ذریعے راحت وسکون حاصل کریں اور پھر اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے درمیان محبت و الفت و مہربانی کے روابط استوار فرمادیئے جس سے باہمی زندگی ہمیشہ کے لئے عمدہ و بہترین گزر سکے۔

فرمان باری ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا . وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَوَدَّۃً وَّ رَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ.

(سورہ الروم آیت نمبر ۲۱)

اور اسی کی نشانیوں (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کی طرف (مائل ہوکر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت و مہربانی پیدا کردی جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

اور درود و سلام نازل ہوں ہادی پیغمبر ہمارے سردار حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ پر، جنہوں نے باربار عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کا حکم فرمایا اور فرمایا عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔

اور فرمایا :۔ شیشوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔

اور فرمایا :۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سب سے بہتر ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی حضور کے بہت سے ارشادات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ عورت کتنا اکرام واعزاز و عظمت کی حق دار ہے اور عورت میں ماں، بہن، بیٹی، بیوی ہر ایک

شامل ہے اور حدیث میں اکرام واعزاز کا حکم ہر عورت کے بارے میں ہے۔

اور عورت معاشرے کا آدھا حصہ ہے، اگر یہ صحیح ہو جائے تو معاشرہ سدھر جائے اور اگر یہ خراب ہو جائے تو معاشرہ بگڑ جائے۔

عورت کی مختلف ذمہ داریاں ہوتی ہیں ماں ہونے کے اعتبار سے ذمہ داریاں، اولاد کی تربیت کی ذمہ داریاں، اور شوہر اور گھر کے خیال رکھنے کی ذمہ داریاں۔ لیکن سب سے اہم اور بڑی ذمہ داری جو اس کے لئے انتہائی عظیم شرف بھی ہے وہ ماں ہونا ہے اور اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنا ہے اور اس تربیت کے نتیجے میں علماء، صلحاء، بہادران ملت، اور عظیم رہنما زندگی کے میدان میں بھیجتے ہیں اور اس عظیم مقصد کو جس قدر عورت عمدہ نمونے سے پیار و محبت کے ساتھ نبھاتی ہے کوئی مرد نہیں نبھا سکتا۔

لہذا بچوں کی تربیت کے محبت و پیار و جانفشانی والے دور کو جس طرح عورت بسر کرتی ہے ہمیں اس کا علم ہونا چاہیئے تاکہ عورت کی عظمت کا احساس ہو اور اس کی انسانی محبتوں، تربیت کی کٹھن مشکلات اور اس کے غموں، فکروں کا ہم کو بھی کچھ احساس ہو۔

اسلام سے پہلے عورت ہر زمانے میں طرح طرح کے ظلم وستم، حقارت و مشقت برداشت کرتی رہی۔ پھر اسلام آیا تو اس نے عورت کو انصاف فراہم کیا اور اسکی عزت و عظمت کی حفاظت کی، یہاں تک کہ قرآن مقدس میں اس کے حقوق کا اعتراف کیا جو قیامت تک تلاوت ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اسلام نے مرد و عورت کو برابر کر دیا جو مرد کے لئے نفع مند بنایا وہ عورت کے لئے بھی نفع مند بنایا اور جو مرد کے لئے نقصان دہ ٹھیرایا وہ عورت کے لئے نقصان دہ ٹھیرایا۔ جو حقوق مرد کو دیئے وہ عورت کو بھی دیئے، اور مرد کو کوئی امتیاز نہیں دیا ہاں اگرچہ چند جگھوں پر مرد کو فوقیت دی لیکن وہ مرد کے لئے شرف واکرام نہیں بلکہ تکلیف کا سبب ہے۔

اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم عورت کی زندگی کی تلخیوں اور مٹھاس کو سمجھیں، تاکہ اس سے انصاف کر سکیں اور اس کا ہاتھ بٹا سکیں، جس سے وہ عورت اپنی طویل زندگی اپنے خاندان کے سائے میں امن واطمینان سے اچھی طرح بسر کرے۔

لہذا اسی مقصد کے تحت میں نے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ ہم عورت کی زندگی سے قریب سے واقف ہو جائیں اور اس کے احساسات وشعور ولطافت کو جان لیں۔ اور اس کتاب میں عمدہ باتوں کا اس طرح میں نے چناؤ کیا ہے جس طرح عمدہ، عمدہ پھلوں کو چنا جاتا ہے لہذا جس چیز کو اطلاع کے مناسب سمجھا اور تہذیب کے موافق پایا، اس کو ذکر کر دیا اور جن باتوں کا نفع کم پایا یا ان باتوں کو حیاو مروت کے خلاف دیکھا ان کو ترک کر دیا اور ہر قسم کے موضوع کے لئے علیحدہ علیحدہ باب باندھا ہے پھر ہر باب میں اس کے موضوع کی مناسبت سے چند قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کو شروع میں ذکر کر دیا ہے تاکہ یہ کتاب دنیا ودین دونوں میں مددگار ثابت ہو اور اس کتاب میں جو قصے، خبریں، اقوال، نادر باتیں بیان کی ہیں وہ ادب، سیرت، تاریخ وغیرہ کی کتابوں سے حاصل کی ہیں اور جن حضرات نے عورتوں کے متعلق کتابیں لکھیں یا ان کی تاریخ کو مرتب کیا ان میں سے چند اہل علم وفضل جنہوں نے خاص طور پر خوب کمال دکھایا وہ یہ ہیں۔

ابن قیم جوزی، ابن جوزی، ابن قتیبہ، مبرد ہ ابن عبد الرب اندلسی، ابو علی قالی ابشیہی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ان حضرات نے عورتوں کے متعلق گراں قدر عمومی کتابیں لکھی ہیں اور میں نے بھی انہی کی کتابوں سے اس کتاب میں مدد لی ہے۔ اور کتاب میں بائیس ابواب ہیں جو عورتوں کی صفات، اخلاق، شادی، حسن و جمال، مہر، معاشرت، طلاق وغیرہ ایسی چیزوں کو شامل ہیں جو مرد وعورت کو اکٹھے زندگی بسر کرنے کے دوران پیش آتی ہیں۔

اور اپنے مسلمان بیٹوں، بیٹیوں کے لئے میں یہ تحفہ پیش کر رہا ہوں جس کے عمدہ مضامین اور حسین و عمدہ چیزوں کے انتخاب میں مجھے پورا اعتماد واطمینان ہے تاکہ لڑکوں اور لڑکیوں سب کے لئے یہ تہذیب دینی ودنیوی کا ایک میٹھا، صاف چشمہ بن جائے جس سے وہ بار بار سیراب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود و سلام نازل ہوں حضرت محمد ﷺ پر۔

مؤلف : قاسم عاشور مدینہ منورہ یکم شوال ۱۴۱۸ھ

# پہلا باب

## عورتوں کی صفات میں

فرمان باری تعالیٰ ہے

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَ بِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ . فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ . وَالّٰتِي تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا . اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا .

(سورہ نساء آیت نمبر ۳۴)

مرد عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں، اس لئے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیویاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور انکے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) خبرداری کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو، اور اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو مار پیٹ کرو پس اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ستانے کا کوئی بہانہ مت تلاش کرو بے شک خدا سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

جو عورت پانچ وقت نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرتی ہو اور (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھتی ہو اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت رکھتی ہو اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرتی ہو تو اس کو (قیامت کے دن) کہا جائے گا: جنت کے دروازوں میں سے

جس دروازے سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو جا۔(۱)

☆ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

(ساری) دنیا سازوسامان ہے، اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔(۲)

☆اور حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو فرمایا۔

کیا میں تجھے نہ بتلاؤں کہ سب سے بہتر چیز جو آدمی جمع کرے وہ کیا ہے؟ وہ نیک عورت ہے جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو وہ اس (شوہر) کو خوش کردے اور جب اس کو کسی چیز کا حکم کرے تو فرماں برداری کرے اور جب آدمی کہیں چلا جائے تو وہ عورت اس کی (آبرو، مال اور ہر چیز کی) حفاظت کرے۔(۳)

☆اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

عورت سے چار چیزوں (میں سے کسی وجہ) سے شادی کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب نسب (اونچے خاندان) کی وجہ سے، اور اس کے حسن و جمال کی وجہ سے، اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لہذا تو دین والی کے ساتھ کامیاب ہو جا۔ افسوس ہے تجھ پر (اگر تو ایسا نہ کرے) (۴)

☆ حضرت ابو امامہ حضور اکرم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تقویٰ، پرہیزگاری کے بعد مؤمن نے نیک بیوی سے زیادہ کسی چیز سے نفع نہیں اٹھایا۔ (یعنی تقویٰ کے بعد سب سے نفع مند چیز نیک بیوی ہے) اگر شوہر اس کو حکم کرے تو فرماں برداری کرے اور اگر اس کی طرف دیکھے تو وہ شوہر کو خوش کردے، اگر شوہر اس پر قسم اٹھالے تو وہ شوہر کی قسم کو پورا کرے اور اگر شوہر کہیں (سفر وغیرہ پر) چلا جائے تو وہ اپنی عزت اور شوہر کے مال میں خیر خواہی کرے۔

اور حضور اکرم ﷺ اپنی امت کو ایسی عورتوں سے نکاح پر ابھارتے تھے جو دین دار،

---

(۱) پانچ ائمہ حدیث نے اس کو روایت (نقل) کیا ہے اور ان کے علاوہ ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں (۲) امام مسلم نے اس کو تخریج فرمایا ہے (تخریج کا مطلب ہے حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنا یعنی کس نے کس سے --- حضور ﷺ تک اس کو نقل کیا ہے) (۳) امام ابو داؤد نے اس کو اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ (۴) امام ترمذی کے علاوہ جماعت نے اس کو روایت کیا ہے۔

کنواری اور خوبصورت ہوں۔

☆ حضرت ابو ھریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ عورتوں میں سب سے بہتر کون سی عورت ہے؟آپ نے فرمایا۔

وہ عورت جب شوہر اس کی طرف دیکھے تووہ شوہر کو خوش کردے اور جب شوہر اس کو حکم کرے تو فرماں برداری کرے اور شوہر جس چیز کو اس کی عزت اور اپنے مال کے بارے میں ناپسند سمجھتا ہو اس میں وہ بیوی اس کی مخالفت نہ کرے(۱)

☆اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

بچو تم گندگی کے سبزے سے(۲)

مراد ہے وہ لڑکی جو حسین و جمیل تو ہو لیکن پرورش و تہذیب میں بری ہو۔

☆اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

کہ عورتیں ناقص العقل والدین ہیں (یعنی دین اور عقل میں مردوں سے کم ہیں) لیکن تم (مردوں) میں سے بڑے بڑے عقل مندوں کی عقلوں کو اڑا دینے والی ہیں ان (عورتوں) کا نقصان عقل تو اس طرح ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور نقصان دین اس طرح ہے کہ رمضان میں کئی دن کے روزے اس کو چھوڑنے پڑتے ہیں اور کئی کئی دن کی نماز (ہر مہینے میں) چھوڑنی پڑتی ہے۔(۳)

☆ حضرت سلمان بن یسارؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو بہت محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہوں اور غمخواری اور موافقت کرنے والی ہوں اور اللہ سے ڈرتی ہوں۔ اور تمہاری عورتوں میں سب سے بری وہ ہیں جو (گھر سے باہر) اپنے حسن کو ظاہر کرنے والی، تکبر کرنے والی ہیں اور ایسی عورتیں منافق ہیں ان میں سے جنت میں کوئی عورت داخل نہ ہوگی سوائے کوے کی سفیدی کی طرح (یعنی بہت تھوڑی تعداد میں داخل ہوں گی) (۴)

☆اور حضرت داؤدؑ اپنے پروردگار سے مناجات کرتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں۔

---

(۱)امام نسائی نے اپنی سنن میں اس کو تخریج فرمایا ہے(۲)دار قطنی نے اس کو روایت فرمایا ہے(۳)امام ابو داؤد، احمد اور مسلم نے اس کو تخریج فرمایا ہے۔(۴)الصحیح الجامع الصغیر ص ۳۳۳۰، السلسلة الصحیحة ص ۱۸٤۹

اے اللہ میں آپ سے چار چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں، سوال کرتا ہوں ذکر کرنے والی زبان کا اور شکر کرنے والے دل کا، اور مصیبتوں پر صبر کرنے والے دل کا، اور دین ودنیا کے کاموں میں مدد کرنے والی بیوی کا۔ اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسی اولاد سے جو مجھ پر سردار بن جائے (یعنی سرداروں، مالکوں کی طرح وہ مجھ پر حکم چلانے لگیں اور نافرمان بن جائیں) اور ایسے مال سے جو مجھ پر وبال بن جائے اور اس سے میرے غیر نفع اٹھائیں اور ایسے برے پڑوسی سے جو میری برائی دیکھے تو اس کو ظاہر کرے اور بھلائی دیکھے تو اس سے ناواقف بن جائے، اور ایسی بیوی سے جو بڑھاپے سے پہلے مجھے بوڑھا بنادے۔(۱)

☆ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

چار قسم کی خواتینِ جنت میں ہوں گی اور چار قسم کی عورتیں جہنم میں ہوں گی بہر حال وہ چار عورتیں جو جنت میں ہوں گی ایک وہ جو پاکدامن ہو اور اللہ کی اور اپنے شوہر کی فرماں بردار ہو۔ (دوسری وہ) جو اپنے شوہر سے خوب محبت کرنے والی اور صبر کرنے والی اور تھوڑے مال پر قناعت کرنے والی ہو (اور تیسری وہ) جو شرم وحیا رکھنے والی ہو اگر شوہر کہیں چلا جائے تو اپنے نفس کی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی اور صابرہ ہو۔ اور چوتھی وہ عورت جس کا شوہر وفات کر جائے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور پھر وہ عورت اپنے آپ کو بچوں پر خرچ کردے، ان کی تربیت کرے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور دوسری شادی نہ کرے اس خوف سے کہ کہیں بچے ضائع نہ ہو جائیں بہر حال وہ چار عورتیں جو جہنم میں جائیں گی ایک تو وہ عورت جو اپنی زبان سے شوہر کو تکلیف دینے والی ہو، اور دوسری وہ عورت جو شوہر کو اس کے بس سے زیادہ (مال، خرچ وغیرہ) کا مکلّف بنائے، تیسری وہ جو اپنے آپ کو مردوں سے نہ چھپائے اور گھر سے اپنے حسن وجمال کو ظاہر کرتے ہوئے نکلے اور چوتھی وہ عورت جس کا کھانے پینے اور سونے کے علاوہ کوئی مشغلہ نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی رغبت ہو نہ اللہ اور

(۱) موسوعة الزواج الاسلامی ص ۱۷

اس کے رسول کی اطاعت کی پرواہ، اور نہ اپنے شوہر کی فرماں برداری کا خیال(۱)

☆اور حضرت عبداللہ بن عباس کی مروی ایک طویل حدیث کا حصہ ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

میں نے جنت کو دیکھایا مجھے جنت دکھلائی گئی (راوی کو شک ہے کہ دونوں جملوں میں سے کوئی ایک فرمایا ہے) تو میں نے جنت سے ایک خوشہ (کا پھل) لے لیا، اور اگر میں اس کو لیکر (تمھیں دے دیتا) توتم اس سے ہمیشہ کھاتے ہی رہتے جب تک یہ دنیا قائم ہے اور (پھر) میں نے جہنم کو دیکھا پس میں نے آج کی طرح کبھی کوئی (برا) منظر نہیں دیکھا، اور میں نے جہنم والوں کو زیادہ عورتوں میں پایا۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیوں؟ یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کی وجہ سے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں، اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں، اگر تو ان میں سے کسی کے ساتھ زندگی بھر احسان (اور اچھا سلوک کرتا) ہے پھر وہ تیری طرف سے کوئی (تنگی) دیکھ لے تو کہہ اٹھے گی میں نے کبھی بھی تیری طرف سے کوئی خیر (بھلائی) نہیں دیکھی۔(۲)

☆حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

عورتوں میں سب سے بہتر انصار کی عورتیں ہیں اور دین میں اکٹھا اور متفق ہونے سے حیاء ان کو نہیں روکتی(۳)

☆حضرت جعفر بن محمد اپنے والد حضرت علی بن ابی طالبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا۔

تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی، پاکدامن ہوں اور اپنے شوہر سے ٹوٹ کر محبت کرنے والی ہوں(۴)

---

(۱) کتاب الکبائر علامہ ذہبی ص ۲۰۷ (۲) امام بخاری نے ص ۹۰۱ ج۴ پر اس کو تخریج فرمایا ہے۔
(۳) امام بخاری، مسلم نے اس کو باب الحیض میں تخریج فرمایا (۴) عیون الاخبار ج۴ ص ۲

ایک اعرابی سے عورتوں کے متعلق پوچھا گیا اور وہ اعرابی عورتوں کے معاملات میں دسترس رکھتا تھا کہنے لگا عورتوں میں سب سے اچھی وہ ہے کہ جب وہ کھڑی ہو تو عورتوں میں سے دراز قد ہو اور جب وہ بیٹھ جائے تو عورتوں میں عظمت والی ہو اور جب گفتگو کرے تو سچ کرے وہ عورت جب غصہ میں آئے تو اپنے آپ پر کنٹرول کرے، اور جب ہنسنا چاہے تو مسکراہٹ پر اکتفاء کرے اور جب کوئی چیز بنائے تو سخاوت کرے وہ عورت جو اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اور اپنے گھر کو چمٹی رہے وہ اپنی قوم میں باعزت ہو، اپنے آپ میں ذلیل ہو یعنی خود کو کمتر سمجھے، بچے جننے والی ہو جس کا ہر کام تعریف کے لائق ہو(۱)

☆ قیس بن زہیر قبیلہ نمر بن قاسط کے پاس آیا اور پکار کر کہا اے نمر کی جماعت! میں تمہاری طرف غریبؑ، رنجیدہ حالت میں آیا ہوں میرے لئے کوئی عورت تلاش کرو جس کو غربت وافلاس نے اپنے آپ میں کمتر وعاجز بنا رکھا ہو اور غنی مالداری نے اس کو ادب سکھلا رکھا ہو اور اس کے پاس عمدہ خاندان (کی عزت) ہو اور حسن وجمال سے آراستہ ہو۔

☆ اور حضرت عمر بن خطابؓ کا فرمان ہے کہ عورتوں کے لئے بہترین مشغلہ سوت کاتنا ہے(۲)

☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ دوسری ازواج مطہرات پر دس باتوں کے ساتھ فخر فرمایا کرتی تھیںؓ۔ جو ان سے پہلے کسی دوپٹے والی کو حاصل نہیں ہوئے۔

(۱) نبی اکرم ﷺ کو میری صورت دکھلائی گئی جب کہ ابھی تک میری ماں کی رحم میں بھی میری صورت نہ بنی تھی (۲) اور نبی اکرم ﷺ نے مجھ کنواری سے شادی فرمائی اور میرے علاوہ کسی کنواری سے شادی نہ فرمائی (۳) اور نبی اکرم ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے ہوتے اور آپ پر آسمان سے وحی نازل ہوتی (۴) اور آسمان سے میری (پاکدامنی کی) برأت نازل ہوتی (۵) اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب آپ

---

(۱) اخبار النساء، لابن جوزی ص ۱۶ (۲) الکامل فی اللغۃ والادب ج ۱ ص ۱۵۵

کے پاس میری ذات تھی (۶) اور نبی اکرم ﷺ نے میرے علاوہ اور کسی ایسی عورت سے نکاح نہ فرمایا جس کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔ (۷) اور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور میں ان کے سامنے لیٹی ہوتی تھی اور آپ ﷺ میرے علاوہ کسی دوسری بیوی کے ساتھ ایسانہ فرماتے تھے (۸) اور میں اور آپ ﷺ ایک ہی برتن (کے پانی) سے غسل فرماتے تھے اور دوسری کسی بیوی کے ساتھ ایسانہ فرماتے تھے (۹) اور اللہ عزوجل نے آپ کی روح قبض فرمائی اس حالت میں کہ آپ ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے (۱۰) اور میری باری کی جو رات تھی اسی میں آپ نے وفات پائی اور میرے گھر میں آپ کی آخری آرام گاہ بنی (جو آج روضہ اقدس ﷺ ہے) (۱)

☆ امیر المؤمنین ابو العباس نے خالد بن صفوان سے دریافت کیا! اے خالد لوگوں نے عورتوں کے متعلق بہت کچھ کہا ہے لہٰذا تیرے نزدیک کون سی عورت زیادہ پسندیدہ ہے؟ خالد نے کہا! اے امیر المؤمنین ان میں سے سب سے اچھی، پسندیدہ وہ ہے جو نہ چھوٹی ہو اور نہ وہ بڑی بوڑھی ہو اور اس کے حسن وجمال کے لئے آپ کے واسطے یہ کافی ہے کہ وہ دور سے موٹی معلوم ہو اور قریب سے خوبصورت لگے اور جتنی دراز قامت ہو اتنا ہی اچھا ہے اور وہ عیش و عشرت میں پلی ہو اور پھر اس کو فقر و فاقہ پہنچ گیا ہو اور غنی نے اس کو مالدار بنادیا ہو اور فقر نے اس کو ادب سکھلایا ہو (۲)

☆ فرزدق شاعر، عورتوں کی تعریف کرتا ہوا شعر کہتا ہے۔

یأنسن عند بعولهن اذا خلوا واذاهم خرجو فهن خفار

جب شوہر ان عورتوں کے پاس تنہائی میں ہوتے ہیں تو وہ عورت ان کے ساتھ انس و محبت رکھتی ہیں اور جب شوہر نکل جاتے ہیں تو وہ بہت شرمیلی ہو جاتی ہیں (۳)

☆ ایک آدمی نے اپنے ساتھی کو کہا! ایسی عورت تلاش کرو جو پڑوسی سے انس و تعلق نہ

---

(۱) اعلام النساء ج ۳ ص ۱۱۶ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۰ (۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴

رکھے اور گھر کو کمزور نہ کرے اور آگ کو بھڑکائے نہ (۱)

اس گفتگو سے اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ عورت پڑوسیوں کے ہاں نہ آتی جاتی ہو اور نہ پڑوسی اس کے پاس آتے جاتے ہوں اور نہ ان کے درمیان وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتی ہو۔

☆ خالد بن صفوان سے مروی ہے انہوں نے فرمایا۔

جو کسی عورت سے شادی کرنا چاہے تو اپنی قوم میں کسی ایسی عزیزہ سے شادی کرے جو اپنے آپ کو کمتر سمجھتی ہو اور مالداری نے اس کو ادب سکھلادیا ہو اور فقر و فاقہ اس کو سدھار چکا ہو، اور وہ اپنے پڑوسی سے محفوظ ہو اور اپنے شوہر پر فریفتہ ہونے والی ہو (۲)

☆ خالد بن صفوان نے کسی رشتے کروانے والے سے کہا۔

میرے لئے کوئی کنواری عورت تلاش کر جو (تجربے میں) شادی شدہ کی طرح ہو یا کوئی بیوہ تلاش کر جو (تروتازگی میں) کنواری کی طرح ہو نہ چھوٹی ہو اور نہ بڑی بوڑھی ہو اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کر چکی ہو لیکن اس کو کوئی حاجت آن پڑی ہو لہذا نعمت و تروتازگی والے اخلاق اس کے ساتھ ہوں اور حاجت اور ضرورت نے اس میں عاجزی و فروتنی پیدا کر دی ہو میرے لئے اس کی خوبصورتی سے یہ کافی ہے کہ وہ دور سے بھرے ہوئے جسم والی معلوم اور قریب سے حسین و خوبصورت معلوم ہو۔ اور میرے لئے اس کے حسب نسب (اونچے خاندان) سے یہ کافی ہے کہ وہ اپنی قوم میں واسطہ ذریعہ ہو یعنی اس پر قوم کا اعتماد و بھروسہ ہو میری عادات و اطوار سے راضی ہو لہذا اگر میں زندہ رہوں گا تو اس کا اکرام و اعزاز کرتا رہوں گا اور اگر مر جاؤں گا تو اس کو مال کا وارث بنا جاؤں گا (۳)

☆ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کتاب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث نقل فرمائی ہے کہ قریش کے ہاں (مکہ میں) ایک عورت آتی جاتی تھی اور ان کو خوب ہنسایا کرتی تھی پھر وہ مدینے آگئی اور ایک ایسی عورت کے پاس قیام کیا کہ وہ بھی لوگوں کو ہنساتی تھی تو

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۱ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴ (۳) حوالہ سابق ج ۴ ص ۵

حضور اکرم ﷺ نے آنے والی کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کسی کے ہاں ٹھیری؟ تو جواب دیا گیا فلانی ہنسانے والی کے پاس تو آپ نے فرمایا۔

تمام روحیں اکٹھی لشکر کی طرح ہیں پس جو آپس میں ایک دوسرے (کی عادات) کے ساتھ متعارف ہو جاتی ہیں ان میں تعلق و محبت ہو جاتی ہے اور جو آپس میں ایک دوسرے اجنبیت محسوس کرتی ہیں ان میں جدائی ہو جاتی ہے[1]

☆ عورت میں چار چیزوں کی لمبائی پسندیدہ اور اچھی چیز ہے' بازو اور قد و قامت، بال، گردن۔

اور چار چیزیں چھوٹی اچھی ہیں ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھ مراد ہے۔ ہاتھ چھوٹے ہوں لہذا اپنے شوہر کے گھر کی چیزوں کو خرچ نہ کرے اور پاؤں چھوٹے ہوں لہذا گھر سے باہر نہ نکلے اور زبان چھوٹی ہو لہذا فضول بات زیادہ نہ کرے اور آنکھ چھوٹی ہو لہذا غیر کی چیز پر طمع ولالچ کی نظر نہ رکھے۔

اور عورت کی چار چیزوں کی سفیدی اچھی ہے اس کا رنگ، اس کے سر کی مانگ (عرب مانگ میں عطر لگایا کرتے تھے جس سے وہ سفید ہو جاتی تھی اور اصل مقصد خوشبو لگانا ہے)

اس کے دانت، اور اس کی آنکھوں کی سفیدی کا خوب سفید ہونا۔

اور عورت کی چار چیزوں کی سیاہی اچھی چیز ہے اور پسندیدہ ہے بالوں کا سیاہ ہونا، پلکوں کا سیاہ ہونا، بھنوؤں کا سیاہ ہونا، آنکھ کی سیاہی کا سیاہ ہونا۔

اور عورت کی چار چیزوں کی سرخی اچھی چیز اور پسندیدہ ہے زبان، رخسار، ہونٹوں کی سرخی مائل بہ سیاہی کے ساتھ اور عورت کے جسم کا رنگ سفید مائل بہ سرخی ہونا۔

اور عورت کی چار چیزوں کی باریکی اچھی چیز اور پسندیدہ ہے ناک، انگلیوں کے پورے کو لہے، اور بھنوؤں کی باریکی

اور عورت کی چار چیزوں کی فربہی، موٹاپن اچھا ہے پنڈلیاں، ہاتھوں کے پنجے، سرین

---

(۱) اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ابو داؤد نے روایت فرمایا ہے۔

یعنی کولھیوں کی فربہی اور چوتھی چیز خود اس کا مائل بہ فربہی ہونا بس زیادہ نہیں اور عورت کی چار چیزوں کی وسعت و کشادگی بہترین چیز ہے پیشانی، چہرہ، آنکھ، سینہ اور عورت کی چار چیزوں کی تنگی اور کمی اچھی ہے منہ، ناک کے بانسے، کانوں کے سوراخ اور خود اس کا اسمارٹ ہونا اچھا ہے(۱)

☆حضرت اصمعی نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر کا فرمان ہے کہ

کوتاہ قد عورت سے شادی کرنے میں تمہیں اس کا کوتاہ قد ہونا مانع نہ ہونا چاہیئے اس لئے کہ (عام طور پر) دراز قامت عورت پست قد بچے جنتی ہے اور پست قد عورت دراز قد بچے جنتی ہے اور خبردار! اس عورت سے بچو جس کی شکل و صورت مردوں کے مشابہ ہو اس لئے کہ وہ اچھے بچے نہیں جنتی(۲)

☆حضرت امیر معاویہؓ نے صعصعہ کو کہا؟ عورتوں میں سے کون سی تجھ کو زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے؟ صعصعہ نے کہا وہ عورت جو ہر معاملے میں آپ کی مطیع و فرماں بردار ہو جو معاملہ بھی آپ اختیار کریں۔

حضرت امیر معاویہؓ نے کہا اچھا! ان میں سے ناپسندیدہ اور مبغوض کون سی ہے؟

صعصعہ نے عرض کیا آپ کی چاہت سے مخالفت کرنے والی

امیر معاویہ نے فرمایا یہ تو نقد منافع ہے

صعصعہ نے عرض کیا عدل وانصاف کی ترازو میں (۳)

☆ محمد ابن سیرینؒ فرماتے ہیں سب سے زیادہ عورت کے حسن وجمال کو زیادہ کرنے والی چیز اس کے ناز، نخرے ہیں اور سب سے زیادہ مرد کی کشش اور اپنائیت میں اضافہ کرنے والی چیز اس کا شیریں کلام اور عمدہ گفتگو ہے(۴)

☆کسی دانا عقل مند نے کہا نیک عورت وہ ہے جو (اپنے معاملات کے لئے صرف اشارہ کرنے پر اکتفاء کرے اور عقل مند وہ عورت ہے جو مرد کے انتظام اہتمام کو

---

(۱)روضۃ المحبین اور نزھۃ المشتاقین ص ۲۲۸ (۲) عیون الاخبار ج۴ ص ۳ (۳) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۵

(۴) العقد الفرید ج۲ ص ۲۷۲

ترجیح دے اور اس پر عمل پیرا ہو اور خوبصورت وہ ہے جو مرد کو (اپنے حسن میں) قید کرے

لیکن شوہر کے لئے مہربان دوست، محبوبہ وہ ہے جو اپنے وجود کو اس کے سپرد کرے (۱)

☆اور امام مسلم نے روایت فرمایا ہے۔

کہ اگر حواء علیہا السلام خیانت نہ کرتیں تو کوئی بیوی اپنے شوہر سے کبھی بھی خیانت نہ کرتی

مناوی ؒ فیض القدیر میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت حواء نے حضرت آدم کو اکسایا کہ وہ ممنوعہ درخت کھالیں تو اس طرح انہوں نے اپنے شوہر سے خیانت کی تو اگر یہ خیانت نہ ہوتی تو کبھی کوئی بیوی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی اس لئے کہ حضرت حواء سب کی ماں ہیں۔ تو اس وجہ سے اس کی مشابہت اس کی بیٹیوں میں بھی جاری ہوگئی اور توبہ توبہ خیانت سے زناء مراد نہیں ہے بلکہ جس طرح حضرت حواء نے حضرت آدمؑ کو دشمن ابلیس کی اطاعت پر انجانے سے اکسایا اسی طرح ہر عورت کی خیانت اپنے شوہر کے ساتھ اسی حساب سے ہوتی ہے مختلف مختلف۔

اس سے تین سبق حاصل ہوتے ہیں ایک یہ کہ مرد کو عورتوں کی ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے

دوسرا یہ کہ یہ چیز عورتوں کی طبعیت میں داخل ہے اور جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتیں یا جان بوجھ کر ہے تو بہت کم ہے۔

تیسرا یہ کہ عورتوں کو اپنی اس طبعیت پر ضبط و تحمل ہونا چاہیئے جس سے وہ اللہ کے نزدیک اجر و ثواب حاصل کریں گی اور شوہر کے نزدیک بلند رتبہ حاصل کریں گی (۲)

گورنر حجاج نے ایوب بن قریہ کو اطلاع بھیجی کہ اس نے اپنے بیٹے عبد الملک بن حجاج کے لئے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا ہے جو دور سے خوبصورت اور قریب سے بھی نرم و نازک حسین لڑکی ہے اپنی قوم میں شرافت کا مقام حاصل ہے اور اپنے آپ میں ذلیل،

---

(۱) تحفۃ العروس ص ۲۱۶ (۲) حوالہ سابق ص ۳۳۰

کمتر ہے بڑائی نہیں ہے اور اپنے شوہر کی خوب فرماں بردار ہے۔
تو ایوب بن قریہ نے جواب لکھا کہ تو صحیح چیز کو پہنچ گیا تھا لیکن ایک کمی ہے کہ پستان ابھرے ہوئے ہوں کیونکہ اس کے بغیر عورت کا حسن کامل نہیں ہوتا اس سے وہ شوہر کی تکلیف کو دور کرتی ہے اور دودھ پیتے بچے کو سیراب کرتی ہے(۱)
☆اور سیدنا حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ عورت حسین نہیں ہوتی جب تک وہ دودھ پیتے بچے کو سیراب نہ کرے اور تکلیف زدہ کی مصیبت دور نہ کرے(۲)
☆امثال کتاب میں ہے عورت کے اندر دو سفید چیزیں اچھی ہیں چربی اور جوانی(۳)
☆عجفاء بنت علقمہ اپنی قوم کی تین سہیلیوں کے ساتھ نکلیں اور ایک خوبصورت باغیچے میں گفتگو کرنے چلی گئیں موسم اور ارد گرد کا ماحول خوشگوار تھا چاند اپنی جوبن پر تھا رات ٹھیری ہوئی پرسکون تھی اور باغیچہ سرسبز انتہائی حسین تھا جب وہ بیٹھیں تو کہنے لگیں آج کی رات جیسی پرسکون رات نہیں دیکھی اور اس باغیچے جیسا کوئی باغیچہ نہیں دیکھا نہ خوشبو کے اعتبار سے نہ سرسبزی و تازگی کے اعتبار سے۔
پھر وہ اپنی دوسری باتوں میں مصروف ہو گئیں اور کہنے لگیں کون سی عورت سب سے بہتر ہے؟
ایک نے کہا وہ جو شدت سے محبت کرنے والی، بچے جننے والی، حیادار، پست آواز والی، اور اکثر خاموش رہنے والی ہو۔
دوسری نے کہا عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو عمدہ تعریف والی ہو سخت حیاء و شرم دار ہو اور مالدار ہو۔
تیسری نے کہا عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کی بات کو توجہ سے سننے والی ہو اس کے ساتھ موافقت کرنے والی اور اس کو خوب نفع پہنچانے والی ہو اور اس کی کسی (جائز) بات پر انکار نہ کرنے والی ہو۔
چوتھی نے کہا سب سے اچھی وہ ہے جو اپنے اہل خانہ سے تعلق رکھنے والی ہو اور غیروں

---

(۱) کتاب الاذکیاء علامہ ابن جوزی ص ۲۵۰ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۳ (۳) ادب الکاتب ص ۴۰

کو چھوڑنے والی ہو اپنے شوہر کو بلند مقام تک پہنچانے کا ذریعہ ہو نہ کہ اس کو گرانے کا ذریعہ بنے۔

پھر سب کہنے لگیں! اچھا مردوں میں سب سے بہتر کون سا مرد ہے؟

ایک نے کہا جو خیر کا حصہ خوب پانے والا، راضی رہنے والا، اور بخل و حسد سے پاک ہو۔ دوسری نے کہا! مردوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو سردار، سخی، بلند مشہور حسب نسب والا، مضبوط قدیم بزرگی والا ہو۔

تیسری نے کہا! سب سے بہتر مرد وہ ہے جو خوب سخاوت کرنے والا ہو اور آزاد عورت کو باندی حرم میں رکھ کر غیرت نہ دلاتا ہو، اور نہ اس کی سوکن لاتا ہو۔

چوتھی نے کہا تم پر میرا باپ قربان ہو یہ تمہاری تمام اچھی صفات میرے والد میں ہیں اور وہ اچھے اخلاق والا ہے اور ملاقات کے وقت سچ بولنے والا ہے اور سبقت میں کامیابی سے ہمکنار ہونے والا ہے اور جماعتیں اس کی تعریف کے گن گاتی ہیں(۱)

☆ حضرت داوٗدؑ کا فرمان ہے! بری عورت اپنے شوہر پر ایسی ہے جیسے بھاری بھرکم گدھا بوڑھے آدمی پر۔

اور نیک صالح عورت ایسی ہے جیسے سونے سے مرصع تاج، کہ شوہر جب بھی اس کو دیکھے تو شوہر کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں(۲)

☆حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔

جس کو چار چیزیں مل گئیں اس کو دین و دنیا کی بھلائی مل گئی اور وہ ان کے ذریعے دونوں جہاں میں کامیاب ہو گیا۔

ایک تقویٰ جو اس کو محارم سے محفوظ رکھے اور دوسری چیز اچھے اخلاق جس کے ذریعے وہ مخلوق میں اچھی زندگی بسر کرے اور تیسری چیز تحمل و بردباری جس کے ذریعے وہ جاہل کی جہالت کو دفع کرے اور چوتھی نیک بیوی جو اس کے لئے دین و دنیا کے کاموں میں معین و مددگار ثابت ہو۔

---

(۱) مجمع الامثال (میدانی) ج ۲ ص ۱۳۴ (۲) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۲

☆عورتوں کے متعلق مرغوب صفات کو کسی شاعر نے بیان کیا۔

صفات من يستحب الشرع خطبتها جلوتها لاولى الالباب مختصرا

وہ صفات جن کے ساتھ موصوف لڑکی کو پیغام نکاح دینا شریعت نے مستحب ٹھیرایا ہے اور جن کو میں نے مختصراً عقل مندوں کے لئے واضح کیا ہے۔

صبية ذات دين زانه ادب بكر ولود حكت فى نفسها القمرا

وہ دیندار لڑکی ہو، ادب نے اس کو مزین وآراستہ کردیا ہو، کنواری ہو اور محبت کرنے والی ہو اور شکل کی خوبصورت ہو۔

غريبة لم تكن من اهل خاطبها تلك الصفات التى اجلو لمن نظرا

وہ غریب ہو جس کو لوگ پیغام نکاح نہ دیتے ہوں۔ یہ ہیں وہ صفات جو میں نے دیکھنے والے کے لئے واضح کردی ہیں۔

فيها احاديث جاء ت وهى ثابتة احاطه علما بها من فى العلوم اقرا

اس بارے میں احادیث آئی ہیں اور وہ صحیح ثابت ہیں علم میں پختہ کار لوگوں نے اس کو محفوظ کررکھا ہے۔

مطيات السرور فويق عشر الى العشرين ثم قف المطايا

خوشی (وتروتازگی) کی سواریاں (لڑکی کی) دس سال سے لیکر بیس سال کی عمر تک ہیں پھر تو اپنی سواریاں روک لے۔

فان جزت المسير فسر قليلا وبنت الاربعين من الرزايا (۱)

لہذا اگر تو پورے سفر کو (خوشی سے) کاٹنا چاہتا ہے تو تھوڑا تھوڑا چل اور چالیس سال کی سن رسیدہ تو مصیبتوں میں سے ہے۔

☆اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ طخارستان کے بادشاہ نصر بن سیار کا قول ہے کہ امیر (حاکم) کے لئے چھ چیزیں ہونی چاہئیں (۱) وزیر ایسا جس پر بھروسہ کرسکے اور اس کو اپنا راز سونپ سکے (۲) دوسرا ایسا قلعہ جو گھبراہٹ کے وقت اس کو نجات دلا سکے

---

(۱) حوالہ سابق ج ۲ ص ۲۹۳

یعنی گھوڑا (۳) تلوار کہ جب دشمن آن پڑیں تو یہ خوف نہ ہو کہ یہ تلوار اپنے کام میں خیانت کرے گی (۴) اور ہلکا ذخیرہ جب اس کو اٹھا کر چلنا چاہے آرام سے چل سکے (۵) عورت ایسی جب اس کے پاس جائے تو وہ شوہر کے غموں کو دور کردے (۶) اور کھانے کا طباق (ڈش) جو ایسی لذیذ ہو کہ جب کھانے کو جی نہ چاہے پھر بھی کھالے(۱)

☆عبدالملک بن مروان نے غطفان قبیلے کے ایک آدمی کو کہا کہ سب سے حسین اور اچھی عورت کی صفات مجھ کو بیان کرو، کہا اے امیر المؤمنین ایسی عورت کو اختیار کرو جو نرم اور چکنے پیروں والی ہو اور پیروں کے ٹخنے پر گوشت بھرا ہو، پنڈلیاں نرم و نازک ہوں، گھٹنے گوشت سے پر ہوں، ران زیادہ پر نہ ہوں، بازو بھرے ہوئے ہوں، ہتھیلیاں نرم و نازک ہوں، پستان ابھرے ہوں، رخسار سرخ ہوں، آنکھیں سرمگیں ہوں، ابرویں لمبی اور باریک ہوں ہونٹ پتلے ہوں، پیشانی روشن ہو، ناک باریک لمبی ہو، دانت چمکدار ہوں، بال سیاہ ہوں، لمبی گردن ہو، پیٹ سپاٹ ہو، نکلا ہوا نہ ہو۔

امیر المؤمنین نے کہا افسوس تجھ پر یہ صفات پائی کہاں جاسکتی ہیں؟

اس آدمی نے کہا آپ یہ صفات خالص عرب اور خالص فارس ایران میں پائیں گے(۲)

☆ادیبہ عائشہ تیموریہؒ امت مسلمہ کی عورت کی پردہ داری کے بارے میں کہتی ہیں۔

**بيد العفاف أصون عز حجابي　　و بعصمتي اعلو على اترابي**

پاکدامن کے ساتھ میں اپنے پردے کی عزت کی حفاظت کرتی ہوں اور اپنی حفاظت کے سبب میں اپنی ہم عمروں پر برتری حاصل کرتی ہوں۔

**و بفكرة وقادة و قريحة　　نقارة قد كملت آدابي**

اور روشن فکر اور طبعیت کے ساتھ پرکھنے والی ہوں اور میرے آداب و اطوار مکمل ہو چکے ہیں۔

**ماضرّني ادبي و حسن تعلمي　　الا فكوني زهرة الألباب**

---

(۱) روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء ص ۲۶۹ (۲) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۰

مجھ کو میرے ادب اور اچھی تعلیم نے کوئی نقصان نہیں دیا پس تو (بھی اس طرح) عقل مندوں کی کلی (شگوفہ) بن جا۔

ماعا قنی خجلی عن العلیاء ولا سدل الخمار بلمتی و نقابی (۱)

نہیں باز رکھا (محروم کیا) میری شرم نے مجھ کو بلندی سے اور نہ اوڑھنی کے اپنے بالوں پر ڈالنے نے اور نہ نقاب نے (مجھ کو رتبہ کی بلندی سے باز رکھا)

☆ قرآن کریم اور سنت نبویہ نے عورت کی طبعیت و فطرت، اور عورت کے زیب و زینت اختیار کرنے کو بیان فرمایا ہے اور عورت کی عقل و جسم کی طاقت و قدرت کو مرد سے کم بیان فرمایا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُ فِى الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْن (۲) ولیس الذکر کالانثی (۳)

اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے میں نے عورتوں سے زیادہ کم دین و عقل والا کسی کو نہیں دیکھا مگر وہ تم میں سے بڑے سے بڑے کی عقل کو بھی اڑا دینے والی ہیں۔ (۴)

☆ حضرت علیؓ کا فرمان ہے فتنے کی جڑ تین چیزیں ہیں عورتیں، اور یہ ابلیس کا پھیلایا ہوا جال ہیں شراب اور یہ ابلیس کی ننگی تلوار ہے دینار درھم (روپے پیسے) اور یہ دونوں ابلیس کے زہر میں بجھے ہوئے تیر ہیں (۵)

☆ حضرت ابو درداء کی طویل نصیحت کا ایک حصہ ہے کہ جوانی، جنون کا حصہ ہے اور عورتیں شیطان کے پھندے ہیں (۶)

اور شعراء نے بھی عورتوں کے بارے میں عمدہ عمدہ کلام کہے ہیں اور درج ذیل اشعار شاعر جاھلی علقم محل کے ہیں۔

فان تسئلو نی بالنساء فاننی بصیر بارواء النساء طبیب

لہذا اگر تم مجھ سے عورتوں کے متعلق سوال کرو تو میں اس میں خوب سوجھ بوجھ رکھنے

---

(۱) عودۃ الحجاب ص ۱۴۹ (۲) سورہ زخرف آیت ۱۸ (۳) سورہ آل عمران آیت ۳۶ (۴) امام مسلم نے حضرت ابی ہریرہ سے اس کو تخریج فرمایا ہے (۵) صید الخاطر ص (۲۱۸) (۶) الزھد لامام احمد ص (۲۰۵)

والا ہوں اور عورتوں کی بیماریوں کا طبیب ہوں۔

اذا شاب راس المرء او قل ماله فلیس له من ودهن نصیب

جب آدمی کا سر سفید ہو جائے یا اس کا مال دولت کم ہو جائے تو اس کے لئے عورتوں کی محبت سے کچھ حصہ نہیں ہے۔

یردن ثراء المال حیث علمنه وشرخ الشباب عندهن عجیب (۱)

جہاں مال کی ثروت کا پتہ چل جائے وہاں وہ جاتی ہیں اور جوانی کی عمر تو انکے ہاں عجیب ہی چیز ہے۔

☆اور حضرت علی بن زید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کا فرمان ہے۔

تین چیزیں مصیبت ہیں ایک ایسا پڑوسی جو اچھائی کو دیکھے تو چھپالے اور برائی کو دیکھے تو پھیلا دے دوسری ایسی بیوی اگر تو اس کے پاس جائے تو چرب زبانی (بکواس) کرنا شروع کردے اور اگر کہیں چلا جائے تو اس کی طرف سے (مال یا آبرو وغیرہ میں) اطمینان نہ ہو اور تیسرا وہ بادشاہ (یا کوئی بڑا، حاکم وغیرہ) کہ اگر تو اس کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ تیری تعریف نہ کرے اور اگر تو برائی کرے تو تجھ کو قتل کرادے (۲)

☆اسحاق بن ابراہیم موصلی نے شعر کہا۔

وانی بها فی کل حال لواثق ولکن سوء الظن من شدة الحب

اور میں عورتوں پر ہر حال میں اعتماد کرنے والا ہوں لیکن بدگمانی، شدت محبت سے ہوتی ہے اور دوسرے کسی شاعر نے کہا۔

لاتا منن علی النساء ولو اخا ما فی الرجال علی النساء امین

عورتوں پر بھروسہ نہ کر اگرچہ تیرا بھائی ہو۔ عورتوں کے متعلق مردوں میں کوئی امانت دار نہیں ہے۔

کل الرجال وان تعفف جهده لابدان بنظرة سیخون (۳)

---

(۱) موسوعۃ الشعر العربی ۲/۱۰۶۔ (۲) عیون الاخبار ۴/۴۔ (۳) اخبار النساء لابن جوزی ص ۸۷

ہر آدمی اگر چہ اس کی کوشش و محبت (ہر ادا) پاکدامن ہو جائے پھر بھی ضرور کسی نظر میں وہ خیانت کرے گا۔

☆حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں۔

اللہ کی پناہ مانگو عورتوں کی شرارت سے اور ان کے ساتھ احتیاط سے رہو (۱)

☆عمر والملک کہتا ہے۔

ان من عزه النساء بود　　بعد هند لجاهل معزور

جس کو عورتوں نے محبت کا دھوکہ دے لیا ھند کے بعد۔ بے شک وہ شخص جاہل دھوکہ کھانے والا ہے۔

حلوة العين واللسان و فيها　　كل شي يجن فيه الضمير (۲)

آنکھوں اور زبان کی مٹھاس (بلکہ) عورت کی ہر چیز میں ضمیر خطا کھا جاتا ہے۔

☆اور طفیل غنوی کہتا ہے

ان النساء لا شجار تبين لنا　　منهن مرو بعض المرماكول

بے شک عورتیں درخت ہیں اور ان میں سے ہمارے لئے کڑواہٹ (بھی) ظاہر ہوتی ہے اور کچھ کڑواہٹ کھائی بھی جاتی ہے۔

ان النساء متى ينهين عن خلق　　فانه واقع لا بد مفعول (۳)

بے شک عورتوں کو جب کسی بناوٹ سے روکا جائے تو وہ بناوٹ ضرور ہو کر رہتی ہے عورتوں کو اس کے کرنے کے بغیر چارہ کار نہیں۔

☆ حضرت علیؑ کا فرمان ہے عورتوں کی خصلتوں میں سب سے اچھی اور مردوں کی خصلتوں میں سب سے بری خصلتیں یہ ہیں بڑائی، ناز نخرے، بخل، بزدلی

لھذا جب عورت ناز نخرے اور اکڑاہٹ والی ہوگی تو کسی غیر کو اپنے پر قدرت نہ دیگی اور جب بخیل و کنجوس ہوگی تو اپنے شوہر کے مال اور اپنے مال کی حفاظت کرے گی (۴) اور جب بزدل ہوگی تو ہر چیز سے جدا ہو جائے گی جو اس کے سامنے آئے (اور اس کے

---

(۱، ۲، ۳) حوالہ سابق ص ۱۲۶ (۴) شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۵۲

مناسب نہ ہو)

☆اصمعیؒ فرماتے ہیں۔

ایک اعرابی جو عورتوں کے بارے میں بصیرت رکھنے والا تھا اس سے پوچھا گیا بری عورتوں کی صفات کیا ہیں کہا

عورتوں میں سب سے بری وہ ہے جس کا جسم کمزور، گوشت تھوڑا، دائمی مریضہ ہو، زیادہ حیض رہتا ہو اور بخار کا مرض رہتا ہو، تنگ ناک کے بانسوں والی ہو اور بدبودار ہو، زبان کی ایذاء رساں ہو تیز طرار ہو، گویا اس کی زبان جنگ ہے، بغیر کسی تعجب وبات کے ہنستی ہو اور جھوٹ بولتی ہو اور شوہر سے لڑائی رکھتی ہو سرین آسمان میں، ناک پانی میں ہو(۱)

☆اور یزید بن عمر بن ھبیرۃ کا فرمان ہے جس عورت کی جلد پر سفید سفید نقطے (دھبے) ہوں اس سے شادی نہ کر اور نہ چندھیا آنکھوں والی سے یعنی جس کی آنکھ پتلی پتلی بند سی ہوں اور نہ چھوٹی گردن والی سے اور نہ توتلی زبان اور ہکلا کر بولنے والی سے شادی کر ورنہ تیری اولاد بھی ایسی ہو گی اور اللہ کی قسم اندھی اولاد بھی ایسی اولاد سے بہتر ہے۔(۲)

☆رجاء بن حیوت، حضرت معاذ بن جبل سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ

اگر تم کسی غریب حاجت مند عورت کے ساتھ (شادی میں) آزمائے جاؤ تو تم صبر کر لو گے اس کے سادہ رہن سہن کے ساتھ لیکن میں خوف کرتا ہوں تم پر عیش وعشرت میں زندگی گزارنے والی عورت کے بارے میں ایسی عورت جب سونے سے آراستہ ہو جائے اور عمدہ عمدہ کپڑے پہنے تو وہ مالدار کو بھی تھکا دیگی، اور غریب پر تو اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالدے گی۔(۳)

☆بنت خس سے پوچھا گیا کہ کون سی عورت آپ کے نزدیک پسندیدہ ہے کہا سفید رنگ اور اچھی مہک والی گویا وہ چاندنی رات ہے پھر کہا گیا کون سی عورت آپ کو ناپسندیدہ ہے؟

---

(۱)العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۵ (۲)العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۶ (۳)العقد الفرید ج ۷ ص ۹۶

فرمایاوہ جو کم شرم وحیاوالی ہو ایسی کہ اگر آپ اس سے بات کرنا چاہیں تو وہ چپ ہو جائے اور اگر چپ رکھنا چاہیں تو بولتی رہے(۱)

☆سعید بن المسیبؒ کا فرمان ہے کہ شیطان جس کے پاس عورتوں کے مکر کے ساتھ آیامایوس نہ ہوا(۲)

☆دانشمندوں کا کہنا ہے آدمی کی عمر کا آخری حصہ شروع حصہ سے بہتر ہے آخری عمر میں انسان تحمل وبردباری کا لباس پہن لیتا ہے اس کی رائے وزنی ہو جاتی ہے اس کی نیت وعزم کی تعریف کی جاتی ہے، اس کے تجربے کامل ہو جاتے ہیں اور اس کے برخلاف عورت کی عمر کا آخری حصہ براہوتا ہے اول سے۔اس کی خوبصورتی، حسن وجمال چلا جاتا ہے، اس کی زبان (لعن طعن میں) پھسلنے لگتی ہے، اس کا رحم بانجھ ہو جاتا ہے اس کے اخلاق برے ہو جاتے ہیں(۳)

☆جعفر بن محمد کا مقولہ ہے کہ جب کوئی تجھ کو کہے کہ میں نے درمیانی عمر کی عورت سے شادی کی ہے تو جان لے کہ آدھا شر وبرائی اس کے ساتھ باقی رہ گیا ہے اور یہ شعر پڑھے۔

وان اتوك وقالوا انها نصف　　فان اطيب نصفيها الذی ذهبا (۴)

اور اگر تیرے پاس لوگ آئیں اور کہیں (عورت) آدھی کی عمر کی ہے تو بے شک (جان لے) کہ اس کا آدھا حصہ عمر کا جو اچھا تھا وہ گزر گیا ہے۔

☆وھب بن منبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل عورتوں کا اچھا انجام فرمائے گا دس خصلتوں کے بدلے۔

شدت نفاس، حیض، پیٹ وشرمگاہ کی نجاست، اور مرد کی میراث کے مقابلے میں عورت کی نصف میراث، ایک مرد کی گواہی کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی، عورت کو ناقص العقل والدین بنایا جانا حیض (ماہواری) کے دنوں میں نماز کا معاف ہونا

---

(۱) ذیل الامالی والنوادر ج ۱ ص ۱۱۹ (۲) نزھۃ الفضلاء۔ سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۳۷۵

(۳) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۵ (۴) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۶

اور عورتوں پر سلام نہیں کیا جاتا (غیر کی طرف سے) ان پر جمعہ اور جماعت نہیں نہ ان میں سے نبی ہوتا اور نہ عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے۔(۱)
توان چیزوں کے بدلے اللہ عزوجل عورت کا آخرت میں اچھا انجام فرمائیں گے (اس کے ایمان واعمال صالحہ کے ساتھ)
☆ایک آدمی نے اپنے ساتھی کو کہا میرے لئے ایسی عورت تلاش کرو جو سخت سفید ہو اور سخت کالی ہو انتہائی لمبی ہو انتہائی چھوٹی ہو(۲)
اس کا مطلب ہے جو چیز سفید ہو وہ سخت ہو جیسے آنکھوں کی سفیدی اور جو کالی ہوں جیسے آنکھ کی سیاہی تو وہ بھی سخت سیاہ ہو اسی طرح لمبائی اور چھوٹا پن۔
☆کہا جاتا ہے عورتیں تین طرح کی ہیں ایک نرم، مہربان، پاکدامن مسلمہ جو اپنے اھل خانہ کی اچھی زندگی بسر کرنے میں مدد کرے نہ کہ اپنی عیش وعشرت کی مدد کرے اپنے اہل خانہ کے خلاف اور دوسری وہ جو اپنے بچوں کے لئے برتن کی مانند ہوں پرورش وحفاظت وغیرہ میں اور تیسری تو ند نکلی ہوئی کینہ پرور۔
اور مرد بھی تین قسم کے ہیں۔ نرم مہربان پاکدامن مسلمان کاموں کو صحیح طرح انجام دے اور ہر ایک کو اس کی جگہ رکھے دوسرا عقل مند رائے پر پیرا عمل رہے اور کام کو انتہاء تک پہنچائے اور تیسرا حیران پریشان رہنے والا کسی نصیحت پر کاربند نہ ہو اور نہ کسی پیر مرشد کی مانے(۳)
☆کسی دیہاتی بوڑھے نے ایک عورت کو دیکھا جو بوڑھی تھی لیکن سنگھار وغیرہ کر کر جوان بننا چاہتی تھی۔

عجوز ترجی ان تکون فتیة　　وقد لُحِبَ الجنبان واحد ودب الظهر

بڑھیا جوان بننے کے خیال میں ہے جب کہ بڑھاپے سے دونوں پہلو لاغر ولٹک چکے ہیں کمر میں کبڑاپن نکل گیا ہے۔

تدس الی العطار سلعة بیتها　　وهل یصلح العطار ما افسد الدهر

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۱۳ (۲) حوالہ سابق ج ۴ ص ۵ (۳) الامالی ج ۲ ص ۱۵۶

حیلہ ومکر کرتی ہے حکیم کے پاس جاکر اپنے گھر کے سامان کے بہانے اور کیا حکیم زمانے کی خرابی (بڑھاپے) کو درست کر سکتا ہے۔

وما غرني الاخضاب بكفها و كحل بعينيها واثوابها الصفر

اور مجھ کو صرف اس کی رنگین ہتھیلی اور اس کی آنکھوں کے سرمے اور اس کے زرد کپڑوں نے دھوکہ دیا۔

وجاء وا بها قبل المحاق بليلة فكان محاقا كله ذلك الشهر (۱)

اور لوگ اس (جوان) کو تاریک رات سے پہلے لیکر آئے لیکن اس کے (حسن کی) وجہ سے پورا مہینہ تاریک ہو گیا۔

☆اور داؤد علیہ السلام کی حکمت میں ہے کہ

عقل مند عورت اپنے گھر کو بناتی ہے بساتی ہے اور بیوقوف اس کو منہدم کرتی ہے۔(۲)

☆اوفی بن دلھمؒ سے مروی ہے کہ عورتیں چار قسم کی ہیں۔

تیز خاطر دل عورت اس کے لئے اس کی تمام چیزیں ہوں پھر بھی وہ شوہر پر مال کو ترجیح دے اور شوہر کی پرواہ نہ کرے۔ اور پیچھے رہنے والی، جو نقصان دہ ہوتی ہے نفع نہیں پہنچا سکتی

ہلکی پھلکی جو پھوٹ ڈالتی ہو اور جمعیت نہ کرا سکتی ہو۔

برسنے والی بارش جہاں پڑے سرسبزہ اگادے

اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابو عوانہؒ کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمیر اس میں یہ زیادتی فرماتے تھے ایک وہ عورت بھی جو بیوقوف ہو کپڑوں کو الٹا پہنے ایک آنکھ میں سرمہ لگائے دوسری میں چھوڑدے(۳)

☆بعض حکماء کا کہنا ہے کبھی بھی کسی عورت کو کسی چیز سے روکا نہیں گیا مگر عورت نے اسکا ارتکاب کیا یعنی جس چیز سے بھی عورت کو روکا جائے عورت اس کو کر کر رہتی ہے(۴)

---

(۱) الکامل فی اللغۃ والادب ج ۱ ص ۱۸۲ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۷۶ (۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۳ (۴) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۶

لا تامن الأنثى حبَتك بودِّها　　إن النساء ووادُهن مقسَّمُ

کسی عورت مطمئن نہ ہو وہ تجھ کو اپنی محبت کے جال میں پھنسالے گی بے شک عورتوں کی محبت تقسیم ہوتی ہے۔

اليوم عندك دلها و حديثها　　وغدا لغيرك كفها والمعصم (۱)

آج کے دن اس کی (محبت کے) ناز و نخرے اور اس کی گفتگو تیرے پاس ہے، اور کل اس کی ہتھیلی وبازو تیرے غیر کے ہاتھ میں ہوں گے۔

☆حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔

عورتیں شیطان کے جال ہیں (۲)

☆حطیئہؒ اپنی باندی کے متعلق کہتے ہیں۔

تنحى فاجلسي مني بعيدا　　اراح الله منك العالمينا

(ایک طرف) ہٹ جا اور مجھ سے دور بیٹھ جا　　اللہ تجھ سے جہاں والوں کو راحت دے

اغربالا اذا استو دعت سرا　　وكانونا على المتحدث ثينا

جب تجھے راز سونپا جائے تو دل کو دھوکہ دے　　اور بات کرنے والوں سے بتاتی رہ

حياتك ما علمت حياة سوء　　وموتك قد يسر الصالحينا (۳)

تیری زندگی جیسی زندگی میں نے نہیں دیکھی　　اور تیری موت صالحین کو خوش کرتی ہے

☆حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں عورتوں کو ہلاک کرنے والی دو سرخ چیزیں ہیں سونا اور زعفران (۴)

☆حضرت علیؓ کا فرمان ہے عورت ایک بچھو ہے لیکن میٹھا لگتا ہے (۵)

☆حضرت داؤد علیہ السلام کی حکمت و دانائی کے اقوال میں سے ایک قول یہ ہے کہ عورت شکاری کے جال کی طرح ہے اس (کے مکر و فریب) سے صرف وہی محفوظ رہ سکتا ہے جس پر اللہ راضی ہو (۶)

---

(۱) حوالہ سابق (۲) مجمع الامثال للمیدانی ج ۲ ص ۱۳۴ (۳) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۷ (۴) تاریخ الخلفاء ص ۱۰۳ (۵) شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۱۵ (۶) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۲

☆ایک اعرابی جو عورتوں کے متعلق معلومات رکھتا تھا اس سے کہا گیا کہ بری عورتوں کی صفات بیان کرو کہا

سب سے بری عورت وہ ہے جس کا جسم کمزور، تھوڑا گوشت، ماہواری اور مرض زیادہ لگا رہتا ہو، رنگ زرد پڑ گیا ہو، تنگ دل ہو، اکڑاہٹ وبڑائی پائی جاتی ہو نفرت کرنے والی ہو، تیز طرار ہو، گویا اس کی زبان جنگ کرتی ہے بغیر بات و تعجب کے ہنستی ہو بغیر وجہ کے روتی ہو اپنے شوہر سے لڑائی رکھتی ہو ناک پانی میں اور سرین آسمان میں ہو، اس کے حیلے ومکر لوہے کی طرح سخت ہوں گلا پھاڑ پھاڑ کر بولنے کی وجہ سے شہہ رگ پھولی رہتی ہو، گفتگو میں ڈانٹ ڈپٹ کرتی رہتی ہو، آواز کان پھاڑ ہو، نیکیوں کو چھپائے برائیوں کو خوب پھیلائے، حوادثات زمانہ کی، شوہر کے خلاف مدد کرے اور شوہر کی حوادثات ومصائب کے مقابلے میں مدد نہ کرے، شوہر کے لئے دل میں نرمی والفت کا کوئی گوشہ نہ ہو نہ اس سے کوئی ڈر وخوف ہو، شوہر آئے تو یہ (وہاں سے) نکل جائے اور اگر وہ نکلے تو یہ داخل ہو جائے۔ شوہر ہنسی مذاق کرے تو یہ رونا دھونا شروع کردے اور اگر شوہر رنج وافسوس کرے تو یہ ہنسنے میں لگ جائے۔ بد دعا خوب دے، مہربانی وشفقت کوسوں دور رکھے، دوسروں کا مال بھی سمیٹ کر ہڑپ کرلے، دوسروں کی برائی کرے، دل تنگ رکھے، دوپٹے کو پھاڑ لے، بچے در بدر ہوتے پھریں، اور گھر کا برا حال رہے، جب بات کرے تو انگلیوں کے اشارے کرے اور مجلس میں رونا شروع کردے، پردے سے بے پرواہ رہے اپنے گھر کے دروازے پر بحو اس لگائے رکھے، ظلم بھی کرے پھر روئے بھی، عدم موجودگی کے باوجود گواہی دے، زبان کو جھوٹ سے ملوث رکھے گناہوں کے ساتھ آنسو بھی بہائے، اللہ نے اس کو ہلاکت، بربادی، بڑے مصائب کے اندر آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ (۱)

---

(۱) حوالہ سابق ج۲ ص ۳۰۲

# دوسرا باب

## نکاح کی ترغیب وفوائد اور نکاح نہ کرنے کے نقصانات

☆ قال الله تعالیٰ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّ نِسَاءً . وَاتَّقُوْااللهَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَالاَرْحَامِ . اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. (النساء آیت ۱)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول میں) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور ڈرو اس خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت پوری کرنے کا ذریعہ بناتے ہو اور ارحام (قطع محبت) سے بچو بے شک اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

☆ وقال سبحانه : هُوَالَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ. فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَعَوَاللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحاً لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ .

(سورہ اعراف آیت نمبر ۱۸۹)

فرمان خداوندی ہے ۔ اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت حاصل کرے سو جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے، اور وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے پھر جب کچھ بوجھ معلوم کرتی ہے (یعنی بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا ہے) تو دونوں میاں بیوی اپنے پروردگار خدائے عزوجل سے التجاء کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں صحیح وسالم بچہ دے گا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔

☆ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً . وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاتِيَ بِاٰيَةٍ اِلاَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ. سورہ رعد آیت نمبر ۳۸

اور (اے محمد) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے اور ان کو بیبیاں اور اولاد بھی دی تھی اور کسی پیغمبر کے اختیار کی بات نہ تھی کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لائے ہر (حکم) فیصلہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

☆ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ .

(سورہ نحل آیت نمبر ۷۲)

اور خدا ہی نے تم میں سے تمہارے لئے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں تو کیا (وہ پھر بھی) بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

☆ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. (سورہ روم آیت نمبر ۲۱)

اور اسی کی نشانیوں (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت و مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

☆ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ . يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ . ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ . لَا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ . فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ.

(سورہ زمر آیت نمبر ۶)

اسی نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور اسی نے تمہارے لئے چارپایوں میں سے آٹھ جوڑے بنائے وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں (پہلے) ایک طرح پھر دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی

بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔

☆ شادی مالداری کا سبب ہے۔

وَاَنْكِحُوْا الاَ يَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ . وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (سورہ نور ۔آیت نمبر ۳۲)

اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور باندیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو خدا ان کو اپنے فضل سے خوش حال کر دے گا اور خدا (بہت) وسعت والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔

☆ جو شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو (غربت کی وجہ) سے اس کا حکم

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لاَ يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَا تِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا . وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتٰكُمْ . وَلاَ تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا.وَمَنْ يُّكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورہ نور آیت ۳۳)

اور جن کو بیاہ کی قدرت (طاقت) نہ ہو وہ پاکدامنی کو اختیار کئے رہیں یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے اور جو غلام تم سے مکاتبت (مال دیکر چھٹکارا) چاہیں اگر تم انہیں صلاحیت اور نیکی پاؤ تو ان سے مکاتبت کر لو اور خدا نے جو تم کو مال بخشا ہی اس سے ان کو بھی دو اور اپنی اپنی باندیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں (یا نہ چاہیں) تو (بے شرمی سے) دنیوی فوائد کے لئے ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انکو مجبور کرے گا تو (ان بیچاریوں کے لئے) ان کے مجبور کئے جانے کے بعد خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

جو شخص نکاح اور اس کے اخراجات پر قدرت رکھتا ہو اس کے لئے شادی نہ کرنا جائز نہیں فرمان باری ہے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. (سورہ مائدہ آیت نمبر ۸۷)

اے مومنو! خدا نے جو چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

خدائے رحیم و مہربان نے چار تک شادیوں کی اجازت مرحمت فرمائی اس شرط کے ساتھ کہ رہائش روٹی کپڑے میں سب کے ساتھ مساوات رکھے اور ان کو نباہ سکے۔

فرمایا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلاَّ تُقْسِطُوْا فِيْ الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلاَّ تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ . ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلاَّ تَعُوْلُوْا.

اور اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کرلو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں کے ساتھ) یکساں سلوک نہ کرسکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لانڈی جس کے تم مالک ہو اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

تین آدمیوں کی مدد اللہ کے ذمے ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہ غلام جو مال دیکر مالک سے چھٹکارا چاہتا ہو، وہ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی اور عفت کا خیال رکھے(۱)

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے (بڑھ کر کوئی چیز) نہیں دیکھی گئی(۲)

☆ امثال میں ہے کہ اجنبیوں سے شادی کرو نہ کہ قریبی عورتوں سے(۳)

☆ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے جس کو ابن ماجہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اپنے نطفے کے لئے اچھی عورتیں تلاش کرو اور ہم مثل سے شادی کرو(۴)

☆ حضرت اعمشؒ کا فرمان ہے جو شادی بغیر دیکھے (اور غور و فکر کے) ہو اس کا انجام رنج و غم ہوتا ہے(۵)

☆ حضرت عمرؓ نے ابو زوائد کو فرمایا تجھ کو شادی سے عاجزی (نامردانگی) یا گناہ روکتا ہے(۶)

(۱) ترمذی نے اس کو روایت فرمایا، تہذیب الترغیب والترہیب ص ۳۲۶ (۲) صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ ص ۵۲۰۰ السلسلۃ الصحیحۃ ص ۳۲۶ (۳) مجمع الامثال للمیدانی ج ۲ ص ۳۴۳ (۴) ابن ماجہ نے اسکو روایت فرمایا (۵) موضوعۃ ازدواج الاسلامی ص ۲۷ (۶) حوالہ سابق ص ۳۵

☆امام احمد بن حنبل نے بشر بن حارث، ابو نصر مروزی کے متعلق فرمایا اگر بشر شادی کرے تو اس کا کام پورا (اور آسان) ہو جائے (۱)

☆حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

خوب بچے جنم دینے والی اور ٹوٹکر محبت کرنے والی سے شادی کرو (کیونکہ) قیامت کے روز میں تمہاری کثرت کی وجہ سے انبیاء پر فخر کروں گا۔(۲)

☆حضرت ابن عباس کا فرمان ہے کسی عبادت کرنے والی کی عبادت پوری نہیں ہوتی جب تک وہ شادی نہ کرلے (۳)

☆حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا کہ حضرت حسنؓ نے کسی عورت سے شادی فرمائی تو اس عورت کی خدمت میں آپ نے سو باندیاں اور ہر باندی کے ساتھ ہزار ہزار درھم بھیجے (۴)

باندی سے حاجت پوری کرنے کی نسبت آزاد عورت سے شادی کی کس قدر اہمیت معلوم ہوتی ہے (مترجم)

☆جب حضرت جابر بن عبداللہ نے کسی غیر کنواری عورت سے شادی فرمائی تو حضور اکرم ﷺ نے انکو فرمایا۔

کسی کنواری سے شادی کرتے تو تم اس سے ہنسی مذاق کرتے اور وہ تم سے کرتی (۵)

امثال میں ہے کہ کنواری سے نکاح کرنا بہتر ہے (۶)

☆مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا۔

آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ کسی وادی (چراگاہ) میں اترتے اور اس میں کچھ درخت ایسے ہوتے جن سے جانوروں نے چرا ہے اور کچھ ایسے جن سے نہیں چرا تو آپ اپنے اونٹ کو کس سے چراتے آپ ﷺ نے فرمایا جن سے نہیں چرا گیا۔(۷)

حضرت عائشہؓ کا مطلب تھا کہ آپ ﷺ نے ان کے سوا کسی کنواری سے شادی نہیں فرمائی ہے۔

☆حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شادی کی اہلیت رکھتا ہو اس کو شادی کرلینی چاہیئے کیونکہ یہ نگاہوں کو نیچی رکھنے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی چیز ہے اور

---

(۱) نزھۃ الفضلاء تھذیب سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۷۷۳ (۲) صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ ص ۲۹۴۰ (۳) موسوعۃ الزواج ص ۳۵

(۴) نزھۃ الفضلاء ج ا ص ۲۶۷ (۵) ایک جماعت نے اس کو روایت فرمایا (۶) مجمع الامثال علامہ مبرانی ج ا ص ۶۱ (۷) البخاری

جواس کی طاقت واہلیت نہیں رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے اس کے لئے یہ عفت کا ذریعہ ہے (۱)

☆ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے اخلاق اور دین سے تم راضی ہو تو تم اس کی شادی کرادیا کرو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ وفساد برپا ہو جائے گا۔(۲)

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے شادی کرو (کیونکہ) میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا اور عیسائیوں کے راہبوں کی طرح (دنیا چھوڑ کر ایک طرف چلے جانے والے) نہ بنو (۳)

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

تمہاری دنیا میں سے مجھ کو عورت اور خوشبو محبوب ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔(۴)

☆ اور سرور کائنات حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے۔

تین چیزوں کے اندر تاخیر نہ کرو نماز جب اس کا وقت آجائے، اور قرض جب اس کے ادا کرنے کا بندوبست ہو جائے، بے نکاح عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے (۵)

☆ امثال میں ہے کہ نکاح غلط صحبتوں کو نیست ونابود کر دیتا ہے۔(۶)

☆ ایک اعرابی کا مقولہ ہے : شادی ایک مہینے کی خوشی، اور زمانے بھر کا غم، اور مہر کا بوجھ، اور کمر کو توڑنا ہے (ازراہ مذاق) (۷)

☆ حضور اکرم ﷺ نے شادی سے رکنے اور دور رہنے کو منع فرمایا ہے اسی بارے میں مروی حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن

---

(۱) بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی نے اسکو تخریج فرمایا ہے (۲) صحیح الجامع الصغیر مذیادنہ ص ۲۷۰ (۳) سلسلۃ الاحادیث الصحیح ص ۱۷۸۲ (۴) امام احمد نے اس حدیث کو روایت فرمایا (۵) کتاب فتاوی معاصرہ للائمۃ ص ۴۳ (۶) مجمع الامثال ج ۲ ص ۳۵۸ (۷) بستان العارفین ص ۴۱۹

مظعون کو شادی سے بچنے سے منع فرمایا اور اگر آپ ﷺ ان کو اس معاملے (رکے رہنے) کی اجازت مرحمت فرمادیتے تو ہم خصی ہو جاتے(۱)

☆حضرت انسؓ حضور اقدس ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں' آپ نے فرمایا جس شخص کو اللہ نے ایک نیک عورت کی توفیق عطا فرمادی تو بے شک اللہ نے اس کے نصف ایمان (مکمل ہونے) میں مدد فرمادی اور باقی نصف میں اسکو اللہ سے ڈرتے رہنا چاہئیے(۲)

☆حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں اگر میری زندگی کے صرف دس دن باقی رہ جائیں اور مجھے یقین ہو جائے کہ انہی دس دنوں کے آخر تک میری وفات ہو جائے گی اور مجھ کو شادی کرنے کی قدرت ہو تو پھر بھی فتنے (گناہ) میں ملوث ہو جانے کے خوف سے میں شادی ضرور کروں گا۔(۳)

☆حضرت ابوبکر صدیقؓ کا فرمان ہے اللہ کی اطاعت کرو اس چیز میں (بھی) جس کا اللہ نے تم کو نکاح کے متعلق حکم دیا تو پھر اللہ تم سے اپنے مالداری کے وعدے کو پورا فرمادے گا(۴)

☆اور حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان ہے اپنے کنبے کو بڑھاؤ پتہ نہیں تم کو کس کی بدولت رزق ملتا ہو۔(۵)

☆اہل ذوق لوگوں کا کہنا ہے کہ بہترین، پسندیدہ سواری وہ ہوتی ہے جس پر پہلے کوئی سوار نہ ہوا ہو، اور بہترین موتی وہ ہوتا ہے جس میں سوراخ نہ کیا گیا ہو اسی کے مطابق کسی نے شعر کہے۔

قالوا نکحت صغیرۃ فاجبتھم اشھی المطی الی مالم یرکب

لوگوں نے (مجھے) کہا کہ تو نے چھوٹی لڑکی سے نکاح کر لیا ہے تو میں نے ان کو جواب دیا میرے نزدیک پسندیدہ سواری وہ ہے جس پر (اب تک) سواری نہ کی گئی ہو۔

کم بین حبۃ لؤلؤ مثقوبۃ نظمت وحبۃ لؤلؤ لم تثقب

---

(۱) بخاری ومسلم (۲) طبرانی، حاکم اور فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (۳) فقہ السنہ ج ۲ ص ۱۳ (۴) مختصر تفسیر ابن کثیر علامہ صابونی ج ۲ ص ۶۰۳ (۵) مجمع الاشاں (میرانی) ج ا ص ۴۵۲

کتنے ہی موتیوں کے درمیان سوراخ کئے گئے تو ان کو پرو دیا گیا اور کتنے ہی موتی جن میں سوراخ نہیں کیا گیا (جن کی قیمت بھی زیادہ ہے)

جب آدمی نے یہ شعر کہے تو لڑکی نے بھی شعر میں جواب دیا۔

ان المطية لا بلذ ركوبها حتى تذلل بالزمام و تركبا

بے شک سواری پر سواری کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک لگام کے ساتھ اس کو مطیع نہ کیا اور (پھر) سواری نہ کی جائے۔

والدر ليس بنافع اربابه حتى يؤلف بالنظام و يتقباء

اور موتی اپنے مالکوں کو نفع نہیں دیتا یہاں تک کہ اس کو لڑی میں پرویا جائے اور سوراخ کیا جائے۔

للعاقل تكفيه الاشارة. عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہے۔

اور خالد بن صفوان نے کہا

عليك اذا ما كنت فى الناس ناكحا بذات الثنايا الثغر والا عين البخل (۱)

جب تو لوگوں کے درمیان نکاح کرے تو چمکدار دانتوں والی اور بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی سے نکاح کر۔

☆ حضرت عمرو بن میمون اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال کے ایک بھائی تھے جو اپنے کو عرب کی طرف منسوب کرتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ انہی میں سے ہیں تو انھوں نے عرب کی کسی خاتون کو پیغام نکاح بھیجا لڑکی والوں نے کہا اگر بلال آجائے تو ہم اس کی وجہ سے اس کے بھائی کے ساتھ لڑکی کی شادی کر دیں گے حضرت بلال آگئے اور فرمایا میں بلال بن رباح ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں لیکن دین و اخلاق میں برے آدمی ہیں اگر چاہو تو شادی کر دو ورنہ چھوڑ دو لوگوں نے چھوڑ دیا لیکن پھر خیال آیا اور حضرت بلال کو کہا کہ جس شخص کے آپ بھائی ہوں ہم اس کی شادی ضرور کریں گے لہذا شادی کر دی اس واقع سے ان معاملات میں صادق و سچ گوئی کا سبق ملتا ہے۔ (۲)

☆ حضرت ابن عباسؓ اپنے غلاموں کو جمع کر کے فرماتے تھے اگر تمہارا نکاح کرنے

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۳-۲۹۲ (۲) حياة الصحابہ ج ۲ ص ۶۷۶

کاخیال ہو تو میں تمہارا نکاح کرادیتا ہوں کیونکہ انسان جب زناء کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ (۱)

☆حضرت امام غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نکاح کے پانچ فوائد بیان فرماتے ہیں، اولاد، خواہش کا ختم کرنا، گھر کے معاملات کو منظم کرنا، خاندان میں کثرت و اضافہ ہونا، اور بیوی کے اخراجات میں اپنے نفس کو مجاہدے میں ڈالنا (۲)

☆حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں! عورت کے ساتھ زوجیت کے رشتے میں آٹھ باتوں کا لحاظ ضروری ہے جن کی وجہ سے یہ رشتہ دائمی اور مقاصد کو پورا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اور یہ آٹھوں باتیں عورت میں ہونا بہت پسندیدہ ہے دینداری، اچھے اخلاق، حسن، مہر کا کم ہونا، بچوں کا جنم دینا، کنواری، اچھے خاندان سے تعلق رکھنا، اور بہت ہی قریبی رشتے سے نہ ہونا (۳)

☆ مروی ہے کہ ایک (سفید داڑھی والے) آدمی نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں خضاب لگا کر (جوان کا روپ دھار کر) کسی عورت سے شادی کرلی جب خضاب اتر گیا اصلیت سامنے آئی تو لڑکی والوں نے حضرت عمر کی بارگاہ میں شکوہ کیا حضرت عمرؓ نے اس کو سزا دی اور فرمایا تو نے قوم کو دھوکہ دیا ہے۔ (۴)

☆مروی ہے کہ ایک شخص حضرت داؤدؑ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا میں شادی کا خیال رکھتا ہوں میں کیسے شادی کروں کوئی مشورہ عنایت فرمائیں۔

حضرت داؤد نے فرمایا میرے بیٹے سلیمان (علیہ السلام) کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو جب کہ سلیمانؑ ابھی سات سال کے بچے تھے تو آدمی ان کے پاس آیا اور کہا میں شادی کا ارادہ رکھتا ہوں تو کیسے شادی کروں؟ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا تو سرخ سونے کو یا سفید چاندی کو لازم پکڑ لے اور گھوڑے سے ڈر کہیں تجھ کو نہ مارے آدمی اس بچے کے

---

(۱) موعظۃ المؤمنین من احیاء علوم الدین ج ا ص ۱۰۶ (۲) حوالہ سابق ج ا ص ۱۰۶ (۳) حوالہ سابق ج ا ص ۱۰۶ (۴) حوالہ سابق ج ا ص ۱۰۷

حکیمانہ کلام کو نہ سمجھ سکا اور چونکہ حضرت داؤدؑ نے اس سائل کو وہیں اپنے پاس بلایا تھا لہذا یہ وہیں حضرت داؤدؑ کی خدمت میں گیا اور ان کے فرزند سلیمان کے جواب کی خبر دی تو حضرت داؤدؑ نے اپنے فرزند کے کلام کی شرح کی کہ سرخ سونے سے مراد کنواری لڑکی ہے اور سفید چاندی سے مراد غیر کنواری لیکن جوان لڑکی مراد ہے اور گھوڑے سے بچ' اس سے مراد بڑھیا یا صاحب اولاد عورت ہے کہ ایسی عورت سے شادی نہ کر۔ (۱)

☆ مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا نکاح غلامی ہے لہذا آدمی پہلے دیکھ لے کہ کسی شریفہ اور صالحہ (کو اپنی زوجیت میں لا کر اس) کا مالک بنے۔(۲)

☆ حضرت جناب ابو طالب بن عبد المطلب نے اپنے بھتیجے حضور اقدس ﷺ کے لئے حضرت خدیجہ بنت خویلد کو پیغام نکاح بھیجا تو فرمایا۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم کو ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے بنایا اور حضرت اسماعیل کے خاندان سے بنایا اور ہمارے لئے محترم شہر (مکہ) منتخب فرمایا اور باپردہ گھر (کعبۃ اللہ) سے ہمیں شرف بخشا اور لوگوں پر ہم کو حاکم بنایا۔ اور بے شک ہم میں محمد بن عبد اللہ میرے بھتیجے (ﷺ) ایسے ہیں جن سے عرب کا کوئی نوجوان مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ نیکی، فضل، عزت واکرام، عقل، بزرگی دانائی میں سب سے بڑھ کر ہیں اگرچہ مال کے اعتبار سے کم ہیں اور مال تو ختم اور زائل ہونے والی چیز ہے اور عاریت والی لوٹ جانے والی چیز ہے اور ان کو خدیجہ میں رغبت بھی ہے اور خدیجہ کو بھی ان سے رغبت ہے اور جو تم مہر چاہو گے وہ میرے ذمے ہے(۳)

☆ ابن قیم اپنی کتاب الداء والدواء میں فرماتے ہیں' عورتوں سے (جائز طریقے پر) محبت انسان کے کمالات میں سے ہے اور حضرت ابن عباس کا فرمان ہے اس امت (محمدیہ) میں سب سے بہترین انسان سب سے زیادہ عورتوں والا ہے (۴)

---

(۱) بستان العارفین ص ۴۱۹ (۲) الکامل فی اللغۃ والادب ج ا ص ۲۸۱ (۳) الکامل فی اللغۃ والادب ج ۲ ص ۳۰۳ (۴) الداء والدواء علامہ ابن قیم ص ۲۹۰

☆حضرت طاؤس سے مروی ہے کسی جوان کا حج پورا نہیں ہوتا جب تک وہ شادی نہ کرے (مراد ہے کامل فائدہ) (۱)

☆ حضرت سعد بن وقاص کا فرمان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو شادی سے رکنے سے منع فرمایا اگر آپ ان کو رکنے کی اجازت مرحمت فرمادیتے تو ہم شادی سے جدا ہو جاتے۔

حضرت طبریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کا ارادہ تھا کہ عورت، خوشبو، اور ہر لذت والی (حلال) چیز سے بھی اجتناب کریں' تو پھر اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی یا ایھا الذین امنو لا تحرموا طیبت ما احل الله لکم ولا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین کہ اے ایمان والو! اللہ کے حلال کردہ چیزوں کو حرام نہ کرو اور نہ ہی حد سے بڑھو بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(۲)

☆حضرت اصمعیؒ فرماتے ہیں مجھے ابن ابی زناد نے حضرت عروۃ بن زبیرؒ سے بیان کیا کہ اللہ عزوجل پر ایمان لانے کے بعد کوئی شخص اچھے نکاح سے بڑھ کر کسی اور چیز کے ساتھ بلند مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا، اور کفر کے بعد برے نکاح 'بدتر کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو ذلیل نہیں کر سکتا یعنی ایمان کے بعد بلند رتبہ چیز اچھی بیوی سے نکاح کرنا ہے اور کفر کے بعد گھٹیا چیز بری عورت سے نکاح کرنا ہے(۳)

☆حضرت علی بن حسینؒ نے کسی انصاری کی باندی سے شادی فرمائی تو عبدالملک نے آپ کو اس باندی کے بارے میں ملامت فرمائی تو حضرت حسین بن علیؓ نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل نے اسلام کی بدولت گھٹیا (غلام باندی) کو بلند رتبہ عطا فرمایا اور کمتر چیز کو بلند رتبہ بنایا اور ملامت کی جگہ اس کو اکرام و شرف عطا فرمایا لہذا کسی مسلمان خاتون پر کوئی عار نہیں ہے۔

اور تو اور حضور اکرم ﷺ نے بھی اپنی باندی اور اپنے غلام کی بھی عورت سے شادی

---

(۱) نزھۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۴۶۷ (۲) سورہ مائدہ آیت ۸۷

(۳) العقد الفرید ج ۷ ص ۷۶

فرمائی ہے۔ تو عبدالملک نے کہا بے شک علی بن حسین اس چیز کے ساتھ شرف و عزت حاصل کرتے ہیں جس کو لوگ پست سمجھتے ہیں۔ (۱)

# ساتویں آسمان پر سے شادی مبارک

## حضرت زینب بنت جحشؓ کی شادی کا واقعہ :۔

ان کے شوہر حضرت زید بن حارثہؓ تھے، حضرت زینب اور حضرت زید کی آپس میں بنتی نہ تھی جس کی وجہ سے حضرت زید نے ان کو طلاق دینے کا پکا ارادہ کر لیا، اور اس بارے میں حضور اکرم ﷺ سے بھی مشورہ طلب کیا لیکن حضور اکرم ﷺ نے ان کو منع فرمایا لیکن حضور اکرم ﷺ نے ان کے باہمی معاملات کو ملحوظ رکھ کر یقین فرما لیا تھا کہ یہ زید اپنی بیوی کو طلاق دیکر رہیں گے تو پھر حضور اکرم ﷺ کے دل میں خیال آیا کہ اگر زید ان کو طلاق دیدیں گے تو میں حضرت زینبؓ کو اپنے نکاح میں لے لوں گا (کیونکہ یہ ان کی قریبی رشتہ دار بھی تھیں اور ان کے اہل نے پہلے حضور اکرم ﷺ کے لئے ہی ان کا پیغام نکاح بھیجا تھا لیکن حضور اکرم ﷺ نے ازراہ شفقت اپنے متبنی (منہ بولے بیٹے) سے ان کا نکاح کرادیا۔ تو اب جب کہ حضور ﷺ کے دل میں یہ خیال ہوا تو حضور ﷺ نے اس ارادے اور سوچ کو اپنے آپ میں چھپائے رکھا کیونکہ اس وقت جاھلیت کی رسم تھی کہ منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا تسلیم کرتے تھے اور اس کی بیوی سے وہ منہ بولا باپ شادی نہیں کر سکتا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے خیال کیا کہ لوگ اس بارے میں شور کریں گے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی کیونکہ حضور ﷺ نے نبوت سے پہلے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے چاہا کہ اس جاہلیت کی رسم کو ختم فرما کر ایسا طریقہ مشروع کر دیا جائے جس میں بندوں کی مصلحت وفائدہ ہو۔

لہذا جب حضرت زید نے ان کو طلاق دے ہی دی اور ان کی عدت بھی پوری ہو گئی، تو حضور ﷺ نے حضرت زیدؓ کے ہاتھ ہی حضرت زینب کو پیغام نکاح بھیجا یہ حضرت زینب کے پاس آئے اور باہر سے ہی دروازے کی طرف پشت کر کر فرمایا اے زینب! یہ

شک رسول اللہ ﷺ آپ کو پیغام نکاح بھیجتے ہیں تو حضرت زینب نے عرض کیا میں اپنے معاملے میں کوئی فیصلہ کرنے والی نہیں ہوں یہاں تک کہ میرے پروردگار کی طرف سے کوئی حکم نازل ہو اور یہ کہہ کر اپنے جائے نماز پر کھڑی ہو کر اللہ کی بارگاہ میں دعاء نماز میں مشغول ہوگئیں پھر حقیقت میں اللہ عزوجل ہی نے ان کے نکاح کا معاملہ فرمایا اور اپنے عرش پر انکا اور حضور ﷺ کا نکاح خود اللہ عزوجل نے فرمایا اور پھر اس کی وحی بھی نازل فرمادی۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (سورہ احزاب آیت ۳۷ پ ۲۲)

جب زیدؓ نے اپنی حاجت پوری کرلی تو ہم نے آپ (ﷺ) کا نکاح اس سے کردیا جب یہ وحی مبارک نازل ہوئی تو حضور ﷺ اسی وقت کھڑے ہوئے اور ان کے پاس آگئے۔ اور حضرت زینب دوسری ازواج مطہرات پر اس کے ساتھ فخر فرماتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ تمہاری شادی حضور ﷺ سے تمہارے گھر والوں نے کی اور میری شادی حضور ﷺ سے اللہ عزوجل نے ساتوں آسمان کے اوپر ہی سے فرمادی۔(۱)

☆ اقوام متحدہ کی تقریر میں آیا ہے، جس کو نشر کیا ہے صحیفۃ الشعب نے، جو بروز ہفتہ ۶/۶/۱۹۵۹ء کو نکلا تھا کہ شادی شدہ مرد وخواتین دراز زندگی گزارتے ہیں بنسبت غیر شادی شدہ حضرات کے خواہ وہ ناجائز طریقے سے اپنی خواہش کو پورا کرتے ہوں یا وہ طلاق کی وجہ سے علیحدہ زندگی بسر کر رہے ہوں بہر صورت غیر شادہ شدہ حضرات کی زندگی کم ہو جاتی ہے(۲)

☆ اکثم بن صیفی کا کتاب الامثال میں مقولہ درج ہے کہ اچھا نکاح شرف وعزت کے مرتبوں میں سے ہے۔(۳)

حضرت معاویہ بن سفیان کی والدہ حضرت ھند بنت عتبہ کے کلام کا حصہ ہے کہ عورتیں گلے کے طوق ہیں لہذا مرد کو یہ طوق (ہار) اپنے ہاتھ میں اختیار کرنا چاہیئے(۴)

☆ کہا جاتا ہے کہ کنواری گندم کے دانے کی طرح ہے جس کو پیسا جاتا ہے پھر گوندہ جاتا ہے پھر اس کی روٹی بنائی جاتی ہے اور غیر کنواری ستو ہے جو گندم کے ساتھ زائد ہوتا ہے۔(۵)

---

(۱) کتاب الداء والدواء لابن القیم ص ۲۸۹ (۲) فقہ السنۃ ج ۲ ص ۱۵ (۳) مجمع الامثال میرانی ج ۲ ص ۲۸۹ (۴) اعلام النساء ج ۵ ص ۲۵۰ (۵) عیوان الاخبار ج ۵ ص ۷

☆ابن العربی کہتے ہیں۔

**احب الخلاوی النزبہ من الھوٰی واکرہ ان اسقی علی عطشٍ فضلا** (١)

عورتوں میں سے وہ مجھے پسند ہے جو (غیر کی) محبت سے پاک ہو اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ بچا ہوا پانی پیوں اگرچہ پیاسا کیوں نہ ہوں۔

مراد ہے غیر کنواری سے نکاح مجھے پسند نہیں۔

☆ابن المقفعؒ فرماتے ہیں عورت طوق (ہار) ہے لہذا دیکھ لے کہ کیسا طوق اپنے گلے میں ڈال رہا ہے۔ (٢)

☆کتاب الامثال میں ہے شوہر تین طرح کے ہیں۔

زوج بہر ۔ جس کے حسن سے آنکھیں حیرت میں پڑ جائیں۔

زوج دہر۔ زمانے بھر دکھ سکھ میں شریک۔

زوج مہر ۔ صرف مہر دیکر جان چھڑانے والا (٣)

☆ حضرت امام احمد بن حنبل کی باندی جس سے حضرت کے ہاں ایک فرزند عبداللہ بھی پیدا ہوئے جب اس باندی کی وفات ہو گئی تو حضرت امام احمد نے وفات کے دوسرے روز ہی شادی فرمائی، اور فرمایا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی رات تنہائی میں گزاروں (٤)

☆ حضرت امام شافعیؒ کا فرمان ہے کہ (عام حالات میں جب انسان کو اپنے برائی میں ملوث کا خطرہ نہ ہو تو) شادی مباح ہے، یعنی جائز ہے اس لئے کہ یہ لذت کے پورا کرنے اور شہوت، خواہش کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے اور یہ کھانے پینے کی طرح ہے (٥)

☆ڈاکٹر ھافلبرج جو نیویارک میں امراض عقلیہ کے ہاسپٹل کے منتظم و مدیر ہیں ان کا کہنا ہے کہ جو دماغ و عقل کے مریض اسپتال میں آتے ہیں ان کی تعداد کا تین حصہ ایسا ہوتا ہے جو غیر شادی شدہ ہوتے ہیں اور ایک حصہ بمشکل شادی شدہ کا ہوتا ہے (٦)

---

(١) عیون الاخبار ج ۴ ص ٧ (٢) حوالہ سابق (٣) مجمع الامثال للمیدانی (٤) حوالہ سابق ص ٢٨ (٥) تحفۃ الفردوس ص ٣٢ (٦) تحفۃ العردس ص ٣٢۔

☆حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا فرمان ہے شادی کے ساتھ ایک دن بسر کرنا غیر شادی شدہ کی ایک سال کی عبادت سے بھی بہتر ہے(۱)

☆حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میری شادی کر دو اس لئے کہ میں ناپسند کرتا ہوں اللہ سے غیر شادی شدہ حال میں ملاقات کروں اور یہ فرمان اس وقت تھا جب کہ ان کو نیزہ لگا ہوا تھا اور (وقت قریب تھا)(۲)

☆ھند بنت المہلب نے فرمایا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر ان کا اپنے مردوں کے پاس رہنا ہے اگرچہ بعض مرد فائدہ مند نہیں، لیکن پھر بھی اپنے مردوں کے پاس رہنا ہر حال میں مناسب ہے(۳)

☆غزوۃ المانی کے بعد مارشل بیتان، فرانس میں موجود اپنی قوم کو کہتا ہے
تمہاری برائیوں (زناء لوٹ مار) کی وجہ سے تنگی پیش آتی ہے یہ گناہ ترازو میں بہت بڑے وزنی گناہ ہیں، اور تمہارا ارادہ کوئی افزائش نسل کا بھی نہیں تھا بلکہ تم مہذب خاندانی زندگی کو چھوڑنے والے ہو، تم نے فضیلت و شرافت کو خیرباد کر دیا ہے، ہر بات (تمہاری) جاں لیوا ہے، تم خواہشات و شہوات کی طرف چل پڑے ہو جہاں کہیں بھی تم کو ملیں۔ تو لہذا خواہشات و شہوات کے پورا ہونے کا کوئی ٹھکانہ دیکھ لو (کیونکہ یہ شکست سب تمہاری بداعمالیوں کی وجہ سے پیش آئی ہے) (۴)

☆امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔
اللہ عزوجل کی عجیب وغریب کرم نوازیوں میں سے ہے کہ اس نے پانی کے غلیظ قطرے سے انسان کو پیدا فرمایا پھر ان کے درمیان خونی رشتے اور میاں بیوی کے رشتے قائم فرمائے اور مخلوق پر محبت مسلط کر دی جو ان کو افزائش نسل پر خود بخود مجبور کرتی ہے جس کی وجہ سے جبراً ان کی نسل کو باقی رکھا اور ساتھ ساتھ نکاح کو ثواب بنایا اور اس پر ابھار اثواب بنا کر اور واجب کر کے۔ کیونکہ نکاح دین وتقویٰ میں مددگار اور شیطان کو رسوا کرنے والی چیز ہے اور اللہ کے دشمن سے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہے اور

---

(۱،۲) گزشتہ ص ۱۴۱ (۳) گزشتہ ص ۶۶ وروضۃ المحبین ص ۸۴ (۴) روضۃ المحبین ص ۸۶

اس کثرت کا سبب ہے جس کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ آخرت میں تمام انبیاء پر فخر فرمائیں گے۔(۱)

☆ حکیم سقراط اپنی شادی میں ناکام رہا پھر بھی وہ اپنی بد خلق بیوی سے نبھاہ کرتا رہا اور اپنی بیوی کے ساتھ مصیبتوں کو اس نصیحت کے ذریعے ہلکان کرتا رہتا کہ

شادی سے ڈرنے والا بوڑھا ہو جاتا ہے لہذا تو ہر حال میں شادی کر لے' اگر تو نے نیک صالحہ بیوی پالی تو تو سعادت مند ہو گیا اور اگر تیرے نصیب و مقدر میں ہے ہی بد خلق بیوی' تو پھر تو عقل مند دانا حکیم بن جائے گا' دونوں صورتوں میں انسان کے لئے فائدہ ہی فائدہ ہے(۲)

☆ قاسم بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے، جب فارغ ہو جاتے تو پوچھتے کہاں ہیں کنوارے' پھر فرماتے میرے قریب ہو جاؤ اور دعا مانگو

**اللهم ارزقني امرأة اذا نظرت اليها سرتني ، واذا امرتها اطاعتني، واذا غبت عنها حفظت غيبتي في نفسها ومالي** (۳)

اے اللہ مجھے ایسی بیوی عطا فرما جب میں اس کو دیکھوں تو وہ مجھ کو خوش کر دے اور جب میں اس کو حکم کروں تو فرماں برداری کرے اور جب میں کہیں چلا جاؤں تو میری عدم موجودگی میں اپنی آبرو کی اور میرے مال کی حفاظت کرے۔

☆ مکحولؒ' عطیہ بن بشر سے روایت کرتے ہیں اور عطیہ حضرت عکاف بن وداعہ ھلالی سے یوں روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عکاف سے پوچھا اے عکاف! تیری بیوی ہے؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا! پھر تو تو شیطان کے بھائیوں میں سے ہے (اور) اگر تو نصاریٰ کے پادریوں میں سے ہے (ان کا بھی یہی طریقہ ہے) تو انہی کے ساتھ مل جا اور اگر تو ہم میں سے ہے تو نکاح کر لے' کیونکہ نکاح ہماری سنت ہے(۴)

---

(۱) التبیان فیما یحتاج الیہ الزوجات ص ۹ (۲) تحفۃ العروس ص ۱۹۰ (۳) حوالہ گزشتہ ص ۲۱۳ (۴) العقد الفرید ج ۷ ص ۷۶

☆ خمرہ بن حبیب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کا معمول تھا کہ وہ جمعہ کے دن نکاح کو مستحب رکھتے تھے۔(١)

☆اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ ہمیں بزرگوں سے یہ بھی خبر ملی ہے کہ دن کے شروع سے زیادہ بہتر ہے کہ دن کے آخر میں نکاح کی رسم ادا کی جائے۔(٢)

---

(١) عیون الاخبار ج ٤ ص ٧٢ (٢) گزشتہ ج ٤ ص ٧٢

# خطبہ نکاح

محمد ولیدؒ نے اپنی بہن کا نکاح عمرؒ سے پڑھایا۔

**الحمد لله الّذى ذى العزة والكبرياء، وصلى الله على محمد خاتم الانبياء اما بعد فقد حسن ظن من اود علك مومنه واختارك ولم يختره، عليك، وقد زوجناك على ما فى كتاب الله، امساك بمعروف او تسريح باحسان.**

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو عزت وبڑائی والا ہے اور محمد پر درود (وسلام) نازل ہوں جو خاتم الانبیاء ہیں اور حمد وصلوٰۃ کے بعد اس شخص کا آپ کے متعلق اچھا گمان ہے جو اپنی عزت وحرمت (بہن) آپ کی امانت میں دے رہا ہے اور اس نے (اپنی بہن کے لئے) آپ کو پسند کیا ہے اور آپ کے علاوہ کسی اور کو پسند نہیں کیا اور ہم آپ کی (ان شرائط ونصائح) پر شادی کر رہے ہیں جو اللہ عزوجل کی کتاب میں مذکور ہیں (انہیں سے یہ بھی ہے) یا تو بیوی کو حسن سلوک کے ساتھ رکھو یا احسان کا معاملہ کر کے رخصت کردو(۱)

حضرت بلالؓ نے اپنے بھائی کا قریش کی عورت سے نکاح کروایا اور یوں فرمایا۔

ہم جو کچھ ہیں آپ لوگ سب جانتے ہو، ہم غلام تھے پھر اللہ نے ہم کو شرف حریت بخشا، اور ہم گمراہ تھے پھر اللہ نے ہم کو ہدایت سے نوازا اور ہم فقیر تھے پھر اللہ ہی نے ہم کو غنی کیا اور میں اپنے بھائی خالد کا فلاں خاتون سے پیغام نکاح دیتا ہوں اگر تم کو نکاح کرنا منظور ہو تو الحمد للہ اور اگر منظور نہیں تو اللہ سب سے بڑا ہے۔

یہ باتیں سن کر لڑکی والے آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ یہ حضرت بلالؓ ہیں ان جیسے عظیم انسان کو واپس نہیں کیا جاسکتا لہذا ان کے بھائی کی شادی کردینی چاہیئے پھر واپس ہوئے تو حضرت خالد نے حضرت بلالؓ کو کہا اللہ آپ کی مغفرت کرے آپ نے ہماری جنگوں حضور ﷺ کے ساتھ شرکت اور ہمارا پہلے اسلام لانا ان فضائل کو

---

(۱) عیون الاخبار۔ ج ۴ ص ۷۲

کیوں بیان نہ فرمادیا حضرت بلالؓ نے فرمایا بس رہنے دو میں نے سچ کہا اور سچ ہی نے تیرا نکاح کروادیا۔(۱)

عثمان بن عنبسہ نے عتبہ بن ابی سفیان کو اپنے بیٹی کا نکاح دیا اور لڑکے کو اپنی گود میں بٹھاکر فرمایا قریب ہو جا تیرے لئے جو پیغام آیا ہے میں اس کو رد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور اس کے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں لہذا میں اسی بیٹی کی تجھ سے شادی کرتا ہوں اور تو میرے نزدک بیٹی سے عزیز ہے اور وہ میرے دل سے لگی ہوئی ہے تجھ سے زیادہ۔ لہذا تو اسکا اکرام کرنا تو میری زبان پر تیرا شیریں ذکر رہے گا اور اس کی توہین نہ کرنا ورنہ میرے نزدیک تیرا مرتبہ گھٹ جائے گا اور میں نے تجھ کو اپنا قریبی بنالیا ہے لہذا اپنے دل کو میرے دل سے دور نہ رکھ۔(۲)

## خطبہ نکاح

حضرت حسن بصریؒ جب خطبہ نکاح دیتے تو حمد وثناء کے بعد فرماتے

**اما بعد فان الله جمع بهذا النكاح الارحام المنقطعة، والا سباب المتفرقة و جعل ذلك فى سنة من دينه و منهاج واضح .من امره . وقد خطبه اليكم فلان و عليه من الله نعمة، وهو يبدل من الصداق كذا فاستخيروالله وردوا خيرا يرحمكم الله** (۳)

حمد وصلوٰۃ کے بعد بے شک اللہ نے اس نکاح کے ذریعے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑا ہے اور متفرق اسباب کو جمع فرمایا اور اس کو اپنے دین میں سنت کا درجہ دیا اور اپنے دین کا واضح کھلا راستہ بنایا اور تمہاری طرف فلاں آدمی نے پیغام نکاح بھیجا ہے اور اس پر اللہ کی نعمتیں ہیں اور وہ اتنا اتنا مہر دینے پر رضامند ہے لہذا اللہ سے استخارہ (مشورہ طلبی) کرلو اور بھلا جواب دو اللہ تم پر رحم فرمائے۔

عتبیؒ سے مروی ہے کہ مجھے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں ابن الفقیر کے پاس تھا وہ خود ایک عورت سے اپنا نکاح پڑھ رہے تھے اور یہ شعر پڑھا۔

**فما حسن ان يمدح المرء نفسه ولكن اخلاقاً تذم و تمدح**

---

(۱، ۲) العقد الجید ج ۴ ص ۲۰۴

یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ آدمی اپنی تعریف کرے لیکن اخلاق کی (خود بخود) مذمت اور تعریف کی جاتی ہے اور فلاں عورت کا میرے ساتھ ذکر (نکاح) ہوا ہے۔(۱)

عینیؒ سے مروی ہے کہ جب شبیب نے اپنے بیٹے کی شادی سوار قاضی کی بیٹی کے ساتھ کی تو ہم نے کہا اب تو (قاضی کے) سیلاب کی تیزی کم ہو گئی ہے پھر جب ہم جمع ہوئے تو قاضی نے کہا۔

**الحمد لله و صلى الله على رسول الله اما بعد ، فان المعرفة منا و منكم و بنا و بكم تمنعنا منى الاكثار ، وان فلانا ذكر فلانة.**

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود (وسلام) نازل ہوں اللہ کے رسول پر حمد و صلاۃ کے بعد بے شک ہمارے تمہارے درمیان ایک دوسرے کے ساتھ خوب جان پہچان ہے جو زیادہ بات کرنے سے مانع ہے اور بے شک فلاں لڑکے کا ذکر (نکاح) فلاں لڑکی سے ہو گیا ہے اس طرح یہ مختصر خطبہ دیا کرتے تھے۔(۲)

اصمعیؒ فرماتے ہیں قریش کے لوگ پسند کرتے تھے کہ جو پیغام نکاح بھیجے وہ طویل گفتگو کرے اور جس کی طرف پیغام موصول ہو وہ مختصر جواب دے۔(۳)

## خطبہ نکاح

ابو عثمان فرماتے ہیں میں ایک شہر سے گزر رہا تھا وہاں لوگوں کا ایک اجتماع اکٹھا تھا تو میں نے کسی سے سوال کیا یہ ان کا اجتماع کیوں لگا پڑا ہے' جواب دیا کہ یہ قبیلے کے سردار ہیں اور ہم میں سے ایک لڑکی سے شادی کر رہے ہیں' ابو عثمان کہتے ہیں میں بھی وہیں کھڑا ہو گیا۔ تو شیخ قاضی نے خطبہ نکاح پڑھا۔

**الحمد لله، وصلى الله على رسول الله اما بعد ذلك ففى غير ملالة من ذكره والصلوة على رسوله، فان الله جعل المناكحة من الصداق**

---

(۱، ۲، ۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۳

کذا، وقد زوجته ایاها واوصیته بوصیة الله لها، خطبہ نکاح مکمل ہوا(۱)
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود (وسلام) نازل ہوں اللہ کے رسول پر درود (وسلام) نازل ہوں بے شک اللہ تعالیٰ نے (ان کے درمیان) اتنے اتنے مہر کے ساتھ نکاح کروادیا اور میں نے اس (سردار) کی شادی اس لڑکی سے کردی ہے اور اس (سردار) کو وہ نصیحتیں کرتا ہوں جن کا اللہ نے حکم فرمایا ہے۔
پھر قاضی نے نوجوانوں کو کہا کوئی تقسیم کے لئے چیز لے آؤ تو وہ چھوہارے لے آئے اور پھر وہ ہمارے سروں پر برسا دیئے گئے۔

## خطبہ نکاح

شبۃ بن عقان کہتے ہیں میں نے کبھی خواہش نہیں کی کہ اپنے تھوڑے کلام کے ساتھ غیر کا طول کلام شامل کرلوں سوائے ایک دن' جب ہم اپنے ایک ساتھی کی شادی کرانے (بارات بنا کر) لے گئے راستے میں ایک دیہاتی ملا وہ بھی ساتھ لگ گیا پھر جب منزل مقصود پر پہنچے اور قاضی نے خطبہ نکاح پڑھا تو بہت لمبا خطبہ پڑھا جس میں غیر مقصود باتیں، آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں کا تذکرہ کیا خیر اللہ کر کے جب وہ فارغ ہو چکا تو ہم نے کہا، ہے کوئی اس کو سمجھانے والا ؟ وہی اعرابی جو راستے میں ساتھ ہوا تھا اس نے کہا کہ میں ہوں' پھر وہ التحیات کی حالت میں بیٹھ گیا اور قوم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا (قاضی کو مخاطب ہو کر کہا) اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ تجھ کو علم کی بو بھی لگی ہو اور یا تیرے پاس سے گزری ہو' تو نے اس طرح مختصر خطبہ کیوں نہیں دیا پھر خود اس دیہاتی نے خطبہ پڑھا۔

الحمد لله رب العلمين وصلى الله على محمد خير المرسلين اما بعد فقد توسلت بحرمة و ذكرت حقا، و عظمت عظيما، فحبك موصول، و فرضك مقبول، وقد زوجنا ها اياك، و سلمنا هالك. (۲)

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۴ (۲) ج ۴ ص ۷۵

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے جو تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے اور درود (و سلام) نازل ہوں محمد پر جو رسولوں میں سب سے بہتر ہیں حمد و صلاۃ کے بعد (اے دولہے) تونے وسیلہ پکڑا ہے عزت کا اور حق کا تونے ارادہ کیا ہے اور عظیم ارادہ کیا ہے، لہذا تیری (رشتے کی) رسی مل گئی اور تیرا فرض مقبول ہو گیا اور ہم نے فلاں لڑکی کی شادی تجھ سے کردی اور اس کو تجھے سونپ دیا۔

## خطبہ نکاح

ابن عائشہؒ کہتے ہیں کہ سلم بن قتیبہ نے اپنی بیٹی کی شادی یعقوب بن فضل سے کی اور سارا خطبہ یہ پڑھا۔

**الحمد لله قد ملكت باسم الله**

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں بے شک تو اللہ کے نام کے ساتھ مالک ہو گیا (میری بیٹی کا)(۱)

## مامون کا خطبہ نکاح

خلیفہ مامون الرشید ایک مرتبہ مجلس نکاح میں حاضر تھا بعض حاضرین نے عرض کیا کہ حضرت نکاح پڑھادیں تو مامون الرشید نے یہ خطبہ پڑھا۔

**المحمود الله والمصطفى رسول الله، و خير ما عمل به كتاب الله، قال الله تعالىٰ**

**وانكحو االا يامى منكم والصالحين من عبادكم وامائكم**

**ولم يكن فى المناكحة آية منزلة ولا سنة متبعة الا ما جعل الله فى ذلك من تالف البعيد وبر القريب، و يسارع اليها الموفق، ويبادراليها العاقل اللبيب، و فلان من قد عمر فتموه فى نسب لم تجهلوه خطب اليكم فلانة**

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۵

فتاتکم، وقد بذل لها من الصداق کذا فشفعوا شافعنا وانکحو خاطبنا، وقولو اخیرا محمد واعلیه وتؤجروا اقولی قولی هذا، واستغفرالله لی ولکم

وہ ذات جس کی تعریف کی جائے وہ اللہ ہی ہے منتخب ذات رسول اللہ کی ہے اور بہترین چیز عمل کے لائق وہ کتاب اللہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

(ترجمہ) اور اپنی قوم کی بے نکاحی عورتوں کے نکاح کرادیا کرو اور اپنے غلاموں اور باندیوں کے بھی۔

اور نکاح کے بارے میں جو قرآنی آیات یا احادیث شریفہ نازل ہوئی ہیں ان سے دور آدمی کے ساتھ اس اور قریبی کے ساتھ حسن سلوک حاصل ہوتا ہے اور (نکاح کا حکم اس لئے بھی دیا گیا) تاکہ مالدار اس کی طرف جلدی کریں اور عقل مند جلدی کریں۔

اور فلاں شخص جس کو تم بخوبی جانتے ہو جس کا نسب کوئی مجہول نہیں ہے تمہاری فلاں لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے اور اس نے اتنا مہر ادا کیا ہے لہذا ہماری سفارش کی سفارش قبول کرو اور پیغام بھیجنے والے کا نکاح کردو اور اچھی بات کہو اس پر تمہاری تعریف ہوگی اور اجر ملے گا۔

میں اتنی بات پر اکتفا کرتا ہوں اور اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔(۱)

صعصعہ بن معاویہ نے عامر بن ظرب، عرب کے حکیم کی بیٹی عمرہ ام عامر کے لئے پیغام نکاح بھیجا تو لڑکی کے والد عامر نے کہا۔

اے صعصعہ تو میرے پاس میرا جگر خریدنے آیا ہے لہذا میری بچی پر رحم کرنا میرا تیرے ساتھ اچھا معاملہ ہو یا نہ ہو، تم دونوں ایک دوسرے کے برابر بھی ہو اور نیک شوہر لڑکی کے لئے اس کے باپ کے بعد باپ کی طرح ہوتا ہے اور میں تیرا اپنی بچی سے نکاح کر رہا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں تیرا جیسا کوئی اور نہ ملے اور میں علی

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۵

الاعلان یہ نکاح کرا رہا ہوں اے دشمنوں کی جماعت تمہارے درمیان سے تم میں سے شریف لڑکی نکل گئی بغیر کسی لالچ وڈر کے اور میں قسم کھاتا ہوں کہ پہلا (شوہر) دوسروں کے لئے ایسی عیش وعشرت نہیں چھوڑتا جس سے وہ زندگی گزار سکیں۔(۱)

☆ایک آدمی نے کہا کہ میں نے نکاح کا ارادہ کیا تو میں نے کہا کہ سب سے پہلے جو شخص میرے ارادے پر مطلع ہوگا اس سے اس بارے میں مشورہ طلب کروں گا اور پھر اس کے مشورے پر عمل بھی کروں گا تو سب سے پہلے حبنقہ قیسی سے ملاقات ہوئی اور وہی اس بات پر پہلے مطلع ہوئے لہذا ان ہی سے میں نے رائے مانگی اور کہا کہ میرا نکاح کا خیال ہے آپ کا کیا مشورہ ہے؟

انہوں نے جواب دیا۔

کنواری لڑکی تو تمہارے لئے سود مند اور فائدہ پہنچانے والی ثابت ہوگی اور غیر کنواری تجھ پر بوجھ ہوگی اور بچوں والی کے تو قریب نہ لگنا اور مسخیہ سے خوب بچنا وہ تجھے نفع نہ دے گی۔(۲)

☆اور حضرت انس بن مالک سے صحیح حدیث میں مروی ہے کہ تین آدمیوں کی جماعت حضور اکرم ﷺ کے گھروں کی طرف آئی اور نبی اکرم ﷺ کی عبادت وغیرہ کے متعلق پوچھ گچھ کرنے لگے جب ان کو خبر دی گئی تو حیران ہوئے اور کہا ہم کہاں نبی اکرم ﷺ کی عبادت کی طرح عبادت کر سکتے ہیں اور آپ ﷺ کے تو اگرچہ اگلے اور پچھلے گناہ بھی سب معاف کر دیئے گئے ہیں پھر ان میں سے ایک نے کہا بس اب تو میں آئندہ ہمیشہ نماز ہی پڑھتا رہوں گا (اور زندگی اسی میں خرچ کر دوں گا) دوسرے نے کہا اور میں انشاء اللہ ہمیشہ روزے رکھتا رہوں گا اور کبھی روزہ نہ چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہ کروں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تم نے یہ یہ باتیں کی ہیں بہر حال اللہ کی قسم میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں چھوڑتا بھی ہوں، اور

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۷۷ (۲) حوالہ سابق ج ۷ ص ۹۴

نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں' لہذا جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے (کوئی تعلق نہ رکھنے والا) نہ ہوگا۔(۱)

☆مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے کہا کہ میں شادی نہ کروں گا جب تک کہ میں سو آدمیوں سے مشورہ نہ کرلوں لہذا اس نے ننانوے آدمیوں سے تو مشورہ لے لیا اور ایک باقی رہ گیا پھر اس نے عہد کیا کہ کل کو جو شخص سب سے پہلے مجھے ملے گا اس سے مشورہ بھی لوں گا اور اس کی رائے کو حتمی قرار دیکر اس پر عمل پیرا ہو جاؤں گا۔

لہذا جب صبح روشن ہوئی اور یہ اپنے ٹھکانے سے نکلا تو سب سے پہلے ایک پاگل مجنون سے ملاقات ہوئی جو سوار جا رہا تھا اس کو بڑا غم ہوا کہ اب کیسے اپنے وعدے کو پورا کرے اور اس سے خلاصی کا کوئی راستہ اس کو نہ سوجھا' لہذا آگے بڑھا اور مجنون کے قریب ہوا تو مجنوں پہلے سے بول پڑا گھوڑے سے بچ کہیں تجھ کو مار ڈالے' پھر آدمی نے اس سے کہا اپنے گھوڑے کو روک لے میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پاگل نے گھوڑا روک لیا آدمی نے کہا کہ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ شادی کے سلسلے میں آج سب سے پہلے ملنے والے سے سوال کروں گا اور اسی کی بات پر عمل کروں گا اور تو سب سے پہلے ملا ہے لہذا تو ہی مجھے مشورہ دے کہ کس طرح شادی کروں۔

مجنون نے کہا عورتیں تین طرح کی ہیں ایک تیرے لئے نفع مند دوسری تیرے لئے نقصان دہ اور تیسری دونوں کے درمیان۔ پھر مجنون نے کہا اور گھوڑے سے بچ کہیں تجھ کو مارے۔ یہ کہا اور چلا گیا۔

آدمی نے کہا میں نے اس کا مطلب تو پوچھا نہیں لہذا آگے جا کر پھر مجنوں کو روک لیا اور کہا اپنے گھوڑے کو روک لے مجنوں نے روک لیا تو آدمی نے کہا اپنے کلام کی تفسیر تو کردے میں تو تیری بات سمجھا ہی نہیں مجنوں نے کہا۔

بہر حال وہ عورت جو تیرے لئے نفع مند ہے وہ کنواری لڑکی ہے اس کا دل اور اس کی

---

(۱) بخاری و مسلم نے اس کو تخریج فرمایا۔

محبت تیرے لئے ہو گی اور وہ تیرے علاوہ کسی کو جانتی نہ ہو گی۔
اور وہ عورت جو تیرے لئے نقصان دہ ہے وہ وہ عورت ہے جو غیر کنواری ہو اور بچوں والی ہو د کھائے گی تو تیرا مال لیکن روئے گی پہلے شوہر پر۔
بہر حال وہ عورت جو تیرے لئے نفع مند بھی ہو سکتی ہے اور نقصان دہ بھی وہ وہ عورت ہے جس کی پہلے کسی سے شادی تو ہوئی ہو لیکن اس کی کوئی اولاد نہ ہو لہذا اگر تو اس کے لئے پہلے شوہر سے بہتر ثابت ہوا تو وہ تیرے لئے نفع مند' وگرنہ نقصان دہ۔
مجنوں یہ گفتگو سنا کر چل پڑا۔
آدمی پھر اس کو جالیا اور کہا واہ تیرا کلام تو دانش مندوں کا سا ہے لیکن افسوس تو نے حالت مجنونوں، پاگلوں جیسی بنا رکھی ہے' تو مجنوں نے کہا اے شخص بنی اسرائیل کا خیال مجھے جج بنانے کا تھا تو میں نے انکار کر دیا انہوں نے اصرار کیا تو میں نے اپنے کو مجنوں بنا لیا اور ان سے چھٹکارا پالیا۔(۱)

☆معبد بن خالد جدلی کہتے ہیں کہ میں نے بنی اسد کی ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا زیاد کے زمانے میں' اور اس زمانے میں عورتیں اپنے پیغام نکاح کے متعلق پردے میں بیٹھ کر پیغام بھیجنے والے سے گفتگو کرتی تھیں' معبد کہتے ہیں کہ لہذا میں اسی لئے اس عورت کے پاس آیا اور ہمارے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا پھر عورت نے ثرید کھانے کا ایک بڑا طباق منگوایا جس میں گوشت بھی خوب تھا' تو وہ لایا گیا پھر عورت نے خود ہی سارا کھا لیا اور ہڈیاں صاف کر کے پھینک دیں' پھر دودھ کا بڑا برتن منگوایا لایا گیا تو سارا غٹا غٹ پی گئی اور آخری قطرہ تک منہ میں انڈیل لیا پھر اس نے اپنی باندی کو کہا کہ اے باندی اب درمیان سے حجاب اٹھا دو' باندی نے ہمارے درمیان سے پردہ اٹھایا دیکھا تو وہ شیر کی کھال پر بیٹھی ہوئی تھی اور نوجوان خوبصورت لڑکی تھی پھر اس نے کہا اے اللہ کے بندے میں شیرنی ہوں شیر قبیلے کی اولاد سے ہوں (بنی اسد کا یہی معنی ہے) اور مجھ پر شیر کی کھال ہے اور یہ (شیر کی طرح) میرا کھانا پینا ہے بس اب تو صورت حال دیکھ

---

(۱) بستان العارفین ص ۴۱۹

لے اور (نکاح کے متعلق) سوچ لے اگر تو پسند کرتا ہے آگے بڑھنے کو تو آجا اور اگر پیچھے ہٹنا چاہتا ہے تو پلٹ جا۔

میں نے کہا میں استخارہ کروں گا اپنے معاملے میں اور غور و فکر کروں گا تو مہلت دیدے معبد کہتے ہیں پھر میں نکلا اور واپس کبھی نہ گیا۔(۱)

☆امیر بن عبداللہ بن خالد بن اسیر کی ایک باندی تھی جو انتہائی حسین و جمیل تھی ایک مرتبہ بنی سعد کے آدمی کے پاس سے گزری اور بنی سعد کا یہ آدمی بڑا بہادر شہسوار تھا جب آدمی نے باندی کو دیکھا تو بے اختیار کہہ اٹھا۔

واہ خوشی ہو اس کے لئے جس کی یہ باندی ہے پھر اس بہادر نے اس باندی کے پیچھے ایک قاصد بھیجا اور پوچھا کہ کیا اس کا شوہر ہے تو باندی نے قاصد کو کہا آدمی کا کیا پیشہ ہے آدمی کو قاصد نے پیغام واپس دیا تو آدمی نے پیشے کے متعلق یہ اشعار کہے اور کہا اس کو جا کر سنا دے۔

وسائلة ما حرفتي قلت حرفتي مقارعة الا بطال في كل شارق

اور کچھ سوال کرنے والی ہیں کہ میرا پیشہ کیا ہے میں نے کہا میرا پیشہ بہادروں کو پچھاڑنا ہر روشن دن میں

اذا عرضت لي الخيل يوما رأيتني امام رعيل الخيل احمي حقائقي

جب گھڑ سوار مجھے آ ٹکرائیں تو تو مجھے دیکھے گی گھڑ سواروں کے لشکر کے سامنے اپنی عزتوں کی حفاظت کرتے ہوئے۔

واصبر نفسي حين لا حر صابر على الم البيض الرقاق البوارق

میں اپنے آپ کو ثابت قدم رکھتا ہوں جس وقت کوئی حر ثابت قدم نہیں رہ سکتا سفید چمکتی نیلی تیز تلواروں کی تکلیف پر۔

تو قاصد نے عورت کو جا کر یہ اشعار سنا دیئے تو باندی نے کہا واپس جاؤ اور اس کو کہو تو شیر ہے لہذا تو جنگ ہی تلاش کر میں تیری بیوی نہیں بن سکتی اور یہ اشعار کہے۔(۲)

---

(۱، ۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۵۔ ۹۴

**الا انما ابغی جواد ابماله کریما محیاہ قلیل الصدائق**

واضح ہونا چاہیئے کہ میں تو سخی کو اس کے مال کے ساتھ چاہتی ہوں جو کریم ہو اور کچھ مہر ھدیہ کرنے والا ہو

**فتی ھمہ مذ کان خود کریمۃ یعا نقھا باللیل فوق النمارق** (۱)

اور آپ نوجوان ہو اس کا ارادہ جنگ کی جگہ سخاوت ہو تو ایسے نوجوان اس باندی (مجھ) سے معانقہ کرے گا نرم گروہ پر۔

☆ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے بنی سائب تم کمزور اولاد والے ہو گئے ہو تم اجنبی عورتوں میں شادی کرو۔(۲)

☆ ابو عمرو بن علاء کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں اس وقت تک شادی نہ کروں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس عورت سے میری اولاد کیسی ہے اس کو کہا گیا یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ کہا میں اس کے والد والدہ کو دیکھوں گا اس لئے کہ وہ عورت بھی اپنے والدین میں سے کسی ایک کے مثل (عام طور پر) جنم دے گی۔(۳)

☆ اور اصمعیؒ فرماتے ہیں چچازاد بیٹیاں، صابرہ ہوتی ہیں اور اجنبی شریف ہوتی ہیں۔(۴)

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۹۵ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۳ (۳، ۴) حوالہ سابق ج ۴ ص ۳

# تیسرا باب

## مہر کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ و آتُوْا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً . سورہ نساء آیت ۴

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور عورتوں کو انکا مہر عطیہ کردو۔

وقال سبحانہ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ و آتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ.
(سورہ نساء آیت ۲۵)

اوراس پاک ذات کا فرمان ہے۔

تم ان عورتوں کا نکاح کردو ان کے گھر والوں کی اجازت سے اور اچھے طریقے سے انکوان کا اجر (مہر) دیدو۔

اور اللہ کا فرمان ہے۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً.

پس جس نے ان کے ساتھ نفع اٹھایا توان کوان کا مقرر مہر دیدو۔

حضرت عمرؓ کا فرمان ہے۔

عورتوں کے مہر کو گراں نہ کرو اس لئے کہ اگر یہ دنیا میں عزت کی بات ہوتی یا آخرت میں قوی کی چیز ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اس کے زیادہ مستحق تھے۔

حضور اکرم ﷺ کی کسی بیوی کا مہر زیادہ نہ تھا اور نہ آپ کی کسی بیٹی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر رکھا گیا۔(۱)

☆ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

سب سے عظیم نکاح برکت کے اعتبار سے وہ ہے جو سب سے آسان ہو مہر کے اعتبار سے۔(۲)

اور حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

کہ عورت کی برکت ہے اس کے خطبہ نکاح کا آسان ہونا اس کے مہر کا آسان

(۱)ائمہ خمسہ نے اس کوروایت کیا اور امام ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا (۲)امام احمد نے اس کو روایت فرمایا۔

ہونا اس کے رحم کا آسان ہونا۔(۱)

حضرت انس سے مروی ہے کہ ابو طلحہ نے ام سلیم کو پیغام نکاح دیا تو اس نے کہا اللہ کی قسم تیرے جیسا کوئی آدمی واپس نہیں کیا جاسکتا۔ ابو طلحہ لیکن بات یہ ہے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمہ ہوں اور میرے لئے تجھ سے نکاح حلال نہیں ہاں اگر تو مسلمان ہوتا ہے تو یہی میرا مہر ہو جائے گا اور میں اس کے علاوہ کچھ سوال نہ کروں گی لہذا ابو طلحہ مسلمان ہو گئے اور یہی ان کا مہر ہوا (۲)

☆ مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب جو بہت بڑے تابعی ہیں انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی صرف دو درھم پر کی (۳)

☆ محمد بن علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول کو مہر میں ایک ذرہ دی تھی جو لوہے کی تھی اور محمد کہتے ہیں کہ مجھے اہل نخیع نے خبر دی کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ وہ ذرہ جس کو مہر ٹھہرایا تھا اس کی قیمت تین سو درھم تھی۔ (۴)

☆ بعض ناقلین اخبار نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت ام کلثوم بنت علیؓ سے چالیس ہزار مہر شادی کی۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر نے ابو عبید کی بیٹی مختار کی بہن سے دس ہزار درھم پر شادی کی اور حضرت محمد بن سیرین نے اپنی سدوسیہ بیوی سے دس ہزار درھم پر شادی کی (۵) ان روایتوں سے زیادہ مہر رکھنے کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے لیکن افضل بات پہلے ذکر ہوئی اسی وجہ سے حضرت عمرؓ کا فرمان ہے۔

☆ اگر مہر آخرت میں بلندی و رفعت عطا کرنے والی چیز ہوتی تو حضور اکرم ﷺ کی بیویاں اور بیٹیاں اس کی زیادہ حقدار ہوتیں (۶)

اور ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے فرمایا عورتوں کے مہر میں زیادتی نہ کرو (۷)

اور فرمایا عورتوں کا مہر چالیس اوقیہ چاندی سے زیادہ نہ بڑھاؤ اگر وہ ذی الذمہ کی بیٹی ہو (یہ شخص انتہائی مالدار تھا) لہذا جو زیادتی کرے گا وہ میں بیت المال میں ڈال دوں گا تو مجلس میں سے ایک عورت دراز قد چپٹی ناک والی کھڑی ہوئی اور کہا آپ کو اس کا کیا حق

---

(۱) صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ ص ۵ ۲۲۳ (۲) امام نسائی نے اس کو اپنی سنن میں ص ۱۷ ۳۳ پر تخریج فرمایا۔ (۳، ۴، ۵) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱-۷۰ (۶) حیاۃ الصحابہ ج ۲ ص ۶۷۷ (۷) مختصر منہاج القاصدین ص ۷۸۔

ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا کیوں، عرض کیا اس لئے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

وَاِنْ آتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا

اور اگر تم کسی عورت کو خزانے کا ڈھیر دیدو تو پھر واپس نہ لو

تو حضرت عمرؓ نے فرمایا عورت نے صحیح کہا مرد نے خطا کی۔ (۱)

☆ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اگر آدمی کسی عورت کو بطور مہر دو ہاتھوں بھر طعام دیدے تو (بھی) وہ عورت اس کیلئے حلال ہو جائے گی (۲)

☆ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو دیکھا کہ ان پر (شادی کی خوشی) زرد رنگ (لگا ہوا) ہے آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے وزن کے بقدر سونے پر شادی کی ہے آپ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے (ابھی) ولیمہ بھی کردو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہو (۳)

☆ حضرت عروہ حضرت ام حبیبہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ان سے شادی فرمائی جب کہ یہ حبشہ کی زمین میں تھیں اور یہ شادی شاہ نجاشی نے کروائی اور ان کا مہر چار ہزار درھم شاہ نجاشی نے خود ہی مقرر فرما کر خود ہی ادا کیا اور جہیز بھی دیا اور پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں ان کو بھیجا اور حضور ﷺ نے ان کو کچھ چیز نہ دی اور آپ کی دوسری بیویوں کا مہر چار سو درھم تھا (۴)

☆ حضرت ابی نعمان ازدی سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک عورت سے قرآن کی ایک سورۃ (سکھانے) پر شادی کی اور یہی مہر ہوا پھر آپ ﷺ نے فرمایا آئندہ یہ کسی کے لئے مہر نہیں بن سکتا۔ (۵)

---

(۱) جامع بیان العلم ص ۱۵۹ (۲) نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۵۹ امام احمد اور ابوداوٗد نے اس کو روایت کیا ہے (۳) نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۵۹ ابوداوٗد کے علاوہ ایک جماعت نے اس کو روایت کیا ہے۔ (۴) نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۶۲ امام احمد و نسائی نے اس کو روایت کیا (۵) حوالہ گزشتہ ج ۷ ص ۲۶۲ حضرت سعید نے اس کو اپنی سنن میں روایت کیا اور یہ مرسل ہے۔

## عبدالملک بن مروان کا ایک دیہاتی کا قصہ

☆ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ حجاز میں ایک شخص کی کوئی خوبصورت لڑکی تھی اس پر اس کا چچازاد بھائی فریفتہ تھا اس نے اس کے لئے بطور مہر کے چار ہزار درھم ادا کرنے کو کہا کہ اگر وہ شادی پر آمادہ ہو جائیں لیکن لڑکی کے باپ نے منع کر دیا اور پھر قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ گاؤں میں قحط سالی آگئی پھر اس کے بعد لڑکا اپنے چچا کے پاس گیا تو چچا نے قحط وغیرہ کی بات کی اور کہا کہ تو نے چار ہزار درھم دینے کو کہا تھا تو وہ ہمیں دیدے، رشتہ داری کی وجہ سے تو ہم کو محبوب ہے لہذا ہم شادی کر دیں گے لڑکے نے کہا مجھے ایک مہینہ کی مہلت دیدو چچا نے مہلت دیدی۔

اب جوان کی حالت یہ تھی کہ اس کے پاس سوائے ایک اونٹنی کے اور کچھ نہ تھا تو یہ کچھ سوچ کر اس پر سوار ہوا اور خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دربار چلا گیا اور اندر جانے کی اجازت مانگی مگر نہ ملی پھر اس نے کہا کہ امیر المؤمنین کے حجاز پر مقرر فلاں گورنر کا میں قاصد ہوں تو اس کو اجازت مل گئی خلیفہ نے پوچھا تیرے پاس گورنر کا خط ہے؟ کہا نہیں پوچھا کوئی پیغام ہے؟ کہا نہیں اور یہ اشعار پڑھے۔ ترجمہ

امیر المؤمنین کیا کہتے ہیں اس شخص کو
جو آپ کی بارگاہ میں آیا بغیر کسی تعلق کے اور وہ محتاج ہے
اس کی عقل ایک لڑکی کی محبت سے اڑی ہوئی ہے
جو کمال حسن وادب سے موصوف ہے
جب میں نے دیکھا کہ لوگ اس کے گن گاتے ہیں تو میں نے پیغام دیدیا
اور محبت ہلاکت کی طرف ہی برائی ہے
میں نے کہا میرے پاس اچھا پاکیزہ قریبی حسب ورشتہ ہے
لیکن انہوں نے کہا دراھم حسب والے سے اچھے ہیں
لہذا ہم آپ سے چار ہزار کا مطالبہ کرتے ہیں
اور میں تو سوائے شادی اور ایک اونٹ کے کسی چیز کا مالک نہیں

اب اے امیر المؤمنین مجھ پر ان کے ساتھ احسان فرمائیں
اور اس حاجت مند کی ضرورت کو پورا کر دیں
پس اللہ کے بعد تیرے سوا کوئی مطلب کا پورا کرنے والا نہیں
تجھ سے امید ہے اور مطلب کی انتہاء ہے

یہ اشعار سن کر عبدالملک ہنس پڑا اور اس کے لئے چار ہزار درھم کا حکم دیا اور کہا یہ تو تیرے اہل کا مہر ہے اور چار ہزار اور دیئے اور کہا ان سے ولیمہ کی دعوت بھی کر اور لڑکی پر بھی خرچ کر آدمی نے فوراً لئے اور چلا گیا اور جا کر لڑکی سے شادی کی۔(۱)

## اسحاق بن علی اور ایک دیہاتی کا قصہ

اسحاق بن سلیمان بن علی خوش طبع نوجوان تھے شعر وشاعری سے محبت تھی ان کے والدہ بصر کے گورنر تھے خلیفہ ابو جعفر منصور کی طرف سے یہ عہدہ ملا تھا۔
ایک مرتبہ یہ اسحاق شہر کے گوشے میں کسی گاؤں کی طرف سیر وسیاحت کے لئے نکلے راستے میں ایک فصیح بلیغ دیہاتی سے ملاقات ہو گئی مگر اس کا رنگ کسی پریشانی کی وجہ سے اڑا ہوا تھا اور زرد ہو چکا تھا ظاہری حالت بھی دگر گوں تھی تو اسحاق نے اس دیہاتی سے کچھ شعر وغیرہ سنانے کو کہا لیکن دیہاتی اپنی سوچوں میں گم آگے کو چل پڑا اسحاق نے اس کو کہا کیا ہو گیا تجھ کو اللہ کی قسم تو فصیح شیریں گفتگو والا انسان ہے (کیوں نہیں کچھ سناتا) دیہاتی نے کہا تو نے دو پہاڑوں کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا ہاں کیوں؟ کہا مجھے ان (کے اپنی جگہ سے ہٹانے جیسی محنت) کی طلب میں تجھے شعر سنانے سے روک رکھا ہے میں نے کہا کیا مطلب؟ کہا میری چچا زاد بیٹی کی محبت نے میری عقل اڑا رکھی ہے 'اس نے بھی میرا خیال کیا ہے' لیکن اللہ کی قسم ایسی کیفیت مجھے طاری ہے کہ مجھے یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ میں زمین میں ہوں یا آسمان پر، میں نے پوچھا تجھ کو شادی سے کیا چیز مانع (رکاوٹ) ہے؟ کہا ہاتھ کی تنگی' میں نے کہا کتنا مہر ہے اس کا؟ کہا پچاس اونٹنیاں میں نے پوچھا اگر تو یہ اس کو دیدے تو تیری شادی ہو جائے گی؟ کہا بالکل میں نے کہا اچھا اب تو اپنی حالت کو شعر میں بیان کر دے (تیرا کام انشاء اللہ ہو جائے گا)

(۱) اخبار النساء لابن جوزیؒ ۱۸۲

تو دیہاتی نے فوراً شعر پڑھا۔

سعی العلم الفرد الذی فی ظلاله　　غزالان مکحو لان یرتعیان

اس رئیس نے کوشش کی جو یکتا ہے جس کے سائے میں دو ہرنیاں سرمہ لگائے ہوئے چرتی پھرتی ہیں۔

ارعتهما صداً فلم استطعهما　　وخبلاً فغا تانی وقد خبلانی

مجھے ان دونوں کے شکار ہو جانے کا خوف ہوا مگر میں ان کی طاقت نہ رکھ سکا اور میری عقل زائل ہو گئی کیونکہ وہ مجھ سے فوت ہو گئیں اور انہوں نے میری عقل اڑا دی۔

اسحٰق کہتے ہیں میں نے دیہاتی کو کہا کہ تو تو قتل ہوا ہی تھا مجھے بھی قتل کر دیا۔

اگر میں نے تیرا کام نہ کیا تو میں خلیفہ سے (اپنے عہدے) سبکدوش ہو جاؤں گا پھر یہ اسحاق بصرہ واپس آیا اور ایک جماعت اپنے ساتھ لی اور وہ پچاس اونٹنیاں بھی حاصل کی اور اپنے ساتھ اس دیہاتی کو لیکر چلا اور جا کر لڑکی کو دیہاتی کی طرف سے پیغام نکاح دیا اور شادی کروادی اور لڑکی کو پچاس اونٹنیاں پیش کر دیں اور وہیں تین دن قیام کیا اور ان دنوں میں تیس اونٹنیوں کو بطور دعوت قربان کیا اور پھر انکے علاوہ، دیہاتی اور لڑکی کو اتنے اونٹ بطور تحفہ کے بھی دیئے اور یہ سب کام انجام دیکر بصرہ لوٹ گیا۔(۱)

☆ ایک آدمی نے حیات بن شریح کو کہا میرا شادی کرنے کا خیال ہے آپ کی کیا رائے ہے حیات نے کہا کتنا مہر دینے کا ارادہ ہے ؟ کہا سو درھم' حیات نے کہا ایسا نہ کر تو صرف دس کے ساتھ شادی کر لے اور نوے باقی محفوظ رکھ لے' اگر لڑکی تجھے پسند آگئی تو نوے نفع میں بچ جائیں گے بعد میں خواہ اسی پر خرچ کر لینا اور اگر لڑکی موافق نہ آئی تو دس درھم سے اس کے علاوہ اور شادی کر سکتا ہے اسی طرح ان دراھم کے ساتھ کوئی نہ کوئی موافق آجائے گی۔(۲)

☆ حضرت ابن عمر نے حضرت صفیہؓ سے چار سو درھم میں شادی کی تو حضرت صفیہ

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۸۳ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۹۴

نے پیغام بھیجا کہ یہ چار سو ہمارے لئے کم ہیں بڑھاؤ تو حضرت ابن عمر نے حضرت عمر اپنے والد سے خفیۃً دو سو درھم اور بھیجے۔

اور حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی نے ایک عورت سے شادی کی تو اس کی خدمت میں سو باندیاں بھیجیں اور ہر باندی کے ساتھ ہزار ہزار درھم بھی۔

اس سے انکا آزاد عورت کی قدر کا پتہ چلتا ہے۔(۱)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا تھا اور یہی ان کا مہر بنا تھا اور یہ ام المؤمنین ہو گئیں یہ حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں پہلے ان کی شادی ابن ابی الحقیق سے تھی وہ کافروں کے ساتھ خیبر کی جنگ میں مارا گیا اور یہ مسلمان کی قید میں آئیں پھر حضور ﷺ نے ان کو آزاد فرما کر اپنے عقد میں رکھ لیا اور یہی ان کا مہر ہوا۔(۲)

مذکورہ قصوں سے معلوم ہو گیا کہ اگرچہ مہر زیادہ رکھنا بھی جائز ہے لیکن حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ تھوڑے مہر کی وجہ سے برکت ہوتی ہے اور یہی نبی اکرم ﷺ کا طریقہ تھا لیکن دس درھم کم از کم ضروری ہیں۔

---

(۱) حیات الصحابہ ج ۲ ص ۶۷۸ (۲) سبل الاسلام ج ۳ ص ۱۴۷

# چوتھاباب

## مردوں سے ہم عصری اور برابری

قَالَ اللّٰہُ تَعالیٰ یَا اَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَا کُمْ مِنْ ذَکَرٍوَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْباً وَقَبَائِلَ لِتَعارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

اے لوگو! بے شک ہم نے تم کو ایک مرد وایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو ٹکڑوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بے شک تم میں زیادہ باعزت اللہ کے نزدیک زیادہ متقی ہے بے شک اللہ علم والا اور خبر والا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ. یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلاَۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ۔ اُولٰئِکَ سَیَرْ حَمُھُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں بعض بعض کے اولیاء ہیں وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

وقال سبحانہ و تعالیٰ ۔ فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّیْ لاَ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لاَ کَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلاُدْ خِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الاَنْھٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِاللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے۔ ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی بے شک میں (اللہ) کسی عمل والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا (وہ عامل) تم میں سے خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو تمہارے بعض بعض سے ہیں پس وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا اور میرے راستے میں وہ ستائے گئے اور انہوں نے قتل کیا اور وہ قتل کئے

گئے بے شک ان کے سیئات کو بدل دیں گے اور ان کو ایسی جنت میں داخل کرینگے جس کے نیچے نہریں بہر ہی ہو نگی یہ اللہ تعالی کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ تعالی کے پاس ہی بہترین اجر و ثواب ہے۔

☆اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت نہیں نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر مگر تقویٰ کے ساتھ تمام انسان حضرت آدم ہی کی اولاد ہیں اور حضرت آدمؑ مٹی سے ہیں(۱)

☆اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تحقیق بنی فلاں کی اولاد میرے اولیاء (رشتے دار) نہیں ہیں میرے اولیاء تو (مسلمان) پرہیز گار ہی ہیں جو بھی ہو جہاں کہیں بھی ہو(۲)

☆امام ترمذی نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جب تمہارے پاس وہ شخص آجائے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس کی شادی کر دو ورنہ زمین میں فتنہ وفساد برپا ہو جائے گا۔(۳)

☆اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی شریف لڑکی کی شادی کسی فاسق سے کر دی بے شک اس نے اس لڑکی سے رشتے داری توڑ دی۔(۴)

☆امام ابن تیمیہ نے فرمایا کہ جو شخص بہت ہی مصر ہو گناہ وفسق پر تو اس کو شادی کرنا مناسب نہیں(۵)

☆ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بنی بیاضہ کو کہ ابو ھند کا نکاح کرو اور اس سے نکاح کرو اور یہ حجام تھے۔(۶)

☆امام غزالی فرماتے ہیں کہ ولی کے ذمہ لازم ہے کہ شوہر کے اخلاق اور عادات کو دیکھے اور اپنی لڑکی کو بھی دیکھے اور کسی بد اخلاق یا بد دین یا حق سے کوتاہی کرنے والے یا کسی خراب نسب والے کو اپنی بیٹی نہ دے اور جب بھی انسان اپنی بیٹی کی شادی کسی ظالم یا فاسق یا بد عتی یا شراب پینے والے سے کر دیتا ہے تو اس سے اس کا دین بھی خراب

---

(۱)امام احمد نے اس کو اپنی مسند میں تخریج کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے(۲)امام بخاری نے ادب میں اور امام مسلم نے ایمان میں اور امام احمد نے بھی اس کو تخریج فرمایا ہے (۳)ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نے اس کو تخریج فرمایا اور ابن عدی نے کامل میں تخریج فرمایا ہے ابن عمر سے (۴)ابن حبان نے اس کو روایت فرمایا ہے۔ (۵)فقہ السنت ج ۲ ص ۲۴ (۶)ابوداوٗد نے اس کو تخریج فرمایا اور اس کی سند جید ہے اور حاکم وذھبی کو صحیح قرار دیا

ہوتا ہے اور اللہ کی ناراضگی بھی آتی ہے۔ اور رشتہ داری میں دراڑیں پڑتی ہیں اور برائی پھیلتی ہے(۱)

☆ایک شخص نے حضرت حسن کو پوچھا کہ میری بیٹی کے متعلق کئی رشتے آئے ہیں تو میں کس سے اس کی شادی کروں آپ نے فرمایا اس شخص سے کردے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو اگر لڑکی سے وہ محبت رکھے گا تو اس کا اکرام کرے گا اور اگر اس کو محبت لڑکی سے نہ ہو تو نفرت نہ کرے گا(۲)

☆حضرت فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا تھا کہ اسامہ سے نکاح کرلو یہ فاطمہ قریشیہ فہریہ ہیں ضحاک بن قیس کی بہن اور پہلی مہاجرات میں سے ہیں خوب حسن وجمال وکمال سے قدرت نے ان کو نوازا تھا جب ان کو ان کے شوہر ابو عمرو بن حفصل ابن المغیرہ نے طلاق دیدی تو یہ اپنی عدت پوری کرکے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہیم نے ان کو پیغام نکاح بھیجا ہے تو میں کس سے شادی کروں تو آپ نے فرمایا۔ بہر حال ابو جہیم کے تو سفر ہی پورے نہیں ہوتے اور معاویہ فقیر آدمی ہیں ان کے پاس کوئی مال نہیں ہے تو اسامہ بن زید سے نکاح کرلے۔

اور یہ اسامہ آپ کے غلام کے بیٹے تھے اور لڑکی قریشیہ تھی تو یہاں دیکھئے حضور ﷺ نے ان چیزوں کے خیال میں خاندانی حسب نسب کو چھوڑدیا تو جب مال وغیرہ میں خاندانی حسب نسب کو چھوڑا جاسکتا ہے تو دینداری میں تو بطریق اولیٰ۔(۳)

☆اور صحت سے مروی ہے کہ حضرت بلال نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جو قریش کے بہت بڑے مالدار انسان تھے ان کی بہن سے حضرت بلال کی شادی ہوئی بہن کا نام تھا ہالہ بنت عوف اور حضرت بلال غلام اور حبشی انسان تھے لیکن دینداری کا کتنا خیال رکھا گیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی اور خلیفہ نے اپنی بیٹی حفصہ کو حضرت سلمان فارسی کے لئے پیش کیا تھا۔(۴)

☆اور ابو حذیفہ نے سالم سے حضرت ھند بنت ولید بن عتبہ کی شادی کروائی جب کہ حضرت سالم انصار کی ایک عورت کے غلام تھے اور حضرت ھند قریش کے سرداران

---

(۱) موعظۃ المؤمنین میں احیاء العلوم الدین ج ۱ ص ۱۰۸ (۲) گزشتہ ج ۱ ص ۱۰۸ (۳) سبل اللہ ج ۲ ص ۱۲۹

(۴) گزشتہ ج ۲ ص ۱۳۰

کی بیٹی تھی(۱)

☆حضرت علیؓ سے برابری کی شادی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا لوگ بعض بعض کے برابر، ہم مثل ہیں ان کے عربی اور عجمی قریشی اور ہاشمی جب اسلام لے آئیں اور ایمان قبول کرلیں تو ایک دوسرے کے برابر ہیں(۲)

☆حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جس کو ابن ماجہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اپنے نطفہ کے لئے اچھی عورتوں کو اختیار کرو اور ہم مثل سے نکاح کرو(۳)

☆اور انہی سے مروی ہے آپ نے فرمایا نکاح عورت کو ملکیت میں لینا ہے لہذا آدمی کو دیکھ لینا چاہئیے کہ کسی شریفہ اور اچھی عورت کو ملکیت (زوجیت) میں لے(۴)

☆ابن قیمؒ اپنی کتاب زاد المعاد میں ذکر کرتے ہیں۔

کہ اصل چیز جس کا نبی اکرم ﷺ کا حکم تقاضا کرتا ہے وہ دین کا اعتبار ہے برابری میں فضل وکمال کے اعتبار سے لہذا کسی مسلمہ کا کسی بھی کافر سے نکاح نہیں ہو سکتا اور نہ کسی پاکدامن کا کسی فاسق سے نکاح درست ہے اور قرآن وحدیث نے اس کے علاوہ کسی چیز کا اعتبار نہیں کیا ہے اسی طرح قرآن نے مسلمہ سے زانی خبیث کا نکاح حرام رکھا ہے دین و اسلام و اخلاق کے مقابلے میں اسلام کسی پیشے، مالداری، حریت، حسب نسب وغیرہ کا اعتبار نہیں کرتا لہذا غلام مسلمان کے لئے کسی مالدار حسب نسب والی عورت سے نکاح جائز رکھا جب وہ غلام پاکدامن اور مسلمان ہو اسی طرح غیر قریشیوں کے لئے قریشی عورتوں سے نکاح جائز رکھا۔ اور غیر ہاشمی دوسروں کے لئے ہاشمی عورتوں سے نکاح جائز رکھا اور فقراء کے لئے مالدار عورت سے نکاح جائز رکھا۔ لیکن اصل چیز دین واخلاق ہے اس میں برابری کے بعد اگر مالداری اور حسب نسب وغیرہ میں بھی موافقت ہو جائے تو بہت بہتر ہے(۵)

☆ایک آدمی نے حسن بصریؒ کی بیٹی کے لئے اپنے واسطے پیغام نکاح بھیجا اور ایک لاکھ درھم مہر کے مقرر کئے لڑکی کی ماں نے کہا حسن بصری کو کہ لڑکی کی اس سے

(۱،۲)فقہ السنۃ ج۲ص ۱۴۵ (۳)ابن ماجہ نے اسکو روایت فرمایا (۴)الکامل فی الادب ج۱ص ۲۸۱ (۵)زاد المعاد لابن قیم ج۵ص ۱۵۹

شادی کردو دیکھو کہ اس نے کتنا مہر رکھا ہے حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اس نے اتنا مہر غرور اور بڑائی کی وجہ سے رکھا ہے جاہل آدمی ہے لہذا اس کے مال کی وجہ سے اس کی رشتہ داری سے لالچ نہ رکھنی چاہئیے لہذا اس کو منع کردیا دوسرے کسی نیک آدمی سے لڑکی کی شادی کردی (١)

☆ایک آدمی ایک عورت کا ذکر کر رہا تھا جس کی شادی بے جوڑ کے سے ہو گئی تھی اس پر اس نے یہ شعر کہے۔

**لقد فرح الواشون ان نال ثعلب شبيهة ظبي مقلتا ها وجيه ها**

چغل خور جھوٹے خوش ہو گئے کہ ایک لومڑ نے ہرن کی مثل صورت پالی جس کی دونوں آنکھیں اور گردن ہرن کی طرح ہیں۔

**اضربها فقد الولي فاصبحت بكف لئيم الوالدين يقودها**

کسی ولی سرپرست کی عدم موجودگی نے لڑکی کو نقصان پہنچادیا۔ اور وہ کسی ماں باپ کے کمینے کے ہاتھ میں آگئی ہے اور وہ کمینہ اس کو ہنکائے گا۔

☆حضرت عائشہ اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ میں حسب نسب والی کے نکاح کی اجازت صرف ان ہی جیسوں سے دیتا ہوں (٢)

☆امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ برابر اور جوڑ کا اعتبار دین میں ہے (٣)

☆حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا تین چیزوں میں دیر نہ کرنی چاہئیے نیک عمل میں میت کے دفن کرنے میں اور جوڑ کے شادی کرنے میں (٤)

☆حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ اس دنیا میں ایک بیوی کے دو شوہر ہو جاتے ہیں (آگے پیچھے) تو آخرت میں وہ کس

---

(١) کتاب الزھد حسن بصری ص ١٣٥ (٢) الکامل فی اللغۃ والادب ج ١ ص ٢٨١ (٣) دارقطنی نے اسکو روایت کیا نیل الاوطار ج ٧ ص ٢٢١ (٤) نیل الاوطار ج ٧ ص ٢٢٢

کے ساتھ ہوگی آپ نے فرمایا جس شوہر کے زیادہ اچھے اخلاق ہوں گے اور اچھے اخلاق والا دنیا وآخرت کی بھلائی لے گیا (۱)

☆ قیس بن زہیر، نمبر بن قاسط کے پاس آیا تو نمبر نے قیس کی مرضی کے مطابق اس کی شادی کر دی پھر معلوم ہوا کہ قیس یہاں سے کوچ کرنا چاہتا ہے تو قیس نے ان کو جمع کیا اور تقریر کی جو طویل ہے اس کا کچھ ہے۔

عورتوں کی شادی ہم جوڑ سے کرو ورنہ تم ان کو بڑی آزمائش میں مبتلا کرنے والے ہو گے اگر تم ہم مثلوں کو نہ پاؤ تو ان کے شوہر قبریں نہیں (۲)

☆ ابو الملیح کہتے ہیں کہ ایک آدمی میمونؒ بن مہران کے پاس آیا اور میمون کی لڑکی سے شادی کی خواہش ظاہر کی تو میمون نے کہا میں اس سے تیرے لئے راضی نہیں ہوں یعنی وہ تجھ سے کم ہے تو آدمی نے پوچھا کیوں میمون نے فرمایا کیونکہ وہ لڑکی زیور اور عمدہ لباسوں کی فریفتہ ہے آدمی نے کہا یہ سب کچھ ہے میرے پاس تو میمون نے کہا اب میں تجھ سے راضی نہیں ہوں اس کے لئے (۳)

☆ جب آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد بن عبد العزی کو پیغام نکاح بھیجا تو خدیجہ نے اپنے چچازاد بھائی جو تورات کے بڑے عالم بھی تھے ورقہ بن نوفل ان سے مشورہ طلب کیا تو ورقہ نے کہا وہ (آپ ﷺ) ایسا شخص ہے اس کو جواب نہیں دیا جا سکتا لہذا اس سے شادی کر لے (۴)

☆ حضرت حسن سے مشورہ لیا گیا کہ فلاں شخص نے ہم کو ہماری فلاں لڑکی کے لئے پیغام نکاح دیا تو آپ نے دریافت کیا وہ عقل اور دین میں مالدار ہے انہوں نے کہا جی ہاں تو فرمایا پھر شادی کر دو (۵)

☆ حضرت اصمعیؒ سے مروی ہے کہ مجھے بنی عنبر کے ایک شخص نے اپنے کسی ساتھی کے بارے میں خبر دی کہ جو کم مالدار تھا تو اس کے پاس اس کی لڑکی کے لئے کسی بڑے

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۰ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۸۰ (۳) نزھۃ الفضلا تہذیب سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۴۰۷ (۴) العقد الفرید ج ۷ ص ۸۳ (۵) العقد الفرید ج ۷ ص ۹۴

مالدار کا پیغام آیا لیکن عقل کا مالدار نہیں تھا تو لڑکی کے باپ نے ابو یزید سے مشورہ کیا تو ابو یزید نے کہا شادی نہ کرو بلکہ کسی عاقل دیندار کو تلاش کرو اگر وہ تیری لڑکی کا اکرام نہیں کرے گا تو کم از کم ظلم تو نہ کرے گا پھر لڑکی کے باپ نے ابو العداء سے مشورہ کیا تو اس نے کہا شادی کردے کیونکہ مالدار کا مال لڑکی کے فائدے میں آئے گا اور مالدار کی بیوقوفی اسی پر نقصان دہ ہوگی تو لڑکی کے باپ نے شادی کردی بعد میں نتیجہ برا نکلا اور اس کو لڑکی کے بارے میں بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے یہ شعر پڑھے۔

الهفي اذا عصيت ابا يزيد ولهفي اذا طلعت ابا العلاء

ہائے مجھ پر افسوس ہو جب میں نے ابو یزید کی نافرمانی کی اور مجھ پر افسوس ہو جب میں نے ابو العداء کی فرماں برداری کی۔

وكانت هفوة من غير ريح وكانت زلقة من غير ماء

اور یہ اڑنا بغیر ہوا کے ہوا اور یہ پھسلنا بغیر کیچڑ کے ہوا (۱)

☆ابن اعرابی کہتے ہیں کہ خس کی بیٹی سے پوچھا گیا کہ تو شادی نہیں کرنا چاہتی تو اس نے کہا نہ میں فلاں بھائی سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور نہ فلاں مسخرے سے اور نہ فلاں موٹے سے بلکہ میں اس فلاں سے شادی کرنا چاہتی ہوں جو صبح کو کمانے چلا جائے اور شام کو آئے تو مسکراتا آئے (۲)

☆حضرت عیسیٰ بن عمر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی اعرابی سے پوچھا کیا تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردے گا اعرابی نے جواب دیا نہیں آدمی نے پوچھا کیوں؟ کہا اس لئے کہ تیری داڑھی سفیدی کی طرف مائل ہو رہی ہے (۳)

☆پھر اس کے پاس مدینے کے گورنر ابراہیم بن ہشام بن اسماعیل جو خلیفہ ہشام بن عبدالملک کا ماموں بھی تھا اس نے اس کے پاس اپنے لئے پیغام نکاح بھیجا تو اس کو بھی واپس کردیا اس لئے کہ گورنر کا رنگ سخت سفید تھا اور پھر یہ شعر کہا۔

رددت صحيفة القرشي لما ابت اعراقه الا احمرارا

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۹۴ (۲، ۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۱

میں نے قریشی (سردار) کا سرنامہ بھی رد کردیا اس لئے کہ اس کی رگوں نے سرخ و سفید کے علاوہ کچھ رنگ نہیں چھوڑا(۱)

خالد بن صفوان نے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا اور کہا میں خالد بن صفوان ہوں اور میرے اونچے حسب نسب (اعلیٰ خاندان) کو بھی تو جانتی ہے اور مال و دولت کی کثرت کی خبر بھی تجھ کو مل چکی ہے اور میری ذات میں بھی عمدہ صفات ہیں جو میں تجھ کو بیان کردوں گا۔ تو میرے پاس آجا' یا مجھ کو بلاوا دیدے تو بات تفصیل سے ہو جائے۔

تو عورت نے ان صفات کے متعلق پوچھا تو کہا جب آزاد عورت میرے عقد میں آجائے تو مجھ سے اس کی امیدیں وابستہ ہو جاتی ہیں اور جب مجھ سے دور ہو جائے تو مجھے بیمار کردیتی ہے اور اس صورت میں وہ درھم و دینار کی طرف نہیں پہنچ سکتی اور مجھ پر ایک رنج و غم کا وقت آتا ہے کہ اگر اس وقت میں میرا سر میرے ہاتھ میں ہو تو اس کو بھی پھینک دوں تو عورت نے کہا ہم نے تیری بات سمجھ لی اور محفوظ کرلی اور الحمد للہ تجھ میں ایسی صفات ہیں کہ ہم تجھ سے راضی نہیں کسی ابلیس کی بیٹی کے لئے بھی لہذا آپ لوٹ جایئے اللہ آپ پر رحم فرمائے(۲)

☆لقیط بن زرارہ نے قیس بن خالد شیبانی کے پاس پیغام بھیجا قیس نے پوچھا آپ کا تعارف؟ کہا میں لقیط بن زرارہ ہوں پھر قیس نے پوچھا کس چیز نے آپ کو اس طرح علانیہ پیغام دینے پر اکسایا؟ لقیط نے کہا اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ اگر میں علی الاعلان یہ کام کروں گا تو آپ کی رسوائی نہ ہوگی اور اگر خفیہ کردوں گا تو اس میں بھی آپ کو کوئی دھوکہ نہ دوں گا تو قیس نے کہا واقعی تو شریف اور جوڑ کا آدمی ہے' اللہ کی قسم تو میرے ہاں تنہائی میں رات بسر نہ کرے گا اور نہ یہاں اجنبی رہے گا لہذا قیس نے لقیط کی اپنی بیٹی سے شادی کردی اور رخصت کردی۔(۳)

☆ابو یقظان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ کو انکے شوہر یزید بن ابی سفیان کی وفات کے بعد پیغام نکاح بھیجا تو ام ابان نے کہا یہ تو داخل بھی

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۲ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۴ (۳) گزشتہ ج ۴ ص ۱۷

سخت مزاج ہوتے ہیں اور نکلتے بھی ایسے ہی ہیں۔ دروازے ان کے بند رہتے ہیں اور مال کم ہوتا ہے' پھر حضرت زبیرؓ نے ان کو پیغام نکاح دیا تو کہا ان کا ایک ہاتھ میرے بالوں میں رہے گا دوسرا کوڑے پر رہے گا' پھر حضرت علیؓ نے انکو پیغام نکاح دیا تو کہا عورتوں کے لئے ان سے اور کوئی فائدہ نہیں بس یہ کہ ان کے ساتھ مباشر رہیں گے پھر حضرت طلحہؓ نے ان کو پیغام دیا تو فوراً قبول کر لیا اور شادی ہوگئی پھر حضرت علیؓ ام لبان کے پاس آئے اور فرمایا تو نے ہم میں سے کتنے واپس کر دیئے اور اب حضرمی کے نواسے سے شادی کر دی تو ام لبان نے کہا یہ ہی قسمت میں تھا پھر حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں یہ بات ہے کہ تو نے ہم میں سے چہرے میں حسین اور ہاتھ کے سخی اور مال کے زیادہ آدمی کا انتخاب کیا ہے(۱)

☆ابوبکر بن ابی داؤد نے نہایت عبرت آموز دلچسپ قصہ ذکر کیا ہے کہ خلیفہ عبدالملک نے اپنے بیٹے ولید کے لئے مشہور تابعی بزرگ حضرت سعید بن المسیب کی عمدہ سیرت وصورت والی بیٹی مانگی لیکن حضرت سعید نے انکار فرمادیا لیکن خلیفہ عبدالملک نے بہت طرح طرح کے حیلوں سے ان کو لڑکی کی شادی کر دینے پر مجبور کیا لیکن جب عاجز و تنگ آگیا تو ایک بہانے سے سعید تابعی بزرگ کو سخت سردی میں سو کوڑے لگوائے اور پانی کا مٹکا ان پر گروایا اور پھر (برائے توہین) اون کا جبہ پہنوایا (اب آگے ملاحظہ فرمائیں)

اور ابی وداعہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت سعید کی مجلس وعظ و نصیحت میں کثرت سے آتے جاتے تھے ایک مرتبہ کئی دن میں مجلس میں حاضر نہ ہوا تو جب آیا تو مجھ سے دریافت فرمایا کہاں تھے آپ ؟ میں نے عرض کیا اہلیہ وفات پاگئی تھی اس وجہ سے کچھ مصروفیات ہوگئی تھیں' حضرت سعید نے فرمایا تو نے ہم کو اطلاع کیوں نہ دی ؟ ہم بھی حاضر ہو جاتے' پھر حضرت سعید نے دریافت فرمایا کیا نئی بیوی کی تلاش ہے ؟ میں نے عرض کیا آپ پر اللہ رحم فرمائے مجھ سے کون شادی کریگا میں دو یا تین درھم سے

---

(۱) گزشتہ ج ۴ ص ۱۷

زیادہ کا مالک نہیں ہوں حضرت سعید جس نے اپنی لڑکی میں خلیفہ وقت کو انکار کر دیا تو اس غریب کے لئے فرمایا میں تجھے اپنی صاحبزادی دوں گا ابی وداعہ کہتے ہیں میں نے (بڑے تعجب سے) پوچھا کہ آپ کر دیں گے؟ حضرت نے فرمایا جی ہاں پھر اسی وقت حضرت نے حمد و صلاۃ پڑھی (یعنی خطبہ دیا) اور صرف دو درھم مہر پر میرا نکاح کر دیا پھر میں کھڑا ہو گیا اور خوشی کی وجہ سے سمجھ نہ آرہا تھا کہ کیا کروں آخر میں اپنے گھر کی طرف لوٹا اور کسی سے قرض لینے کے متعلق سوچنے لگا کہ کس سے وصول کروں یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا اور میں نے نماز مغرب ادا کی اور گھر واپس آگیا اور دن کا روزہ دار تھا نماز کے بعد شام کا کھانا کھانے لگا اور کھانے میں روٹی اور زیتون کا تیل تھا اور بس اچانک دروازہ کھٹکھٹا میں نے آواز دیکر پوچھا کہ کون ہے تو آواز آئی سعید۔ تو میں نے سوچا کہ سعید نام کا کون ہو سکتا ہے اور سعید بن المسیب اپنے سسر کا خیال بھی نہ آیا کہ وہ اتنی بڑی شخصیت یہاں کیسے آسکتی ہے اور اس لئے کہ وہ تو چالیس سال سے اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں اور نہیں گئے آخر میں نکلا دیکھا تو دروازے پر حضرت سعید ابن المسیب ہی ہیں تو میں سمجھ گیا کہ انہوں نے مجھ کو اکیلا خیال کیا ہے پھر میں نے عرض کیا یا ابو محمد آپ نے مجھے پیغام کیوں نہ بھیج دیا تا کہ میں ہی حاضر ہو جاتا فرمایا نہیں بلکہ مجھے حق تھا آنے کا اور تو اب شادی شدہ مرد ہے لہذا میں نے سوچا تیرا تنہا رات گزارنا صحیح نہیں ہے لہذا یہ آپ کی بیوی ساتھ لایا ہوں اور دیکھا تو وہ ان کے پیچھے شرم کے مارے چھپی کھڑی تھی پھر سعید نے اپنی صاحبزادی کا ہاتھ پکڑا اور میرے دروازے کے اندر کر دیا اور کواڑ بند کر دیئے اور لڑکی شرم وحیا کے مارے وہیں گر پڑی میں نے دروازہ بند کیا اور میں جو تیل سے روٹی کھا رہا تھا وہ سب کچھ ایک طرف چھپا دیا تا کہ وہ نہ دیکھ لے پھر میں اپنی چھت پر چڑھا اور پڑوسیوں کو بلند آواز سے پکارا وہ چلے آئے اور پوچھا کیا بات ہے پھر میں نے ساری خبر ان کو دی لوگ آئے اور لڑکی کو دیکھا۔ پھر یہ خبر میری والدہ کو پہنچی تو وہ تشریف لائیں اور فرمایا (خوشی سے) مجھے تیری صورت دیکھنا حرام ہو جائے اگر تو نے اس کو چھوا بھی تین دن تک ہم تین دن کے اندر اس کی (بناؤ سنگھار وغیرہ کی) تیاری کر لیں تو میں دن تک ٹھیرا رہا پھر میں اس کے پاس آیا اور دیکھا

کہ لوگوں میں سب سے خوبصورت لڑکی ہے اور قرآن کی سب سے زیادہ حافظہ ہے اور سنت رسول کا خوب علم رکھنے والی ہے اور شوہر کے حقوق سے اچھی طرح واقف ہے تو میں (اپنی خوشیوں میں مگن) ایک مہینہ تک حضرت سعید اپنے سسر کی مجلس میں حاضر نہ ہو سکا پھر میں گیا وہ اپنی مجلس میں تھے میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور زیادہ مجھ سے گفتگو نہ کی یہاں تک مجلس برخاست ہوئی اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہا تو فرمایا اس انسان کا کیا ہے میں نے عرض کیا اے ابو محمد بہت ہی اچھا ہے دوست خوش ہوں اور دشمن جلیں فرمایا اگر کوئی (نافرمانی وغیرہ کی) بات ہو تو ڈنڈے سے خبر لینا پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا اور میں گھر پہنچا تو حضرت سعید نے بیس ہزار درہم میرے پاس بھیجے(۱)

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا فرمان ہے مختلف اوقات میں لوگوں میں سب سے زیادہ فراست والے تین شخص گزرے ہیں' ایک حضرت ابوبکر صدیقؓ جب انہوں نے اپنی فراست سے حضرت عمرؓ کو خلافت کے لئے منتخب فرما گئے اور دوسرے عزیز مصر جس وقت انہوں نے اپنی زوجہ کو حضرت یوسفؑ کے لئے فرمایا اور یہ ان کے ہاں غلام کی حیثیت سے پہنچے تھے تو عزیز مصر نے فرمایا تھا اَكْرِمِيْ مَثْوَاهُ الخ

یعنی اس کا رہنا سہنا اچھا رکھو

اور تیسرے حضرت شعیبؑ کی بیٹی جب انہوں نے حضرت موسیٰ کے بارے میں والد سے عرض کیا یا ابت استاجرہ ...

اے والد ان کو اجرت پر رکھ لیجئے بے شک جن کو آپ اجرت پر رکھیں ان میں یہ سب سے بہتر اور طاقت ور امانت دار انسان ہیں(۲)

---

(۱) نزھۃ الفضلاء تھذیب سیر اعلام النبلاء ج اص ۳۷۴

(۲) مختصر تفسیر ابن کثیر (علامہ صابونی) ج ۳ ص ۱۱

# پانچواں باب

## عورتوں کی مصلحت وتدابیر اوران کی معاشرت

قال الله تعالیٰ . وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ . وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ . سورہ بقرہ آیت ۲۲۸

اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

وقال الله تعالیٰ . وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِکُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِکُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا. وَّاذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَةِ یَعِظُکُمْ بِهٖ . وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ . (سورہ بقرہ آیت ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ ان کو رخصت کردو اور اس طرح سے ان کو نکاح میں نہ رہنا چاہیئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور خدا کے احکام کو ہنسی (اور کھیل) نہ بناؤ اور خدا نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

وقال سبحانه . فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِکُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِکُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ . وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا .

(سورہ طلاق آیت ۲)

پھر جب وہ عورتیں اپنی میعاد (عدت کے ختم) تک پہنچ جائیں تو یا تو ان کو اچھی طرح سے (زوجیت میں) رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو اور اپنے میں سے دو انصاف پسند مردوں کو گواہ کرلو اور (اے گواہو تم) خدا کے لئے درست گواہی دینا ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج ومشقت سے) خلاصی پیدا کردے گا۔

وقال سبحانه. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ الاَ يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوْاالنِّسَاءَ كَرْهاً . وَلاَ تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا آ تَيْتُمُوْهُنَّ إلاَّ اَنْ يَّا تِيْنَ بِفَحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ وَّعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى أنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا. (سورہ نساء آیت ۱۹)

مؤمنو! تم کو جائز نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور (دیکھنا) اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو انہیں گھروں میں مت رکھنا (ایسی نیت سے) یا اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں (تو روکنا نامناسب نہیں) اور انکے ساتھ اچھی طرح سے رہو سہو اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں بہت سی بھلائی پیدا کردے۔

وقال سبحانه . اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُم مِّنْ وُجْدِ كُمْ وَلاَ تُضَارُّوْ هُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ. وَإِنْ كُنَّ أُولاَتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَأْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْ ضِعُ لَهٗ اُخْرٰى. (سورہ طلاق آیت ۶)

(طلاق شدہ) عورتوں کو (ایام عدت میں) اپنے طاقت کے بقدر وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ دو اور اگر حمل سے ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو پھر اگر وہ تمہارے کہنے سے بچے کو دودھ پلائیں تو ان کی اجرت دو اور (بچے کے بارے میں) پسندیدہ طریقے سے موافقت رکھو اور اگر باہم ضد (اور نااتفاقی) رکھو گے تو (بچے کو) اس کے (باپ کے) کہنے سے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ کوئی مومن کسی مومنہ سے نفرت نہ رکھے اگر اس

کی کسی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری سے خوش بھی ہوگا۔(۱)

☆اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مومنین میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لئے سب سے بہتر ہوں(۲)

☆اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنے اہل کے لئے سب سے بہتر ہوں اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہوں۔(۳)

☆حضرت عائشہؓ سے مروی ہے میں ماہواری کی حالت میں ہوتی اور پانی پیتی تو اس کے بعد حضور ﷺ برتن میں اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا(۴)

☆حضرت جابرؓ اور جابر بن عمیر سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر وہ چیز جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو وہ بے کار کھیل کود اور بھول ہے مگر چار چیزیں اس سے مستثنی ہیں مرد کا اپنی بیوی سے دل لگی ہنسی کھیل کرنا، آدمی کا اپنے گھوڑے کو سدھانا اور تیر اندازی سیکھنا، تیراکی سیکھنا (یعنی ان کاموں میں ذکر اللہ کے نہ ہونے کے باوجود بھی یہ عبادت ہیں جہاد کی نیت سے)(۵)

☆حضرت معاویہؓ بن حیرہ قشیریؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا۔ جب تو کھائے تو اسکو بھی کھلائے اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کر اور اس کی برائی نہ کر اور گھر کے علاوہ کہیں اور مت چھوڑ (ناراضگی وغیرہ کی وجہ سے)(۶)

☆حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا (جب انہوں نے کسی غیر کنواری سے شادی کی کہ) تو نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی تو اس

---

(۱)امام احمد اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے (۲)امام احمد اور ترمذی نے اس کو روایت فرمایا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا (۳) امام ترمذی وابن حبان نے اس کو تخریج فرمایا (۴)امام مسلم نے اس کو روایت فرمایا (۵) حدیث صحیح ہے نسائی نے اس کو روایت فرمایا (۶)امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ نے اس کو روایت فرمایا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا

سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے ہنسی مذاق کرتا اور وہ تجھ سے ہنسی مذاق کرتی (۱)

☆ حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھو بے شک وہ پسلی سے پیدا کی گئی اور پسلی میں سب ٹیڑھا اس کا اوپر والا حصہ ہے (جہاں سے یہ پیدا کی گئی ہے) اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ برابر ٹیڑھی رہے گی لہذا (حکمت و مصلحت کے ساتھ) عورتوں سے خیر خواہی کا معاملہ رکھو۔ (۲)

☆ حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان پاک ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف مائل ہو جائے تو قیامت کے روز وہ شخص ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب (فالج زدہ کی طرح) گری ہو گی (۳)

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ (بیویوں کے درمیان باری اور) تقسیم فرماتے تھے اور (بالکل) انصاف فرماتے تھے اور یہ فرماتے تھے۔

"اے اللہ جن چیزوں کا میں مالک ہوں ان پر میری یہ تقسیم ہے لہذا جن چیزوں میں میں مالک نہیں آپ مالک ہیں اس میں مجھے ملامت نہ فرمائیں۔" (۴)

☆ حضرت ابو داؤدؒ فرماتے ہیں اس سے مراد دل ہے (یعنی دل اگر کسی کی طرف زیادہ مائل ہو جاتا ہے تو وہ میرے بس میں نہیں اس میں مجھے معاف فرمائیں)

☆ حضرت عائشہؓ سے ہی مروی ہے کہ آپ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے تھے جس کا نام نکلتا تھا اس کو ساتھ لے جاتے تھے (۵)

☆ نکاح اور گھریلو معاشرت میں حضور اکرم ﷺ کی عادت شریفہ (ماخوذ از زاد المعاد)

حضرت انسؓ کی حدیث سے صحیح منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے تھے۔

مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک

---

(۱) امام بخاری، احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی نے اسکو تخریج فرمایا۔ (۲) امام بخاری نے اس کو روایت فرمایا (۳) ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے اسکو تخریج فرمایا (۴) ائمہ اربعہ نے اس کو روایت فرمایا (۵) متفق علیہ

نماز میں ہے۔(۱)

ازواج مطہرات اور خوشبو آپ کو بہت ہی محبوب تھیں آپ ﷺ ایک ہی رات میں (بیویوں کی خوشی کے لئے) سب کے پاس چکر لگاتے تھے اور آپکو مباشرت وغیرہ میں تیس آدمیوں سے زیادہ قوت تھی اور اللہ عزوجل نے آپ کے لئے اتنی بیویاں حلال فرمائیں جو امت میں کسی کے لئے نہیں فرمائیں۔

اور حضور اکرم ﷺ عورتوں کے درمیان خرچ، مکان، سکونت وغیرہ سب چیزوں میں برابری فرماتے تھے لیکن محبت کے بارے میں فرماتے اے اللہ جن چیزوں پر مجھے قدرت ہے ان میں یہ میرا انصاف ہے لہذا جن چیزوں کا میں مالک نہیں (ان پر قدرت نہیں) تو ان میں مجھے ملامت نہ فرمائیں(۲)

اور یہ چیز جس کا حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں مالک نہیں ہوں وہ کیا ہے؟ وہ دل کا میلان اور محبت ہے کہ کس کی طرف زیادہ ہو سکتی ہے جو غیر اختیاری ہے اس طرح جماع (ہمبستری) ہے کیونکہ راتوں کی باری تو آپ ﷺ نے مقرر فرما رکھی تھی لیکن آگے ہمبستری میں بالکل برابری یہ انسان کی قدرت میں نہیں تو حضور اکرم ﷺ نے ان چیزوں میں کچھ اونچ نیچ کی معافی مانگی اور آیا کہ حضور پر باری باری کا خیال رکھنا واجب تھا؟ یا محض آپ کی دل جوئی کے لئے باری باری کا خیال فرماتے تھے تو اس میں صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ حضور ﷺ پر یہ چیز واجب نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ خود ان کی دلجوئی اور محبت کے لئے ایسا فرماتے تھے تاکہ کوئی بیوی احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔

الغرض حاصل کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ امت محمدیہ میں سب سے زیادہ بیویوں والے تھے اسی کی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان اشارہ کرتا ہے۔

کہ (اے لوگو) شادیاں کرو کیونکہ اس امت کے سب سے بہتر شخص سب سے زیادہ بیویوں والے تھے۔

اور حضور اکرم ﷺ نے (انتہائی مجبوری کی صورت میں) طلاق بھی دی ہے لیکن پھر

(۱) نسائی اور احمد نے اس کو تخریج فرمایا (۲) ترمذی وغیرہ نے اس کو تخریج فرمایا

رجوع بھی فرمایا ہے اور آپ نے ایلاء بھی فرمایا ہے ایک مہینے تک (ایلاء کیا ہے؟) تھوڑی اس کے متعلق شرعی گفتگو! اگر شوہر اپنی بیوی کے پاس چار مہینے تک نہ جانے کی قسم کھالے اور اس کو پورا بھی کرلے تو اس سے طلاق جدائی واقع ہو جاتی ہے لیکن اگر قسم توڑ دے تو قسم کا کفارہ ہوگا اور طلاق نہ ہوگی لیکن اگر چار مہینے سے کم کی قسم کھائے تو خواہ اس کو پورا کرلے پھر بھی طلاق واقع نہ ہوگی اور حضور اکرم ﷺ نے بھی ایک مرتبہ غصے میں آکر ایک مہینے تک بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اور اس کو پورا بھی فرمایا تھا۔

لیکن حضور اکرم ﷺ نے کبھی ظہار نہ فرمایا ظہار کہا جاتا ہے بیوی کو اپنی محرمہ دائمی سے تشبیہ دے مثلاً کہے (اے بیوی) تو میری ماں کی پشت کی طرح ہے وغیرہ وغیرہ اس سے کفارہ لازم ہوتا ہے ورنہ طلاق (جدائی) ہو جاتی ہے۔

اور حضور اکرم کی پوری زندگی اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اور عمدہ اخلاق، محبت وایثار کے ساتھ بسر ہوئی۔

آپ ﷺ کے گھر میں باہمی الفت ومحبت، ایک دوسرے کے خیال کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ چونکہ کم عمر والی تھیں تو حضور انصار کی بچیوں کو آپ کے پاس بھیج دیتے تھے تاکہ حضرت عائشہؓ ان کے ساتھ کھیل کود لیں اور اسی طرح جب کوئی بیوی کسی چیز کی خواہش کا اظہار فرماتی تھیں اور اس میں کوئی شرعی رکاوٹ بھی نہ ہوتی تو حضور ﷺ اس کو پورا فرمادیا کرتے۔

حضرت عائشہؓ جب کسی برتن کو منہ لگا کر پانی وغیرہ نوش فرماتی تو اس کے بعد حضور اکرم ﷺ برتن پر اسی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی نوش فرماتے اسی طرح حضرت عائشہؓ جب دوران طعام کسی ہڈی سے گوشت تناول فرماتی تو حضور اکرم ﷺ بھی بچا ہوا گوشت اسی جگہ منہ رکھ کر تناول فرماتے اور یہ کمال محبت کی نشانی ہے اور حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کی گود میں سر رکھ کر اسی کو تکیہ بنالیتے بسا اوقات آپ علیہ السلام اپنا سر اقدس حضرت عائشہؓ کی گود مبارک میں رکھ کر تلاوت قرآن فرماتے جب ایسی حالت میں حضرت عائشہؓ بعض مرتبہ ماہواری میں ہوتیں تو حضور ﷺ

(سونے اور آرام فرمانے کے وقت) ان کو برابر نچلے حصہ پر کپڑا لپیٹے رکھنے کا حکم فرماتے اور پھر ساتھ ہی آرام فرماتے اور حضور اکرم ﷺ روزے کی حالت میں بھی ان کا بوسہ لے لیتے تھے۔(۱)

آپ ﷺ کا اپنے اہل کے ساتھ انتہائی درجہ اخلاق و لطف سے پیش آنا اور ان کے احساسات کا پورا پورا خیال رکھنا اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ اپنی بیوی کے پاس ان کی ہم عمر لڑکیوں کو بھیجتے تاکہ آپس میں کھیل کود کر نارمل ہو جائیں۔

اور حضرت عائشہؓ پھر تکیہ لگا کر بیٹھ جاتیں اور بچے کھیل کود کرتے اور آپ کی باندی آپ کو کھیل دکھلاتی اور ان کے بارے میں بتلاتی۔

اور حضور اکرم ﷺ نے دو مرتبہ حضرت عائشہؓ سے دوڑ کا مقابلہ فرمایا (ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ بازی لے گئیں اور دوسری مرتبہ حضور ﷺ بازی لے گئے)

اور جب حضور اکرم ﷺ کہیں سفر کا ارادہ فرماتے تو بیویوں میں قرعہ اندازی فرماتے جس کا نام نکلتا وہ آپ کے ساتھ سفر میں جاتی اور باقی اپنے گھر میں رہتیں لیکن حضور ﷺ پر یہ قرعہ اندازی واجب نہیں خاص آپ کے لئے لیکن آپ پھر بھی سب کی دل بستگی کے لئے قرعہ فرما لیتے تھے اسی وجہ سے بعض مرتبہ حضور ﷺ نے بغیر قرعہ کے بھی کسی کسی بیوی کو ساتھ رکھا ہے۔

اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ مرد سفر پر جائے تو بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرلے امام مسلمؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی نو بیویاں تھیں اور حضور اکرم ﷺ (راتوں کو) ان کے ہاں باری سے جایا کرتے تھے لہذا رات بسر کرنے میں ہر عورت کے پاس باری سے نویں دن نوبت آتی تھی لیکن ویسے ہی ملاقات کے لئے سب بیویاں باری والی کے پاس بھی اکٹھی ہو جاتی تھیں۔

اور آپ ﷺ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد اپنی عورتوں کے گھروں پر چکر لگاتے اور ان کے پاس بیٹھتے اور ان کے حال احوال دریافت فرماتے پھر جب رات چھا جاتی تو

---

(۱) مسئلہ اگر آدمی کو روزے کی حالت میں، بوسہ وغیرہ لینے سے ہمبستری میں ابتلاء کا خطرہ نہ ہو تو اور نہ ہی انزال کا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

باری والی کے پاس تشریف لے جاتے۔ اور رات اسی کے پاس بسر فرماتے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس باری میں کسی کو برتری و فوقیت نہ تھی بلکہ سب سے برابری کے ساتھ پیش آتے۔

اور بہت سی مرتبہ سب عورتوں کے پاس چکر لگاتے لیکن مباشرت باری والی کے ساتھ ہوتی (۱) اور آپ اپنی اہلیہ کے ہاں رات کے شروع میں بھی تشریف لے جاتے کبھی رات کے آخری حصہ میں تشریف لے جاتے اور جب شروع رات میں مباشرت فرمالیتے تو اکثر مرتبہ غسل فرماکر آرام کرتے اور بسا اوقات صرف (ناپاک جگہ کو دھو کر اور) وضو فرما کر آرام فرماتے اور ابواسحٰق ذکر فرماتے ہیں کہ حضرت اسود حضرت عائشہؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ (حضور ﷺ مباشرت فرماکر) بغیر پانی کو چھوئے فجر تک آرام فرمالیتے (۲) اور پھر ایک ہی غسل میں سب بیویوں کے پاس چکر لگالیتے تھے لیکن کبھی ہر ایک کے پاس بھی غسل فرماتے تھے تو کبھی یہ کیا کبھی وہ۔ (اور اسی طرح حضور ﷺ کا مقصد اپنی امت کے لئے آسانی پیدا فرمانا ہے) اور آپ ﷺ جب کہیں سفر سے (رات کو) تشریف لاتے تو اپنے گھر والوں کے پاس (برائے مباشرت) نہ جاتے اور دوسروں کو بھی اس سے منع فرماتے تھے۔ (۳)

☆ کسی شاعر نے کہا ہے۔

**ھی الضلع العوجاء لست تقیمھا     الا ان تقویم الضلوع انکسارھا**

وہ (عورت) ٹیڑھی پسلی ہے تو اس کو سیدھا نہیں کر سکتا اگر سیدھا کرے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی

**اتجمع ضعفا واقتدارا علی الفتی     الیس عجیبا ضعفھا و اقتدارھا** (۴)

کیا تو کمزوری اور اقتدار کو کسی جوان میں جمع کر سکتا ہے؟ (نہیں) تو کیا عورت کی کمزوری (کے ساتھ) اقتدار عجیب نہیں ہے۔

☆ حضرت قاضی شریح کا ایک پڑوسی تھا کندۃ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا وہ اپنی بیوی کو

---

(۱،۲،۳) یہ گزشتہ پوری فصل علامہ ابن قیم کی کتاب زاد المعاد سے ماخوذ ہے ج ۱ ص ۱۵۰

(۴) العقد الفرید ج ۷ ص ۸۹

مارتا تھااور پریشان رکھتا تھا جب کہ شریح کی بیوی اپنے شوہر کی فرماں بردار تھی (اور شریح بھی ان کو پریشان نہ کرتے تھے) تو شریح نے اس بارے میں چند اشعار کہے۔

رأیت رجالاً یضربون نساء هم فشلت یمینی حین اضرب زینبأ

میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں کو مارتے ہیں تو جب میں اپنی بیوی کو مارنے لگا تو میرا ہاتھ شل ہو گیا۔

أأضربها فی غیر ذنب اتت به فما العدل منی ضرب من لیس مذنبا

کیا میں اس کو نا کئے گناہ کی سزا دے سکتا ہوں بس گناہ سے پاک صاف کو مارنا میری طرف سے انصاف نہیں ہوگا۔

فزینب شمس والنساء کواکب اذا طلعت لم تبد منهن کوکبا (۱)

پس زینب آفتاب ہے اور اور عورتیں ستارے ہیں جب آفتاب طلوع ہو جائے تو وہ کسی ستارے کو (چمکتا) ظاہر نہیں چھوڑتا۔

الغرض قاضی شریح کا مقصود ہے کہ عورتوں سے نرمی و ملائمت برتی جائے (شرعی حدود میں) لیکن ناجائز باتوں میں اس کی اطاعت کرنا شوہر کو جہنم کی طرف دھکیل دیتا ہے اسی کے متعلق حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

☆ کہ اللہ کی قسم آج کل جو مرد بھی اپنی عورت کی غلط باتوں میں اطاعت کرے گا اللہ عزوجل ضرور اس کو جہنم میں منہ کے بل ڈال دے گا۔ (۲)

☆ اور صحیح باتوں میں اپنی اہلیہ کی دلجوئی اور نرمی و ملائمت انتہائی مرغوب و پسندیدہ ہے اور اس کی سخت کلامی یا کسی ایذاء رسانی پر صبر کرنا بہت ہی اجر کی چیز ہے۔

اسی وجہ سے حضور اقدس ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت ہی نرمی و لطف کے ساتھ پیش آتے تھے اور اس بارے میں آپ نے ارشاد بھی فرمایا کہ۔

☆ جو شخص بھی اپنی بیوی کی بد اخلاقی پر صبر کرے گا اللہ عزوجل اس کو وہ اجر عطا فرمائیں گے جو حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر عطا فرمایا تھا اور جو عورت بھی اپنے شوہر کی بد اخلاقی پر صبر سے کام لے گی اللہ عزوجل اس کو وہ اجر عطا فرمائیں

(۱) کتاب الزھد للحسن البصری ص ۱۳۲ (۲) کتاب الکبائر العلام الذہبی ص ۲۱۱

گے جو حضرت آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی کو عطا فرمایا تھا (اس کے کافر شوہر کی ایذاء رسانی پر)(١)

☆حضرت عمر بن خطابؓ کا فرمان ہے کہ آدمی کو اپنے گھر والوں میں بچے کی طرح ہونا چاہیئے (نرمی واخلاق وغیرہ میں) لیکن اس سے اس کی چیزوں کو طلب کیا جائے تو وہ مرد کامل ثابت ہو۔(٢)

یعنی نرمی واخلاق میں بچوں کی طرح نرم ہو لیکن ضرورت کی اشیاء مہیا کرنے میں اور حق زوجیت کے ادا کرنے میں مرد کامل کا ثبوت پیش کرے اور ساتھ ہی اپنا رعب و دبدبہ بھی قائم رکھے تاکہ شرعی حدود سے نکلنے کو روک سکے اور

☆ضرب المثل ہے کہ

کریم وبااخلاق مردوں پر عورتیں غالب آجاتی ہیں اور کمینے اور سخت طبعیت مرد عورتوں پر غالب آجاتے ہیں(٣)

مراد ہے کہ باتوں اور جائز اشیاء میں بقدر وسعت اگر عورت کی اطاعت کرلی جائے تو وہ غلبہ پالے تو کوئی حرج نہیں لیکن یہ مراد نہیں ہے کہ اس کا محتاج بن کر رہ جائے بلکہ اللہ نے مرد کو اس پر حاکمیت عطا فرمائی ہے اسی وجہ سے حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن سیرین کی خدمت میں بیس سال رہا تو ایک دن انہوں نے مجھے فرمایا ابو سعید اگر تو شادی کرلے تو ایسی عورت سے شادی نہ کرنا جسکے ہاتھوں کی طرف تو دیکھتا رہے ہاں ایسی عورت سے شادی کرنا جو تیرے ہاتھوں کی طرف دیکھتی رہے۔

یعنی وہ تیری محتاج ہو نہ کہ تو اسکا محتاج ہو(٤)

☆حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا! عورتیں چھپی ہوئی چیز ہیں لہذا ان کو چھپاؤ گھروں میں اور ان کی (کثرت کلامی کی) بیماری کا علاج خاموشی اور چپ رہنے کے ساتھ کرو(٥)

☆اور ایک دانشمند کا قول ہے کہ عورتوں کی (غلط باتوں میں) اور اپنی غلط خواہشات کی

---

(١) مجمع الامثال للمیدانی ج ٢ ص ٤٢٦ (٢) مجمع الامثال للمیدانی ج ٢ ص ١٣٤ (٣) حوالہ گزشتہ ج ٢ ص ٤٢٦ (٤) العقد الفرید ج ٧ ص ٩٦ (٥) عیون الاخبار ج ٤ ص ٧٨

پیروی چھوڑ دو پھر جو چاہے کرو (تمہارا حکم چلے گا)

☆اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے! عورتوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو اور تدبیر واحتیاط کے ساتھ ان سے اچھا معاملہ رکھو(۱)

☆اور فقیہہ ابولیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ

بیوی کے شوہر پر پانچ حقوق ہیں پہلا یہ کہ پردے (چار دیواری) کے اندر اندر اس کی خدمت کرے خرچ وغیرہ میں اور اسی جگہ سے اس کو باہر نہ نکلنے دے اس لئے کہ وہ پردے میں رکھنے کی چیز ہے اور اس کا نکلنا گناہ ہے اور مروت وحیا کے خلاف ہے۔

دوسرا یہ کہ بیوی علوم دینیہ کی جتنی محتاج ہو اس کو وہ علم سکھائے جیسے وضوء، نماز، روزے وغیرہ کی ادائیگی کے طریقے وغیرہ وغیرہ۔

اور تیسرا یہ کہ اسکو حلال کھلائے اس لئے کہ جو گوشت حرام سے نشوونما پائے گا وہ جہنم میں جلایا جائے گا۔

اور چوتھا حق یہ ہے کہ اس پر ظلم نہ کرے اس لئے کہ وہ اس کے پاس امانت ہے۔

اور پانچواں یہ کہ اگر وہ (اپنی بری طبعیت کی وجہ) شوہر کو تکلیف دے تو اس کی خیر خواہی کو مد نظر رکھتے ہوئے چشم پوشی سے کام لے کہ کہیں وہ بیوی کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائے۔(۲)

☆ایک اعرابیہ (دیہاتی خاتون) اپنے وفات شدہ شوہر کی تعریف کرتے ہوئے کہتی ہے اللہ کی قسم وہ جب آتا تو ہنستا اور مسکراتا آتا اور جب جاتا تو خاموشی سے چلا جاتا اور جو

---

(۱)المستطرف ج ۲ ص ۳۰۴ (۲) تنبیہ الغافلین۔ ص ۲۴۲

پالیتا کھالیتا اور جو گم ہو جاتا اس کے متعلق سوال نہ کرتا (۱)

☆ حضرت امام غزالیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب احیاء العلوم میں آداب مباشرت کو بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ بہر حال شوہر پر بارہ چیزوں میں اعتدال اور مناسب راستہ اختیار کرنا ضروری ہے ولیمہ، بیوی کے ساتھ رہن سہن، ہنسی مذاق (شرعی حدود میں) گھریلو امور کی مناسب تدبیر، حیاء و غیرت جس سے پردے وغیرہ کا عمدہ انتظام ہو سکے خرچہ، تعلیم دینی، اگر کئی بیویاں ہوں تو باری اور انصاف کو پیش نظر رکھنا، نافرمانی کی صورت میں اس کو ادب سکھلانا، نرمی و سختی سے (شرعی حدود میں) ہمبستری، اولاد، طلاق کے ساتھ جدائی حاصل کرنا (جب بے انتہا مجبور ہو جائے کیونکہ طلاق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ غصہ دلانے والی چیز ہے جس سے عرش الٰہی بھی کانپ اٹھتا ہے (۲)

☆ مذکور ہے ایک شخص خلافت فاروقی میں حضرت عمر فاروقؓ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا جب حضرت عمرؓ کے دروازے پر پہنچا تو حضرت عمرؓ کی بیوی کو پایا کہ وہ حضرت عمر پر زبان درازی اور نامناسب باتیں کر رہی تھی' تو اس طرح کی شکایت یہ شخص حضرت عمرؓ کے پاس لایا تھا تو آدمی نے خیال کیا کہ میں تو حضرت عمرؓ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت لایا لیکن حضرت عمرؓ تو خود اس مسئلے میں گرفتار ہیں لہذا وہ شخص واپس لوٹ پڑا لیکن حضرت عمرؓ نے اسکو دوبارہ واپس بلایا اور دریافت فرمایا (کیا بات ہے؟) عرض کیا میں اپنی بیوی کی شکایت لیکر آیا تھا جب میں نے آپ کی بیوی کو بھی اسی طرح پایا اور سنا تو میں لوٹ پڑا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

کہ میری بیوی کے جو مجھ پر حقوق ہیں ان کی وجہ سے میں (اس کا خیال کرتا ہوں) اور اس کی باتوں سے درگزر کرتا ہوں (ان میں سے چند درج ذیل ہیں)

فرمایا کہ پہلا تو یہ ہے کہ وہ میرے اور جہنم کے درمیان (آڑ ہے) پردہ ہے اس کی وجہ سے میرا دل مطمئن ہو جاتا ہے سکون پڑلیتا ہے اور وہ جہنم کی آگ سے حفاظت کا سبب

---

(۱، ۲) (موعظۃ المؤمنین من) احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۱۰۲

بن جاتا ہے اور دوسرا حق یہ ہے کہ جب میں گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری (عزت و آبرو) کا خیال کرتی اور میرے مال کی حفاظت کرتی ہے۔

اور تیسرا یہ ہے کہ وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔

چوتھا حق یہ ہے کہ وہ میرے بچوں کی نگہبان ہے۔

پانچواں حق یہ ہے کہ وہ میرے لئے روٹی پکاتی ہے (وغیرہ وغیرہ)

تو یہ باتیں سن کر آدمی نے حضرت عمرؓ کو عرض کیا۔

جو آپ کے ساتھ معاملہ ہے وہی میرے ساتھ بھی ہے اور جب آپ بھی درگزر سے کام لیتے ہیں تو میں کیوں درگزر سے کام نہ لوں(۱)

☆ حضرت اصمعیؒ فرماتے ہیں عقیل بن علفہ سے پوچھا گیا اپنے گھر والوں میں کس (محافظ) کو چھوڑ آئے ہو؟ (اور یہ عقیل بہت غیرت مند اور بڑا عقل مند شخص تھا آنے والی تدابیر اس کی عقل کی بلندی کو بتاتی ہے، تو) اس نے جواب دیا اپنے گھر والوں کی حفاظت کے واسطے میں نے دو محافظ چھوڑے ہیں ایک لباس سے ننگ وعار (یعنی سادہ اور مختصر لباس اس کے لئے چھوڑا ہے) اور دوسرا محافظ بھوک کو چھوڑ آیا ہوں لہذا سادہ لباس اس کو اکڑنے پھڑکنے، گھومنے پھرنے سے روک لے گا اور بھوک اس کو (کسی سے) ہنسی مذاق نہ کرنے دیگی(۲)

(اس سے سبق ملتا ہے کہ اتنی عیش و عشرت میں نہ چھوڑے کہ وہ گناہوں کی طرف مائل ہو باقی اس کا حق پورا ادا کرنا ضروری ہے)

☆حضرت صعصعہ نے حضرت امیر معاویہؓ سے (بطور مزاح) عرض کیا (اے امیر المؤمنین ہم آپ کو کیسے عقل مند سمجھیں جب کہ آدھا انسان (آپ کی بیوی) آپ پر غالب ہے! امیر معاویہ کی بیوی فاختہ بنت قرظہ ان پر غالب تھی تو اس وجہ سے یہ سوال کیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا۔

عورتیں کریم شریف لوگوں پر غالب آجاتی ہیں اور کمینہ صفت لوگ

---

(۱) تنبیہ الغافلین ص ۲۴۲ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۸

عورتوں پر غالب آجاتے ہیں(۱)

☆امام غزالیؒ اپنی مایہ ناز کتاب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ مردوں کا یہ اچھا اخلاق نہیں ہے کہ ان کی تکلیفوں کا بدلہ لیں بلکہ اچھا برتاؤ یہ ہے کہ اس کی تکلیف کو برداشت کرے اور اس کے غیظ وغضب کے وقت نرمی وبردباری سے کام لے (کیونکہ ہم تم توکیا) رسول اکرم ﷺ بھی اس بارے میں بہت ہی بردباری سے کام لیتے تھے آپ کی بیویاں آپ کی بات کا جواب دے دیتی تھیں اور بسااوقات کوئی بیوی کسی رات آپ سے جدا ہو جاتی تھی(۲)

☆عمران بن حطان کی بیوی عورتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اور یہ خود عمران مردوں میں سب سے بدصورت تھے، تو ایک مرتبہ اپنی بیوی کو ٹکٹکی باندھے غور سے دیکھا اور کہا میں اور تو دونوں جنت میں جائیں گے بیوی نے پوچھا کیسے ؟ کہا مجھے تجھ جیسی بیوی ملی اور میں نے شکر ادا کیا اور تجھے مجھ جیسا ملا تو نے صبر کیا (اور شاکر اور صابر دونوں جنتی ہیں)(۳)

☆ابن مقفعؒ فرماتے ہیں۔

عورتوں سے مشورہ لینے سے احتیاط کرو، اس لئے کہ ان کی رائے کچھ نہیں اور ان کا عزم کمزور ہے اور عورتوں کے پردے کو منظم کر کیونکہ اچھی طرح پردہ کرا دینا یہ شک میں پڑنے سے بہتر ہے اور جان لے کہ ان کا گھر سے نکلنا اتنا خطرناک اور شر والا نہیں ہے جتنا کسی ایسے شخص کا گھر میں آنا جس کے کردار کا بھروسہ نہیں اور اگر ہو سکے کہ تمہارے باہمی معاملات کی کسی کو خبر نہ ہو تو بہت بہتر ہے اور کبھی اپنی بیوی کو اس کی طاقت سے زیادہ کام میں نہ لگا کیونکہ یہ اس کے لئے اس کی حالت کو ہمیشہ اچھا رکھنے والی چیز ہے اور اس کے دل کو خوش رکھنے والی ہے اور اس کی خوبصورتی و حسن کو برقرار رکھنے والی چیز ہے اور جان لے کہ عورت ایک چمکتی خوشبو ہے کوئی گھر

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۰ (۲) (موعظۃ المؤمنین من) احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۱۰۹ (۳) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۲

کے خرچ وغیرہ کی وکیل نہیں ہے لہذا اس کی عزت کا خیال رکھتے ہوئے اس پر زیادتی نہ کر لیکن اس کو اتنی چھوٹ نہ دے کہ وہ تیرے پاس اپنے علاوہ کسی اور کی سفارش کرے۔ اور عورتوں کے ساتھ طویل نشست نہ کرو اس لئے کہ اس سے تم ایک دوسرے سے جلد تنگ ہو جاؤ گے اور اکتاہٹ میں پڑ جاؤ گے (بلکہ تشنگی کے ساتھ اٹھ جاؤ تاکہ محبت اور دلی لگاؤ باقی رہے اور دوبارہ بھی نشست میں لطف حاصل ہو) اور اپنی محبت و قوت کو دھیرے دھیرے خرچ کرو اور رک رک کر قریب لگو تاکہ قدرت و محبت باقی رہے یہ اس لئے بہتر ہے کہ تم ان کے سامنے ٹوٹ کر رہ جاؤ اور اپنی اچھی عادات کو ان کے ساتھ نہ بدلو علاوہ غیرت کے مقام میں کیونکہ اس سے ان کی خوش طبعی و صحت برقرار رہے گی(۱)

☆اور حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں جب تک ہو سکے میں اپنے کپڑے کو بیکار نہیں چھوڑتا اور میں اپنی بیوی سے تنگ و اکتاہٹ میں نہیں پڑتا جس نے میری زندگی کو اچھا کیا ہے اور اپنے جانور سے بھی تنگ دل نہیں ہوتا جو مجھے اٹھائے پھرتا ہے اس لئے کہ تنگ دل ہونا اور اکتاہٹ میں پڑنا یہ برے اخلاق سے ہے(۲)

☆ایک اعرابیہ خاتون اپنے شوہر کے اچھے اخلاق کی اپنی والدہ کے پاس یوں تعریف کرتی ہے۔

اے میری ماں جس نے تعریف کی چادر پھیلادی تو اس نے اچھی طرح بدلہ ادا کر دیا اور شکر و احسان کو چھپانے میں حق کا انکار ہے اور نعمتوں کی ناشکری ہے۔

تو اس کی ماں نے کہا۔

اے بیٹی میری بچی تو نے عمدہ تعریف کی ہے اور بدلہ ادا کر دیا ہے اور برائی کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی (آگے ماں بیٹی کو نصیحت کرتی ہے)

اور اے بیٹی میں عقل مند کو دیکھتی ہوں کہ وہ برائی یا اچھائی بیان کرنے میں جلدی نہیں کرتا جب تک کہ وہ آزمانہ لے (تو بیٹی نے عرض کیا)

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۹ (۲) نزھۃ الفضلاء ج ۱ ص ۲۲۱

اے میری ماں جب تک میں نے آزمانہ لیا تعریف نہیں کی اور جب تک میں نے جان نہ لیا صفات کو بیان نہ کیا(١)

☆ابو الحسن فرماتے ہیں کہ حجاج سے پوچھا گیا کہ امیر اپنے گھر والوں سے مزاح دل لگی فرماتے ہیں تو حجاج نے کہا تو مجھ کو شیطان سمجھتا ہے اللہ کی قسم میں اپنی گھر والیوں میں سے ہر ایک کے ساتھ بوس و کنار کرتا ہوں(٢)

☆ایک عرب نے کئی سوکنوں کو جمع کرر کھا تھا اس سے کسی نے پوچھا ان کو اکٹھا کرنے پر تو کیسے قادر ہے تو عرب نے کہا ہمارے پاس شباب، جوانی ہے جو ان کو ہم پر صابر بنا دیتا ہے پھر ہمارے پاس مال ہے جو ان کو ہم پر صابر کر دیتا ہے اور پھر ہمارے پاس حسن اخلاق بھی ہے اس کے ذریعے ہم باہمی معاشرت کو بہتر بناتے ہیں اور عیش و عشرت سے زندگی گزارتے ہیں(٣)

☆زھریؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداء نے اپنی بیوی کو فرمایا کہ جب تو مجھے غصہ میں دیکھے تو تو مجھ کو (اپنی محبت و نرمی سے) ٹھنڈا و خوش کر دے اور جب میں تجھ کو غصہ میں دیکھوں گا تو میں بھی تجھ کو ٹھنڈا اور خوش کر دوں گا (اس طرح ہماری زندگی بہت شیریں و محبت الفت کے ساتھ گزرے گی) ورنہ ہم اکٹھے زندگی بسر نہ کر سکیں گے۔(٤)

حضرت زھریؒ فرماتے ہیں اس طرح رہا کرتے ہیں بھائی بھائی بن کر۔

☆حضرت مالک بن انس بن یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذؓ کی دو بیویاں تھیں وہ جب ایک دوسرے کے پاس ہوتے تو دوسرے کے ہاں کا پانی بھی نہ نوش فرماتے تھے۔

تاکہ جس کے پاس ہوں اس کی محبت میں اضافہ ہو اور اس طرح دونوں سے خوب محبت ہو جاتی(٥)

---

(١) الامالی ج ١ ص ٢٢١ (٢، ٣) عیون الاخبار ج ٤ ص ١-٨٠ (٤) العقد الفرید ج ٧ ص ١١٣ (٥) الزھد للامام احمد ص ٢٦٨

حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا تو پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ وہ فساد مچائیں تو فرمایا مارلو (لیکن) مار پٹائی برے لوگ ہی کرتے ہیں (۱)

اسی طرح امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ

☆جب عورت کو حکم دیا گیا کہ وہ شوہر کی اطاعت کرے اور اس کی خوشنودی حاصل کرے تو اس طرح شوہر کو بھی حکم ہے کہ بیوی کے ساتھ احسان والا معاملہ کرے اور لطف ومہربانی کے ساتھ پیش آئے اور بیوی کی جو بد اخلاقی جو شوہر کے ساتھ کرے اس پر صبر کرے (اور اسکو سمجھائے)

اور اسکے حقوق نفقہ، کپڑا، اچھی زندگی اس کو دے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

اور عورتوں کے ساتھ نیکی (وحسن سلوک) کے ساتھ زندگی بسر کرو اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھو، کیونکہ وہ تمہارے پاس (زندگی بسر کرنے میں) بہترین مددگار ہیں اور وہ اس کے علاوہ کسی چیز کی مالک نہیں (تولہذا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو) ہاں اگر کوئی کھلی برائی کرے تو ان کے بستر اپنے سے جدا کردو (پھر بھی نہ مانیں) تو مارو پس اگر وہ فرماں برداری کرلیں تو ظلم کرنے کے لئے کوئی بہانہ مت تلاش کرو خبردار! بے شک تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے اور تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کے کپڑے اور کھانے وغیرہ میں احسان کا معاملہ کرو۔ اور ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر کو کسی اور کے واسطے نہ بچھائیں اور تمہارے گھر میں کسی ایسے شخص کو آنے کی اجازت نہ دیں جن کے آنے کو تم ناپسند کرو (۲)

☆حضرت مجاہد، حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔

---

(۱) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۸ ص ۲۰۴ (۲) ابن ماجہ اور ترمذی نے اس حدیث کو روایت فرمایا ہے کتاب الکبائر ص ۲۱۰

کہ ایک دینار تو وہ ہے جو تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو کسی غلام کے آزاد کرانے میں خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو (فقیر) مسکین پر خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (تو جان لے کہ) ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار کا ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا ہے(۱)

☆حضرت علیؓ کا فرمان ہے

اے لوگو! کسی معاملے میں عورتوں کی پیروی نہ کرو اور اپنے مال پر ان سے مطمئن نہ رہو اور انتظام معاملات اور نظم و نسق ان کے ہاتھ میں نہ دو، اس لئے کہ اگر ان کو چھوٹ دیدی جائے اور آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ مال و ملک کو خراب کریں گی اور مالک کی نافرمانی کریں گی۔

ہم ان کو پاتے ہیں کہ ان کا کوئی دین نہیں ہے تنہائیوں میں، اور شہوت و خواہش کے وقت ان کا تقویٰ پرہیزگاری سب جاتا رہتا ہے، لذت عیش انکو مرغوب ہے

ان پر حیرانی پریشانی بہت ہے بہر حال ان میں نیک وہ بھی (موقع پر) فاجرات بن جاتی ہیں اور ان میں بری جو ہیں وہ تو ہیں ہی بدکار اور بہر حال ان میں معصوم گناہوں سے تو وہ نہ ہونے کے برابر ہیں اور عورتوں میں تین خصلتیں ہوتی ہیں ایک یہ ہے کہ وہ باوجود ظالم ہونے کے مظلوم (بن کر رونا پیٹنا کرتی) ہیں اور دوسری یہ کہ باوجود جھوٹی ہونے کے قسمیں کھاتی ہیں اور تیسری خصلت یہ ہے کہ خواہش کے باوجود (مباشرت وغیرہ سے) بناوٹ کے ساتھ رکتی ہیں، لہذا اللہ کی پناہ مانگو بری عورتوں سے اور نیک عورتوں کے ساتھ بھی احتیاط سے رہو والسلام (۲)

یہ حضرت علیؓ کا فرمان ہے اور آنے والا بھی حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ

☆عورتوں پر ایسے کاموں کا بوجھ نہ ڈالو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اس لئے کہ عورت مہکتا پھول ہے اور کوئی گھر کے کاموں کی ذمہ دار نہیں ہے لہذا یہ چیز اس کی

---

(۱) امام مسلم نے اس کو روایت فرمایا ہے تہذیب الترغیب والترھیب ص ۳۳۱ (۲) التذکرہ للقرطبی ص ۴۲۹

عمدہ حالت کو دیرپا رکھے گی اور اس کے دل کو راضی رکھے گی(۱)

اور حضرت علیؓ کا یہ بھی فرمان ہے

☆ عورتوں کو کسی (راز) حال وغیرہ پر مطلع نہ کرو اور مال پر اس سے مطمئن نہ رہو اور ان کو گھریلو امور کی تدبیر وانتظام کے علاوہ کچھ اور سپرد نہ کرو۔

اگر اور (بڑے امور) ان کو سونپو گے تو وہ ہلاکتوں میں ڈال دیں گی اور ممالک کو خراب کر دیں گی بھلائی کو بھول جائیں گی، شر کی حفاظت کریں گی، بہتان والزام تراشی میں بڑھ جائیں گی اور سرکشی میں حدود کراس کر جائیں گی(۲)

☆ اور حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

اپنے کوڑے کو ایسی جگہ لٹکا کر رکھ جہاں تیرے گھر والے دیکھتے رہیں(۳)

☆ حجاج کی بیوی ہند بنت المہلب کہتی ہے کہ

دو چیزوں کے بارے میں عورتوں کا اعتبار مت کر (۱) مرد (۲) خوشبو(۴)

☆ حضرت سلیمان بن داؤدؑ کا فرمان ہے

اے میرے بیٹے سانپ اور شیر کے پیچھے بھلے چل لیکن عورت کے پیچھے ہرگز نہ چل(۵)

☆ حضرت علیؓ کے خطبے سے ماخوذ ہے کہ

اے لوگو! عورتیں ناقص ایمان، اور ناقص حصے، اور ناقص عقل والی ہوتی ہیں ان کا نقصان ایمان اس طرح ہے کہ وہ ایام ماہواری میں نماز سے سبکدوش ہوتی ہیں اور ناقص حصے والی اس طرح ہیں کہ میراث میں ان کا حصہ مردوں سے آدھا ہے اور نقصان عقل اس طرح ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔

لہذا بری عورتوں سے اجتناب کرو اور اچھی عورتوں (کو اختیار کر کے بھی ان) سے احتیاط کے ساتھ رہو اور جب تک ان کے دل میں برائی کی خواہش ہو جب تک نیکی

---

(۱) العقد الفرید ج ۳ ص ۹۱ (۲) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۴ (۳) مجمع الامثال للمیرانی ج ۲ ص ۲۸ (۴) اعلام النساء ج ۵ ص ۲۵۶ (۵) الزھد للامام احمد ص ۷۰

کے کام میں بھی ان کی فرماں برداری نہ کرو(۱) (تاکہ کہیں یہ اس نیکی کو بدی کا ذریعہ نہ بنالیں)

☆ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا فرمان ہے کہ وہ قوم ذلیل ہوگئی جس نے بھی اپنے معاملات کو عورت کے سپرد کردیا(۲) اور حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان ہے (عیش و عشرت) راحت مردوں کے لئے غفلت ولاپرواہی کا سبب ہے اور عورتوں کے لئے شہوت کا سبب ہے(۳)

ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے ساتھ احتیاط سے زندگی بسر کرنا چاہیئے اور فوراً ان سے کہی ہوئی بات پر عمل پیرا نہ ہونا چاہیئے جس سے فتنہ و فساد اور جھگڑے جنم لیتے ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ انتہائی شفقت و نرمی کا معاملہ رکھنا چاہیئے جیساکہ میروس شاہ یونانی نے انتہائی خوبصورت قول کے ساتھ فرمایاہے کہ

جب تو کسی عورت کو اختیار کرے تو اس کے لئے ماں، باپ، بھائی بن جا اس لئے کہ اس نے تیری خاطر سب کو خیر آباد کہا اور تیری ہمسفر ہوگئی لہذا اس کا حق ہے کہ وہ تجھ میں باپ کی مہربانی اور ماں کی ممتا اور بھائی کی نرمی دیکھے اور جیساکہ تو نے اس نصیحت پر عمل کرلیا تو تو بہترین شوہر ثابت ہوگا(۴)

---

(۱) شرح نہج البلاغہ ج۱ ص ۱۲۹ (۲) مجمع الامثال للمیرانی ج ۲ ص ۴۵۰ (۳) ادب الدنیا والدین ص ۱۰۶

(۴) تحفۃ العروس ص ۱۸۵

# چھٹا باب

## شوہر کی عمدہ طریقے سے فرماں برداری کرنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (سورہ نساء آیت ۳۴)

توجو نیک بیویاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں خدا کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) نگہبانی کرتی ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

اللہ عزوجل ایسی عورت کی طرف نہیں دیکھتے جو اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہ کرتی ہو جب کہ وہ شوہر سے بے پرواہ بھی نہیں ہے (۱)

☆ حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

کہ جس عورت کا شوہر وفات کر جائے اور وہ بیوی سے راضی ہو تو وہ بیوی جنت میں جائے گی (۲)

☆ حضرت ابی ھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے تو وہ شوہر اس پر غصے کے ساتھ رات بسر کرتا ہے تو ملائکہ اس بیوی پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں (۳)

☆ اور ان ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ۔

اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ (خدا کے سوا) کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (۴)

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذؓ شام سے تشریف

---

(۱) امام نسائی نے اسکو روایت فرمایا ہے اور حاکم نے بھی اور صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذھبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے (۲) ابن ماجہ اور ترمذی نے یہ حدیث روایت فرمائی ہے اور امام ترمذی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے بھی روایت فرمایا کہ حدیث صحیح ہے اور علامہ ذھبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے (۳) امام بخاری، مسلم، ابو داؤد اور نسائی نے اس حدیث کو روایت فرمایا ہے (۴) امام ترمذی نے اس کو روایت فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے

لائے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سجدہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا اے معاذ! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ جب میں شام پہنچا تو میں نے اہل شام کو پایا کہ وہ اپنے پادریوں اور بادشاہوں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں یہ آپ کے لئے بھی کروں۔

آپ نے فرمایا (ایسا) نہ کرو، ہاں اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ عورت اپنے پروردگار کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے اگر شوہر اس کو طلب کرے تو خواہ وہ تنور پر بیٹھی ہو (پھر بھی) انکار نہ کرے(۱)

اور اس بارے میں جامع فرمان نبوی وہ ہے جس کو حصین بن محصن نے اپنی پھوپھی صحابیہ سے روایت فرمایا ہے وہ کہتی ہیں کہ میں دربار نبوی میں حاضر ہوئی اپنے کسی کام سے جب میں اس کام سے فارغ ہو گئی تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تو خاوند والی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا۔

تو اس کے لئے (فرماں برداری وغیرہ میں) کیسی ہے عرض کیا جتنا ہو سکے میں ان کی اطاعت کرتی ہوں آپ نے فرمایا بس خیال رکھتی رہو کہ تیرا اس کے ساتھ کیسا معاملہ ہے اس لئے کہ وہ تیری جنت بھی ہے اور جہنم بھی(۲)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

جب عورت پنج گانہ نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرے اور مہینے کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے تو اس کو کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا جنت کے دروازوں میں سے جس سے بھی چاہے(۳)

---

(۱) امام احمد اور ابن ماجہ نے اس کو روایت فرمایا ہے (۲) امام احمد اور نسائی نے دو جید اسنادوں کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے (۳) صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ ص ۶۶۰۔

☆اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا کیا میں تمکو تمہاری جنتی عورتوں کی خوشخبری نہ دوں؟

صحابہ نے عرض کیا ضرور! یا رسول اللہ ﷺ

آپ نے فرمایا جو ٹوٹ کر محبت کرنے والی ہو اور جب وہ غصہ ہو جائے یا شوہر اس کو کوئی ایذاء دے یا اس کا شوہر اسپر غصہ ہو تو وہ بیوی یہ (یا اس کے قتل) کہے میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں، مجھے نیند بھی نہ آئے گی جب تک تو راضی نہ ہو(۱)

☆حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے کہ جب تو اس کی طرف دیکھے تو وہ تجھ کو خوش کردے اور جب تو حکم کرے تو فرماں برداری کرے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرے(۲)

☆حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

تین اشخاص کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک بھگوڑا غلام جب تک وہ اپنے مالکوں کے پاس لوٹ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں نہ دیدے اور وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو (اس عورت کی بھی نماز قبول نہیں ہوتی) وقتیکہ اس کا شوہر راضی ہو، اور نشہ والا آدمی جب تک وہ صحیح ہو(۳)

☆اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

جب بھی کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو اس آدمی کی جنتی بیوی حوریں اس دنیا والی بیوی کو کہتی ہے اللہ تجھ پر لعنت کرے اس کو تکلیف نہ پہنچا یہ تیرے پاس تھوڑے وقت کے لئے ہے جلد تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا(۴)

☆حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے سرور کائنات ﷺ سے سوال کیا لوگوں

---

(۱) طبرانی اس کو روایت کیا ہے (۲) صحیح الجامع الصغیر ص ۳۲۹۹ السلسلۃ الصحیحہ للالبانی ص ۱۸۳۸

(۳) طبرانی نے اوسط اور ابن خزیمہ وابن حبان نے اپنی صحیحین میں روایت کیا ہے (۴) ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت فرمایا اور ترمذی نے فرمایا حدیث حسن ہے۔

میں سب سے زیادہ عورت پر کس کا حق ہے ؟

فرمایااس کے شوہر کا۔

میں نے پھر دریافت کیااور لوگوں میں سب سے زیادہ مرد پر کس کا حق ہے

فرمایا!اس کی والدہ کا(١)

☆حضرت معاذبن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

جو عورت شوہر کا حق سیکھ لے تو شوہر کے صبح وشام کے کھانے (کی تیاری) اس کو بیٹھنے نہ دے جب تک کہ وہ شوہر کھانے سے فارغ نہ ہو جائے(٢)

☆اوراسی کریم ذات ﷺ کا فرمان ہے۔

عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جب تو اس کی طرف دیکھے تو وہ تجھ کو خوش کردے اور جب تو اس کو حکم کرے تو فرماں برداری کرے اور اگر تو اس پر قسم کھالے تو وہ تیری قسم کو بھی پورا کردے اور جب تو کہیں چلا جائے تو تیرے اور اپنی آبرو کی حفاظت کرے(٣)

☆حضرت ابی امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

کہ مؤمن نے اللہ عزوجل کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے زیادہ کوئی بہتر چیز حاصل نہیں کی اگر شوہر اس کو حکم کرے تو فرماں برداری کرے اور اگر اس کی طرف دیکھے تو وہ شوہر کو خوش کردے اور اگر اس پر قسم کھالے تو وہ شوہر کی قسم کو پورا کردے اور اگر شوہر کہیں چلا ئے جائے تو وہ اپنی آبرو اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے(٤)

---

(١) حاکم وبزار نے اس کو روایت فرمایا(٢) صحیح الجامع الصغیر ص ٥٢٥٩ السلسلہ الصحیحہ ص ٢١٦٦ (٣) امام نسائی وغیرہ نے سند صحیح کے ساتھ اس حدیث کو روایت فرمایاہے (٤) ابن ماجہؒ نے اس کو روایت فرمایاہے۔

☆امام غزالیؒ نے عورت کے آداب میں بہت عمدہ گفتگو فرمائی ہے جو زیادہ طویل بھی نہیں ہے ملاحظہ فرمائیں۔

عورت اپنے گھر رہے، اپنے کام میں لگی رہے اوپر نہ چڑھے، تاک جھانک نہ کرے، اپنے ہمسایوں سے کم گفتگو کرے بغیر کسی انتہائی ضروری کام کے ان کے ہاں نہ جائے، اپنے شوہر کی خدمت و حفاظت کرے۔ اس کی موجودگی و عدم موجودگی میں اور تمام کاموں میں ان کی رضاء کو پیش نظر رکھے۔ اور اپنی عزت وآبرو اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے اور شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نہ نکلے پھر اگر اجازت سے نکلے تو سادہ، پراگندہ حالت میں چھپ کر نکلے اور راستے کی خالی جگہوں پر چلے اور سڑک پر اور بازار میں جانے سے اجتناب کرے اور اس سے اجتناب کرے کہ کوئی اجنبی اس کی آواز نہ سنے، اور کوئی اس سے جان پہچان پیدا کرے، یا یہ اپنے شوہر کے کسی دوست کو جانتی ہو تو بھی اس سے کلام یاراہ ورسم پیدا نہ کرے بلکہ بالکل انجان بن جائے خواہ اس کو جانتی ہو یا وہ اس کو جانتا ہو۔

اور اپنی مصروفیات اور عزم اپنی اصلاح اور گھر کے انتظامات درست کرنے میں لگائے رکھے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند رہے اور جب کوئی اس کے شوہر کا دوست شوہر کی عدم موجودگی میں دروازے پر آئے اور اجازت طلب کرے تو اس کی بات کو انجان بن کر سمجھے ہی نہ اور نہ اس کو جواب دے، اور اپنے شوہر کے ساتھ قناعت کرے کہ جو اللہ نے رزق وانعام دیا ہے اسی پر صبر کرے اور شوہر کے حقوق کو اپنے حقوق پر اور تمام رشتے داروں کے حقوق پر مقدم رکھے اور اپنی صفائی ستھرائی رکھے اور شوہر کی خواہش کے مطابق اپنی زیب وزینت رکھے تاکہ وہ خوش ہو اور راحت حاصل کرے، اپنی اولاد پر شفقت کا سایہ رکھے۔ اور شوہر کے ساتھ کی باہمی باتیں اولاد سے پوشیدہ رکھے اولاد کو گالی گلوچ یا لعن طعن کرنے سے زبان روکے رکھے۔ اور شوہر کو جواب دینے سے بھی زبان کو روکے۔ اور بیوی کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ شوہر کے سامنے اپنے حسن وجمال پر فخر نہ کرے اور نہ ہی شوہر بدصورتی پر عیب لگائے اور اس کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ شوہر کی غیر حاضری میں اپنی اصلاح کرنے اور طبعیت کو

زیادہ کھلنے سے روکے اور شوہر کی موجودگی میں اس سے ہنسی، دل لگی اور مسکراہٹ کے ساتھ پیش آئے اور بیوی کے لئے ضروری ولازم ہے کہ جب شوہر وفات کر جائے تو چار مہینے دس دن سے زیادہ سوگ نہ منائے اور اس مدت میں خوشبو اور زیب وزینت سے اجتناب کرے۔

اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ وافسوس کرے سوائے شوہر کے اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

جہاں نکاح کے ساتھ زندگی بسر کی وہیں عدت کے آخر تک رہے اور اپنے گھر بار کی ضرورت کے لئے نہ نکلے ہاں بہت سخت ضرورت آن پڑے تو مجبوری ہے اور عورت کے آداب میں ہے کہ گھر میں جو خدمت ہو سکے بجالائے جیسے کہ صحابہ کرامؓ کی بیویاں کرتی تھیں(۱)

☆حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔

ہر متقی کے لئے اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ نماز ہے اور حج ہر کمزور کے لئے جہاد ہے اور ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے اور عورت کا جہاد شوہر کی اچھی طرح فرماں برداری کرنا ہے(۲)

☆اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

کیا میں تم کو تمہارے جنتی مردوں کی خوشخبری نہ دوں؟ نبی جنت میں ہے، صدیق جنت میں ہے، شہید جنت میں ہے، چھوٹا بچہ جنت میں ہے، وہ آدمی جو اللہ کے لئے شہر کے اطراف میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جائے وہ جنت میں ہے اور تمہاری جنتی عورتیں وہ ہیں جو خوب محبت کرنے والی ہوں اور بچے جننے والی ہوں اپنے شوہر سے دلی لگاؤ رکھنے والی ہوں، جب شوہر غصہ ہو جائے تو وہ آکر اپنا ہاتھ شوہر کے ہاتھ میں

---

(۱) موعظۃ المؤمنین من احیاء العلوم الدین ص ۱۱۵ (۲) شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۳۴

دیدے اور کہے میں تیری رضامندی تک نیند کا مزہ بھی نہیں چکھ سکتی۔(۱)

☆اور امام ذہبیؒ فرماتے ہیں

عورت پر لازم ہے کہ اپنے شوہر سے ہمیشہ شرم وحیا رکھے' اس کے آگے اپنی نگاہ نیچی رکھے اس کے حکم کی اطاعت کرے' اس کی گفتگو کے دوران خاموشی اختیار کرے' اس کے آنے کے وقت برائے استقبال کھڑی ہو جائے' اس کی ناراضگی کی باتوں سے دور رہے' اسکے نکلنے کے وقت بھی کھڑی ہو جائے اور اس کے آرام کے وقت اپنے کو اس پر پیش کرے اور اس کی غیر حاضری میں اس کے بستر اور مال و گھر کی حفاظت کرے اور اس کی خاطر خوشبو، منہ کی صفائی اور ستھرائی اور مشک یا کوئی خوشبو استعمال کرے اسکی موجودگی میں اپنے کو زیب و زینت سے آراستہ رکھے اور عدم موجودگی میں ان چیزوں کو چھوڑ دے، اور شوہر کے اعزاء واقرباء رشتے داروں کا اکرام وعزت ملحوظ رکھے اور شوہر کی تھوڑی چیز کو بہت سمجھے(۲)

☆اور حضرت سیدہ عائشہؓ نے کسی انصاری عورت کو فرمایا

اگر تیرا شوہر ہے تو اگر طاقت رکھتی ہے اس بات کی کہ (اس کی رضاء کی خاطر) اپنی آنکھیں نکال دے اور ان کو اچھا رکھے تو یہ کرے۔ مراد ہے فرماں برداری کی اہمیت کو اجاگر کرنا(۳)

☆رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

وہ خاتون جو اپنے شوہر کی فرماں بردار ہو اس کے لئے پرندے ہواءمیں، مچھلیاں پانی میں فرشتے آسمان میں اور آفتاب و ماہتاب بھی مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ عورت اپنے شوہر کی رضامندی میں ہو۔

اور جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے .

---

(۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی ص ۲۸۷ (۲) کتاب الکبائر للذھبی ص ۲۰۶ (۳) احکام النساء لابن جوزی ص ۳۴۳

اور جو عورت اپنے شوہر کے سامنے ترش روئی سے پیش آئے وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرے اور اسکو راضی کرے اور جو عورت بھی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے اس پر ملائکہ کی لعنت ہوتی ہے یہاں تک کہ واپس لوٹے (۱)

☆اور صدیقہ کائنات حضرت سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں۔

اے عورتوں کی جماعت اگر تم اپنے اوپر شوہروں کے حقوق کو جان لو تو تم اپنے شوہروں کے قدموں سے گرد و غبار کو اپنے رخساروں سے صاف کرو(۲)

☆اصمعیؒ فرماتے ہیں۔

میں ایک دیہات میں داخل ہوا وہاں ایک خوبصورت عورت کو دیکھا جس کا شوہر بد صورت تھا میں نے عورت سے پوچھا تو ایسے شوہر کے ساتھ کیسے راضی ہو گئی کہا سن اے شخص! شاید یہ اللہ کے ہاں میرے لئے بہتر ہو اور اس کی وجہ سے مجھے ثواب مل رہا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ میرے لئے کسی برے عمل کا بدلہ ہو(۳)

☆حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضرت زبیرؓ نے شادی کی اور ان کے پاس کوئی مال، غلام وغیرہ کچھ بھی نہ تھا سوائے اونٹ اور گھوڑے کے میں اس کے گھوڑے وغیرہ کے لئے چارہ لاتی اور پانی پلاتی اور پانی کے ڈول بھر بھر کر لاتی اور آٹا گوندھتی اور اچھی طرح روٹی پکانا بھی نہ جانتی تھی لہذا میری انصاری پڑوسن میری روٹیاں پکا کر دیتی تھیں اور وہ بڑی اچھی سہیلیاں تھیں اور حضرت زبیرؓ کی زمین جوان کو رسول ﷺ نے دیدی تھی اور وہ تین فرسخ کے فاصلے پر تھی وہاں سے اپنے سر پر گھٹلیاں اٹھا کر لاتی(۴)

☆حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ابو العاص بن ربیع ان لوگوں میں تھے جو بدر میں مشرکین کے ساتھ مل کر لڑے تو ابو العاص کو حضرت عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری صحابی نے قید کر لیا تو جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو رہا کرانے کے لئے رقم

---

(۱، ۲، ۳) کتاب الکبائر للامام الذہبی ص ۲۰۶-۲۰۷ (۴) امام بخاری نے ص ۹۲۶ ج ۲ پر اس کو تخریج فرمایا

وغیرہ بھیجی تو ابو العاص کے فدیے کے لئے ان کے بھائی عمرو بن ربیع آئے اور ان کے ہاتھوں حضرت زینب نے جو ابو العاص کی بیوی تھیں حضور کی صاحبزادی تھیں انہوں عمرو کے ہاتھ اپنا ایک ہار بھیجا جو ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی میں ان کو دیا تھا تو حضرت زینب نے وہ ہار اپنے شوہر کی رہائی کے لئے بطور فدیے کے بھیجا۔

توجب حضور اکرم ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو پہچان لیا اور آپ پر رقت طاری ہوگئی اور حضرت خدیجہ کی یاد آگئی اور حضرت زینب پر بڑا رحم آیا اور فرمایا (اے صحابیو) اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے لئے اس کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کی چیز بھی اس کو واپس کر دو تو تم کر سکتے صحابہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے ابو العاص کو رہا کر دیا اور حضرت زینب کو انکا ہار بھی واپس کر دیا پھر حضور اکرم ﷺ نے ابو العاص سے وعدہ لیا کہ وہ زینب کو چھوڑ دیں (تاکہ وہ یہاں آجائیں) تو ابو العاص نے وعدہ کر لیا اور وفا بھی کر دیا(۱)

☆ حضرت محمد بن عبد اللہ بن حجش سے مروی ہے کہ جنگ احد سے جب رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو عورتیں مسلمانوں سے اپنے اہل و عیال کے بارے میں سوال کر رہی تھیں تو ان کو کوئی خبر نہ ملی پھر وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور جو بھی حضور ﷺ سے سوال کرتی حضور ﷺ اس کو خبر دیتے پھر ایک عورت آئی (جس کا نام) حمنہ بنت حجش ہے حضور اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا اے حمنہ! اپنے بھائی عبد اللہ بن حجش کے ثواب کی امید رکھ اللہ عزوجل سے حمنہ بنت حجش نے عرض کیا! انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ اس پر رحم کرے اور اس کی مغفرت کرے حضور ﷺ نے فرمایا اے حمنہ! اپنے ماموں حمزہ بن عبد المطلب کے ثواب کی امید رکھ اللہ عزوجل سے عرض کیا! انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ اس پر رحم کرے اور اس کی مغفرت کرے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! اے حمنہ اپنے شوہر مصعب بن عمیر کے ثواب کی امید

---

(۱) الطبقات الکبریٰ ج ۸ ص ۳۱

رکھ اللہ عزوجل سے حضرت حمنہ چیخ پڑیں ہائے افسوس تو حضور ﷺ نے فرمایا عورت کا (محبت کا) حصہ جو مرد کے لئے ہے وہ مرد کیلئے کچھ بھی نہیں (١)

## عورت کی قاصدہ (سفیرہ)

☆ایک خاتون حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور آپ اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرماتھے عورت نے کہنا شروع کیا

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو، یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس عورتوں کی قاصدہ بن کر آئی ہوں (بات یہ ہے کہ)

بے شک اللہ عزوجل نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف بھیجا ہے اور ہم (عورتیں بھی) آپ پر اور آپ کے پروردگار پر ایمان لائیں اور ہم عورتوں کی جماعت بند ہو کر رہنے والی خیموں میں بند، تمہارے گھروں میں بیٹھی رہنے والی ہیں اور تمہاری خواہشات کو پورا کرنے کی جگہ ہیں اور تمہارے بچوں کو اٹھانے والی ہیں اور تم مردوں کی جماعت فضیلت پا گئے ہو ہم پر جمعوں اور جماعت میں حاضر ہونے کے ساتھ اور مریضوں کی عیادت اور جنازوں میں حاضری کے ساتھ اور پے در پے حج کی فضیلت حاصل کر گئے اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ تمہیں جہاد فی سبیل اللہ کا موقعہ ملتا ہے لیکن تم مردوں میں سے جب کوئی حج، یا جہاد کے لئے نکلتا ہے تو ہم تمہارے اموال کی حفاظت کرتی ہیں، اور تمہارے کپڑے بناتی ہیں، تمہاری اولاد کی پرورش کرتی ہیں تو کیا ہم تمہارے اس اجر و ثواب میں شریک نہ ہوں گی؟

اس کی یہ باتیں سن کر نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا! کیا تم لوگوں نے کبھی کسی عورت کی، ان مسائل میں گفتگو اس عورت سے بہتر سنی ہے؟

اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نہیں سمجھتے کہ ایک عورت بھی ایسے مسائل دریافت کر سکتی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ اس قاصدہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون سمجھ لے اور تیرے پیچھے جو عورتیں ہیں ان کو بھی بتلادے کہ عورت کا اپنے

---

(١) حوالہ سابق ج ٨ ص ٢٤١

شوہر کی اچھی طرح اطاعت کرنا اور اسکی رضامندی کی تلاش میں رہنا، اور اس کی موافقت کرنا یہ ان تمام اجروثواب کے برابر ہو جائے گا(١)

تو عورت لاالہ الااللہ کہتی ہوئی واپس ہو گئی

☆حضرت فاطمہ زہراؓ

حضرت فاطمہؓ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں تاکہ چکی پیسنے سے جو ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں ان کی شکایت کریں اور کوئی خادم مانگ لیں لیکن وہاں حضور کو موجود نہ پایا تو حضرت عائشہؓ کو بتا کر واپس آگئیں پھر جب رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے اس کی خبر دی۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس آئے اور اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے تو ہم حضور ﷺ کی آمد کی وجہ سے کھڑے ہونے لگے تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ رہو پھر ہمارے درمیان آکر بیٹھ گئے اور اتنا قریب تشریف فرما ہوئے کہ میں آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے شکم پر محسوس کر رہا تھا پھر حضور ﷺ ہم سے محو کلام ہوئے اور فرمایا۔

کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں' جس کا تم نے سوال کیا ہے جب تم اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس کے بعد میں نے اس عمل کو کبھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ جنگ صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑا (٢)

☆حضرت زکریا ابن ابی زائدہ سے مروی ہے کہ میں نے عامر سے سنا وہ فرماتے ہیں حضرت علیؓ نے حضرت اسماء بنت عمیس سے شادی کی اور پہلی شادیوں سے اسماء کے دو بیٹے تھے، محمد بن ابی بکر، محمد بن ابی جعفر وہ دونوں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے ہر ایک نے کہا میں تجھ سے زیادہ اکرام والا ہوں اور میرا باپ تیرے باپ سے زیادہ بہتر ہے تو حضرت علیؓ نے ان کی ماں حضرت اسماءؓ کو فرمایا ان میں فیصلہ کرو تو انہوں نے کہا

---

(١) اعلام النساء ج ١ص ٦٦ (٢) زاد المعارج ٥ ص ١٨٧

میں عرب کے جوانوں میں جعفر سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا اور عرب بوڑھوں میں ابو بکر سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا تو نے ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا اگر تو اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتی تو میں تجھ سے ناراض ہو جاتا پھر اسماء نے کہا اور آپ تینوں کے اندر کم حصے والے ہیں (۱)

☆رسول اکرم ﷺ نے ام ھانی بنت جناب ابی طالب بن عبد المطلب کو پیغام نکاح بھیجا جب کہ ان کے پہلے شوہر ھبیہ بن ابی وھب اسلام نہ لانے کے سبب ان سے جدا ہو گئے تھے تو حضرت ام ھانی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے نزدیک میری آنکھوں اور کانوں سے زیادہ محبوب ہیں اور شوہر کا حق بہت عظیم ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ اگر شوہر کی طرف متوجہ ہو گئی تو اپنی (چھوٹی) اولاد کی پرورش میں کوتاہی ہو جائے گی اور اگر ان کی طرف متوجہ ہو گئی تو شوہر کی خدمت و حق میں کوتاہی ہو جائے گی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

بہترین عورتیں جو سواریوں پر سوار ہو گئیں وہ قریش کی عورتیں ہیں اور ان میں اپنی اولاد کے بچپن کا خیال سب سے زیادہ رکھنے والی اور ان کی نگہبانی کرنے والی (ام ھانی) ہیں (۲)

☆ابن شہابؒ سے مروی ہے کہ ام حکیم بنت حارث بن ہشام فتح مکہ کے دن اسلام لائیں تو ان کے شوہر عکرمہ بن ابی جہل اسلام سے بھاگ کر یمن آگئے پھر ام حکیم نے ان کی خاطر کوچ کیا اور یمن ان کے پاس پہنچیں اور ان کو اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لے آئے اور رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی بیعت کی اور اس طرح دونوں اپنے پہلے نکاح پر برقرار رہے (۳)

☆حضرت خولہ بنت ثعلبہ اور ان کے شوہر اوس بن صامت جنہوں نے ان خولہ سے

---

(۱) نزھۃ الفضلاء تھذیب سید اعلام النبلاء ج ۱ ص ۱۴۸ (۲) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۸ ص ۱۵۲

(۳) نیل الاوطار ج ۷ ص ۲۵۵

ظہار کر لیا تھا تو حضرت خولہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے شوہر کے بارے میں سوال کرتی رہیں اور بار بار اصرار کرتی رہیں بالآخر اللہ عزوجل نے ان کے بارے میں قرآنی آیات نازل فرمادیں (ان کا کچھ تفصیل سے قصہ ذکر کیا جاتا ہے)

کہ حضرت خولہؓ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اوس کو جانتے ہیں وہ میری اولاد کا باپ ہے اور لوگوں میں مجھے پسند ہے، اور میں اس کی تکلیف میں برابر کی شریک ہوں اور وہ میری تکلیف میں

اور انہوں نے مجھے کوئی بات کہہ دی ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا وہ بات طلاق کی نہیں تھی بلکہ انہوں نے کہا تھا تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے (یعنی جس طرح ماں سے ایسا تعلق حرام ہے تجھ سے بھی حرام ہے)

تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تو اس پر حرام ہوگئی ہے۔

خولہ نے کئی مرتبہ اصرار کیا اور جھگڑا کیا پھر خولہ نے اللہ سے دعا کی۔

اے اللہ میں تیری بارگاہ میں اپنے شدت جذبات کی شکایت کرتی ہوں اور اس (اوس) کی جدائی کے غم کی شکایت کرتی ہوں اے اللہ اپنے نبی پر تو ہمارے بارے میں کوئی آسانی کا حکم نازل فرما۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ خولہ رو پڑی اور ہم سمیت جو بھی گھر میں تھے اس پر رحم کی وجہ سے سب رو پڑے اور ابھی اسی طرح خولہ حضور ﷺ سے الحاح وزاری کر رہی تھی اور حضور اکرم ﷺ پر جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو آپ اپنے سر پر کپڑا ڈال لیتے تھے اور چہرے پر پسینے کے قطرات ابھر آتے تھے اور دانت میں ٹھنڈک پڑ جاتی تھی اور پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا

یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے خولہ کو فرمایا اے خولہ جو نازل ہو رہا ہے وہ تیرے ہی بارے میں ہے خولہ نے کہا! اے اللہ خیر کا معاملہ فرمائیں تیرے نبی سے خیر کے سوا کچھ نہیں چاہتی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابھی رسول اکرم ﷺ اس کیفیت سے نہ نکلے تھے کہ میں نے خولہ (کی دگرگوں حالت کی وجہ سے اس کے) متعلق خیال کر لیا

کہ کہیں اس کی جان ہی نہ نکل جائے اس خوف سے کہ کہیں جدائی کا حکم نازل ہو جائے تو آخر کار حضور اکرم ﷺ اس حالت سے مسکراتے ہوئے نکلے اور فرمایا۔

اے خولہ۔ عرض کیا لبیک اور نبی کی مسکراہٹ کو دیکھ کر خوشی سے کھڑی ہو گئیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے تیرے اور اس (اوس) کے بارے میں (قرآن) نازل فرمایا ہے پھر آپ نے اس کو قد سمع اللہ قول التی۔۔۔۔ الآیۃ (مجادلہ) کے آخر قصے تک سورت پڑھ کر سنائی پھر (آیت کے مطابق کئی حکم یکے بعد دیگرے فرمائے) فرمایا اپنے شوہر کو حکم کر کہ ایک غلام آزاد کردے عرض کیا کون سا غلام اللہ کی قسم ان کے پاس تو کوئی غلام نہیں اور سوائے میرے ان کا کوئی خادم نہیں پھر فرمایا اچھا اس کو حکم کرو کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے عرض کیا اللہ کی قسم وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے وہ دن میں اتنی اتنی مرتبہ پانی پی لیتے ہیں اور ان کی نگاہ بھی چلی گئی ہے اور جسم کے بھی کمزور ہیں کمزور ٹہنی کی طرح تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا ان کو حکم کرو کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادیں عرض کیا اس کے پاس یہ کہاں؟ ان کے پاس تو ایک دن کی خوراک مشکل سے ہے آپ نے فرمایا اچھا ان کو حکم کرو ام منذر بنت قیس کے پاس جائیں اور نصف وسق کھجور (جو تقریباً ۳۰ صاع ہوگا) لے لیں اور ان کو ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کردیں پھر حضرت خولہ اٹھیں اور واپس ہوئیں اور شوہر کو دیکھا دروازے پر بیٹھے ہیں انہی کے منتظر تھے فوراً پوچھا اے خولہ کیا خبر لائی؟ جواب دیا "خیر اور توبہ تو برا آدمی ہے حضور اکرم ﷺ نے تجھ کو حکم فرمایا ہے کہ تو ام منذر کے پاس جا اور ان سے نصف وسق کھجور لے آ اور ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کرے خولہ کہتی ہیں کہ (اوس) میرے پاس دوڑے ہوئے بھاگا اور وہ تیس صاع کھجور کندھے پر اٹھا لائے وہ پانچ صاع بھی پہلے نہیں اٹھا سکتے تھے (لیکن ابھی خوشی میں اتنا وزن اٹھالیا) پھر اوسؓ نے ہر ہر مسکین کو دو دو مد بھر کر دیئے(۱)

---

(۱) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۸ ص ۳۷۹

# قاضی شریح اور ان کی زوجہ محترمہ زینب بنت جریر

قاضی شریح کہتے ہیں کہ جب میں زینب کے ساتھ تنہا رہ گیا اور کمرے میں کوئی اور نہ رہا تو میں اس کے قریب ہوا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی پر رکھا تو اس نے کہا اے ابوامیہ پہلے میرا پیغام سن لو۔ پھر کہنا شروع ہوئی۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میں اسی کی تعریف کرتی ہوں اور اسی سے مدد مانگتی ہوں اور محمد اور اس کی آل پر درود بھیجتی ہوں۔

حمد و صلاۃ کے بعد عرض ہے کہ میں ایک اجنبی عورت ہوں مجھے آپ کے اخلاق کا کوئی علم نہیں لہذا جو آپ پسند کریں وہ بیان کر دیں میں ان کو بجالاؤں گی اور اپنی ناپسندیدہ چیزوں کا تذکرہ بھی کر دیں میں ان سے اجتناب کروں گی اور بے شک آپ کے لئے آپ کی قوم میں ایسی شادی ہو سکتی ہے اور میرے لئے بھی میری قوم میں اس کے مثل ہے لیکن جب اللہ عزوجل کسی کام کا فیصلہ فرمادیں وہ ہو کر رہتا ہے اور آپ اب مالک ہو چکے ہیں لہذا اللہ نے آپ کو اس (نکاح) کے متعلق جو حکم دیا ہے وہ بجالائیں فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (کہ عورت کو یا تو بھلائی کے ساتھ رکھو ورنہ احسان کے ساتھ رخصت کردو)

بس میں اسی پر اپنی بات ختم کرتی ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے مغفرت مانگتی ہوں۔

قاضی شریح کہتے ہیں (اپنے کسی ساتھی کو) اے شعبی اللہ کی قسم اس نے مجھے ان باتوں سے اپنا محتاج بنالیا پھر میں نے کہا۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور میں اسکی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں اور محمد اور اس کی آل پر درود بھیجتا ہوں۔

حمد و صلاۃ کے بعد بات یہ ہے کہ تو نے جو گفتگو کی اگر تو اس پر کاربند رہی تو میرے لئے بہت فائدہ ہوگا اور اگر یہ باتیں محض (جھوٹے) دعوے ہیں تو تجھ پر بوجھ بنیں گے اور میں ان چیزوں سے محبت رکھتا ہوں اور ان چیزوں سے کراہیت رکھتا ہوں

اور مجھ میں جو تو اچھائی دیکھے اس کو پھیلا اور جو تو برائی دیکھے اس کو چھپا۔
لڑکی نے کہا گھر والوں کی زیارت سے آپ کی محبت وپسندیدگی کیسی ہے؟ میں نے کہا بس نہیں پسند کرتا کہ میرے سسر والے مجھے ملاقاتوں میں اکتادیں' پھر پوچھا آپ اپنے پڑوسیوں میں سے کس کا آنا یہاں پسند کرتے ہیں تاکہ ان کو اجازت دوں اور جس کو آپ ناپسند کریں میں بھی اس سے کراہت کروں میں نے کہا فلاں کی اولاد اچھے لوگ ہیں، نیک صالح ہیں اور فلاں برے لوگ ہیں شریح کہتے ہیں اس کو میرے پاس ایک سال کا عرصہ ہو گیا اور میں نے اس کی طرف سے کوئی ناپسند بات نہیں دیکھی۔ جب سال گزر گیا تو ایک مرتبہ میں عدالت سے واپس آیا تو گھر میں دیکھا کہ ایک بوڑھی بیٹھی ہے جو میری بیوی کو آداب سکھا رہی ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ فلاں خاتون ہے تیری بیوی کی والدہ میں نے کہا خوش آمدید' خوش آمدید اور پھر میں بیٹھ گیا اور بوڑھی میری طرف متوجہ ہوئی اور کہا السلام علیکم اے ابو امیہ میں نے جواب دیا وعلیکم السلام اور آپ کا آنا یہاں مبارک ہو۔ پھر اس نے پوچھا! اپنی بیوی کو کیسا پایا تم نے؟ میں نے کہا بہترین بیوی ہے اور بہت اچھا ساتھی ہے بے شک آپ نے بہت اچھی تعلیم دی اور اچھے آداب سکھلائے ہیں اور محنت کی ہے اور بہت ہی اچھی محنت کی ہے اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور پھر کہا اے ابو امیہ عورت سے دو حالتوں میں کوئی برائی نہیں نظر آتی' میں نے کہا وہ کون سی کہا جب وہ بچہ جنم دے لے یا اپنے شوہر کے پاس اس کا مرتبہ قائم ہو جائے۔ پھر بھی اگر تجھ کو (اس کی نافرمانی کی یا کوئی اور بری بات کا) شک بھی معلوم ہو تو تو کوڑے سے خبر لے اللہ کی قسم لوگوں نے اپنے گھروں میں جھوٹی محبت کے دعویٰ کرنے والیوں کو بھر رکھا ہے' میں نے کہا اللہ کی قسم بے شک آپ نے ادب سکھلا دیئے ہیں اور بہت ہی اچھے ادب سکھلائے ہیں اور بہت اچھی پرورش کی ہے پھر اس نے پوچھا کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیرے سسر والے (یعنی ہم لوگ) تیری زیارت کرنے آجائیں میں نے کہا ضرور جیسے چاہیں تو پھر وہ عورت بڑھیا میرے پاس سال کے بعد آتی تھی اور اچھی اچھی باتیں کرتی تھی تو اے شعبی وہ صالح بیوی میرے پاس بیس سال رہی میں کسی چیز میں اس سے اکتایا نہیں اور میرا ایک کندی پڑوسی تھا جو

اپنی عورت کو پریشان کرتا رہتا اور اس کو مارتا بھی تو اس پر میں نے یہ اشعار کہے۔

رایت رجالا یضربون نساء هم فشلت یمینی یوم تضرب زینب

میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں کو مارتے ہیں اور میرا تو ہاتھ شل ہو جاتا جس دن زینب کو مارا جاتا

أأضربها من غیر زینب اتت به فما العدل منی ضرب من لیس یذنب

کیا میں اسکو بغیر اس کے گناہ کئے کے ماروں تو پھر یہ میری طرف سے عدل نہیں ہوگا اس کو مارنا جو گناہ نہیں کرتا

فزینب شمس والنساء کواکب اذا طلعت لم یبد منهن کوکبا

پس زینب تو آفتاب ہے اور اور عورتیں ستارے ہیں تو جب آفتاب طلوع ہو جائے تو ان میں سے کسی ستارے کو ظاہر نہیں چھوڑتا۔(۱)

☆ حمید نے کہا کہ حضرت انسؓ نے فرمایا ام سلیم کا بچہ بیمار ہو گیا ابو طلحہ ان کے والد مسجد کی طرف چلے گئے بعد میں بچہ وفات کر گیا تو اس کی والدہ ام سلیم نے بچے کو غسل و کفن وغیرہ سب کا انتظام کر دیا اور کہا اس کے والد کو بالکل اس کی اطلاع نہ دینا پھر ابو طلحہ لوٹے اور ام سلیم نے ان کے لئے عشاء کا کھانا تیار کیا اور انہوں نے اطمینان سے کھانا تناول کیا پھر رات بسر کرنے میں ہمبستری بھی کی پھر آخری رات میں ام سلیم نے ان کو کہا اے ابو طلحہ آپ فلاں لوگوں کو کیسا خیال کرتے ہیں انہوں نے عاریت پر کوئی چیز مانگی تھی بعد میں واپس کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا ان سے پھر مانگی گئی تو ان کو بڑا گراں گزرا تو ابو طلحہ نے کہا انہوں نے انصاف نہیں کیا۔

پھر جا کر ام سلیم نے کہہ ڈالا تیرا بیٹا اللہ کی طرف سے عاریت پر تھا اللہ نے واپس لے لیا تو ابو طلحہ نے انا للہ الخ پڑھی اور اللہ کی حمد بیان کی پھر جب صبح ہوئی تو ابو طلحہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے خود ہی فرمایا۔

اللہ نے تم دونوں (میاں بیوی) کو تمہاری (گزشتہ) رات میں برکت دی(۲)

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۲۹۵ (۲) نزھۃ الفضلاء تھذیب سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۱۵۳

☆عتبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی اولاد میں سے کسی نے اپنی بیوی کو کہہ دیا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے (یعنی چاہے تو جدا ہو جائے تو ساتھ رہ)

بعد میں بڑا نادم ہوا لیکن عورت نے کہا۔

بہر حال اللہ کی قسم یہ معاملہ تیرے ہاتھ میں بیس سال تک رہا تو نے بہت عمدہ طریقے سے اس کی حفاظت کی اور اس کو ساتھ رکھا اور اگر میرے ہاتھ میں ایک گھڑی کے لئے معاملہ آگیا ہے میں ہرگز اسکو ضائع نہیں کروں گی لہذا میں اپنا اختیار تجھ کو واپس کرتی ہوں۔

آدمی کو اس کی یہ بات بہت پسند آئی اور اس کو خوشی سے رکھ لیا(۱)

## مبارک بیوی

ماہ عروسی کی مناسبت سے ایک بیوی نے اپنی ماں کے پاس درج ذیل خط بھیجا

اے میری ماں! آج میں اپنے گھر واپس آتی ہوں، اس چھوٹی زندگی کی طرف جس کو میرے شوہر نے تیار کیا ہے اور اس سے پہلے ہم نے ماہ عروسی (ہنی مون) گزارا ہے اور میری تمنا ہے کہ آپ میرے قریب ہوتیں تاکہ میں اپنی نئی زندگی کے ہر ہر تجربے کو آپ کی خدمت میں ذکر کرتی اور میرے شوہر بہت اچھے آدمی ہیں مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور میں بھی ان سے محبت رکھتی ہوں، لیکن ابھی میں اس کی عادات واطوار کی عادی نہیں ہوئی ہوں بعض اوقات تو میں اس کو اتنا قریب محسوس کرتی ہوں کہ خیال ہوتا ہے کہ پتہ نہیں میں اس کو کتنے سالوں سے جانتی ہوں اور کبھی محسوس کرتی ہوں کہ وہ بالکل اجنبی انسان ہیں۔

میرے پہلی پرورش والے زمانے سے ان کا بالکل قرابت کا کوئی تعلق نہیں ہے کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ لیکن امی جان مجھ سے جتنا ہو سکے میں ان کی رضامندی کے لئے کوشش کرتی ہوں اور اے میری ماں آپ کی تمام نصیحتوں پر محافظت کرتی ہوں اور

---

(۱) کتاب الاذکیاء ص ۲۵۰

آپ کی تمام وصیتوں پر عمل پیرا رہتی ہوں اور خاص کردہ باتیں اور نصیحتیں جو آپ نے اپنے آنسوؤں کے ساتھ بیان کی اور اپنی مسکراہٹوں کے ساتھ ان میں بہاریں بکھیریں۔ میں برابر ہر ہر بات کو یاد کرتی رہتی ہوں اور ہر کلمے کو یاد کرتی ہوں جو بھی آپ نے میرے کانوں میں پھونکے تھے اور آپ کا ماتا بھرے سینے سے مجھ کو چمٹا لینا مجھے راتوں میں یاد آتا ہے جو بھی آپ نے مجھے باتیں فرمائیں تھیں میں ان کا ہر کلمہ یاد کر کر دکھتی ہوں میں سمجھتی ہوں کہ میں اپنی زندگی آپ کی آنکھوں کے سامنے بسر کر رہی ہوں آپ میرے لئے بلند عمدہ مثال ہیں اور میرا بدن اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ بس میں آپ کی طرح زندگی گزاروں جیسے آپ نے میرے والد محترم اور ہمارے ساتھ گزاری۔ آپ نے ہم کو ہر طرح کی محبت وشفقت سے نوازا آپ نے بے شک ہم کو زندگی کا مطلب سکھلادیا کہ کیسے ہم اس کو اچھی طرح بسر کر سکتے ہیں اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے ہمارے دلوں میں محبت کے بیج اگا دیئے ہیں۔

کل کی ڈاک سے مجھے آپ کا سہاگ کی مناسبت کا خط مبارک موصول ہوا ہے اے امی میں اس کو پڑھ رہی تھی اور رو رہی تھی آپ کی آواز ہر کلمے کے اندر سے مجھے سنائی دے رہی تھی اور ہر سطر میں اسی طرح معلوم ہوتا تھا اور ہاں ایک چیز میں ذکر کرنا بھول گئی کہ میں نے اس مقام کو چوما ہے جہاں آپ نے میری عادت والی چیزوں کا ذکر کیا ہے اور اب میں اپنی گفتگو سمیٹتی ہوں تاکہ اپنے شوہر کے کھانے کا بندوبست کر سکوں، اس لئے کہ ان کے اپنے کام سے آنے کا وقت ہوا ہے اور امی جان آپ کوئی فکر مت کریں اب میں اچھا پکانے کی ماہر ہو چکی ہوں اور اب میں سعادت محسوس کرتی ہوں اور خوشی ہوتی ہے جب میں کھانا تیار کر کر دستر خوان لگا دیتی ہوں اور شوہر کھانا تناول فرما کر میرا شکریہ ادا کرنا نہیں بھولتے۔ اور امی جان یہ نہ بھولئے کہ میں آپ کی ہی شاگرد ہوں آپ نے مجھے پکانا تیار کرنا سکھایا ہے۔ آپ نے ہی مجھ کو سکھایا ہے کہ مرد کے دل میں پہنچنے کا آسان اور مختصر راستہ اس کے معدے سے ہے اور اب میں دروازے کے تالے میں چابی گھومنے کی آواز سن رہی ہوں' لازمی وہ میرے شوہر ہوں گے' جی ہاں وہی ہوئے اب وہ ارادہ کر رہے ہیں کہ یہ آپ کی طرف خط پڑھیں وہ جاننا چاہتے ہیں کہ میں

نے اپنی والدہ کو کیا لکھا ہے۔ اور وہ میری ان سعادت مند گھڑیوں میں شریک ہونا چاہتے ہیں جو میں نے ابھی آپ کے ساتھ گزاری ہیں۔ اپنے دل وجان سمیت اور وہ مجھ سے اب قلم مانگ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میں ان کے لئے کچھ خالی جگہ چھوڑدوں تاکہ وہ بھی آپ کو کچھ لکھیں میری طرف سے آپ کو والد محترم اور بہن بھائیوں کو پیار وسلام قبول ہو۔ آپ کی بیٹی (۱)

## مثالی زوجہ

ایک شوہر اپنے چچا کی طرف شکریہ نامہ لکھتا ہے اس کے اپنی بیٹی کی عمدہ تربیت کرنے پر اور ساتھ میں اس کی بیٹی کی بعض اچھی صفات ذکر کرتا ہے۔

اے چچا، اے والد، اے میرے دوست۔

میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی گراں قدر دختر کے ساتھ میری زندگی کو آسان وخوشنما بنادیا ہے اگر کبھی میں اس پر سختی کردیتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتی اور میری خدمت میں بہت مخلص اور اپنے کو کھپانے والی ہے اور میں ان کئی سالوں میں باوجودیکہ اپنے گھر سے دور ہوں لیکن اس نے مجھے پردیس کی وحشت کا بالکل خیال نہیں ہونے دیا اسلئے کہ وہ میری زندگی میں خوشیوں کے انبار لگادیتی ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ مجھے شعائر دینیہ پر عمل کے لئے اکساتی ہے اور میری مدد کرتی ہے اور اگر میں "تحفتہ العروس" (کتاب دلہن کے آداب کے بارے میں ہے اس کے) مصنف کو نہ جانتا ہوتا تو میں یہی کہتا کہ میری بیوی نے اس کو تصنیف فرمایا ہے، اس لئے کہ وہ اس کی تمام باتوں پر عمل پیرا ہے۔

لہذا میں آپ کو اس کے حسن تربیت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں خصوصاً اس کی یہ ادا بہت اچھی ہے کہ وہ اپنی تعریف سننے کے بعد بھی پھولتی نہیں ہے اور ماشاء اللہ اپنے بچوں کے ساتھ بہترین سلوک رکھتی ہے تاکہ وہ مستقبل میں صالحین لوگ بنیں اور ملک وملت کے پاسبان اور قائدین ثابت ہوں اور بلا مبالغہ اس نے دین ودنیا کو جمع کردیا ہے ایک کے اندر دوسرے کے مقابلے پر کوئی زیادتی نہیں کرتی میں اس سے

(۱) تحفۃ العروس۔ ص ۱۳۸

شادی ہو جانے پر بہت ہی مسرور ہوں اور امید رکھتا ہوں آپ لوگ بھی بہت خوش ہوں گے وہ اکثر بچوں کا اہتمام رکھتی ہے اور ان کی صحت، کھانا، لباس، راحت وآرام کا بہت خیال رکھتی ہے اور بچے جب امتحانات میں کامیاب ہوتے ہیں تو ان کی کامیابی کی مناسبت سے ان کو تحائف دیتی ہے۔

اس کی پڑوسنیں بھی اس سے محبت رکھتی ہیں اس لئے کہ وہ ان کی غمی وخوشی میں شامل رہتی ہے اور مناسب تحائف ان کو دیتی ہے پس اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے مجھے اس سے شادی کی توفیق مرحمت فرمائی۔ ایک چھوٹا سا قصہ میں آپ کو ذکر کرتا ہوں۔

کہ ایک آدمی میرے ہاں گھر پر میری زیارت کے لئے آیا اس کا میرے پاس کوئی کام تھا اس لئے رشوت لیکر آیا اور کہا یہ ھدیہ ہے میری بیوی نے اس کو کہا اگر ان (شوہر) کے پاس تمہارا کوئی کام نہ ہوتا تو یہ ھدیہ لیکر آتے تو آدمی حیران و پریشان رہ گیا میری بیوی کے جواب سے۔ پھر واقعی تقریباً سال بعد اس نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس کو کوئی کام دلواؤں۔

تو یہ میری زوجہ کی ذہانت تھی۔

اس کے علاوہ وہ مجھے زکوٰۃ ادا کرنے پر مجبور کرتی ہے اور مزید صدقات دینے پر بھی ابھارتی ہے میں یہ سطریں آپ کے حضور لکھ رہا ہوں اور ساتھ ساتھ میرے آنسو آنکھوں سے موتیوں کی طرح ٹپک رہے ہیں اس محبت کی وجہ سے جو تمہارے ساتھ ہے اور اس کی ماں اور ان تمام حضرات کے ساتھ جنہوں نے اس (میری بیوی) کی تربیت میں حصہ لیا(۱)

---

(۱) تحفۃ العروس ص ۲۱۰

# ساتواں باب

## اولیاء کرام رحمھم اللہ کی نصیحتیں برائے خواتین

اوصی اللہ سبحانہ و تعالیٰ بالزوجۃ فقال
وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ . وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلٰحًا. وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ . (سورہ بقرہ آیت ۲۲۸)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ زوجہ کو نصیحت فرماتے ہیں (ترجمہ)

اور طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین ماہواری تک روکے رکھیں اور اگر وہ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ خدا نے جو کچھ ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور ان کے خاوند اگر پھر (طلاق کے بعد) موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں) کا عورتوں پر ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت اور خدا غالب (اور) صاحب حکمت ہے۔

وقال اللہ تعالیٰ . وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا آیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا. وَّاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ . وَاتَّقُو اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ . (سورہ بقرہ آیت ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو دو دفعہ طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا

تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا عمدہ طریقے کے ساتھ ان کو رخصت کردو اور اس طرح سے ان کو نکاح میں نہ رہنا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور خدا کے احکام کو ہنسی (اور کھیل) نہ بناؤ اور خدا نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

وقال سبحانه . فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوْا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ . وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا .

(سورہ طلاق آیت ۲)

پھر جب وہ عورتیں اپنی مدت (یعنی عدت پورے ہونے) کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو ان کو اچھی طرح سے (زوجیت میں) رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو اور اپنے میں سے دو انصاف پسند مردوں کو گواہ کرلو اور (اے گواہو) خدا کے لئے درست گواہی دینا ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و مشقت سے) خلاصی کی صورت پیدا کردے گا۔

وقال سبحانه . يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوْا النِّسَاءَ كَرْهاً وَلاَ تَعْضِلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ آتَيْتُمُوْهُنَّ اِلاَّ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا. ( سورہ نساء آیت ۱۹)

مؤمنو! تم کو جائز نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور (دیکھنا) اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو انہیں (گھروں میں) مت روک رکھنا (ایسی نیت سے) یا اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں (تو روکنا نامناسب نہیں) اور انکے ساتھ اچھی طرح سے رہن سہن رکھو اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب

نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں بہت سی بھلائی پیدا کردے۔

وقال سبحانه . اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ. وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى. سورہ طلاق آیت ٦

(طلاق شدہ) عورتوں کو (ایام عدت میں) اپنے طاقت کے بقدر وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ دو اور اگر حمل سے ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتا رہو پھر اگر وہ تمہارے کہنے سے بچے کو دودھ پلائیں تو ان کی اجرت دو اور (بچے کے بارے میں) پسندیدہ طریقے سے موافقت رکھو اور اگر باہم ضد (اور نااتفاقی) رکھو گے تو (بچے کو) اس کے (باپ کے) کہنے سے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی ہے۔

حضرت ابو ھریرۃؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنے لگے گا تو اس کو توڑ بیٹھے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو اس کے ٹیڑھا ہونے کے باوجود اسی سے فائدہ اٹھا سکے گا۔

اور ایک اور جگہ فرمایا

☆ عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھو بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور بے شک پسلی کے اندر اس کا بالائی حصہ ہی سب سے ٹیڑھا ہے (جس سے عورت پیدا کی گئی ہے) لہٰذا اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ بیٹھے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ ٹیڑھی رہے گی لہٰذا عورتوں کے ساتھ خیر خواہی برتو (۱)

☆ حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ جب کسی لڑکی کی شادی فرما کر اس کو رخصت کرتے تو اس کو شوہر کی خدمت اور اس کے حق کی رعایت ملحوظ رکھنے کا حکم فرماتے (۲)

☆ اور جب حضرت علیؓ نے آقائے نامدار رسول اکرم ﷺ کو آپ کی بیٹی سے شادی کے لئے پیغام نکاح بھیجا تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا۔

یہ (فاطمہ) تیرے لئے ہے اس شرط پر کہ تو اس کو اچھی طرح رکھے گا (۳)

☆ عثمان بن عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنے چچا عتبہ کو ان کی بیٹی سے شادی کے لئے پیغام نکاح دیا پھر شادی کے موقع پر عتبہ نے اپنے اس داماد بھتیجے کو اپنی سائیڈ بٹھالیا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا میرے قریب ہو جا سب سے محبوب و پسندیدہ شخص (یعنی تو نے) پیغام بھیجا ہے اور میں ان کو واپس کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور اس کو پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں پاتا اور بے شک میں نے تم دونوں کی شادی کردی اور تو میرے نزدیک اس سے زیادہ باعزت ہے اور وہ میرے دل سے چمٹی ہوئی ہے لہٰذا تو اس کا اکرام کرنا تو تیرا ذکر میری زبان پر شیریں ہوگا اور اس کی توہین نہ کرنا

---

(۱) متفق علیہ (۲) تحفۃ العروس ص ۹۱ (۳) گزشتہ ص ۹۲

ورنہ تیرا رتبہ میری نظروں میں حقیر ہو جائے گا میں نے تجھ سے پہلے قربت (رشتہ داری) کے باوجود مزید قریب کر لیا ہے لہذا اپنے دل سے میرے دل کو دور مت کر (۱)

☆ قیس بن مسعود شیبانی نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھتیجے لقیظ بن زرارہ سے کر دی جب لڑکی رخصت ہونے لگی تو اس کو اس کے باپ نے کہا اے میری بیٹی، اپنے شوہر کی باندی بن جانا تو وہ تیرے لئے غلام بن جائے گا، اور غسل و صفائی کا اہتمام رکھنا، اور کوئی اولاد نہ جننا اس لئے کہ تو دشمنوں کو جنم دیگی اور دور والوں کو قریب کرلے گی۔ بے شک تیرا شوہر مضر قبیلے کے شہسواروں میں سے عمدہ بہادر شہسوار ہے اور قریب ہے کہ وہ قتل ہو جائے یا مر جائے اگر ایسا ہو جائے تو چہرے کو نہ پیٹنا اور نہ بالوں کو نوچنا (۲)

☆ عتبی کہتے ہیں ہمیں ابراھیم عادی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ عامر بن ظرب نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھتیجے سے کی جب لڑکی کی رخصتی کا وقت آن پہنچا تو لڑکی کے باپ عامر نے اپنی بیوی، لڑکی کی ماں کو کہا!! اپنی بیٹی کو کہہ کہ جب کامیابی ہو تو پانی ضرور اختیار کرے بے شک بالائی جگہ کے لئے تزئین و خوبصورتی اور نشیبی جگہ کے لئے صفائی ستھرائی ضروری ہے۔ اور اس (شوہر) کے ساتھ زیادہ شب خوابی نہ کر اس لئے کہ جب بدن اکتا جائے تو دل بھی اکتاہٹ میں پڑ جاتا ہے اور اس کی خواہش کا انکار مت کر اس لئے کہ (اس کی محبت کا) حصہ اس کی موافقت سے حاصل ہو گا (تو یہ باتیں کہلوا کر لڑکی کو رخصت کر دیا گیا) پھر ایک مہینہ بھی نہ گزرا تھا کہ لڑکی زخم خوردہ واپس آگئی تو لڑکی کے باپ نے بھتیجے کو کہا اے بیٹے اپنا عصا (لاٹھی) اٹھا لے اپنی دلہن سے (یعنی اس کو چھوڑ دے) کیونکہ اگر اس نے نفرت کی ہے بغیر تیری طرف سے نفرت کے تو یہ لاعلاج مرض ہے اور اگر تمہارے درمیان موافقت و اتفاق نہیں ہے تو خلع کے ساتھ جدائی طلاق سے بہتر ہے اور ہر گز اپنا مال اور بیوی دونوں ہاتھ سے نہ جانے دے طلاق کی صورت میں بلکہ خلع کے ذریعے اپنا دیا ہوا مہر واپس لے لے

---

(۱) سابق ۹۳ العقد الفرید ج ۴ ص ۲۰۴ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۷۹

اور لڑکی کو چھوڑ دے لہذا لڑکے نے خلع کر لیا اور باپ نے مال مہر واپس کر دیا اور یہ عرب میں سب سے پہلا خلع تھا جو انہوں نے کیا (۱)

☆درید بن صمہ اپنی نصیحتوں میں لکھتا ہے عورتوں کو رسوا کرنے سے بچو اس لئے کہ یہ آئندہ کل کے لئے تمہارے لئے بھی سزا ہو سکتی ہے اور ہمیشگی کے لئے تنگ و عار ہو سکتا ہے اور قریب ہے رسوا کرنے والے کو اپنے حرم میں بھی ایسی رسوائی پیش آجائے اور اس کی زندگی بھر یہ عار اس کو لاحق رہے (۲)

☆امامتہ بنت حارث اپنی بیٹی کو نصیحت کرتی ہے اور اس بیٹی کے باپ کا نام عوف بن محلم شیبانی ہے تو جب لڑکی پہلی رات کے لئے رخصت کی جانے لگی تو اس کے شوہر حارث بن عمرو کے ساتھ جو کندہ کا بادشاہ تھا تو ماں اپنی بیٹی کو کہتی ہے۔

اے بیٹی اگر تو اچھی نصیحت کو چھوڑ دے گی تو خود کو ضائع کر دے گی اور یہ نصیحتیں غافل کے لئے یاد دلانے والی ہیں اس کی کامیابی کو اور عاقل کے لئے مددگار ہیں۔ جان لے کہ اگر کوئی لڑکی شادی سے مستغنی (بے پرواہ) ہوئی اپنے والدین کی مالداری اور ان کے حاجت کی وجہ سے اپنی بیٹی کے اندر تو لوگوں میں سب سے زیادہ شادی سے بے پرواہ ہوتی لیکن عورتیں مردوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور عورتوں کے لئے مرد پیدا کئے گئے ہیں اے میری بچی اس فضاء کو تو اب چھوڑے جا رہی ہے جس میں تو نے پرورش پائی اور جس گھونسلے میں رہتی تھی اس سے نکل کر انجان گھونسلے میں جا رہی ہے اور ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے ابھی تجھ کو انس و محبت حاصل نہیں ہوا لہذا اس کی ملک میں تو غلام اور مملوک بن جا اور تو اس کی باندی بنے گی تو وہ تیرا غلام بن جائے گا۔

اور اے میری بیٹی مجھ سے دس نصیحتیں پلے باندھ لے۔ تیرے لئے ذخیرہ اور اچھے ذکر کا باعث بنیں گی شوہر کی رفاقت و صحبت قناعت کے ساتھ اور باہمی رہن سہن شوہر کی اطاعت و فرماں برداری کے ساتھ، اور اس کی نگاہ پڑنے کی جگہوں پر حسن و

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۶ (۲) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۴۴

صفائی اوراس کی ناک پڑنے کی جگہ خوشبو۔لہذا اس کی نگاہ تیری (صفائی نہ ہونے کی وجہ سے) گندی جگہ پر نہ پڑنا چاہیئے اور وہ تجھ سے خوشبو کے سوا اور کچھ نہ سونگھ سکے، اور سرمہ سب سے بہتر حسن ہے اور پانی (غسل) بہترین خوشبو ہے اور اس کے کھانے کے وقت سکون واطمینان کے ساتھ کھانے کی تیاری اور اس کے سونے کے وقت آرام وسکون ہونا چاہیئے اس لئے کہ بھوکے کو کھینچنا نفرت پیدا کرتا ہے اور نیند کو خراب کرنا بغض پیدا کرتا ہے اسی طرح اس کے گھر ومال کی حفاظت کا خیال رکھ، اور اس کی جان و اولاد و خادمات کا خیال رکھ۔اس لئے کہ مال کی حفاظت کرنا بہترین تدبیر وانتظام کی بات ہے اور اس کے عیال اور خادمات کا خیال رکھنا بھی عمدہ کام وتدبیر ہے اور ہاں اس کے راز کو کبھی ظاہر نہ کر اور کسی کام میں اس کی نافرمانی نہ کر اس لئے کہ اگر تو نے اس کے راز کو فاش کر دیا تو اس کے دھوکے سے تو محفوظ نہیں رہ سکتی اور اگر تو نے اس کی نافرمانی کی تو اس کے سینے کو پراگندہ اور مکدر کر دے گی پھر اگر وہ غمگین رہتا ہے تو خوشی کے ساتھ ڈرتی رہ اور اگر وہ خوش ہے تو پھر رنج کے ساتھ ڈر۔کیونکہ پہلی خصلت کوتاہی کی ہے اور دوسری خصلت دل کو خراب کرنے والی ہے۔

اور اس کے لئے جتنا ہو سکے تعظیم کا خیال رکھ تو وہ تیرا اسی طرح اکرام کا خیال رکھے گا اور جان لے کہ اس کو تو نہیں پاسکتی جس سے تو محبت رکھتی ہے جب تک اس کی رضا و خوشی کو اپنی خوشی پر فوقیت نہ دے اور اس کی چاہت کو اپنی چاہت سے آگے نہ رکھے خواہ تجھ کو یہ اچھا لگے یا نہ لگے۔

اللہ تجھ کو خیر وعافیت میں رکھے

اس کے بعد ڈولی اُٹھالی گئی اور شوہر کے سپرد کر دی گئی ان آداب کی بدولت اس لڑکی کا رتبہ شوہر کے ہاں بہت ہی عظیم ہو گیا اور اس شوہر سے پھر اس لڑکی کے ہاں سات بادشاہوں نے جنم لیا جنھوں نے ملک یمن پر بادشاہی کی (۱)

---

(۱) مجمع الامثال للمیدانی ج ۲ ص ۲۶۳ اعلام النساء ج ا ص ۷۴

## عبداللہ بن جعفر کی نصیحت اپنی بیٹی کو

اے بیٹی شوہر کے ساتھ اس کی بات ماننے میں حیاو شرم سے کام نہ لے اس لئے کہ یہ طلاق کی چابی ہے اور باہمی ترش روی اور سختی سے بچ اس لئے کہ اس سے کینہ وبغض وجود میں آتا ہے اور زیب و زینت سے آراستہ رہا کر اور خوشبو کی مہک تیرے بدن سے پھوٹتی رہے اور یاد رکھ زینت میں سب سے مزین چیز سرمہ ہے اور بہترین خوشبو وصفائی پانی ہے یعنی غسل کرنا۔(۱)

☆ فراصعہ کلبی جب اپنی بیٹی کی حضرت عثمانؓ سے شادی کر کے رخصت کرنے لگا تو چند نصیحت فرمائیں کہ اے میری بیٹی تو قریش کی عورتوں کے پاس جارہی ہے اور وہ تجھ سے خوشبوؤں وغیرہ کے استعمال پر زیادہ قدرت رکھتی ہیں لہذا اس کا نعم البدل دو چیزیں اختیار کئے رکھنا سرمہ اور پانی یعنی نہانا صاف ستھرا رہنا کہ اپنے آپ کو پاکیزہ و صاف رکھنا خوشبو کے مترادف ہے(۲)

☆ زبرقان بن بدر نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو پھر اسکو نصیحت کی اے بیٹی تیری چاہتوں کا مجھے اب علم نہیں ہوگا لہذا تو اسی کے لئے باندی بن جانا تو وہ تیرے لئے غلام بن جائے گا(۳)

☆ اس طرح ایک عقل مند عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کے وقت اس کو نصیحت کی اے میری بیٹی اپنے بدن کی صفائی وپاکیزگی سے غافل مت ہونا اس لئے کہ بدن کی نظافت تیرے چہرے کو روشن و چمکدار بنادے گی اور شوہر کو تیرا فریفتہ بنادے گی اس کے علاوہ تجھ سے امراض دفع ہو جائیں گے اور کام کاج میں تیرا جسم قوی ہوگا اور اس کے خلاف میلی کچیلی لڑکی سے طبعیت بھی نفرت کرتی ہے۔اور آنکھیں اور کان اس سے نفرت کرتے ہیں اور جب شوہر تیرے سامنے آجائے تو ہنستی مسکراتی خوشی کے ساتھ اس کے سامنے آجا اس لئے کہ محبت والفت کی روح چہرے کی رونق اور مسکراہٹ ہے(۴)

---

البیان والتبیین ج ۲ ص ۹۱ (۲، ۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۔۷۶ (۴) شقائق الرجل ص ۱۱۴

☆اسماء بن خارجہ فزاریؒ جو تابعی ہیں وہ اپنی بیٹی کو رخصت کرنے وقت نصیحت فرماتے ہیں اے بیٹی تو اس گھر وگھونسلے سے نکل رہی ہے جہاں تو پلی بڑھی اور ایسی جگہ جارہی ہے جس کو تو جانتی نہیں اور ایسے ساتھی کے پاس جارہی ہے جس سے پہلے سے الفت نہیں لہذا تو اس کے واسطے زمین بن جاناوہ تیرے لئے بلند آسمان بن جائے گا اور تو اس کے لئے بچھونا بن جاناوہ تیرے لئے ستون بن جائے گا اور تو اس کی باندی بن جانا تو وہ تیرا غلام بن جائے گا۔ اور اس کے ساتھ بڑائی و تکبر سے پیش نہ آنا ورنہ اس کو تجھ سے بغض پیدا ہو جائے گا اور اس سے دوری مت اختیار کرنا ورنہ وہ تجھ کو بھول جائے گا اگر وہ تیرے قریب ہو تو تو بھی اس کے قریب ہو جا اور اگر دور ہو تو تو بھی دور رہ (خاص موقع پر) اور اس کے ناک، آنکھ، کان کی حفاظت کرنا کہ وہ تجھ سے خوشبو کے علاوہ کچھ نہ سونگھے، اور اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سنے اور خوبصورتی و صفائی ستھرائی کے علاوہ کچھ نہ دیکھے (۱)

☆حضرت ابو الدرداءؓ اپنی رفیقہ حیات بیوی کو فرماتے ہیں

جب تو مجھے غصے میں دیکھے تو تو مجھ کو راضی وخوش کر دے اور جب میں تجھ کو اپنے پر غصے سے دیکھوں تو میں تجھ کو راضی وخوش کر دوں گا (اس طرح زندگی کی گاڑی ہنستی مسکراتی گزر جائے گی) ورنہ ہم اکٹھے نہیں رہ سکتے (۲)

☆ابو الاسود دؤلی اپنی بیٹی کو کہتے ہیں

شوہر کے سامنے بڑائی اور انکار سے اجتناب کر کیونکہ یہ طلاق کی چابی ہے اور تجھ پر زیب و زینت لازم ہے اور زینت میں سب سے اہم اور بڑا کردار سرمے کا ہے، اور خوشبو تو اپنے پر واجب کرے، اور بہترین خوشبو وضوء کامل بھی ہے اور ان اشعار پر عمل پیرا ہو جا جو میں نے تیری امی کو بسا اوقات کہے۔

خذی العفو منی تستدیمی مودتی ولا تنطقی فی سؤرتی حین اغضب

(اے بیوی) مجھ سے عفو و درگزر سے کام لے اس طرح میری محبت دائمی رہے گی

(۱)(موعظۃ المؤمنین من) احیاء علوم الدین ج ا ص ۱۱۴ (۲) فقہ السنۃ ج ۲ ص ۲۳۳

اور میں جب غصے کے عالم میں ہوں تو میرے سامنے زبان مت چلا

فانی وجدت الحب فی الصدر والاذی　　اذا اجتمعا لم یلبث الحب یذهب

میں محبت واذیت کو سینے میں پاتا ہوں (لیکن) جب وہ جمع ہو جائیں تو محبت نہیں ٹھرتی بلکہ رخصت ہو جاتی ہے

ولا تنقدینی نقرك الدف مرة　　فانك لا تدرین کیف المغیب

اور مجھے مت مار ایک مرتبہ بھی جیسے کہ تو ڈھول کو بجاتی ہے　بے شک تو نہیں جانتی کہ کیسے ہوتی ہے غائب

ولا تکثری الشکوی فتذهب بالهوی　　ویاباك قلبی والقلوب تقلب

اور شکوہ شکایت زیادہ نہ کرو ورنہ تیری محبت چلی جائے گی　اور تجھ کو دل انکار کردے گا (کیونکہ) دل بدلتے رہتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷۷

## ام معاصرۃ کا اپنی بیٹی کو رخصتی سے پہلے نصیحت فرمانا

ام معاصرۃ نے درج ذیل نصیحت اپنی بیٹی کو آنسوؤں اور مسکراہٹوں کی آمیزش کے ساتھ کی کہتی ہے۔اے میری پیاری بیٹی

تو ایک نئی زندگی میں قدم رکھ رہی ہے ایسی زندگی جس میں تیرے ماں باپ، بھائی کسی کا کوئی دخل نہیں ہے اس لئے کہ تو (اس زندگی کے رشتے میں) ایک مرد کی ساتھی بن رہی ہے جو کسی طرح بھی تجھ میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا خواہ وہ تیرے خون و گوشت کے رشتے سے کیوں نہ ہو (کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ تیری ساری محبتیں والفتیں اسی کے لئے خاص ہو جائیں)

اے میری بیٹی اس کے لئے بہترین مثالی بیوی بن جابلکہ شفقت و محبت میں ماں کی طرح بن جا ایسا سلوک وبرتاؤ رکھ کہ وہ محسوس کرلے کہ اس کی زندگی میں تو ہی سب کچھ ہے اور ہمیشہ یاد رکھو کہ مرد بھی بچہ ہوتا ہے ہر بڑا (جس طرح اس کی میٹھی بات بچے کو گرویدہ کرلیتی ہے) اسی طرح اس سے شیریں و محبت آمیز گفتگو کر خواہ تھوڑی کیوں نہ ہو تو اس کو یوں سعادت مند بنالے گی۔

اور اس کو یہ احسان واحساس مت جتلا کہ اس نے تیرے گھربار سے تجھ کو محروم کردیا اس لئے کہ یہی احساس اس کو بھی ہے کہ اس نے تیری خاطر اپنے گھر اپنے خاندان کو چھوڑا، لیکن تیرے اور اس کے درمیان فرق جو ہے اصل وہی فرق ہے جو مرد و عورت کے آپس کا (کہ مرد کو کچھ برتری حاصل ہے قوت وخرچ کے اعتبار سے)

عورت اگرچہ اپنے خاندان میں پلی بڑھی اور اپنے گھر میں پرورش پائی جہاں وہ پیدا ہوئی اور وہیں بڑی ہوئی تعلیم حاصل کی (تو عام طور پر مرد کو بھی یہی کچھ پیش آتا ہے) اس لئے کہ عورت کے لئے (اپنا محبوب گھر بسانے کے واسطے) ضروری ہے کہ وہ اپنی ذات کو اس نئی زندگی کا عادی بنائے اور ضروری ہے کہ اپنی زندگی کو اسی مرد کے ساتھ ہر کیف ولذت بنائے جو اس کے لئے شوہر، نگہبان، اور اس کے بچوں کا باپ بنے گا۔

اے بیٹی یہی تیری نئی زندگی ہے۔

اے میری بچی یہی تیرا حاضر اور مستقبل ہے یہی تمہارا خاندان ہے جس میں تم دونوں

ہی شریک ہو اس کے سنوارنے میں آباد کرنے میں بہر حال تیرے ماں، باپ تو (سمجھ) چلے گئے لیکن یہ مطلب نہیں تو اپنے باپ کو ماں کو، بہن بھائیوں کو بھول جائے اس لئے کہ وہ کبھی بھی تجھ کو نہ بھولیں گے۔

اے میری حبیبہ اور کیسے بھول سکتی ہے ماں اپنے جگر کے ٹکڑے کو لیکن میری تجھ سے چاہت ہے کہ تو اپنے شوہر سے خوب محبت رکھے اور اس کے ساتھ پر لطف زندگی بسر کرے اور اسکے ساتھ اپنی زندگی کو سعادت مند بنالے۔(۱)

---

(۱) تحفۃ العروس ص ۹۳

مدرسہ عربیہ ضیاء القرآن
کلی تور لچھی ہنہ کوئٹہ

## باپ کی نصیحت اپنی بیٹی کو

اے میری پیاری بیٹی : جان لے

(۱) کہ تم دونوں !ادھر ادھر سے ایک قوی رشتے میں منسلک ہو گئے ہو اور اب اس میں کوئی مشکل نہیں رہی کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے سعادت ونجات کا سبب بنے یا بدبختی کا سبب بنے۔ بیٹی تم احتیاط واجتناب کرنا کہ اول اختلاف تیری طرف سے پیدا ہو تمہارے آپس میں اس لئے کہ پھر ایک دوسرے سے نفرت کی آگ ہمیشہ سلگتی رہتی ہے۔

(۲) جہاں تک ہمت ساتھ دے اپنے شوہر کی اطاعت کا دامن نہ چھوڑنا، اور مذاق، مسخرہ پن جنونی باتوں سے کنارہ کش رہنا، اور شوہر سے بڑائی اور انکار سے تو ضرور بچنا کیونکہ یہ طلاق کی چابی ہے اور ہاں زیادہ خفگی وناراضگی کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیز بغض کو جنم دیتی ہے۔

(۳)اور صحت و تندرستی کا پورا خیال رکھنا، اور ان چیزوں سے اجتناب کرنا جو چہرے کو بدشکل کر دیں خواہ وہ میک اپ کیوں نہ ہو۔

(۴)اور جو کام تیرے ذمے ہوں ان کو جوانمردی اور بہادری سے انجام دینا اور یاد رکھو کہ گھر سے باہر کے امور و معاملات تیرے شوہر کے ہیں لیکن اندرونی خانہ داری کے کام کاج تیرے ذمے ہیں۔

(۵)اور گھر کے کاموں کو نظم وضبط سے رکھو اور کسی کو اپنے رازوں پر مطلع مت کر۔

(۶)اور شوہر کے خطوط وغیرہ کو مت دیکھو اور جو چیز تم کو وہ نہ بتانا چاہتا ہو اس کو اگلوانے کی بھی کوشش نہ کرو۔

(۷)اور اس کے ساتھ اپنے اختلافات کے اسباب کو بھی بخوبی جان رکھو اور اس کے علاوہ کسی کو ان پر مطلع مت ہونے دو۔

(۸)اور یاد رکھو کہ ہر لطیف الذوق آدمی اپنی عورت کی عقل مندی، حسن ذوق، اور

تدبیر وانتظام وغیرہ کا اندازہ اچھی طرح لگالیتا ہے خواہ تم ان چیزوں کو اپنے سینے میں چھپانے کی کوشش کرو اور اس کو گھریلو چھوٹے چھوٹے مسائل میں ہر گفتگو کے اندر پریشان مت کرو۔

(۹) اور جب میں تمہارے ہاں آؤں اور تم کو ان باتوں پر عمل پیرا نہ پاؤں تو یہ مجھے انتہائی شاق گزرے گا اور اگر تم کو گھر کے کام کاج میں اپنی تمنا کے مطابق عمل کرنے والا دیکھوں گا تو یقین جانو کہ مجھے انتہائی خوشی وفرحت حاصل ہوگی۔

(۱۰) (بس آخری نصیحت یہ ہے کہ) ان نصیحتوں کو پلے باندھے رکھنا اور کم از کم مہینے میں ایک بار ضرور مطالعہ کرنا۔ بس اب دعا وسلام کے ساتھ جاؤ میں تم کو اللہ کی امانت میں دیتا ہوں(۱)

---

(۱) البتیان فیما یحتاج الیہ الزوجان ص ۲۳

# ایک تجربہ کار بیوی کی چند نصیحتیں

## ایک عورت دوسری بیویوں کو نصیحت کرتی ہے

عورت مرد کے دل کو اپنی طرف پورے طور پر اس وقت تک مائل نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کو زیادہ سے زیادہ وقت (ڈیوٹی اور کام کے علاوہ) گھر رہنے کی طرف مائل نہ کرلے اس سلسلے میں ان اسباب کشش کو بروئے کار لائے جو خود بخود اسکو گھر رہنے پر اکسائیں انہی اسباب کو ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے عورت عورتوں والے اوصاف زیب وزینت کو اختیار کرے اور مردوں کی نقالی سے بچے تاکہ عورتوں کی صفات، خصوصیات اور امتیازی اوصاف اس میں باقی رہیں اور بیوی جان لے کہ اس کا شوہر چاہتا ہے کہ اس کی بیوی گھر میں آفتاب کی طرح (چمکتی دمکتی) رہے اور اس پر چڑ چڑے پن اور ترش روی کے بادل نہ چھائیں خصوصاً ایسے وقت ان بری عادتوں سے بچے جب اس کا شوہر کسی وجہ سے گھر میں اداس چہرہ لئے آئے۔

اور بیوی کو آداب گفتگو کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے، چپ رہنے کے وقت بالکل خاموشی اختیار کرے اور جب شوہر محو گفتگو ہو تو بیچ میں بات نہ کاٹے اور پھر جب بات کا موقع آئے تو آواز کو بلند نہ کرے اور گفتگو میں سچائی کا پورا خیال رکھے اور مٹھاس ولگاوٹ کے ساتھ گفتگو کے پھول نچھاور کرے اس لئے کہ سچ اور محبت شوہر کے شکوک و شبہات کو زائل کر دیں گے۔

(۲) جب بیوی اپنے وجود میں وسعت علمی، عقل، ذہانت، بالاتری جیسے اوصاف کو محسوس کرے

تو اپنے ان عقل ودانائی کے اوصاف میں سے نصف کو چھپا رکھے بلکہ اپنے شوہر سے مدد لے اس کی عقل کو آگے رکھے تاکہ اس سے محبت واخلاص کا اظہار ہو سکے اور اس سے وہ اس کو اپنی طرف مائل کرے گی اور اس کی توجہ واحترام اس کو حاصل ہو گا۔

(۳) اور بیوی کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اس کا رفیق حیات اس سے زیادہ دیر

جدائی اور دوری برداشت نہیں کر سکتا لہذا اس کی چاہت کا خیال رکھے اور شوہر کے ساتھ ایسے شیریں اور مٹھاس کلام کو اختیار کرے جس سے اس کے دل کے زخم پر مرہم کا کام دے۔

(۴)اور گھر کے کاموں اور خرچوں کو انتظام و تدبیر اور میانہ روی سے انجام دے لہذا جب شوہر کچھ مال دے گھر کے اخراجات کے بارے میں تو بیوی کو چاہئے کہ اس طرح عمدگی سے اور بچت کے ساتھ تمام گھریلو اشیاء کو لے آئے تاکہ شوہر خوش ہو جائے اور شوہر اس کی احتیاط و عقل مندی سے مطمئن و خوش ہو جائے۔

اگر بیوی ان نصیحتوں کو بروئے کار لائے رکھے تو عنقریب ضرور شوہر اپنے زیادہ تر اوقات کو گھر میں صرف کرنے کا عزم کرے گا اور اس سے باتیں کرنے اور انس و محبت کو فروغ دینے کو ترجیح دے گا بجائے ہوٹلوں میں بیٹھنے اور کھیل کود میں لگے رہنے کے ' جو فساد کی جڑیں ہیں۔(۱)

---

(۱)التبیان فیما یحتاج الیہ الزوجان ص ۲۴

## ایک بیوی کی نصیحت

جب ایک لڑکی کی شادی کا وقت قریب آیا تو اس کی ماں نے اس کو دس نصیحتیں کی تاکہ ان پر ہمیشہ زندگی بھر عمل کرتی رہے۔

(۱) شادی کے بعد ساس اور سسر سے اچھا برتاؤ رکھنا اور والدین کی طرح ان کو سمجھنا۔

(۲) تیرا شوہر وہ تیرا رفیق حیات ہے اور تیرا سردار ہے پس اس سے نرمی و تواضع کے ساتھ پیش آ اور عورت کا اپنے شوہر کی اطاعت کرنا سب سے عمدہ اور قیمتی زیور ہے جس سے عورت کو آراستہ رہنا چاہئیے۔

(۳) اور شرم وغیرہ سے شوہر کو انکار مت کر اس سے وہ تجھ سے نفرت کرنے لگے گا

(۴) جب تجھ کو شوہر کی طرف سے کوئی غصہ دلانے کی بات پیش آئے تو اپنے غصے کو پی جا اور نرمی ولطف سے اس کے ساتھ بات کر۔

(۵) اور فالتو بکواس کرنے سے اور ادھر ادھر کی فضول باتوں سے انتہائی گریز کر۔

(۶) اور فال دینے والوں اور نجومیوں وغیرہ سے کوئی بات مت پوچھ۔

(۷) اور اخراجات میں میانہ روی کو لازم پکڑ۔

(۸) اپنے والدین کے رتبے اور ان کی مالداری وغیرہ کے ساتھ فخر مت کر خصوصاً اپنے شوہر کے خاندان کے سامنے۔

(۹) اور نو عمر لڑکوں لڑکیوں سے میل جول نہ رکھ۔

(۱۰) اپنے کپڑوں وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا اہتمام رکھو اور (گھر پر) زینب وزینت سے آراستہ رہ اور بے پردہ باہر نہ گھوم پھر(۱)

---

(۱) اغرب عجائب المرأۃ فی العالم القدیم والحدیث ص ۳۳۹

# آٹھواں باب

## نگاہوں کی حفاظت کے بارے میں

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ . ذٰلِكَ اَزْكٰی لَهُمْ.
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ. وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ
یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ. وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ آبَاءِ هِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اَبْنَاءِ هِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ
نِسَاءِ هِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَا نُهُنَّ اَوِ التَّابِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
اَوِالطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَاءِ . وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ. وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ. سورہ نور آیت ٣٠۔٣١

(ترجمہ) مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے جو کام یہ کرتے ہیں خدا ان سے خبر دار ہے اور مؤمن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیا اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی، غلاموں کے سوا نیز ان خادموں کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار

کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طریقے سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

☆حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا۔
اے علی۔ نظر (بد) پڑجائے تو دوبارہ مت ڈال پہلی تو معاف ہے لیکن دوسری جائز نہیں(۱)

☆اور صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔
کہ اللہ عزوجل نے ابن آدم پر زناء سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے اور وہ ضرور اس کا ارتکاب کرے گا دونوں آنکھوں کا زناء بد نگاہی کرنا ہے(۲)

☆اور صحیح میں ہے کہ حضرت فضل بن عباسؓ قربانی والے دن حضور اکرم ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور سفر مزدلفہ سے منیٰ کی طرف تھا تو چند عورتیں گزریں تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک دوسری جانب پھیر لیا۔(۳)

☆مسند امام احمد بن حنبل میں حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔
(بد) نگاہی ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے پس جس شخص نے کسی عورت کے حسن سے اپنی نگاہ پھیر لی تو اللہ اس کے دل میں ایمان کی ایسی حلاوت ڈالے گا جس کو وہ قیامت تک محسوس کرے گا(۴)

☆حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اچانک نظر پڑجانے کا کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نظریں پھیر لو(۵)

☆حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عورتوں کو (سادہ لباس کے ساتھ) ننگے رکھنے کا عذاب دو اس لئے کہ (بھڑکتے) لباس ہی ان کو (بن ٹھن کر) نکلنے پر اکساتے ہیں اور مسجدوں اور عید گاہوں (اور آج کل کے زمانے میں دیگر بے شمار محفلوں) میں لے جاتے ہیں اور

(۱) امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، نے یہ حدیث روایت فرمائی ہے (۲) امام بخاری، مسلم، ابوداؤد نے یہ حدیث روایت فرمائی ہے (۳) امام بخاری و مسلم، ترمذی نے یہ حدیث روایت فرمائی ہے (۴) امام احمد نے اپنی مسند میں اس کو روایت کیا (۵) مسلم وابوداؤد، ترمذی نے روایت فرمایا

جب ان کا نکلنا زیادہ ہو جائے گا تو ایک دوسرے کی طرف بد نظری کی بیماری پیدا ہو گی خواہ اس کا شوہر بڑا حسین و جمیل کیوں نہ ہو اور دوسرا اجنبی اس سے بد صورت ہو تو جس کی مالک ہے اس کے مقابلے میں اجنبی کی طرف زیادہ میلان ہو گا۔(۱)

☆ عقیل بن علقمہ کو کسی نے کہا۔ کیا تجھے اپنی بیٹیوں کا خوف نہیں ہے وہ بلوغت کے بعد اتنے عرصے سے بلاشادی کے بیٹھی ہیں اور تو انکی شادی نہیں کرتا؟

عقیل نے کہا مجھے ہرگز خوف نہیں ہے (کسی بدکاری میں ان کے مبتلا ہو جانے کا اس لئے کہ) میں ان کو بھوکا رکھتا ہوں لہذا وہ نہیں اکڑ کر چلیں گی اور میں ان کو ننگا رکھتا ہوں (یعنی بہت سادہ لباس میں رکھتا ہوں) لہذا کہیں نہیں دیکھیں گی۔

اور میں نے ایک بات میں تو حضور ﷺ کی موافقت کی ہے اور دوسری بات میں حضرت عمرؓ کی اسلئے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے روزہ شہوت حرام کو توڑنے والا ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ ان کو ننگے پن کے ساتھ مارو(۲)

☆ حضرت بزار حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت علی) حضور اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا۔

عورت کے لئے کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟

لیکن لوگ سب خاموش رہے تو حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر واپس لوٹا تو حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ کون سی چیز عورتوں کے لئے سب سے بہتر ہے تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا۔

وہ چیز جس کو مرد نہ دیکھ سکیں

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

بے شک فاطمہؓ میری جان کا ٹکڑا ہے(۳)

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۸۵ (۲) اخبار النساء ابن جوزی ص ۸۵ (۳) شقائق الرجال ص ۱۰۶، مجمع الزوائد (ھیثمی) ج ۴ ص ۲۵۸

☆کہا جاتا ہے کہ۔
بہت سی آنکھوں کے اشارے زبان سے زیادہ بہترین باتیں کرتے ہیں(١)
☆حضرت عبداللہ بن مسعود حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔
بد نگاہی ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا میرے خوف سے تو میں اس کو ایسا ایمان بدلے میں عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا(٢)
☆حضرت عبادہ بن صامت، حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے چھ چیزوں (کو پورا کرنے) کی ضمانت دیدو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب بات کرو تو سچ بولو، اور جب وعدہ کرو تو وفاء کرو، جب تمہیں امانت سپرد کی جائے تو (ایمانداری سے واپس) ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اور اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (ایذائے مسلم سے) روکے رکھو(٣)
☆کہا جاتا ہے کہ چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔
آنکھ دیکھنے سے، کان خبر سے، زمین بارش سے، عورت مرد سے(٤)
☆اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔
تین شخصوں کی آنکھیں (جہنم کی) آگ نہ دیکھیں گی وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں پہرہ داری میں جاگی، وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ کی (اسپر) حرام کردہ چیزوں (یعنی غیر محرم عورتوں) سے رکی رہی(٥)
☆ایک عورت بنی نمیر کی قوم کے پاس سے گزری تو انہوں نے اس پر اپنی نظریں گاڑلیں اور تکتے ہی رہے تو عورت نے کہا اللہ تمہارا برا کرے اے بنی نمیر اللہ کی قسم

---

(١) عیون الاخبار ج ٤ ص ١٥ (٢) امام طبرانی نے اس کو روایت فرمایا اور حاکم نے بھی اور حاکم نے مزید فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (٣) ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے اس کی روایت فرمایا ہے (٤) اخبار النساء (ابن جوزی) ص ١٤٧ (٥) امام طبرانی نے اسکو روایت فرمایا۔

تم نے اللہ کے اس فرمان کو نہیں لیا (اور نہ عمل کیا)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

(ترجمہ) کہہ دیجئے مومنین کو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

اور اے بنی نمیر نہ ہی تم نے شاعر کا یہ قول سنا ہے۔

فغض الطرف انك من نمير فلا كعبا بلغت ولا كلابا

اپنی نظر نیچی کر بے شک تو قوم نمیر (جو چھوٹی قوم ہے اس) سے ہے نہ ہی کعب سے اور کلاب سے تیرا تعلق ہے (جو بڑی قومیں ہیں)

تو قوم والے ایک عورت سے یہ کھرا کھرا جواب سن کر شرمسار ہو گئے اور سر جھکا لیا (۱)

☆مروزی کہتے ہیں میں نے احمد کو کہا کہ

ایک شخص کسی باندی کو دیکھے تو کیسا ہے (کیونکہ پہلے زمانے میں وہ بے پردہ ہی پھرتی تھیں) تو فرمایا میں اس پر فتنے وآفت کا خوف کرتا ہوں کیونکہ کتنی ہی نظریں ہیں جنہوں نے اپنے صاحب کے دل میں آندھیاں اور مصائب برپا کردیئے (۲)

☆حضرت ابن عباسؓ کا فرمان ہے شیطان کا مرد کی تین چیزوں پر زیادہ حملہ ہوتا ہے اس کی نظر، دل، شرم گاہ اور عورت کی بھی تین چیزوں پر حملہ ہوتا ہے اس کی نظر، دل، سرین پر (۳)

☆حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا فرمان ہے۔

تیری شرم گاہ اس وقت تک زناء نہیں کر سکتی جب تک کہ تیری بد نگاہ نہ اٹھے (۴)

☆ایک آدمی اپنے بھائی کو کہتا ہے کہ آنکھ کی حفاظت کر اسلئے کہ وہ تجھ پر زبان سے زیادہ ہے (۵)

☆بشار کہتا ہے

على النفس من عينها شاهد فكــــاتم حــــديثك اونمه

---

(۱) اخبار النساء (ابن جوزی) ص ۷ ۱۴ (۲، ۳) روضۃ المحبین ص ۹۵ (۴، ۵) عیون الاخبار ج ۴ ص ۸۴

نفس پر اس کی آنکھ گواہ ہے لہذا یا تو اپنی بات کو چھپا یا آنکھ کو بند کر(۱)

☆حضرت اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے طواف میں ایک باندی کو دیکھا، بہت ہی خوبصورت تو میں اس کو تکنے لگا اور میری آنکھوں میں اس کا حسن چھایا جار ہا تھا تو اس نے مجھے کہا اے شخص تیرا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا دیکھنے سے تجھ کو کیا نقصان ہو گیا؟ تو اس نے کہا

وکنت متی ارسلت طرفك رائدا لقلبك یوما اتعبتك المناظر

جب تو نے شوق سے اپنی نظر ڈالی تو وہ نظر تجھ کو کسی دن بدل دے گی (عشق کی طرف) اور (جس کے) مناظر تجھ کو تھکا دیں گے۔

رایت الذی لا کله انت قادر علیه ولا عن بعضه انت صابر

تو نے (نگاہ تو ڈال لی ہے) لیکن تو اس کے کل کو دیکھنے پر قادر نہیں اور جب کہ کچھ پر تجھے صبر نہیں ہے۔(۲)

☆اسحٰق بن سہیل کہتے ہیں کہ میں نے مکہ کے راستے میں ایک آدمی کو دیکھا اور اونٹ پر وہ سوار تھا اس کے پیچھے اس کی باندی تھی جس کی آنکھوں پر اس نے پٹی باندھ رکھی تھی جب کہ باقی چہرہ کھلا ہوا تھا تو اسحٰق کہتے ہیں میں نے اس آدمی سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا۔

میں اس کی آنکھوں سے خوف کرتا ہوں (کہ کہیں وہ اپنے حسن کے جادو میں دوسروں کو مسحور کر لیں) اور لوگوں کی نگاہوں سے مجھے اتنا خوف نہیں ہے۔(۳)

☆کسی قریشی کے پاس ایک عربی خاتون تھی تو ایک مرتبہ اس کے پاس اس کے قریشی شوہر کا دوست جو نامرد تھا آیا اور یہ سر سے دوپٹہ اتارے بیٹھی تھی (لیکن پھر بھی فوراً دوپٹہ سر پر ڈال لیا اور کہا میں اپنے ساتھ ایسے بال نہیں رکھنا چاہتی جن پر دوسرے غیر کی نظر پڑے) تو مرد غیر کی نظر اس کے بالوں پر پڑ گئی تو اس نے اپنے بال ہی کٹوا دیئے اور کہا میں اپنے ساتھ ایسے بال نہیں رکھنا چاہتی جس پر غیر کی نظر پڑی ہو(۴)

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۸۴ (۲) روضۃ المحبین ص ۹۷ (۳) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۴۷ (۴) عیون الاخبار۔

☆شاعر کہتا ہے۔

**کل الحوادث مبداها من النظر　　ومعظم النار من مستصغر الشرر**

تمام حوادث وبرائیوں کی جڑ نظر سے شروع ہوتی ہے اور بڑی آگ چھوٹے شرارے سے بھڑکتی ہے۔

**کم نظرة فتکت فی قلب صاحبها　　فتك السهام بلا قوس ولا وتر**

کتنی نظریں اپنے صاحب کے دل میں پیوست ہوجاتی ہیں مانند تیر کے بغیر کمان وتانت کے

**والمرء مادام ذاعین یقلبها　　فی اعین الغید موقوف علی الخطر**

اور آدمی جب تک اپنی آنکھوں کو نرم ونازک کی آنکھوں میں پھیرتا رہے تو وہ خطرے کے دہانے پر کھڑا ہوتا ہے

**یسر مقلته ماضر مهجته　　لامرحبا بسرور عادبا لضرر**

اس کی آنکھیں تو اس کو خوش کردیتی ہیں لیکن اس کی روح کو نقصان پہنچتا ہے اور ایسی خوشی پر کوئی خوش نہیں جس کا انجام نقصان دہ ہو(۱)

☆کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے ظاہر کو اتباع سنت کے ساتھ آراستہ کیا اور اپنے باطن کو دوام مراقبہ کے ساتھ تعمیر کیا اور غیر محرم سے نگاہ کی حفاظت کی اور اپنے آپ کو خواہشات کی پیروی سے روکا اور حلال کھایا تو اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرپاتی (۲)

☆حافظ محمد بن ناصر نے شعبی کی حدیث سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عبد قیس کا وفد آیا اور وفد میں ایک خوبرو لڑکا تھا اور چہرے پر کچھ چمک تھی تو حضور اکرم ﷺ نے اس کو اپنی پشت کے پیچھے بٹھایا اور فرمایا۔

جو نظر پہلے پڑگئی وہ خطاء تھی(۳)

☆حضرت سعید بن مسیبؒ مشہور تابعی فرماتے ہیں۔

---

(۱)روضۃ المحبین ص ۹۷ (۲) گزشتہ کتاب ص ۱۰۱ (۳) روضۃ المحبین ص ۱۰۴

جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ کسی لڑکے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس مرد کو متہم کرو(۱)

☆ابن عدی نے اپنی کتاب کامل میں اس حدیث کا بقیہ حصہ ذکر کیا ہے جس کو وزاعی نے ابی سلمہ سے اور انہوں نے ابو ھریرہ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی بے ریش لڑکے کو تیز نظر سے دیکھے(۲)

☆ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری وغیرہ بڑے حضرات چھوٹے لڑکوں کی صحبت سے منع فرماتے تھے۔

ابراھیم نخعی فرماتے تھے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا فتنہ ہے اور وہ عورتوں کی طرح ہیں(۳)

☆اور عقل مندوں نے کہا ہے کہ

جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیا تو اس نے اپنے دل کو برباد کر دیا(اور مشقتوں میں ڈال دیا)اور جس کے لمحات(اس نظر میں)زیادہ ہو گئے تو اس کی حسرتیں اور آرزوئیں بھی دائمی ہو گئیں اور اس کے اوقات ضائع ہو گئے اور اسکے آنسو بہہ پڑے(۴)

☆ابن مرداس کہتے ہیں۔

نظر العیون الی العیون ھوالذی جعل الھلاك الی الفؤاد سبیلا

آنکھوں کا آنکھوں میں ڈالنا یہی چیز ہے جس نے ہلاکت کو دل کی طرف راستہ دیدیا

مازالت اللحظات تعزو قلبه حتی تشحط بینھن قتیلاً

اور پھر یہ لمحات دل سے برابر جنگ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے درمیان وہ دل مقتول ہو جاتا ہے(۵)

☆امیر الشعراء احمد شوقی بڑی موقع کی بات کو شعر میں کہتا ہے۔

نظرة فابتسامة فسلام فکلام فموعد ملقاء

پہلے نظریں(لڑتی ہیں)پھر مسکراہٹ پھر سلام پھر کلام پھر ملاقات(کا وقت ومقام) مقرر ہوتا ہے پھر ملاقات ہوتی ہے

تو نظر یہ کہاں سے کہاں تک پہنچانے والی چیز ہے۔(۶)

---

(۱،۲،۳،۴،۵)حوالہ جات گزشتہ کتاب ص ۱۰۴ سے ۱۰۷ (۶)احمد شوقی شاعر مصری المتوفی ۱۹۳۲ء

☆کہا جاتا ہے

**یقولون لا تنظر و تلك بلیة　　الا کل ذی عینین لا بد ناظر**

لوگ کہتے ہیں کہ مت دیکھ یہ ایک مصیبت ہے (میں کہتا ہوں) کہ آگاہ رہو ہر آنکھوں والا دیکھے بغیر اس کو چارہ نہیں۔

**ولیس اکتحال العین بالعین ریبة　　اذا عف فیما بین ذاك الضمائر**

اور آنکھوں کا آنکھوں میں سرمہ لگانا کوئی شک کی چیز نہیں جب کہ ان کے درمیان دل پاک ہوں(۱)

☆ابن قیم جوزی کے شعر ہیں۔

**یا را میا بسهام اللحظ مجتهدا　　انت القتیل بما ترمی فلا تصب**

اے (آنکھوں کے) گوشے کے تیر پھینکنے والے　　تو ہی اپنے تیر کے ساتھ مقتول ہوگا لہذا ایسا نہ کر

**وباعث الطرف برتاء الشقاء له　　توقه انه یاتیك بالعطب**

اور آنکھوں کے پھیرنے کی وجہ سے بدبختی اس کے لئے شقاوت بن جائیگی لہذا تو بچ کیونکہ وہی تجھ پر ہلاکت لا رہا ہے۔(۲)

☆وزدق شاعر نے کہا!

**تزود منها نظرة لم تدع له　　فؤادا ولم یشعر به بما قد تزودا**

اس نے (اس محبوبہ سے) ایک نظر کا توشہ حاصل کیا لیکن اس محبوبہ نے دیکھنے والے کے لئے کوئی دل نہیں چھوڑا اور دیکھنے والے کو احساس بھی نہ ہوا کہ کس چیز کا توشہ لیا ہے

**فلم ار مقتولا ولم ار قاتلا　　بغیر سلام مثلها حین اقصدا**

پس میں نے نہ تو کسی مقتول کو یوں دیکھا نہ کسی قاتل کو بغیر ہتھیار کے۔ جب وہ ارادہ کرلیں(۳)

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۸۸ (۲) گزشتہ ص ۹۷ (۳) گزشتہ ص ۹۸

☆ متنبی کہتا ہے۔

وانا الذی اجتلب المنیة طرفه فمن المطالب والقتیل القاتل

اور میں وہ شخص ہوں جس کی آنکھ کے گوشے نے موت کو کھینچ لیا۔ پس کون ہے جو مطالبہ کر سکے مقتول و قاتل کا(١)

وشـارن لمـا بـدا اسلمنی الی الـردی

اور بہت سی ہرن کی بچیاں (محبوبہ لڑکیاں) جب ظاہر ہوئیں تو مجھے پہنچادیا ہلاکت کی طرف

بظـرفه و لطـفه وطرفـه لمـا بـد

اپنے دل اور لطف وکرم کے ساتھ اور اپنی آنکھ کے ساتھ، جب ظاہر ہوگئی

اردتُ ان اصیده فصاد قلبی وعدا

میں نے تو ارادہ کیا تھا کہ ان کا شکار کروں گا لیکن انہوں نے میرے دل کا شکار کرلیا اور ظلم کردیا(٢)

☆ ابن قیم کے اشعار ہیں

الم اقل لك لا تسرف ملاحظة فسارق اللحظ لا ینجو من الدرك

کیا میں نے تجھ کو نہ کہا تھا کہ نہ آنکھوں کو بیکار چھوڑ اس لئے کہ ایک لمحے (کے دیکھنے کو) چوری کرنے والا آگے گہرائی کے مراحل سے نجات نہیں پاتا

نصبت طرفی له لما بداشر کا فکان قلبی اولیٰ منه بالشرك

توجب وہ (محبوب) جال میں پھنسنے کے لئے ظاہر ہو گیا تو میں نے اپنی نگاہ اس کے لئے گاڑدی۔ حالانکہ میرا دل اس کے جال میں پھنسنے کے زیادہ لائق تھا(٣)

☆ ایک اعرابی کہتا ہے

اذا قلوب اظهرت غیر ما تخفیه انبنك عنها العیون

جب دل وہ چیز ظاہر کریں جو انہوں نے چھپار کھا ہے اس کے خلاف، تو آنکھیں

---

(١) گزشتہ ص ٩٨ (٢) گزشتہ ص ٩٩ (٣) روضۃ المحبین ص ١٠١

اس چھپی ہوئی بات کو ظاہر کر دیتی ہیں(۱)

☆احمد بن صالح بن ابی فنن کہتا ہے

دعا طرفه طرفي فاقبل مسرعا　　　فاثر في حذيه فاقتص قلبي

اس کی آنکھ نے میری آنکھ کو بلایا پھر وہ خود جلدی سے متوجہ ہوا اور اس کے رخسار سرخ پڑ گئے تو میرا دل بھی اس کے پیچھے لگ گیا۔

شکوت اليه ما الاقي من الهوى　　　فقال على رغم فتنت فما ذنبي

تو پھرنے میں دل کی محبت پیدا ہو جانے کا اس (محبوب) کو شکوہ کیا تو اس نے کہا برباد ہو خود تو فتنے میں پڑا ہے اس میں میرا کیا گناہ ہے (۲)

☆حضرت حسن بن ذکوان فرماتے ہیں۔

مالداروں کے لڑکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مت رکھو اس لئے کہ ان کی صورتیں کنواری لڑکیوں کی طرح ہوتی ہیں اور وہ لڑکے عورتوں سے زیادہ فتنہ ہیں(۳)

☆حضرت سفیان ثوریؒ حمام میں داخل ہوئے تو ایک خوبصورت لڑکا پیچھے سے داخل ہوا تو حضرت نے فرمایا اس کو نکالو اس لئے کہ میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان دیکھتا ہوں لیکن لڑکے کے ساتھ سترہ شیطان دیکھتا ہوں(۴)

---

(۱،۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۸۶ (۳،۴) موضوعۃ الزوجان ص ۱۹۳

## غیر کی نظر سے اپنی بیوی کو بچانے کا عجیب واقعہ

☆ موسیٰ بن اسحاق جوری اور اھواز کے ۲۹۱ھ میں قاضی تھے۔ لوگوں کے فیصلے نمٹاتے تھے ایک مرتبہ فیصلہ لینے والوں میں ایک عورت آئی اس نے اپنے شوہر پر دعوٰی کیا کہ اس پر میرے (بیوی) کے پانچ سو دینار ہیں بطور مہر کے۔

لیکن شوہر نے انکار کر دیا کہ اس کے ذمے کچھ بھی نہیں۔

تو قاضی نے شوہر سے گواہ طلب کیۓ۔

شوہر نے گواہوں کو حاضر کر دیا۔

قاضی نے ایک کو بلایا اور کہا اس کی بیوی کی طرف دیکھ تاکہ تو گواہی میں اس کی طرف اشارہ کر سکے تو گواہ کھڑا ہو گیا اور بیوی کو کہا کھڑی ہو جا

شوہر سے نہ رہا گیا پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے اس (میری بیوی) سے تو شوہر کو بتایا گیا کہ گواہ کا عورت کو کھلے چہرے سے دیکھنا ضروری ہے تاکہ وہ جان سکے کہ جس پر گواہی ہو رہی ہے وہ وہی عورت ہے

تو شوہر کو بہت ناگوار گزرا کہ اس کی بیوی لوگوں کے سامنے چہرہ کھولنے پر مجبور ہو تو شوہر نے چیخ کر کہا میں قاضی کو گواہ بناتا ہوں کہ میرے ذمے بیوی کا مہر ہوا جتنا وہ دعوٰی کرتی ہے بس چہرہ نہ کھولے۔

پھر بیوی نے سنا تو اس کی ٹانگیں کانپ گئیں کہ اس کا شوہر اس کے چہرے کے پردے کی انشاء اللہ اتنی احتیاط برت رہا ہے کہ اپنے ذمے پانچ سو دینار لے لیۓ تو عورت بھی چیخ پڑی (اے قاضی) میں آپ کو گواہ بناتی ہوں کہ میں نے اپنا مہر اس کو بطور تحفے کے چھوڑ دیا اور دونوں جہاں میں اس کو بری کیا مہر سے۔

تو قاضی کو بھی یہ واقعہ بہت ہی پسند آیا اور اپنے منشی کو کہا اس واقع کو عمدہ اخلاق (کی تاریخ) میں لکھ کر محفوظ کر لو۔(۱)

---

(۱) موسوعۃ الزواج الاسلامی ص ۱۹۷

# نواں باب
## بدصورتی اور برائی وغیرہ کے بارے میں

☆بصرہ کے کسی بزرگ نے خبر دی ہے کہ ایک مرد و عورت اپنا جھگڑا عراق کے کسی امیر کے پاس لے گئے اور عورت حسب نسب اور گفتگو میں بہت عمدہ اور تیز تھی لیکن چہرے کی اتنی اچھی نہ تھی اور امیر اس کی باتیں وغیرہ سن کر اس کی طرف مائل ہو گیا اور اس کو حق پہ جانا لہذا کہا (شوہر کو) کہ تم شریف زادی سے شادی کر لیتے ہو لیکن پھر اس سے برائی کا سلوک کرتے ہو تو شوہر سمجھ گیا (کہ اس کی باتوں کے فریب میں قاضی آچکا ہے) تو شوہر نے عورت کے منہ سے نقاب الٹ دیا پھر امیر نے عورت کو دیکھا تو عورت کو کہا۔ ہے تجھ پر لعنت ہو کلام تو مظلوم کا چہرہ ظالم کا (۱)

☆امثال کتاب میں ہے کہ بدصورتی عورت کے لئے محافظ ہے (۲)

☆اصمعی فرماتے ہیں میں ایک دیہات میں گیا وہاں ایک حسین و جمیل عورت کو پایا جس کا شوہر بدصورت تھا تو میں نے عورت کو کہا تو اس جیسے کے ساتھ کیسے راضی ہو گئی تو عورت نے کہا سن اے شخص:

شاید کہ اس شوہر نے اپنی شکل پر اپنے خالق کا شکر ادا کیا ہو اور اس کو اس کا ثواب میری صورت میں مل رہا ہو

اور شاید کہ میں نے اس کو بدشکل خیال کیا ہو تو اس کا عذاب اس کی صورت میں مجھے برداشت کرنا پڑ رہا ہے (۳)

☆حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا۔

اپنی لڑکیوں کو بدصورت مرد کے حوالے نہ کرو اس لئے کہ تمہاری پسند کی طرح ان کی بھی پسند ہے (۴)

☆ابی زید کلابی سے مروی ہے کہ ہمارے پاس بصرہ میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک عورت سے شادی کی جب وہ داخل ہوا اور پردے گرادئے گئے اور دروازے

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۳۲ (۲) مجمع الامثال (للمیرانی) ج ۲ ص ۱۳۰ (۳) کتاب الکبائر علامہ ذہبی ص ۲۰۶

(۴) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۱

بند کر لئے گئے تو اندر سے وہ شخص چیخا۔ تو جب صبح ہوئی اور اس نے نکلنے کا ارادہ کیا تو اس کو روک دیا گیا اور کہا گیا کہ سات دنوں سے پہلے نکلنا تیرا صحیح نہیں تو اس نے یہ اشعار پڑھے۔

اقول وقد شد واعليها حجابها　　ألا جذا الا رواح والارض القفر

میں کہتا ہوں جب کہ اس لڑکی پر اس کے پردے ڈال دیئے گئے کہ خرستی ہو جانوں کو اور خشک علاقوں کو (اس لڑکی کے عوض)

الا حبذا وسيفي و رحلي و نمرقي　　ولا حبذا منها الو شاحان والشذر

اور خوشی ہو میری تلوار اور میرے کجاوے اور زین کو (یعنی یہاں سے چھوٹ کر ان چیزوں میں مشغول ہو، کہیں بہتر ہے اس لڑکی سے) اور نہیں کوئی خوشی اس لڑکی کے لئے اس کی زیب وزینت اور بناوٹ کو

اتوني بها قبل المحاق بليلة　　مكان محاقاً كله ذلك الشهر

لوگ اس کو میرے پاس تاریک رات سے پہلے (چاندرات میں) لائے لیکن وہ سارا مہینہ اس کی وجہ سے تاریک ہو گیا۔

وما غرني الا خضاب بكفها　　وكحل بعينيها واتوا بها الصفر

اور مجھ کو دھوکہ میں نہ ڈالا سوائے اس کے ہاتھ (کی مہندی) کے رنگ اور اس کی آنکھوں کے سرمے اور اس کے زرد کپڑوں کے

تسائلني عن نفسها هل احبها　　فقلت ألا لا والذی امره الامر

وہ مجھ سے اپنے متعلق سوال کرتی ہے کہ کیا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو میں نے کہہ دیا خبردار بالکل نہیں اور کسی کی ہو تو ہو۔

تفوح رياح المسك والعطر عندها　　واشهد عندالله ما ينفع العطر

اس کے پاس مشک اور عطر کی خوشبو مہکتی ہے اور میں اللہ کے ہاں عرض کروں گا کہ (خالی) عطر نفع نہیں دیتا(۱)

☆سعید بن بیان تغلبی، بنی تغلب کا سردار تھا اور اس کی بیوی برہ عورتوں میں سب سے خوبصورت تھی ایک شخص اخطل نامی کوفہ میں بشر بن مروان کے پاس آیا تو سعید سردار نے اس کو اپنے ہاں بلایا اور اسکی خوب تواضع واکرام کیا اور عمدہ قسم کا لباس

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۳۵-۳۳

طعام وغیرہ مہیا کیا۔ توجب اخطل پی رہا تھا تو ساتھ ساتھ سعید سردار کی بیوی برہ کو تک رہا تھا اس کے حسن سے متعجب ہو رہا تھا اور ساتھ ساتھ سعید کی کم صورتی کو دیکھ رہا تھا تو سعید نے اخطل کو کہا اے ابو مالک تیرا خلفاء اور بادشاہوں کے پاس آنا جانا ہے وہاں کے ٹھاٹھ باٹھ کے سامنے یہ کیا کچھ ہیں تو سعید نے کہا میں کسی میں کوئی عیب نہیں دیکھا یہاں تیری اپنی ذات کے سوا تو سعید سردار نے کہا اے نصرانی اللہ کی قسم میں تجھ سے بڑا احمق ہوں کہ میں نے تجھ کو اپنے گھر گھسایا۔

یہ کہہ کر سعید سردار نے اس کو دھکے دیکر نکلوادیا۔(۱)

☆ محارش آدمی بد شکل تھا تو ابو یقظان نے اس کے متعلق شعر کہا۔

لو کان وجهي مثل وجه محارش اذا ما قربت الدهر باب الامير

اگر میرا چہرہ محارش کے چہرے کی طرح ہوتا تو میں کبھی زمانہ بھر امیر حاکم کے دروازے پر نہ جاتا(۲)

☆ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ کوفہ میں ہمارے ہاں احنف مصعب بن زبیر کے ساتھ آئے تو میں نے ایسی کوئی جسمانی برائی نہیں دیکھی جو احنف میں نہ پائی چھوٹا سر تھا، پیوستہ دانت، پچکے رخسار، لمبی تھوڑی، چونچلا چہرہ، دھنسی ہوئی آنکھیں، معمولی معمولی رخسار، ٹیڑے قدم، لیکن گفتگو کے پھول بکھیرنے لگا تو اپنی بری صفات سے بری ظاہر ہوا۔(۳)

☆ عمران بن حطان کی بیوی بہت ہی خوبصورت تھی اور عمران بد شکل تھے تو ایک دن عمران نے کہا میں اور تو انشاء اللہ جنت میں ہوں گے بیوی نے پوچھا کیسے ؟

کہا: اس لئے مجھے تیری جیسی بیوی دی گئی ہے تو میں نے شکر ادا کیا اور تجھے مجھ جیسا شوہر دیا گیا تو تو نے صبر کیا

اور صابر و شاکر دونوں جنت میں ہیں(۴)

---

(۱، ۲، ۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴۵ ۔ ۴۳ (۴) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۰

# دسواں باب

## ضعیف العمر مرد و خواتین یعنی بوڑھے اور بوڑھیوں کی متفرق باتیں

☆اصمعیؒ فرماتے ہیں۔
کہ ایک بوڑھا آدمی اپنی بوڑھی بیوی کے ساتھ جھگڑے کو زیاد کے پاس۔لے گیالیکن زیاد نے بوڑھے کو ڈانٹ ڈپٹ کی تو اس نے کہا۔
اللہ امیر کو اچھا رکھے سنیے کہ مرد کی زندگی کا آخری آدھا حصہ پہلے سے بہتر ہوتا ہے اس کی جہالت چلی جاتی ہے اس کی بردباری بڑھ جاتی ہے اس کی رائے ٹھیک اور گراں ہو جاتی ہے اس کے خلاف عورت کی عمر کا آخری آدھا حصہ پہلے سے برا ہوتا ہے اس لئے کہ اس کے اخلاق برے ہو جاتے ہیں اور اس کی زبان تیز ہو جاتی ہے اس کا رحم بانجھ ہو جاتا ہے۔
تو امیر زیاد نے کہا جا اور اس (بیوی) کا ہاتھ پکڑ کر لے جا (۱)
☆کتاب الامثال میں ہے۔
فلاں سے دو عمدہ چیزیں رخصت ہو گئیں۔
یہ اس شخص کے لئے مثال کہی جاتی ہے جس کی زیادتی عمر کی وجہ سے نکاح کی لذت اور طعام کی لذت چلی جائے۔
نہشل کہتا ہے۔

اذا فات منك الاطيبان فلا تبل    متى جاء ك اليوم الذى كنت تحذر (۲)

جب تجھ سے دو عمدہ چیزیں رخصت ہو جائیں تو مت پرواہ کر کہ وہ چیز جس سے تو ڈرتا ہے (موت) بھلے وہ آج ہی آجائے
☆عبد العزیز بن مروان کا فرمان ہے۔
جس شخص نے تین چیزوں کے ساتھ نصیحت حاصل نہیں کی تو وہ کسی چیز سے باز نہیں آئے گا۔(۳)

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴۳ (۲) مجمع الامثال (للمیدانی) ج ۱ ص ۲۸۱ (۳) المستطرف ج ۲ ص ۶

اسلام۔ قرآن۔ بڑھاپا

اور علامہ شعبی فرماتے ہیں بڑھاپا ایسی بیماری ہے اس سے سبکدوشی کی (سوائے موت کے) کوئی صورت نہیں اور یہ ایسی مصیبت ہے اور بیماری ہے جس پر کوئی عیادت بھی نہیں کی جاسکتی۔

☆اور علقمہ فحل کہتا ہے۔

فان تسئلو بالنساء فاننی خبیر باد واء النساء طبیب

اگر تم مجھ سے عورتوں کے بارے میں سوال کرو تو بے شک میں عورتوں کی دواؤں کا خبر رکھنے والا طبیب ہوں۔

اذا شباب راس المرء او قل مالہ فلیس لہ فی ودھن نصیب

جب آدمی کا سر سفید ہو جائے یا اس کا مال کم ہو جائے تو اس کے لئے عورتوں کی محبت میں کوئی حصہ نہیں۔

یردن تراء المال حیث علمنہ وشرح الشباب عندھن عجیب

وہ مال کی عیش کے پاس آتی ہیں جہاں بھی وہ مال کو جان لیں اور جوانی کی بھڑک تو ان کے ہاں عجیب چیز ہے۔(۱)

☆حضرت عثمان بن عفانؓ نے نائلہ بنت فرافصہ سے شادی فرمائی اور ان دنوں میں فرافصہ نصرانی تھا اور لڑکی کی شادی کرانے والا ولی، بڑا اس کا بھائی مسلمان تھا تو جب لڑکی کو رخصت کر دیا گیا اور وہ حضرت عثمان کی خدمت میں پہنچی تو اس کے لئے چارپائی بچھائی گئی اور سامنے دوسری چارپائی پر حضرت عثمان بیٹھے۔

حضرت عثمان نے اس سے فرمایا! تو میرے پاس اٹھ کر آتی ہے یا میں تیرے پاس اٹھ کر آؤں! تو لڑکی نے کہا میں نے جو بلندی کے کنارے سے یہاں تک تکلیف اٹھائی ہے وہ اسی درمیانی مسافت سے زیادہ نہیں لہذا میں ہی اٹھتی ہوں اور یہ کہہ کر کھڑی ہوئی اور حضرت عثمان کے پاس آبیٹھی۔

پھر حضرت عثمان نے اپنے سر اقدس سے ٹوپی اتاری تو سر صاف تھا (بڑھاپے کی وجہ سے) پھر فرمایا اے فرافصہ کی بیٹی میرے سر کا صاف ہونا اس سے غم زدہ نہ ہونا اس لئے کہ اس کے علاوہ میرے پاس وہ کچھ ہے جس کو تو خوب پسند کرتی ہے تو

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴۵

لڑکی نے کہا میں ان عورتوں میں سے ہوں جو مردوں میں بڑی عمر والوں کو پسند کرتی ہیں۔ حضرت عثمان نے پھر فرمایا اپنے برقع کو اتاردو پھر فرمایا اپنی ازار کو اتاردو تو لڑکی نے کہا میں نے قبول کیا۔

حضرت عثمانؓ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اور پھر یہ آپ کی بیویوں میں سب سے زیادہ آپ کے نزدیک محبوب تھی اور اس سے ایک لڑکی مریم بھی پیدا ہوئی۔(۱)

☆اصمعیؒ فرماتے ہیں مدینے میں ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی تو لڑکی والوں نے عورت کی صفات بڑی عمدہ عمدہ بیان کی کہ وہ جوان ہے تروتازہ ہے ایسی ہے ایسی ہے جب کہ تھی وہ بوڑھی اور اس کے عیوب چھپا رہے تھے تو جب آدمی عورت کے پاس آیا تو اپنے جوتے عورت کے گلے میں ڈالے اور کہا **لبیك اللهم لبیك** یہ آپ کی راہ میں حج والی قربانی ہے۔

تو عورت کے خاندان والے بڑے شرمندہ ہوئے اور آدمی کو چپ کروایا اور اپنا دھوکہ واپس کردیا(۲)

☆ایک دیہاتی کے پاس ایک بوڑھی بیوی تھی اور وہ بیوی عطر فروش سے گندم کے عوض عطر خریدتی تھی تو اس کے آدمی نے کہا

**عجوز ترمی ان تکون فتية　　وقد غارت العينان واحد ودب الظهر**

بڑھیا کا خیال ہے کہ وہ نوجوان لڑکی بن جائے　　جب کہ آنکھیں دھنس چکی ہیں اور کمر جھک گئی ہے۔

**قدس الی العطار سلمة اهلها　　لن یصلح العطار ما افسد الدهر**

عطار کے پاس جاتی ہے اپنے گھر کا سامان لیکر جب کہ عطار کبھی بھی زمانے کے کئے ہوئے فساد کو درست نہیں کرسکتا۔(۳)

☆ابن معتز کہتے ہیں

**فظلت اطلب وصلها بتذلل　　واشیب بغمزها بان لا تفعلی**

میں برابر بڑی ذلت وعاجزی کے ساتھ اس (محبوبہ) کے وصل کو طلب کرتا رہا لیکن میرا بڑھاپا اس کو اشارے کرتا رہا کہ تو نہ کر۔

---

(۱، ۲، ۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷ ۴-۶ ۴-۴ ۴

اور یہ شعر بھی اسی نے کہا

رأين الغواني الشيب بمفرقي　　فاعرض عني بالخدود النواضر

خوبصورت لڑکیوں نے سفیدی کو میری مانگ میں دیکھا تو انہوں نے اپنے دمکتے رخساروں کے ساتھ مجھ سے اعراض کرلیا۔(۱)

☆ عاصم بن کلیب کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ نے ایک سوستره سال کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے شادی کی(۲)

☆ ابو جندی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو اس نے کہا کیا (پچاس سال ساتھ رہنے کے بعد ؟

شوہر نے کہا کیا کروں (طلاق) اس کے علاوہ کوئی اور گناہ میرے پاس نہ رہا تھا(۳)

☆ طائی کہتا ہے۔

احلى الرجال من النساء مواقعا　　من كان اشبههم بهن خدودا (٤)

عورتوں کے نزدیک لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ان میں سب سے خوبرو ہو۔

☆ امرؤالقیس کہتا ہے۔

اراهن لا يحبن من قل ماله　　ولا من رأين الشيب فيه وقوسا (٥)

میں عورتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ محبت نہیں کرتی اس سے جس کا مال کم ہو اور جس میں بڑھاپا ہو اور کمر خم ہو گئی ہو۔

☆ حارث بن سلیلا اسدی، علقمہ بن خصفہ طائی کا دوست تھا تو ایک مرتبہ حارث علقمہ کے پاس آیا اور علقمہ کے پاس اس کی بیٹی زباء تھی جو اپنے زمانے میں سب سے خوبصورت تھی تو حارث اسیر فریفتہ ہو گیا تو حارث نے اس کے باپ کو کہا میں تیرے پاس پیغام نکاح لیکر آیا ہوں، اور پیغام نکاح لانے والے کا نکاح کردیا جاتا ہے اور طالب اپنی مراد پالیتا ہے، رغبت کرنے والے کو اس کی مرغوبہ چیز دیدی جاتی

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۷ (۲) نزھۃ الفضلاء ج ا ص ۳۳۴ (۳، ۴، ۵) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴۴

ہے۔
تو علقمہ نے اس کو کہا تو برابر کا شریف آدمی ہے تیری بات قبول کی جائے گی اور زیادتی کو تجھ سے دور کیا جائے گا کچھ ٹھہر جا تا کہ ہم تیرے معاملے میں غور وفکر کرلیں پھر یہ علقمہ لڑکی کی ماں کے پاس آیا اور کہا حارث اپنی قوم کا سردار اور حسب، نسب، مرتبے، گھر، ہر اعتبار سے ہزار آدمی ہے اس نے ہمارے پاس زباء کے لئے پیغام نکاح بھیجا ہے لہذا اس کو خالی نہیں لوٹانا چاہئیے تو لڑکی کی ماں نے بیٹی کو کہا تیرے نزدیک کون سا مرد پسندیدہ ہے بوڑھا سخی، خوب دینے والا یا نوجوان خوبصورت لڑکی نے کہا بوڑھا نہیں بلکہ نوجوان خوبصورت ماں نے کہا۔
نوجوان تو تجھ کو غارت کرے گا اور بوڑھا تجھ کو خوب مال دے گا اور فضیلت والا بوڑھا بہت کچھ دینے والا ہے اس کے برابر چھوٹی عمر والا احسان جتانے والا کسی طرح نہیں ہو سکتا۔
لڑکی نے کہا ہائے اماں لڑکی تو لڑکے کو ہی پسند کیا کرتی ہے تو ماں نے کہا اے بیٹی جوان سخت پردے والا ہوتا ہے اور بہت ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے تو بیٹی نے کہا بوڑھا میری جوانی کو تباہ کردے گا اور میرے کپڑوں کو خراب کرے گا اور میری ہم عمروں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع فراہم کرے گا لیکن ماں اس پر دلائل کستی رہی آخر وہ مجبوراً مان گئی۔
اور حارث نے ڈیڑھ سو اونٹ، اور خادم، اور ہزار درھم پر شادی کرلی اور شب زفاف کی اور اپنے ساتھ لیکر چل پڑا ایک مرتبہ وہ حارث اپنی قوم کے درمیان میں سرداری کے ساتھ بیٹھا تھا اور لڑکی اس کے برابر تھی تو ایک بنی اسد کا نوجوان آیا اس کو دیکھ کر لڑکی نے ٹھنڈا سانس بھرا اور پھر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ پڑیں سردار نے اس کو کہا کیوں روتی ہے؟ کہا میرا اور بوڑھے کا کیا میل جو کمزور بے کار ہے سردار نے کہا تیری ماں تجھ کو گم کردے! سرسبز جگہ میں تو بھول ہے کیا تو اس کے پاس نعمتوں سے آراستہ نہیں ہے(۱)

---

(۱) مجمع الامثال للمیدانی ج ۱ص ۱۲۲

☆کسی دیہاتی نے کہا۔

**لا تنكحن عجوزا ان دعوك لها وان أتوك على تزويجها الذهبا**

کسی بوڑھی سے نکاح مت کر اگر وہ تجھ کو اس کے لئے دعوت دیں اور خواہ تجھ کو اس سے شادی پر سونا دیں

**وان اتوك وقالوا انها نصف فان اطيب نصفيها الذى ذهبا**

اور اگر وہ تیرے پاس آئیں اور کہیں کہ اس کی آدھی عمر ہے تو بے شک دو آدھوں میں سے اچھا آدھا جو تھا وہ تو چلا گیا(۱)

☆اور خضاب کے بارے میں آیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم خضاب استعمال کرو وہ تمہارے دشمن کے لئے رعب کی چیز ہے اور تمہاری عورتوں کے لئے پسندیدہ ہے۔

اور ابو عامر انصاری ؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو دیکھا کہ وہ مہندی کے ساتھ (سفیدی کو) بدلتے ہیں۔

کہا جاتا ہے مہندی استعمال کرنا اس کے لئے نگاہوں کو صاف کرتا ہے، سر درد کو ختم کرتا ہے اور قوت مردانہ زیادہ کرتا ہے لیکن

**تسود اعلاها و تابى اصولها وليس الى ردالشباب سبيل**

(بالوں کو خضاب سے) ان کا بالائی حصہ تو سیاہ ہو جاتا ہے لیکن جڑیں انکار کرتی ہیں اور جوانی کو واپس لانے کا کوئی راستہ نہیں ہے(۲)

☆محمود وراق کہتا ہے۔

**فما منك الشباب ولست منه وان ا سامتك لحيتك الخضابا** (۳)

اب جوانی تجھ میں نہیں رہی اور نہ تیرا اس سے کچھ تعلق رہا اگرچہ تیری داڑھی خضاب میں رنگیں ہو گئی۔

☆شاعر کہتا ہے۔

**قالت اراك خضبت الشيب قلت لها سترته عنك يا سمعى ويا بصرى**

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴۳ (۲) المستطرف ج ۲ ص ۹ (۳) المستطرف ج ۲ ص ۷

عورت نے کہا میں تجھ کو دیکھتی ہوں کہ تو نے بڑھاپے کو رنگ کر دیا ہے میں نے عورت کو کہا میں نے بڑھاپے کو تجھ ہی سے چھپایا ہے۔ اے میرے کان وآنکھ

فقهقهت ثم قالت من تعجبها  تكاثر الغش حتى صادفى الشعر

تو اس نے قہقہہ لگایا پھر کہا کون اس کو پسند کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ دھوکہ دہی زیادہ ہو گئی ہے یہاں تک کہ بالوں میں بھی(۱)

☆مرد کے بارے میں کہا جاتا ہے جب کہ وہ بوڑھا ہو جائے۔

ليله عسعس  وصبحه تنفس (۲)

اس کی رات (کالے بال) آخری سانس لے رہی ہے اور اس کی صبح (تروتازگی کے ساتھ) سانس لے رہی ہے

☆دوسرا شاعر کہتا ہے۔

عربت من الشباب و كنت غضا  كما يعرى من الورق القضيب

میں جوانی سے ننگا ہو گیا اور میں (سبز) ٹہنی تھا جس طرح کہ کٹے ہوئے پتے سے تروتازگی رخصت ہو جاتی ہے

ونحت على الشباب بدمع عيني  فما نفع البكاء ولا النحيب

اور میں نے جوانی پر آہ وزاری کی اپنی آنکھ کے آنسوؤں کے ساتھ لیکن رونے اور آہ وزاری نے کچھ نفع نہ دیا۔

فياليت الشباب يعود يوما  فاخبره بما فعل المشيب

ہائے کاش کہ جوانی ایک ہی دن کے لئے لوٹ آئے تو میں اس کو خبر دوں کہ بڑھاپے نے کیا کیا گل کھلائے(۳)

☆عبداللہ بن محمد بن عمران قاضی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا عورت کی جوانی پندرہ سال سے تیس سال تک ہوتی ہے اور تیس سے چالیس تک نفع حاصل ہوتا رہتا ہے پھر جب اس کے بعد کا دور شروع ہو جائے تو بس اس کا بیکار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

---

(۱، ۲، ۳) المستطرف ج ۲ ص ۹۔۸۔۷

☆نوشیروان کہتا ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ جب میں بوڑھا ہو جاؤں گا تو عورتیں میرا ساتھ چھوڑدیں گی تو خیر پھر میں بھی ان کا خیال چھوڑدوں گا(۱)

☆ایک شخص اپنے دوست کو کہتا ہے

اعنست نفسك حتى اذا اتيت على الخمس والا ربعينا

تو نے اپنے آپ کو شادی سے روکے رکھا یہاں تک کہ جب تو پینتالیس سال کا ہو گیا(تو پھر تجھ کو خیال آیا)

تزوجتها شارفا فخمة فلا بالرفاء ولا بالبنينا

اور تو نے عزت و شرف و فخر کے ساتھ شادی کی لیکن اب اتفاق و محبت یا اولاد کی نعمت حاصل ہونا مشکل ہے۔

فلا ذات مال تزوجتها ولا ولد ترتجى ان يكونا

اور نہ ہی تو نے کسی مال والی سے شادی کی اور نہ تجھ کو اولاد ہونے کی امید ہے اس سے

بها ابداً فالتمس غيرها لعلك تعطى بغث سمينا

لہذا کوئی اور اس کے سوا تلاش کر شاید تجھ کو کمزور کی جگہ موٹا مل جائے (۲)

☆ایک دیہاتی کہتا ہے۔

ان العجوز فارك ضجيعها تسيل من غير بكى د موعها

بے شک بڑھیا بغض رکھنے والی ہے اس کا ساتھ بغیر آواز نکالے آنسو بہاتا ہے۔

تمد والوجه فلا يطيحها كان من يضيفها يضيعها

وہ بڑھیا چہرہ چڑھائے رکھتی ہے اور شوہر اطاعت نہیں کرتا گویا کہ جو اس (بوڑھی) کی مہمانی کرے گا وہ اس کو ضائع کرے گا۔(۳)

☆یزد بن حکم بن ابی العاص کہتا ہے۔

فما منك الشباب ولست منه اذا سألتك لحيتك الخضابا

پس تجھ سے کچھ جوانی باقی نہیں رہی اور نہ تیرا اس سے کچھ تعلق رہا جب تجھ سے تیری داڑھی خضاب کو مانگے۔

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۷ ۴ (۲، ۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۵۰

**ومایرجوا الکبیر من الغوانی　　اذا ذهبت شیبة وشابا**

اور بوڑھا لڑکیوں کا خیال نہیں کر سکتا جب اس کی جوانی چلی جائے اور وہ بوڑھا ہو جائے (۱)

☆سعد بن ابی وقاص کالا رنگ داڑھی پر لگاتے تھے اور کہتے تھے۔

**اسود اعلاها و تابی اصولها　　فیالیت یسرو منها هو الاصل**

میں بالوں کا بالائی حصہ تو کالا کر دیتا ہوں لیکن ان کی جڑیں انکار کر دیتی ہیں کاش ان کی جڑیں دراصل کالی ہو جاتی (۲)

☆اسود بن دھیم کہتے ہیں۔

**لما رأیت الشیب عیب بیاضه　　تشببت وابتعت الشباب بدرهم**

جب میں نے سفیدی کو دیکھا کہ اس کی سفیدی بھی انتہائی سفید ہو کر عیب دار ہو گئی ہے تو میں جوان بن گیا اور جوانی ایک درھم میں خرید لی (۳)

☆محمود وراق کہتا ہے۔

**یا خاضب الشیب الذی　　فی کل ثالثة یعود**

اے سفیدی کو خضاب کرنے والے شخص جو ہر تیسرے دن میں اپنی اصل کی طرف لوٹ آتا ہے۔

**ان النصول اذا بد افکأنه شیب جدید**

بے شک خضاب اتر کر جب اصل سفید رنگ ظاہر ہو جاتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے نیا بڑھاپا آگیا ہو

**وله بدیهة روعة　　مکروهها ابدا عتید**

اور اس سفیدی کا اپنا ایک رعب ظاہر ہے اس کی مکروہ شکل (خضاب) ہمیشہ واپس ہو جاتا ہے۔

**فدع المشیب کما ارا د　　فلن یعود کما ترید**

پس بڑھاپے کی سفیدی کو چھوڑ دے جیسے بھی وہ آنا چاہے اور تو جیسے چاہتا ہے ایسے

---

(۱، ۲، ۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۵۱

کبھی بھی ہر گز نہیں لوٹے گا۔(۱)

ولقد اقول لشيبة ابصرتها　　في مفرقي فمنحتها اعراضي

اور بے شک میں اس سفیدی کو کہتا ہوں جس کو میں نے اپنی مانگ میں دیکھا کہ میں نے اس کو اپنا اعراض پیش کیا۔

عني اليك فلست من خير ولو　　عممت منك و مقارقي ببياض

کہ میں تجھ سے بری ہوں اس لئے کہ تو کوئی اچھی چیز نہیں ہے اگرچہ میں نے تجھ کو اپنی مانگوں میں سفیدی کے ساتھ رچالیا۔

ولقلما ارتاع منك وانني　　فيما الد وان فزعت لماضي

اور میں تو تجھ سے (اے بڑھاپے) بہت کم ڈرتا ہوں اصل تو میں گزری ہوئی (جوانی) سے جھگڑے اور گھبراہٹ میں ہوں

فعليك ماأستطعت الظهور بلمتي　　وعلى أن القاك بالمقراض (۲)

پس تیرے ذمے ہے کہ جتنا ہوسکے میرے سر کے بالوں میں ظاہر ہو اور مجھ پر ذمہ ہے تجھ سے قینچی کے ساتھ ملاقات کرتا رہوں۔

☆فرزدق شاعر کہتا ہے۔

تفاريق شيب في السواد لوامع　　وما خير ليل ليس فيه نجوم (۳)

سفیدی کی لکیری سیاہی میں یہ چمکنے والی ہوتی ہیں (کیونکہ) اس رات میں کوئی بھلائی نہیں جس میں ستارے نہیں۔

☆غیلاب بن سلم کہتا ہے۔

الشيب ان يظهر فان وراءه　　عمرا يكون خلاله متنفس

بڑھاپا اگر ظاہر ہو گیا تو (کوئی بات نہیں) بے شک اس کے پہلے اتنی عمر تھی جس کے بیچ میں بہت سے سانس لئے تھے۔

لم ينتقض مني المشيب قلامة　　ولنحن حين بداالب واكيس (۴)

نہیں جھڑی سفیدی مجھ سے تراشے کی طرح مگر جب ظاہر ہوئی تو ہم بڑے عقل

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۴۲ (۲، ۳، ۴) عیون الاخبار ج ۴ ص ۵۲۔

مند اور دانا ہو گئے۔

☆ حبیب طائی کہتا ہے۔

**نظرت الی بعین من تم بعدل لما تمکن حبها من مقتلی**

(محبوبہ نے) میری طرف دیکھا ایسے شخص کی آنکھ کے ساتھ جو عدل نہیں کرتا جب (محبوبہ کی) محبت مضبوط ہو گئی اپنے قتل سے بھی۔

**لما رأت وضح المشیب بلمتی صدت صدور مجانب متحمل**

(لیکن) جب اس نے بالکل صاف سفیدی کو میرے بالوں میں دیکھا تو اس نے مجھ سے ایسے اعراض کر لیا جیسے کنارہ کشی اور بوجھ اٹھانے والی ہو۔

**فجعلت اطلب وصلها بتطلف والشیب بغمز هابألا تفعلی** (۱)

میں برابر اس کے وصل کو پیار و محبت سے طلب کرتا رہا اور سفیدی اس کو انکار کرتی رہتی کہ ایسا نہ کر۔

**عیرتنی بشیب راسی نوار یا بنة العم لیس فی الشیب عار**

مجھ کو نوار نے میرے سر کی سفیدی سے عار دلائی اے میری چچازاد سفیدی میں کوئی عار نہیں ہے۔

**انما العار فی الفرار من الزحف اذا قیـــل ابن ابن الغرار** (۲)

عار تو جنگ سے بھاگنے میں ہے جب کہا جائے کہ کہاں سے ہے بھاگنے (کاراستہ) بھاگنے (کاراستہ)

شاعر کہتا ہے

**یقولون هل بعد الثلاثین صلعب فقلت وهل قیل الثلاثین صلعب**

**لقد جل قدر الشیب ان کان حکما بدت شیبة یعری مجن اللهو مرکب**

لوگ کہتے ہیں کہ کیا تیس سال بعد کھیل کود کی گنجائش ہے میں نے کہا تو کیا تیس سے پہلے کھیل کود ہے؟

بے شک بڑھاپے کی سفیدی کی مقدار ظاہر ہو گئی اگر یہ بات ہو کہ جب بھی سفیدی ظاہر ہو تو وہ کھیل کود سے خالی ہو۔

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۵۲ (۲) العقد الفرید ج ۲ ص ۳۲۰

# گیارہواں باب

## ہمبستری کے آداب میں

**قال اللہ تعالیٰ**

☆ **اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ . هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ . عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ. فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ . وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَ بْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَ سْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ. ثُمَّ اَتِمُّوْا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ. وَلَا تُبَاشِرُوْ هُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ. فِي الْمَسْجِدْ . تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ.**

روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو خدا کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے در گزر فرمایا اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو اور خدا نے جو چیز تمہارے لئے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ پیو۔ یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر نہ آنے لگے پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھتے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو یہ خدا کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔ سورہ بقرہ آیت ۱۸۷

☆ **وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ . قُلْ هُوَ اَذًى. فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ . وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ. فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ . اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ . نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ**

لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ. وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ. وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اور (لوگ) تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دووہ تو نجاست ہے بس ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریقے سے خدا نے تمہیں ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ کوئی شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔

☆حضرت قتادہؒ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے تھے (اور اس وقت آپ کی نو بیویاں تھیں) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ دن ورات کی ایک گھڑی میں اپنی سب بیویوں کے پاس چکر لگاتے تھے (اور اس زمانے میں آپ کی گیارہ بیویاں تھیں)

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انسؓ (خادم رسول) سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ اس کی طاقت رکھتے تھے فرمایا ہم گفتگو کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت ہے(۱)

☆حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو یوں کہے۔

**بسم الله اللهم جنبنا الشيطن وجنب الشيطان مارزقتنا**

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو تو ہمیں (اولاد) دے اس سے بھی شیطان کو دور رکھ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اگر ان کے باہمی میل جول سے کوئی اولاد پیدا ہوئی تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا(۲)

☆عتبہ بن عبید سلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

تم میں سے جب کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے تو پردہ برقرار رکھے اور جانوروں کی طرح بالکل برہنہ نہ ہو جائے(۳)

☆اور زوجیت کی خاص باتوں کو بھی رازداری میں رکھنا چاہیئے خصوصاً ہمبستری وجماع کے متعلق باتوں کا افشاء کسی طرف سے نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ بہت چھپانے کے لائق راز ہیں اور ان کو پھیلانا حرام ہے اسی وجہ سے حضرت ابی سعید خدری حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"لوگوں میں سب سے برا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک مرتبے کے

---

(۱) دونوں حدیثیں احمد وبخاری نے روایت فرمائی ہیں (۲) نسائی کے سوا جماعت نے روایت فرمایا (۳) ابن ماجہ نے روایت فرمایا۔

اعتبار سے وہ مرد ہوگا جو عورت کے پاس آئے اور وہ عورت جو مرد کے پاس آئے لیکن پھر آپس کے راز پھیلائیں"(۱)

☆ حضرت ابو ھریرۃؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے نماز پڑھی پھر سلام پھیر کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

تمہاری مجلسیں: کیا کوئی شخص تم میں ایسا ہے جو اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور دروازہ بند کرے اور پردہ گرا دے پھر نکلے اور بیان کرے کہے کہ میں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ یوں یوں کیا۔

لوگ خاموش ہو گئے

تو پھر حضور اکرم ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسی عورت ہے جو بیان کرتی ہو۔

تو ایک لڑکی ابھرے ہوئے پستانوں والی اپنے ایک گھٹنے کے بل کھڑی ہوئی تاکہ آپ ﷺ اس کو دیکھ لیں اور پھر اس کی بات کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ پھر اس کے بعد لڑکی نے کہا۔ ہاں اللہ کی قسم وہ لوگ بھی۔ بے شک۔ بیان کرتے ہیں اور یہ عورتیں بھی بے شک۔ بیان کرتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے والوں کی کس کے ساتھ مثال دی گئی ہے؟ بے شک جو بھی ایسا کرے اس کی مثال اس شیطان اور شیطانہ جیسی ہے کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے (چلتی) گلی میں ملے اور اپنی حاجت پوری کرلے اور لوگ ان کو دیکھ رہے ہوں(۲)

☆ حضور اکرم ﷺ اپنی عورتوں کے درمیان باری کے ساتھ جاتے تھے اور اللہ سے یوں دعا کرتے تھے۔

**اللهم هذا فعلي فيما املك فلا تلمني فيماتملك و لا املك**

اے اللہ یہ میرا فعل ہے اس چیز میں جس کا میں مالک ہوں پس آپ مجھے ملامت نہ فرمائیں اس چیز میں جس کے آپ مالک ہیں اور میں مالک نہیں ہوں۔

اور حضور اکرم ﷺ کا ارادہ ہوتا تھا کہ وہ ان کے درمیان خرچہ اور رات بسر کرنے

---

(۱) احمد و مسلم (۲) احمد و ابوداؤد امام احمد نے اسی کے مثل حدیث اسماء بنت یزید سے بھی روایت کی ہے

کی باری کو تو تقسیم فرماتے ہیں لیکن محبت میں برابری آپ کے بس کی بات نہیں اور واقعی آپ اس کے مالک بھی نہ تھے(۱)

☆ حضرت ابن سیرین مشہور تابعی اور خوابوں کے معبر ہیں یہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبیدہؓ سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا جس کا ترجمہ ہے

اور تم طاقت نہیں رکھتے کہ اپنی عورتوں کے درمیان عدل کر سکو اگرچہ تم حریص بھی ہو پس بالکل ہی پوری طرح کسی کی طرف نہ جھک جاؤ پھر اس کو چھوڑ دو لٹکی ہوئی چیز کی طرح۔ سورہ نساء ۲۹ آیت

تو حضرت عبیدہ نے فرمایا محبت اور ہمبستری۔

اور حضرت ابن عباس نے فرمایا مطلب ہے شہوت میں کوئی برابری نہیں کر سکتا خواہ وہ برابری کا حریص بھی ہو(۲)

☆ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابو الزبیر کی حدیث حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا پھر آپ اپنی زوجہ زینب کے پاس آئے اور اپنی حاجت ان سے پوری کی اور فرمایا۔

بے شک عورت سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں اور پیٹھ دیکر جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں پس جب تم میں سے کسی کی نظر کسی عورت پر پڑ جائے اور وہ اس کو اچھی محسوس ہو تو اپنی اہلیہ کے پاس آئے تو اس طرح دل کا (برا) خیال دفع ہو جائے گا۔(۳)

اسلام پردے کی جگھوں کو ہمیشہ پردے میں رکھنے کا حکم فرماتا ہے مگر معاملہ پردہ کھولنے کا تقاضہ کرے تو سنیئے حضرت بھز بن حکیم اپنے والد سے، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم پردہ داری کتنی کریں کتنی چھوڑیں فرمایا اپنی ستر کی جگھوں کو چھپاؤ سوائے اپنی بیوی اور باندی کے پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ اگر لوگ آپس میں ملے جلے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم

---

(۱) ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان۔ (۲) روضۃ المحبین ص ۱۷۱ (۳) امام مسلم نے ص ۸۴۳ پر تخریج فرمایا

طاقت رکھو کہ کوئی تمہیں نہ دیکھ سکے تو یہی (بہتر ہے) کہ وہ نہ دیکھے میں نے پھر عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی بالکل (اپنی اہلیہ کے ساتھ) تنہا ہو؟ تو آپ نے فرمایا اللہ زیادہ لائق ہے لوگوں کے مقابلے میں کہ اس سے حیاو شرم کی جائے (۱)

☆حضرت امام غزالی شافعی فرماتے ہیں

مناسب یہ ہے کہ مرد عورت کے پاس چار راتوں میں سے ایک مرتبہ ضرور آجائے یہ انصاف کے زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ عورتوں کی تعداد (شریعت میں) چار ہے لہذا اس حد تک تاخیر جائز ہے ہاں باقی حفاظت کے لئے کمی یا زیادتی کرے تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ اور عورت کی حفاظت بھی مرد پر واجب ہے اور اگر ایک دوسرے کی طرف مطالبہ اور خواہش نہ ہو تو مجبوری ہے نہ کرے (۲)

☆اور آپس میں کھیل کود کرنا، ہنسی دل لگی کرنا، اور نرمی و محبت سے پیش آنا، بوس و کنار کرنا اور مرد کا اپنی حاجت پوری ہونے کے بعد بھی اسی طرح ٹھیرے رہنا تاکہ عورت کی خواہش بھی پوری ہو جائے یہ سب کچھ مستحب ہے۔

ابو یعلی حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے ہمبستری کرے تو اس کو سیراب کرے اور جب آدمی اپنی حاجت پوری کرلے تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ عورت بھی اپنی حاجت پوری کرلے (۳)

☆حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا۔

میں اپنے آپ کو مجبور کرتا ہوں جماع (ہمبستری) پر اس امید سے کہ اللہ کوئی ایسی روح پیدا فرمادے جو اللہ کی تسبیح وذکر کرے (۴)

☆فقیہ ابولیث سمرقندی فرماتے ہیں گفتگو کرنا پانچ جگہوں پر مکروہ ہے نامناسب ہے پہلا جنازے کے پیچھے، دوسرا قرأت قرآن مجید کے وقت، خطبے کے وقت، چوتھا بیت الخلاء (یا غسل خانہ) میں پانچواں جماع (ہمبستری) کے وقت (۵)

---

(۱) ترمذی۔ حدیث حسن (۲، ۳) فقہ السنۃ ج ۲ ص ۹۰۔۱۸۹ (۴) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۰۱ (۵) بستان العارفین ص ۴۲۶

## درج ذیل مباشرت کے آداب حضرت العلامہ فقیہ امام ابو اللیث سمر قندیؒ کے بیان فرمودہ ہیں

☆ کہا جاتا ہے کہ جب آدمی جماع سے فراغت پالے تو ٹھنڈے پانی سے تھوڑی دیر تک نہ غسل کرے جب تک بالکل سکون نہ ہو جائے کیونکہ ورنہ بخار کا خطرہ ہے۔
پھر مناسب ہے کہ پہلے شرم گاہ کو دھوئے یہ جسم کی صحت اور بیماری و مصیبت سے حفاظت ہے۔
اور کہا جاتا ہے گرمیوں اور موسم خزاں میں زیادہ جماع کرنا بہت نقصان دہ ہے اور سردیوں اور موسم بہار میں زیادہ جماع اتنا نقصان دہ نہیں ہے۔
اور جماع پیٹ خالی ہونے کی صورت میں کم نقصان دہ ہے اور بھرے پیٹ کی حالت میں بہت نقصان دہ ہے اور جب بھرے پیٹ کی حالت میں جماع کرے اور اس سے عورت کو حمل ٹھیر جائے تو بچہ بوجھل جان اور جسم والا ہوگا (یعنی سست اور بھاری ہوگا) اور جب جماع خالی پیٹ کی حالت میں ہو تو بچہ ہلکے جسم و جان والا ہوگا (چست اور نشاط والا ہوگا) اسی وجہ سے جماع رات کے آخری حصے میں زیادہ بہتر ہے پہلے حصے کہ تاکہ پیٹ میں ہاضمہ ہو جائے۔
لیکن بھوک کی زیادتی معلوم ہو تو بھی مضر ہے بس درمیانی کیفیت مناسب ہے اور معدہ خالی ہونے کی طرف میلان ہو۔
☆ کہا جاتا ہے چار چیزیں عمر کو تباہ کر دیتی ہیں اور بسا اوقات ہلاکت کا ذریعہ بن جاتی ہیں پیٹ بھرے پر نہانا، سکھایا ہوا خالی گوشت کھانا، پیٹ بھرے ہونے پر جماع (ہمبستری) کرنا بڑھیا سے جماع کرنا۔
☆ اور جب جماع سے فارغ ہو جائیں تو کھڑے مت ہوں بلکہ دائیں طرف ہو جائیں اور دائیں کروٹ پر لیٹ جائیں یہ جسم کے لئے نفع مند ہے۔
☆ اور مرد کو مناسب نہیں ہے کہ جب تک اس سے دل لگی (چھیڑ چھاڑ) نہ کرے اور خواہش کو اس کی آنکھوں میں معلوم نہ کرلے اس وقت تک جماع میں شروع نہ ہو

اس لئے کہ یہ جسم کے نشاط کا ذریعہ ہے اور اولاد کے مکمل اعضاء کے ساتھ ہونے کا ذریعہ ہے۔

اور ہر شہوت و خواہش انسان کے دل کو سخت کرتی ہے مگر جب جماع ساتھ ہو تو پھر اس کے دل و نفس کو صفائی و اطمینان بخشتے ہیں اسی وجہ سے انبیاء کرامؑ اپنی زوجات کے ساتھ جماع فرماتے تھے۔

☆اور جماع سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں اور نقصانات بھی۔

فائدہ تو یہ ہے کہ جب آدمی کا دل اسی چیز کی طرف مائل ہو اسی کا خیال ستا تا رہے تو وہ ختم ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کسی غلط حرام جگہ دل کا میلان ہو جائے تو وہ بھی زائل ہو جاتا ہے اور دل سے وسوسوں کو دور کرتا ہے اور آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور طبعیت کے زخموں کو مندمل کرتا ہے۔

اور اس کے نقصانات یہ ہیں کہ بدن کو کمزور کرتا ہے آنکھوں کو کمزور کرتا ہے پنڈلیوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے، سر اور کمر میں تکلیف ہو جاتی ہے خصوصاً جس کی طبعیت میں ٹھنڈک اور خشکی ہو لہذا جماع کم ہی نفع دہ اور تعریف کے لائق ہے۔

☆اور جماع کے وقت بات کرنا بہت ہی نقصان دہ ہے اس سے بچے کے بہرہ ہونے کا خطرہ ہے اگر نطفہ عین کلام کے وقت ٹھہر جائے اور مناسب ہے کہ جماع کے وقت ضرورت کی جگہ کے علاوہ پورا جسم پردے میں ہو اس لئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

تم میں سے کوئی جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہو جایا کرے

اور کہا جاتا ہے کہ اگر وہ پردے میں نہ ہوں گے بلکہ برہنہ ہوں گے تو بچے میں شرم و حیا کم رہ جائے گی۔

☆ کہا جاتا ہے کہ بڑھیا (زیادہ عمر والی کے ساتھ) جماع بدن کو کمزور کرتا ہے بڑھاپے کو جلد لاتا ہے اور مریضہ سے جماع کرنے والے پر بیماری کا ڈر ہے مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ شہوت غالب ہو اور بعض اطباء نے جماع کے بعد بغیر غسل کے دوبارہ جماع کو نامناسب و مکروہ لکھا ہے یا اسی طرح بغیر غسل کے سونے کو بھی نامناسب لکھا ہے لیکن ہمارے نزدیک (امام ابولیث سمرقندی) کوئی حرج نہیں ہے اور سلامتی کی امید ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے اس معاملے میں آسانی فرمائی ہے اگر اس میں

کوئی نقصان ہوتا تو اس کی اجازت نہ فرماتے۔
اور مرد کو کھڑے ہو کر جماع نہ کرنا چاہیئے یہ جسم کو کمزور کرتا ہے۔

## امام العلماء امام غزالیؒ کے بیان فرمودہ آداب مباشرت و جماع

اور مستحب ہے کہ جماع سے پہلے گفتگو دل لگی کرے اور انس و محبت وغیرہ کی باتیں کرے اور اس کو مائل کرے پھر حاجت کے وقت اپنے سر کو ڈھانپ لے اور آواز بند کردے پھر جب مرد اپنی حاجت پوری کرلے تو اپنی اہلیہ کو مہلت دے یہاں تک کہ وہ بھی اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے پھر آدمی فارغ ہو اور ماہواری میں جماع نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے لیکن ماہواری کی حالت میں بھی بوس و کنار اور ساتھ سونا وغیرہ سب کر سکتا ہے صرف جماع سے اجتناب کلی کرے۔ اور پیچھے کے مقام کو استعمال نہ کرے اس لئے ماہواری کی حالت میں حرام ہونے کی وجہ سے جو گندگی ہے وہ پیچھے کے مقام میں ہمیشہ پائی جاتی ہے اور وہ اس لئے کہ ماہواری کی حالت میں جماع سے بھی سخت ترین گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ آؤ تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو یعنی جس وقت میں چاہو (احناف کے ہاں مطلب ہے جس کیفیت کے ساتھ مباشرت کرو اٹھے، بیٹھے لیٹے آگے سے پیچھے سے لیکن مقام کھیتی ہو یعنی نشوونما کا ہو لہذا پیچھے کے مقام سے صحیح نہیں) اسی طرح مرد اس کے جسم سے نفع اٹھا سکتا ہے ماہواری کی حالت میں ستر پر کپڑا ڈال کر جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور ماہواری والی کے ساتھ کھانے پینے ساتھ سوئے وغیرہ وغیرہ۔

اور آداب میں سے ہے کہ عزل نہ کرے (عزل کہتے ہیں کہ مباشرت کے وقت جب انزال ہونے لگے تو عضو باہر نکال لے اور پانی باہر گر جائے اس کے متبادل آج کل دوسرے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں)

اگر عزل کرے بھی تو علماء میں سے بعض نے اس کو جائز رکھا ہے بعض نے کہا ہے کہ اگر بیوی اس کی اجازت دے تب تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے

صحیحین میں حضرت جابرؓ سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم عزل کرتے تھے اور قرآن بھی نازل ہو رہا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہم عزل کرتے تھے یہ بات حضور ﷺ کو پہنچی تو حضور ﷺ نے منع نہ فرمایا۔

## علامہ ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد میں فرماتے ہیں

بہر حال جماع اور قوت مردانہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اسوہ بہترین اسوہ تھا صحت بھی اس سے محفوظ رہتی ہے اور لذت سرور نفس بھی حاصل ہوتا ہے اور جو مقاصد اس سے مطلوب ہیں وہ بھی حاصل ہوتے ہیں۔

اور اس کے مقاصد اصلیہ تین ہیں۔

(۱) نسل کی حفاظت۔ جب تک یہ عالم بر قرار رہے نوع انسانی کی بقاء رہے۔

(۲) پانی کو نکالنا۔ جس کا روکنا نقصان دہ ہے بدن کے لئے۔

(۳) خواہش کو پورا کرنا۔ لذت حاصل کرنا، نعمت سے فائدہ اٹھانا اور یہ تیسرے نمبر کے فائدے کے لئے جنت میں یہ نعمت ہوگی پہلے دو وہاں مقصود نہیں ہوں گے اور ماہرین اطباء کا خیال ہے کہ جماع اسباب صحت میں سے ایک ذریعہ ہے حکیم جالینوس کا کہنا ہے جو ہر منی پر غالب آگ اور ہوا ہے اور اس کا مزاج تر، گرم ہے۔ اسلئے کہ یہ اس خون سے بنتی ہے جس سے اعضاء رئیسہ کو غذا ملتی ہے اور جب ثابت ہو گیا کہ منی کو جسم انسانی میں فضیلت حاصل ہے تو اسکو نکالنا جائز نہیں ہے سوائے نسل کے لئے یا اپنی اس قوت اور خواہش کو سکون بخشنے کے لئے اس لئے کہ اگر خواہش کی صورت میں بھی یہ مادہ بھرا رہے گا تو اس سے امراض خبیثہ جنم لیں گے مثلاً وسوسے خیالات فاحشہ، جنون، مرگی وغیرہ اور جب اس مادے کا زور ختم ہو جائے گا تو یہ امراض بھی دفع ہوں گے اسی وجہ سے طبعیت میں احتلام کا اثر ہوتا ہے۔

بعض بزرگوں کا کہنا ہے تین چیزوں کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔

چلنا پھرنا۔ اگر ہو سکے تو وقت مقرر کرلے اور اس پر مداومت کرے اور دوسرا کھانا پینا

اس لئے کہ اگر یہ ترک کرے گا تو آنتیں تنگ ہو جائیں گی اور تیسرا جماع اس کو بھی نہ چھوڑے کیونکہ جب کنویں کا پانی نہیں نکالا جاتا تو اس کا پانی چلا جاتا ہے۔ محمدؒ بن ذکریا فرماتے ہیں جس نے لمبی مدت تک جماع کو چھوڑ دیا اس کے اعصاب کی طاقت کم ہو جائے گی اور مسامات بند ہو جائیں گے اور عضو تناسل میں فتور پڑ جائے گا۔

ابن قیم کے ملفوظات ختم ہوئے۔

نکاح کے منافع میں سے ہے۔

نگاہوں کا پست ہو جانا، نفس کو خواہش سے روکنا، اور حرام سے پاکدامنی ملنا، اور اسی طرح عورتوں کے لئے بھی یہ فوائد ہیں۔

اور اس سے دنیا و آخرت دونوں میں نفع ہے اسی وجہ سے حضور اکرم ﷺ فرماتے تھے

تمہاری دنیا میں سے مجھے عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں (۱)

اور امام احمد کی کتاب الزھد میں تو اس حدیث کے اندر یہ عمدہ لفظ بھی موجود ہیں۔

کھانے پینے سے خواہ صبر کر لیکن عورتوں سے مت صبر کر۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو نکاح پر اکسایا! فرمایا۔

شادی کرو اس لئے کہ میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر کثرت میں فخر کروں گا (۲)

اور حضرت ابن عباسؓ کا فرمان ہے۔

اس امت میں سب سے زیادہ اچھی تعداد عورتوں کی ہے۔ (۳)

اور حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

میں عورتوں سے شادی کرتا ہوں، سوتا ہوں، بیدار ہوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، چھوڑتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے (۴)

تم میں سے جو شادی کی اہلیت رکھتا ہو وہ شادی کر لے اس لئے کہ وہ نگاہ کو پست اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور جو طاقت نہ رکھے اس پر روزے لازم ہیں اس لئے کہ وہ شہوت کے ختم کرنے کا ذریعہ ہے (۵)

جب حضرت جابرؓ نے ایک غیر کنواری سے شادی کر لی تو حضور ﷺ نے ان کو فرمایا۔ ”تو نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی“ (۶)

اور ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک کی حدیث سے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

---

(۱) احمد و نسائی نے تخریج فرمائی حاکم نے صحیح قرار دیا (۲) بیہقی، ابوداؤد، نسائی نے تخریج فرمائی (۳) بخاری (۴) بخاری و مسلم (۵) بخاری و مسلم (۶) بخاری و مسلم

جو شخص ارادہ کرے کہ اللہ سے طاہر و مطہر (پاکیزہ) ملے تو وہ آزاد عورتوں سے شادی کرے(۱)

اور ان ہی کی سنن میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

دو محبت کرنے والوں کے لئے ہم نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھتے(۲)

☆ اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

دنیا سامان ہے اور دنیا کے سامان میں سب سے بہتر چیز صالح عورت ہے(۳)

☆ حضور ﷺ اپنی امت کو کنواری، حسین اور دیندار عورتوں سے شادی پر ابھارتے تھے سنن نسائی میں حضرت ابو ھریرہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا عورتوں میں سب سے بہتر کون سی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا۔

وہ جب تو اس کی طرف دیکھے تو وہ تجھ کو خوش کردے اور جب تو حکم کرے تو اطاعت کرے اور اپنے نفس اور تیرے مال میں جن چیزوں کو تو ناپسند کرے وہ بھی تیری ممانعت نہ کرے(۴)

☆ اور صحیحین میں انہی سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

عورت سے شادی کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے حسن و جمال کی وجہ سے، دینداری کی وجہ سے تو دین والی کے ساتھ کامیاب ہو جا (ورنہ) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں(۵)

☆ اور حضور ﷺ بچے جنم دینے والی سے نکاح کی ترغیب دیتے تھے اور بانجھ کو ناپسند فرماتے تھے اسی طرح سنن ابی داؤد میں حضرت معقل بن یسار سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا میں ایک حسب، نسب والی حسین و جمیل عورت سے مبتلائے محبت ہو گیا ہوں لیکن وہ بانجھ ہے کیا میں اس سے شادی کرلوں تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں وہ پھر دوبارہ آیا اور پوچھا آپ ﷺ نے

---

(۱) ابن ماجہ (۲) ابن ماجہ، حاکم بیہقی (۳) مسلم (۴) نسائی، احمد (۵) بخاری، مسلم

پھر منع فرمایاوہ پھر تیسری مرتبہ بھی آیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔
شادی کرو بہت محبت کرنے والی بچے جننے والی سے کیونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا(۱)

☆ترمذی میں مرفوعاً انہی سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔
چار چیزیں رسولوں کی سنت سے ہیں نکاح، مسواک، عطر، مہندی(۲)
اور جماع سے پہلے مناسب ہے کہ بوس وکنار دل لگی کر کے اس کو اچھی طرح برانگیختہ کرلے۔

☆ابوداوٗد اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کا بوسہ لیتے اور ان کی زبان چوستے تھے(۳)

☆اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے بوس وکنار سے پہلے جماع سے منع فرمایا۔

☆ حضور اکرم ﷺ بسا اوقات اپنی تمام بیویوں سے ایک ہی غسل سے مباشرت (جماع) فرمالیتے تھے اور بسا اوقات ہر ایک کے پاس غسل بھی فرماتے تھے لہذا حضرت انس سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ۔
حضور اکرم ﷺ ایک غسل کے ساتھ تمام بیویوں کے پاس چکر لگا لیتے تھے(۴)

☆ابوداوٗد نے اپنی سنن میں حضرت ابو رافع جو آپ ﷺ کے غلام تھے ان سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک رات اپنی تمام بیویوں کے پاس چکر لگایا اور ہر ایک کے پاس غسل کیا میں نے آپ سے پوچھا اگر آپ ایک ہی غسل فرماتے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزہ اور اطہر اور اچھا ہے(۵)

☆جماع کرنے والے کے لئے مشروع ہے کہ جب جماع کے بعد دوبارہ ارادہ ہو تو بیچ میں (کم از کم) وضوٗ کرلے جیسے کہ حضرت امام مسلم اپنی صحیح میں ابو سعید خدری کی حدیث سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔
تم میں سے جب کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور پھر دوبارہ ارادہ کرے تو چاہیئے کہ وہ

---

(۱)ابوداوٗد، نسائی (۲)ترمذی، احمد (۳)ابوداوٗد، احمد (۴) مسلم (۵)ابوداوٗد، ابن ماجہ

وضو کرلے(۱)

☆اور جماع کے بعد غسل اور وضوء میں نشاط چستی، نفس کا اچھا ہونا، طہارت وپاکیزگی کا کمال، حرارت عزیزیہ جو پہلے جماع سے بدن میں منتشر ہوگئی ہے اس کو واپس جمع کرنا اور نظافت و ستھرائی کا حصول جو اللہ کو پسند ہے و صحت کی حفاظت وغیرہ امور حاصل ہوتے ہیں

☆اور جماع میں سب سے نفع مند صحبت و جماع وہ ہے جو ہضم کے بعد ہو اور بدن انسانی گرمی وسردی کے درمیان معتدل ہو اور خشکی وتری میں معتدل ہو اور خالی اور بھرے ہونے میں بھی معتدل ہو اور جماع نقصان دہ ہے جب جسم بھرا ہو اور اس کی نسبت جب خالی ہو تو نقصان کم ہے اسی طرح رطوبت کے وقت نقصان زیادہ ہے بنسبت خشکی کے، اور گرمی کے وقت نقصان زیادہ بنسبت سردی کے اور مناسب یہ ہے کہ جب خواہش عروج کو پہنچ جائے اور انتشار کامل حاصل ہو بغیر کسی تکلف اور فکر کے اور بغیر بار بار نظر کرنے اور مناسب نہیں ہے کہ جماع کی خواہش کو از خود ابھارے اور بتکلف حاصل کرے اور جب پانی کی شدت ہو جائے اور خواہش غالب ہو جائے تو ضرور مباشرت کرے اور بڑی عمر اور چھوٹی عمر والی سے جماع سے بچے جن کے مثل سے عام طور پر مباشرت نہیں کی جاتی اور اس سے بھی بچے جس میں شہوت نہ ہو۔

اسی طرح مریضہ، بدشکل، بغض رکھنے والی سے بھی احتراز کرے کیونکہ ان سے مباشرت کرنا تقوی کو کمزور کرتا ہے اور جماع کو کمزور کرتا ہے اور جن اطباء نے کہا غلط کہا کہ غیر کنواری سے جماع زیادہ نفع مند ہے بنسبت کنواری کے اور حافظے کے لئے متناسب ہے یہ تجزیہ غلط ہے یہ عقل مندوں کے خلاف ہے اور شریعت اور طبعیت سلیمہ کے خلاف ہے۔

☆کنواری سے جماع میں خاصیات ہیں اور اس کے درمیان اور شوہر کے درمیان کمال تعلق ہے اور کنواری لڑکی کا دل شوہر کی محبت سے پر ہوتا ہے اور اس کنواری

---

(۱) مسلم

کی محبت اس شوہر اور اس کے علاوہ کسی اور میں تقسیم نہیں ہوتی اور یہ بات غیر کنواری کو حاصل نہیں اور حضور ﷺ نے بھی حضرت جابر کو فرمایا تو نے کنواری سے شادی کیوں نہیں کی اور اللہ نے اہل جنت کی عورتوں میں کمال والی حور عین کو فرمایا جن کو ان کے شوہر سے پہلے کسی نے چھوا تک نہ ہوگا۔ اور حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا اگر آپ ایسے درخت کے پاس سے گزریں جس سے چر لیا گیا ہے اور ایسے کے پاس سے جس سے چرا نہیں گیا تو آپ کس میں اپنے اونٹ کو چرائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس سے نہیں چرا گیا (۱)

اور یہ حضرت عائشہؓ کی مراد خود تھیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان واحد کنواری سے نکاح فرمایا تھا باقی غیر کنواریاں تھیں۔

☆ محبوبہ بیوی سے جماع کرنا بدن کو نشوونما میں خوشی کی وجہ سے بڑھاتا ہے باوجود زیادہ طاقت کے زائل ہونے کے اور کینہ بغض والی سے جماع بدن کو کھو دیتا ہے اور قوی کو کمزور کرتا ہے باوجود طاقت کم خرچ ہونے کے اور حائضہ (ماہواری والی) سے جماع تو طبعاً شرعاً ہر طرح حرام ہے اس کے بہت سے نقصانات ہیں اطباء نے بھی اس سے بہت منع فرمایا ہے۔

☆ جماع کی بہترین صورت یہ ہے کہ اچھی طرح عورت سے دل لگی بوس و کنار کر کر اس کو لٹا دے اور مرد اوپر چھا جائے اسی وجہ سے کہ یہ نیچے فرش ہوتی ہے اس کو فراش کہا گیا ہے جیسے آپ ﷺ نے بھی فرمایا الولد للفراش بچہ فراش کے لئے ہے (۲)

اور یہ طریقہ مرد کے عورت پر کمال قدرت کا مظہر ہے جیسے اللہ نے فرمایا الرجال قوامون علی النساء مرد عورتوں پر زیادہ قدرت والے ہیں اسی طرح کہا گیا ہے۔

ادا رمتها كانت فراشا يقلني　　وعند فراغي خادم يتملق

جب میں اس کو ڈالوں تو وہ بستر ہو جائے مجھے کم کردے اور میری فراغت کے

---

(۱،۲) بخاری

وقت خادم سے جو خوشامد کرتا ہے
اس طرح اس باب کے شروع میں احل لکم سورہ بقرہ آیت ۱۸۷ مع ترجمے کے گزری جو اسی موضوع پر دلالت کرتی ہے۔

☆اور جماع کا یہ طریقہ کہ مرد نیچے ہو اور عورت اوپر یہ بالکل فطرت سلیمہ کے خلاف اور نوع مذکر کو مؤنث کرنے کے برابر ہے اور اس طرح پوری طرح پانی نہیں نکلتا بسا اوقات وہ عضو میں رہ جاتا ہے اور وہاں بیماری پھیلاتا ہے۔ اور بعض مرتبہ عورت کی شرم گاہ سے رطوبت نکل کر مرد کے عضو میں چلے جاتے ہیں وہ بھی بیماری کے اسباب ہیں اور یہ بھی کہ رحم عورت کشش ماء کی قدرت نہیں رکھتا اور یہ بھی کہ عورت طبعاً و شرعاً مفعول بہا ہے اور اس طرح خلاف لازم آتا ہے۔

☆اور پچھلے مقام میں حاجت پوری کرنا کسی بھی نبی کی شرع میں جائز نہیں ہوا اور سنن ابی داوٗد میں حضور ﷺ کا فرمان حضرت ابی ھریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

ملعون ہے وہ شخص جو عورت کے پچھلے مقام میں آئے(۱)

اور احمد و ابن ماجہ کے یہ الفاظ ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ اس آدمی کی طرف نظر نہ فرمائیں گے جو عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے(۲)

☆ترمذی و احمد میں ہے جو حائضہ عورت کے پاس آیا (اس سے جماع کیا) یا عورت کی دبر میں (پچھلے مقام میں) یا کسی نجومی کے پاس آیا تو اس نے اس چیز کا کفر کیا جس کو محمد پر نازل کیا گیا ہے(۳)

☆اور (مصنف وکیع) میں ہے مجھے زمعہ بن صالح نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے والد نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

بے شک اللہ حق بات سے حیا نہیں فرماتے تم عورتوں کے پاس ان کے پچھلی طرف

---

(۱) ابو داوٗد و احمد (۲) احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان (۳) ترمذی، ابن ماجہ، احمد ابو داوٗد

سے نہ آؤ (۱)

ترمذی میں علی بن طلق سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

عورتوں کے پچھلے مقام میں نہ آؤ بے شک اللہ حق سے شرم نہیں فرماتے (۲)

☆ اور ابن عدی کی کامل میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرفوعاً منقول ہے کہ عورتوں کے پچھلے مقام میں نہ آؤ (۳)

☆ حسن بن علی جوھری کی حدیث میں روایت ہے حضرت ابوذر سے مرفوعاً کہ جو مردوں یا عورتوں کے پچھلے مقام میں آیا بے شک اس نے کفر کیا۔

☆ حضرت جابرؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ۔

اللہ سے حیا کرو بے شک اللہ حق سے حیا نہیں فرماتا عورتوں کے پچھلے مقام میں نہ آؤ (۴)

☆ حضرت بغوی فرماتے ہیں ہمیں ھدبہ نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں ہمیں ھمام نے بیان کیا کہ حضرت قتادہ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے پچھلے مقام میں حاجت پوری کرے تو فرمایا مجھے عمرو بن شعیب نے بیان کیا اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

یہ چھوٹی لواطت ہے (۵)

☆ مسند میں بھی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا میں ہلاکت میں پڑ گیا پوچھا کس چیز نے ہلاکت میں ڈال دیا عرض کیا گزشتہ رات میں نے کجاوہ بدل دیا (مراد ہے کہ پچھلی طرف سے اگلے جائز مقام میں میں نے مباشرت کی جو جائز ہے) تو حضور ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا پھر آیت نازل ہوئی کہ ﴿فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ کہ اپنی کھیتی میں (جو اگلا مقام ہے) جہاں سے چاہو آؤ یعنی آگے سے یا پیچھے سے لیکن ماہواری کی حالت اور پیچھے مقام سے بچو۔

☆ مسند میں ابن عباس سے مروی ہے یہ آیت نساء کم حرث لکم انصار کے ان

---

(۱) ترغیب وترھیب (۲) ترمذی، دارمی، ابن حبان (۳) احمد (۴) دارقطنی ھیثمی طبرانی (۵) احمد

لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا
عورت کے پاس ہر حال میں آؤ جب کہ فرج (اگلی شرم گاہ) میں ہو (اور ماہواری نہ ہو)(۱)

☆ترمذی میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔
اللہ اس شخص کی طرف نظر نہ فرمائیں گے جو کسی آدمی یا عورت کے پچھلے مقام میں حاجت پوری کرے(۲)

☆عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں ہمیں عبداللہ بن لھیعہ نے مشرح بن ھاعان سے، انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
ملعون ہے وہ شخص جو عورتوں کے پچھلے مقام میں آئے(۳)

☆نقصان دہ جماع کی دو قسمیں
(۱) نقصان دہ شرعاً (۲) طبعاً

شرعاً :۔ حرام ہے اس کے کچھ مراتب ہیں بعض بعض سے سخت ہیں اور تحریم عارضی اس کے اندر تحریمی لازمی سے زیادہ سخت ہے عارضی تحریم جیسے احرام کی حالت میں، روزہ، یا اعتکاف کی حالت میں مباشرت کرنا اسی طرح مظاہر کا کفارہ سے پہلے جماع کرنا اور حائضہ سے جماع کرنا اور یہ سب اپنی بیوی سے کرے تو حرام عارضی ہے یعنی ان اوقات واسباب کے بعد حرام نہیں لہذا ان میں حد زناء نہیں ہے۔

اور تحریمی لازمی کی دو قسمیں ہیں ایک تو اس کے حلال کی طرف کوئی بھی راستہ نہیں ۔ جیسے ذوات المحارم بہن ماں پھوپھی وغیرہ وغیرہ یہ سب سے فحش اور بری صورت ہے اس کے اندر قتل واجب ہے امام احمد بن حنبل وغیرہ اور اس بارے میں حدیث مرفوع ثابت ہے کہ آپ نے ایسے شخص کے قتل کا حکم فرمایا۔
دوسری قسم جس کا حلال ہونا ممکن ہو جیسے اجنبیہ۔ پھر اگر شوہر والی ہو تو اس سے

---

(۱) احمد (۲) ترمذی نے تخریج فرمایا (۳) اس کی سند حسن ہے ابن عدی نے "الکامل" میں اس کو تخریج فرمایا

وطی میں دو حق ہیں ایک اللہ کا ایک شوہر کا اگر زبردستی ہو تو تین ہیں ایک خود اس کا بھی، اور اگر اجنبی نہ ہو بلکہ اس کے گھر والے خاندان سب ہوں تو چار حق ہیں ایک ان کا بھی لہذا یہ قسم اپنے درجات کے ساتھ حرام میں زیادہ ہوتی جائے گی۔

اور نقصان دہ طبعاً کی بھی دو قسمیں ہیں ایک تو کیفیت کی وجہ سے جیسے گزرا حیض وغیرہ وغیرہ دوسری قسم جو مقدار کی وجہ سے نقصان دہ ہو جیسے جماع کی کثرت یہ قوت کو ختم کرتا ہے اور پٹھوں کو نقصان دیتا ہے، رعشہ کو پیدا کرتا ہے، فالج، تشنج کو لاتا ہے، قوت بصارت اور تمام قوتوں کو کمزور کرتا ہے حرارت عزیزیہ کو بجھاتا ہے، جریان کو پیدا کرتا ہے، اور فضلات مؤذیہ کو بہانے میں قوت ضائع ہوتی ہے۔

☆اس کام کا بہترین وقت :۔ معدہ میں غذاء کے ہضم ہونے کے بعد کا ہے اور بھوک کے اندر حرارت غریزیہ کو ضعیف کرتا ہے اور نہ ہی سیری کی حالت میں مناسب ہے یہ بہت سے امراض پیدا کرتا ہے نہ تھکاوٹ کے بعد، نہ حمام سے نکلنے کے بعد، نہ عورت کے ماہواری سے فراغت کے فوراً بعد، نہ انفعال نفسانی کے وقت جیسے غم، رنج، شدت خوشی

اور بہترین وقت وہ ہے کہ رات کا ایک تہائی یا دو تہائی حصہ گزر جانے کے بعد جب غذاء ہضمہ ہو جائے تو پھر شروع کرے اس کے بعد غسل یا وضوء کرلے اور پھر سو جائے اس سے اس کے قوی واپس اس کی طرف لوٹ آتے ہیں اور اس کے بعد زیادہ حرکت یا کام بالکل نہ کرے یہ انتہائی نقصان دہ ہے (یہاں تک امام ابن قیم جوزیہ کا کلام پورا ہوا جو امام غزالی کے کلام کے بعد شروع ہوا تھا)

☆ صحیح میں ہے کہ حضرت سلیمان بن داودؑ نے ایک رات میں اپنی نوے بیویوں سے ہمبستری فرمائی۔

اور صحیحین میں مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی سب بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور وہ نو تھیں اور بسا اوقات ان پر ایک ہی غسل سے سب کے پاس آتے جاتے اور بسا اوقات ہر ایک کے پاس غسل بھی فرما لیتے تھے (۱)

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۲۱۴

## مرد کا اپنی بیوی کے پاس آنا

ابن حزم فرماتے ہیں کہ مرد پر فرض ہے کہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور کم از کم ایک پاکی کے زمانے میں ایک مرتبہ تو ضرور کرے اگر قادر ہو ورنہ وہ اللہ کا نافرمان ہے اس لئے کہ فرمان ہے ﴿فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ یعنی جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تم کو حکم کیا ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے جو ابن حزم کا ہے

لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں اس پر جماع واجب نہیں ہے اس لئے کہ یہ مرد کا ہے لہذا اس پر واجب نہیں اور امام احمدؒ نے فرمایا نصاکہ چار مہینے میں ضرور ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے ایلاء کرنے والے کے لئے چار مہینے میں ایک مرتبہ کم از کم ضروری ہے اور جب شوہر اپنی بیوی سے کہیں سفر پر جائے اور کوئی عذر نہ ہو تو اس کو لوٹ آنا اور یہ کرنا ضروری ہے اور امام احمد اس کے لئے چھ مہینے کی مدت مقرر فرماتے ہیں آپ سے پوچھا گیا مرد بیوی سے کتنی مدت زیادہ سے زیادہ دور رہ سکتا ہے فرمایا چھ مہینے پھر اگر اس کے پاس بیوی واپسی کے لئے خط لکھے اور وہ واپس نہ آئے تو قاضی (جج) اس میں جدائی کرواسکتا ہے (لیکن حنفیہ کا مذہب نہیں ہے) یہاں اہمیت کے پیش نظر ذکر کر دیا گیا

☆ حضرت معاویہؓ کا فرمان ہے میں نے عورتوں میں کوئی بھی (بات یا) ضرورت دیکھی تو ضرور اس کے چہرے میں معلوم ہو جاتی ہے(۱)

☆ ایک عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی کہ وہ اس کے پاس کم آتا ہے تو شوہر نے کہا میں اور تو حضرت عمرؓ کے فیصلے پر اتفاق کر لیتے ہیں تو عورت نے کہا حضرت عمرؓ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اگر مرد اپنی بیوی کے پاس ایک پاکی میں ایک دفعہ بھی اس کے لئے آجاتا تو اس نے عورت کا حق ادا کر دیا(۲) (لیکن بعد میں دوسرے واقع سے حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ ہوا کہ چار راتوں میں سے ایک دفعہ آنا ضروری ہے)

☆ احنف فرماتے ہیں جب تم چاہو کہ عورتوں کے ہاں خوب حصہ و لطف اٹھاؤ تو

---

(۱، ۲) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۵

نکاح علی الاعلان کرواور پھر اخلاق سے پیش آتے رہو(۱)

☆ایک عورتوں کے ماہر نے کہا۔ عورت کی لذت اس کی خواہش کے بقدر ہے اور اس کی غیرت وحیااس کی محبت بقدر ہے(۲)

☆ کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں سب سے زیادہ مرد کے نزدیک شریف وہ ہے جو اس سے دور رہے اس لئے کہ مرد پر خواہش کا غلبہ ہوتا ہے اور عورت اس سے بے نیاز ہوتی ہے(۳)

(لیکن یہ خصلت عورتوں کی شرعاً طبعاً صحیح نہیں اگر شوہر کو ناراض کردے تو وہ اللہ کی لعنت میں داخل ہو جاتی ہے)

☆(اے خاتون) رک رک کر پیش ہو یہ تیرے لئے زیادہ چاہت کا سبب بنے گا اس مثال کی اصل یوں پیش آئی کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو کہا جب میں تجھے مائل کروں تو رک رک کر پیش ہو یہ زیادہ چاہت کا ذریعہ ہو گا(۴)

☆ایک شخص نے کہا

مطیات السرور فوق عش    الی عشرین ثم قف المطایا

خوشی کی سواریاں دس سے بیس سال تک کی مدت میں ہیں پھر سواریوں کو ٹھیرالے

فان جزت السیر فسر قلیلا    وبنت الاربعین من الوزایا (۵)

پھر بھی اگر چلنا چاہے تو تھوڑا تھوڑا چل اور چالیس سال کی عمر والی تو مصائب میں سے ہے۔

مجاھد سے منقول ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے جماع کی اتنی طاقت دی گئی ہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو اتنی قوت دی گئی ہو اور حضرت ابن عمر سے ہی منقول ہے آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس قوت کا اتنا حصہ ملا ہے جو سوائے نبی ﷺ کے کسی کو نہیں ملا(۶)

☆خلف بن تمیم کہتا ہے میں نے سفیان سے سنا وہ فرماتے تھے جس نے عورتوں کے جسموں سے محبت رکھی وہ کامیاب نہ ہوا(۷)

☆حضرت عمر بن خطابؓ ایک مرتبہ مدینے کے راستے میں سے گزرے تو ایک کو یہ

---

(۱،۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۹۶ (۳) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۱۰ (۴) مجمع الامثال للمیدانی ج ۱ ص ۱۶۲ (۵) المستطرف ج ۲ ص ۲۹۴ (۶) نزھۃ الفضلاء تھذیب سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۲۵۸ (۷) نزھۃ الفضلاء ج ۱ ص ۲۵۸

کہتے ہوئے سنا۔

**دعتني النفس بعد خروج عمرو الى اللذات فاطلع التداعا**

مجھے نفس نے عمرو کے نکلنے کے بعد بلایا لذتوں کی طرف پھر وہ مطلع ہو گئے جھانک کر

**فقلت لها عجلت فلن تطاعي ولو طالت اقامته رباعا**

تو میں نے اس (نفس) کو کہا تو نے جلدی کی ہے تیری ہر گز اطاعت نہ ہو گی اور اگرچہ ان (عمرو) کا ٹھہرنا اچھی حالت میں طویل ہو گیا

**احاذران اطيعك سب نفسي ومخزاةً تجللني قناعا**

میں ڈرتی ہوں کہ تیری (اے نفس) اطاعت کروں گی تو میرے نفس کو گالی دی جائے گی اور رسوائی کا سامنا ہو گا جو مجھ کو دوپٹے سے ظاہر کر دے گا۔

حضرت عمرؓ نے سن کر حکم فرمایا تو عورت کو حاضر کر دیا گیا پوچھا کس چیز نے تجھ کو منع کر دیا؟

عرض کیا حیا اور اپنی عزت کے اکرام نے۔

تو حضرت عمرؓ نے فرمایا بے شک حیا اسی لئے ہے کہ بری رنگین باتوں پر دلالت کرے جس نے حیا کی وہ پوشیدہ رہا اور جو پوشیدہ رہا وہ اللہ سے ڈرا جو ڈرا اس کے ساتھ وعدہ (جنت) پورا کیا جائے گا۔

پھر حضرت عمرؓ نے اس کے شوہر کو لکھا کہ اس کو گھر رکھے (۱)

☆ایک شخص کہتا ہے

**فاياك اياك العجوز و وطاها فما هو الا مثل سم الا راقم**

پس بچ بچ بڑی عمر والی سے اور اس سے وطی کرنے سے نہیں وہ سوائے سانپوں کے زہر کی طرح (۲)

☆لوگوں کا کہنا ہے کہ جب کسی کا ارادہ ہو کہ اس کی اولاد سخت ہو تو عورت کو غصہ

---

(۱) مکارم الاخلاق لابن الدنیا ص ۸۳ (۲) المستطرف ج ۲ ص ۲۹۴

دلائے پھر اس سے جماع کرے یا گھبراہٹ میں ڈال دے پھر مباشرت کرے (۱)

☆ قوت باہ کے بارے میں حضرت امام مالکؒ بن انس کے نزدیک جماع کا ذکر چھڑا تو حضرت نے فرمایا وہ تیرے چہرے کا نور ہے، تیری پنڈلی کا گودا ہے (جو ہر ہے) لہذا اس کو کم کرو یا زیادہ کرو (۲)

☆ دانشمند اطباء کا کہنا ہے جس کا جماع کم رہا وہ صحیح بدن دان اور نکھری جلد والا اور طویل عمر والا شخص ہو گا (۳)

☆ عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنی باندی کو بلایا لیکن اس کے ساتھ جماع پر قادر نہ ہو سکا تو یہ شعر کہا۔

القلب يطمع والاسباب عاجزة　　والنفس تهلك بين العجز والطمع

قلب (دل) خواہش کرتا ہے لیکن اسباب ساتھ نہیں دیتے اور نفس عجز و خواہش کے درمیان ہلاک ہو رہا ہے (۴)

☆ حضرت علیؓ کا فرمان ہے جو شخص طویل بقاء (عمر) کا ارادہ رکھتا ہو وہ صبح کا ناشتہ جلدی کرے اور عشائیہ مؤخر کرے چادر ہلکی رکھے (قرض کا بوجھ ہلکا رکھے بلکہ نہ رکھے) اور عورتوں سے صحبت کم کرے (۵)

☆ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ جب شام ہو جاتی تو اپنا کوڑا اٹھاتے اور مدینے کا چکر لگاتے اگر کوئی نامناسب بات دیکھتے تو اس کو منع فرماتے اسی طرح ایک رات مدینے کا گشت فرما رہے تھے ایک عورت پر گزر ہوا جو اپنے مکان کی چھت پر تھی اور کہہ رہی تھی۔

تطاول هذا الليل واخضل جانبه　　وارقني ان لا خليل ألاعبه

یہ رات طویل ہو گئی اور اس کا کنارہ تر و غمناک ہو گیا (یعنی خود میں نمناک ہو گئی) اور مجھے بیدار رکھا اس بات نے کہ کوئی دوست نہیں جس سے میں ہنسی کھیل کروں۔

فو الله لولا الله رب غيره　　لموك من هذا السرير جوانبه

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۱۰ (۲، ۳) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۴ (۴) عیون الاخبار ج ۴ ص ۹۶ (۵) بستان العارفین ص ۳۶۸

پس اللہ کی قسم اللہ کے سوا کوئی پروردگار نہیں البتہ اس چارپائی (جس پر میں ہوں تیرے غم کی وجہ سے) کے کنارے متحرک ہیں

**فحافة ربي والحيا يصدني وا کرم بعلي ان تفال مراکبه**

اپنے پروردگار کے خوف اور حیا مجھے مانع ہے اور میرا شوہر اکرام والا (شاید کہ) اس کی سواریاں آجائیں

مراد ہے کہ اس کا شوہر کہیں گیا ہوا ہے اس کے فراق میں لڑکی غمناک ہے۔

پھر اس نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا اور کہا یہ غم واندوہ جو مجھ پر طاری ہے عمر بن خطابؓ پر تو آسان ہے (یعنی ان کو ہماری فکر کرنی چاہیئے)

تو اسی وقت میں دروازہ کھٹکا لڑکی نے پوچھا کون ہے جو ایک گمنام عورت کے پاس اس گھڑی میں آیا ہے کہا دروازہ کھولو لڑکی نے انکار کر دیا لیکن جب کھولنے کے لئے زیادہ اصرار ہو گیا تو لڑکی نے کہا۔ اللہ کی قسم اگر امیر المؤمنین پہنچ جائیں تو میں تجھے ان سے سزا دلواؤں گی تو جب آپ نے اس کی پاکدامنی کا یہ کردار دیکھا تو فرمایا دروازہ کھولو میں امیر المؤمنین ہی ہوں۔ لڑکی نے کہا آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں آپ امیر المؤمنین نہیں ہیں حضرت عمرؓ نے آواز سے دوبارہ کہا تو پھر لڑکی نے جان لیا کہ وہی ہیں تو پھر لڑکی نے آپ کے لئے دروازہ کھول دیا آپ نے فرمایا اے لڑکی کیا کہہ رہی تھی تو لڑکی نے جو پہلے کہا تھا وہ لوٹا دیا۔ آپ نے پوچھا تیرا شوہر کہاں ہے عرض کیا فلاں فلاں لشکر جنگ میں ہے تو آپ نے اس لشکر کے کمانڈر کے پاس لکھا کہ فلاں بن فلاں کو وہاں سے رخصت کر دو میرے پاس جب وہ آیا تو حضرت عمر نے فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔

پھر حضرت عمرؓ اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے پاس آئے اور پوچھا اے میری بیٹی عورت شوہر سے کتنے مہینے ملاقات کے بغیر رہ سکتی ہے عرض کیا ایک مہینے، دو مہینے تین مہینے اور چوتھے مہینے میں صبر لبریز ہو جاتا ہے تو حضرت عمرؓ نے پھر لشکر کے لئے یہی مدت مقرر فرمادی اور اللہ عزوجل نے ایلاء کی مدت جو چار مہینے مقرر فرمائی ہے یہ بالکل اس کے مطابق ہے ایلاء کہتے ہیں شوہر قسم کھالے کہ میں اپنی زوجہ کے پاس چار مہینے (یا اس سے زائد) مدت تک بیوی کے پاس نہ آؤں گا اگر اس

کو چار مہینے گزر گئے اور قریب نہیں آیا تو طلاق (جدائی) ہو جاتی ہے اگر آگیا تو طلاق نہیں بلکہ قسم ٹوٹ جاتی ہے اس کا کفارہ ضروری ہے۔

☆ محمد بن معین غفاری سے مروی ہے کہ ایک خاتون حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور عرض کیا اے امیر المؤمنین میرا شوہر دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو (بارگاہ الٰہی میں) کھڑا رہتا ہے اور مجھے گوارا نہیں کہ میں عبادت کی وجہ سے اس کو شکوہ و شکایت کروں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا بہترین شوہر ہے آپ کا شوہر

عورت نے اپنا مدعا اسی طرح دوبارہ بیان کرتی رہی اور حضرت عمرؓ یہی جواب مرحمت فرماتے رہے آخر حضرت کعب اسدی نے عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ عورت اپنے شوہر کی شکایت کر رہی ہے (نہ کہ اس کی تعریف کر رہی ہے جیسے آپ خیال کر رہے ہیں) کہ وہ اپنے بستر سے جدا ہو کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں (اور حقوق زوجیت پورا نہیں کرتے)

حضرت عمر نے کعب کو فرمایا جیسے آپ ان کے کلام کو سمجھے ہیں اسی طرح آپ ہی انکے درمیان فیصلہ فرمایئے تو حضرت کعب نے شوہر کو حاضری کا حکم فرمایا حاضر کر دیا گیا اور حضرت کعب نے اس کو فرمایا۔ یہ عورت آپ کی شکایت کرتی ہے اس نے پوچھا کیا کھانے میں یا پینے میں آپ نے فرمایا نہیں۔

تو اس وقت عورت ہی یوں گویا ہوئی۔

یا ایها القاضی الحکیم رشده　　الهی خلیلی عن فراشی مسجد

اے حکمت والے فیصلے والے قاضی میرے دوست کو اس کی مسجد نے میرے بستر سے غافل کر دیا ہے

زهده فی مضجعی تعبده　　نهاره ولیله ما یرقده

اس کی عبادت نے اس کو میری خواب گاہ سے بے پرواہ کر دیا ہے اور اس کا دن و رات اس کو سونے نہیں دیتا

ولست فی امر النساء احمده

اور عورتوں کے معاملے میں، میں اس کی تعریف نہیں کرتی

توپھر کچھ سن کر شوہر نے بھی کہا۔

**زهدت في فراشها وفي الحجد　　اني امرؤ اذهلني ماقد نزل**

اس کے بستر اور خواب گاہ سے میں غافل ہو گیا بس میں ایسا آدمی ہوں جس کو بھلادیا اس نے جو نازل ہوا

**في سورة النحل وفي السبع الطول　　وفي كتاب الله تخريف جلل**

سورہ نحل اور فاتحہ میں　اور اللہ کی کتاب میں خوف دلانا ہے اور ڈرانا ہے

پھر حضرت کعبؓ نے فرمایا۔

**ان لها حق عليك يا رجل　　تصيبها في اربع لمن عقل**

بے شک اس کا تجھ پر حق ہے اے شخص　چار راتوں میں　تو اسکے پاس ضرور جا (یہ نصیحت) عاقل کے لئے ہے۔

**فاعطها ذاك و دع عنك العلل**

لہذا اس کو یہ اس کا حق دے اور حیلے، بہانے چھوڑ

پھر حضرت کعبؓ　نے فرمایا بے شک اللہ نے مرد کے لئے چار عورتوں تک سے شادی حلال فرمائی لہذا تین راتیں تیرے لئے　ہیں اور چوتھی رات اس کے لئے ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم (اے کعب)　تیرے دو معاملوں میں کس پر زیادہ تعجب کروں؟ تیرے معاملے کو سمجھنے پر یا تیرے فیصلے پر۔ بس جا میں نے تجھے بصرہ کا قاضی بنادیا (۱)

☆ نفسیاتی اسپیشلسٹ (آپس میں دل لگی اور کھیل کود) کے بارے میں کہتے ہیں

جان لے کہ مرد کے لئے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ عورت سے محبت و خواہش رکھے اور نرمی و ملائمت کا سلوک رکھے ایک آدھ مرتبہ بلکہ ہر وصال کے وقت ضروری ہے کہ محبت والفت کو نیا اجاگر کرے

---

(۱) کتاب الاذکیاء ابن جوزی ص ۲۳۷

اور جب کہ گونگے جانور حیوانات ایسا کرتے ہیں تو انسان تو اس کا زیادہ لائق ہے بلکہ اس سے زیادہ کرے اور ظاہر ہے کہ حیوانات اس بارے میں انسان سے بہت کم علم ہیں لیکن وہ پھر بھی پہلے ایک دوسرے سے کھیل کو دالفت و محبت اور ایک دوسرے کو اکساتے ہیں۔

اور عام مثال ہے کہ وہ شوہر جو برا ہے لیکن عورت کے ساتھ ہنسی مذاق دل لگی کرتا ہے وہ اس اچھے شوہر سے بہتر ہے جو ترش رو بنا رہتا ہو۔ لیکن ہم اپنی اکڑ کی وجہ سے اس سے محروم ہیں لہذا مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی محبوبہ کے نفس میں عشق و محبت و فریختگی کو اپنے پر اکسائے اور اس کی عقل و دل کو اپنی طرف مائل و فریفتہ کرے یہاں تک اس کو برانگیختہ کرے وہ بالکل پوری طرح مباشرت کے لئے تیار ہو جائے اور اس سے صرف اپنی لذت ہی دوبالا نہیں ہوتی بلکہ عورت کو تکلیف کا احساس بہت ہی کم ہو جاتا ہے اور دونوں طرف سے لذت وسرور کا کیف رہتا ہے۔

اور بعض ناصحین کا قول ہے کہ اس معاملے میں بیوقوف، عاجز اور برا شخص وہ ہے جو اپنی عورت سے حاجت پوری کرے بغیر اس کو مانوس کیئے، اس سے دل لگی کھیل کود کیئے بغیر۔

اور مرد کو اپنی حاجت پوری کرنے کے اندر عورت کی حاجت کا بھی پورا خیال رکھنا چاہیئے تاکہ وہ بھی سکون واطمینان حاصل کرے، اس لئے مرد کو توقف وانتظار سے کام لینا چاہیئے۔

اس طرح ایک ماہر نفسیات کا کہنا ہے۔

اس آپس کی محبت والفت و دل لگی کی جنسی میدان میں بہت بڑی اہمیت ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ شادی کے بعد اکثر دیکھنے میں آتا ہے چند دنوں میں دونوں رفیق حیات ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں اس کا سبب صرف جہالت یا آپس میں ایک دوسرے کے دل و نفس کا خیال نہ رکھنا ہے آدمی بستر پر اپنے چہرہ پھیر کر لیٹ جاتا ہے اور خراٹوں کی وادی میں پہنچ جاتا ہے اور اس وقت عورت طرح طرح کے خیالات کا شکار ہوتی ہے اس کو معاملے کے عین مطابق محسوس ہوتا ہے کہ شوہر کو اس سے الفت و محبت نہیں اور اسی افسوس میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہتا

ہے اور شوہر اپنے محبت و الفت کے نازک مواقع گنواتا رہتا ہے اپنے کو بھی محروم رکھتا ہے اور اسی طرح اس کے لئے بھی وبال جان ہوتا ہے اس لئے کہ یہ لطف وسرور دونوں کی باہمی شرکت اور ایک دوسرے سے کھل کر، ظاہر ہوتا ہے اور عورت کی خواہش و طلب صرف قرب تن نہیں ہوتا بلکہ وہ ہنسی مذاق، بوس وکنار اور میٹھی میٹھی باتوں سے بہت مانوس وخوش ہوتی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام کیا فرماتے تھے فرمایا مسواک۔

اور شاید یہ آپ اپنے دانتوں کی صفائی کے لئے فرماتے تھے تاکہ اپنی اہلیہ سے ملنے کے وقت بوسے میں سانس کے ساتھ بدبو محسوس نہ ہو قربان جایئے آپ پر کس قدر اہلیہ کی الفت و محبت کا خیال رکھتے تھے اور گھر میں داخل ہونے اور خصوصاً نکلنے کے وقت بہت اچھا ہے کہ آدمی اپنی اہلیہ کے ساتھ بوس وکنار سے باہمی عہد کرلیں کہ خواہ ابھی عارضی طور پر جدا ہورہے ہیں لیکن محبت والفت سینے میں موجود ہے۔

☆ حضرت علیؓ سے جماع کی صفت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا پردے اکٹھے ہوجاتے ہیں اور حیا اٹھ جاتی ہے اور آنکھوں میں جنونی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اس پر قائم رہنے (اور خواہش پوری کرنے سے جسم کو سرور حاصل ہوتا ہے) اور ناکام ہونے سے ندامت ہوتی ہے اس کے حلال کا ثمرہ اچھی اولاد ہوتا ہے۔

**اور اذالم یکن فی منزل المرء حرة مدبرة ضاعت مروء ة داره**

جب آدمی کے گھر میں آزاد عورت نہ ہو جو (گھر کے امور کا بھی) انتظام کرنے والی ہو تو اس کے گھر کی حرمت ورونق ضائع ہوجاتی ہے۔

(یہاں آزاد مراد ہے جو باندی نہ ہو۔ آج کل کی فیشن پرست آزاد مراد نہیں ہے)

☆اور مباشرت کا بہترین وقت جب انسان کا جسم تھکاوٹ سے دور ہو اور جسم وجان میں فرحت چین ہو۔ اور یہ کیفیت عام طور سے فجر صادق کے بعد (صبح کی اذان سے تقریباً گھنٹہ قبل) حاصل ہوتی ہے اس وقت میں دونوں خوشی اور تھکاوٹ سے پاک ہوتے ہیں اور نیند کا بھی غلبہ ختم ہوجاتا ہے۔

☆تاکہ انسان اپنی جنسی قوت کو آخری عمر تک اپنی شریکہ حیات کے استعمال کرتا ہے

اور یہ چیز ہفتہ میں دو یا تین بار ہونا بہتر ہے اور دن رات میں ایک دفعہ سے زائد بہت غلط ہے اور لیکن جب بھی ضرورت ہو تو پہلے اچھی طرح اہلیہ کو اس پر تیار کرے اور یہ کہ دن رات میں ایک دفعہ یہ بھی صرف شادی کے مہینے میں رکھے ورنہ اس کے بعد ہفتہ میں دو یا تین دفعہ سے زائد نہ اختیار کرے خصوصاً جب زندگی چالیس سال سے گزر جائے۔(۱)

---

(۱) تحفۃ العروس ص ۲۴۴

# بارہواں باب

## ولادت اور اولاد کے بارے میں

اللہ عزوجل اپنے بندے پیغمبر ذکریا علیہ السلام کی دعائے اولاد کو قرآن مقدس میں ذکر فرماتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لاَ تَذَرْنِىْ فَرْداً وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

اور زکریا (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ سورہ انبیاء آیت ۸۹

وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَآءِ ىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِراً وَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا. يَرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ. وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا.

اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما۔

جو میری اور اولاد یعقوب کی میراث کا مالک ہو اور (اے) میرے پروردگار اس کو خوش اطوار بنائیو۔ (سورہ مریم آیت ٦۔۵)

☆ ابو داوُدؒ اپنی سنن میں عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ بے شک میرا یہ لخت جگر بیٹا میرا شکم اس کے لئے برتن رہا، میرے پستان اس کے لئے مشکیزہ رہے اور میری گود اس کے لئے گھر ہے اور اب اس کے باپ نے مجھ کو طلاق دیدی اور اب اس کو بھی مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا تو ہی اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو شادی نہ کرے (۱)

☆ صحیحین میں حضرت براء بن عازبؓ کی حدیث سے مروی ہے کہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی کے بارے میں حضرت علی، حضرت جعفر (حضرت علی کے بڑے بھائی) اور

---

(۱) ابوداؤد اور احمد نے یہ حدیث تخریج فرمائی اور اس کی سند حسن ہے۔

حضرت زید جھگڑنے لگے (ہر ایک اپنے پاس اس بچی کو رکھنا چاہتا تھا کیونکہ یہ ننھی جان یتیم ہو چکی تھی) حضرت علیؓ نے فرمایا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں یہ میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے حضرت جعفر نے فرمایا یہ میرے چچا کی بیٹی بھی ہے اور اس کی (حقیقی) خالہ بھی میرے نکاح میں ہے لہذا یہ میرے پاس آئے گی حضرت زید نے فرمایا یہ میری بھتیجی ہے (اس لئے میں اس کا حقدار ہوں) تو حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ "خالہ ماں کے برابر ہے" لہذا حضرت جعفرؓ کو مل گئی (۱)

☆ حضرت یحیٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا کہ حضرت عمرؓ کی ایک بیوی تھی جس سے ایک لڑکا عاصم بن عمر پیدا ہوا پھر حضرت عمرؓ نے عورت کو (کسی جائز وجہ سے) جدا کر دیا پھر حضرت عمر جدائی کے بعد ایک دفعہ مسجد میں آئے تو بچہ (عاصم) مسجد کے صحن میں کھیل کود رہا تھا حضرت عمرؓ نے بچے کو بازو سے تھاما اور اپنے آگے سواری پر بٹھا کر لے جانے لگے تو پیچھے سے بچے کی نانی (والدہ کی طرف سے) آئی اور بچہ واپس لینے کے لئے حضرت عمرؓ سے جھگڑنے لگی حضرت عمرؓ اور یہ عورت دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس اپنا فیصلہ لائے

حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے عورت نے بھی کہا میرا بیٹا ہے

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا (اے عمرؓ) عورت کا راستہ چھوڑ دو بچہ اس کو دیدو۔ تو حضرت عمرؓ نے خاموشی اختیار فرمائی

(امام مالک نے اپنی مؤطا میں اس کو روایت فرمایا)

اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا۔

ماں زیادہ شفیقہ اور نرم اور مہربان اور خوب پرورش کرنے والی اور بچے کے لئے بھلی ہوتی ہے لہذا جب تک یہ شادی نہ کرے یہی اس کی زیادہ حقدار ہے (۲)

(اور حضرت ابو بکرؓ کے فرمودہ اسباب ہی والدہ کے لئے چھوٹے بچے کے زیادہ حقدار ہونے کے لئے کافی ہیں)

☆ ایک خاتون حضرت عمرؓ کی بارگاہ خلافت میں آئی اور عرض کیا

**خلوا الطريق يا عباد الرحمن اخير بالمؤمنين بالشان**

اے رحمٰن کے بندوں! میرا راستہ چھوڑ دو تاکہ میں اپنی حالت کی خبر امیر المؤمنین کو دوں

---

(۱) بخاری ترمذی، ابو داؤد، احمد، بیھقی نے اس کو تخریج فرمایا۔ (۲) فقہ السنۃ ج ۲ ص ۳۴

**الحمل حول والرضان حولان**

کہ ماں بچے کو سال تک تو اپنے شکم میں رکھتی ہے اور دو سال دودھ پلاتی ہے۔

پھر خاتون بیٹھ کر عرض گزار ہوئی

کہ یہ میرا بیٹا اس کے لئے میرا شکم برتن رہا اور میری رانیں اس کے لئے گھر رہیں میرے پستان اس کے لئے پانی کا مشکیزہ رہے پھر جب یہ کچھ بڑا ہو گیا اور بھلائی کو پہنچ گیا تو اب اس کا والد ارادہ کرتا ہے کہ اس کو مجھ سے چھین لے۔

حضرت عمرؓ نے بچے کو دیکھا کہ وہ جوانی کے قریب ہے جس کو لڑکپن میں کہہ سکتے ہیں تو والد اس کے والد کے لئے لڑکے کا حکم فرمادیا(۱)

(تو ان دو تین قصوں سے معلوم ہوا کہ اگرچہ ابھی دودھ پینے کے قابل ہو تو ماں کے پاس رہے گا تاکہ وہ اس کی خوب پرورش کر سکے اور ماں ہی محبت کی وجہ سے باپ سے زیادہ پرورش اور دیکھ بھال کر سکتی ہے لیکن بچہ جب پرورش کی ضرورت سے مستغنی ہو جائے تو اب اس کو ادب و تعلیم کی ضرورت ہے جو ماں محبت کی وجہ سے کما حقہ پورا نہیں کر سکتی بلکہ سختی کے مواقع میں ماں کی مامتا رکاوٹ بن جائے گی اس لئے حضرت عمرؓ نے بھی ایسے وقت میں باپ کے لئے لڑکے کا حکم فرمایا)

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان جب آپ کو حضرت فاطمہؓ کی خوشخبری دی گئی

کہ ریحان (خوشبو کا نام) ہے جو میں سونگھ رہا ہوں اور اس کا رزق اللہ پر ہے(۲)

(یعنی آنے والا بچہ اپنے ساتھ اپنا رزق بھی لاتا ہے منصوبہ بندی والوں کو رزق کا خوف نہیں کرنا چاہئیے)

## حضرت اما غزالیؒ کے ہاں ولادت کے پانچ آداب

پہلا ادب یہ ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر زیادہ خوش نہ ہو اور لڑکی کی پیدائش پر غمگین نہ ہو (جو کفار کی رسم ہے) پتا نہیں اللہ نے کس میں زیادہ اچھائی رکھی ہو کتنے ہی لڑکے والے تمنا کرتے ہیں کہ اب ان کے ہاں اور لڑکا پیدا نہ ہو یا اب لڑکی پیدا ہو

---

(۱) مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا ص ۱۷۱ (۲) العقد الفرید ج ۲ ص ۴۴۲

اور لڑکیوں میں اللہ نے ثواب بھی بہت رکھا ہے۔

حضرت انسؓ حضور اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اور وہ جب تک اس کے پاس رہیں ان سے یہ شخص اچھا سلوک کرتا رہے تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے (ساتھ میں آپ نے اپنی شہادت اور اس کے ساتھ کی انگلی ملا کر اشارہ فرمایا)

دوسرا ادب یہ ہے کہ پیدائش کے بعد نو مولود کے کان میں اذان کہے۔

تیسرا ادب یہ ہے کہ اس کا اچھا نام تجویز کرے اور جس کا نام برا ہو اس کا نام بدل دینا مستحب ہے (آپ ﷺ نے اکثر ایسا فرمایا ہے)

چوتھا ادب یہ ہے کہ لڑکے کی پیدائش پر دو بکریوں اور لڑکی کی پیدائش پر ایک بکری کے ساتھ عقیقہ کرے اور پھر اس کے بالوں کے وزن کے بقدر سونا چاندی کا صدقہ کرے (اگر اللہ نے فراخی دی ہو ورنہ قرض وغیرہ لیکر کرنا صحیح نہیں)

پانچواں ادب یہ ہے کہ بچے کے منہ میں کھجور کا ٹکڑا کسی بزرگ کے منہ سے چبوا کر ڈال دیا جائے یا کوئی اور میٹھی نرم چیز۔

یہ حضور اکرم ﷺ کے فعل مبارک سے ثابت ہے(۱)

☆ حضرت معاویہؓ نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ اے ابو بحر اولاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے انہوں نے جواب دیا (وہ) ہمارے دلوں کے پھل (پھول) ہیں، ہمارے شانوں کے لئے ستون ہیں اور ہم ان کے لئے بچھی ہوئی زمین ہیں، اور سایہ کرنے والے آسمان ہیں اگر وہ آپ سے کچھ طلب کریں تو آپ مرحمت فرمائیے اور اگر وہ غصے میں ہوں تو ان کو راضی کیجئے وہ آپ کو محبت (اور اس کا صلہ) دیں گے اور اپنی کوششوں سے آپ کو خوش کر دیں گے اور آپ ان سے تنگ دل نہ ہوں ورنہ وہ آپ کی زندگی اجیرن کر دیں گے۔ اور آپ کی وفات کی آس لگا بیٹھیں گے۔

تو حضرت معاویہؓ نے (جواب سنکر) فرمایا: اللہ کی قسم اے احنف آپ میرے پاس

---

(۱) (موعظۃ المؤمنین من) احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۱۱۲

آئے تو میں یزید پر غصے سے بھرا ہوا تھا لیکن آپ نے سارا غصہ رفو کر دیا۔
جب احنف وہاں سے چلے گئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے لڑکے یزید کے لئے دو لاکھ درہم اور دو سو کپڑے بھیجے تو یزید نے ان میں سے ایک لاکھ درہم اور سو کپڑے احنف بن قیس کو بھیج دیئے اور داد تحسین دی(۱)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے صاحبزادے سالم کے ساتھ ہر جگہ تشریف لے جاتے تھے لوگوں نے کچھ نکتہ چینی شروع کی تو حضرت عبداللہ نے فرمایا۔

**یلومونني فی سالم والومهم        وجلدة بین العین والانف سالم (۲)**

لوگ مجھے سالم کے بارے میں ملامت کرتے ہیں اور میں ان کو ملامت کرتا ہوں اور آنکھ اور کان کے درمیان کی جلد صحیح سالم ہے۔(اور کوئی عیب نہیں ہے لہذا ملامت کرنا صحیح نہیں ہے)

☆ خس نے اپنی بیٹی سے پوچھا کہ کون سی عورت بہتر ہے؟ عرض کیا جس کے شکم میں بچہ ہو، اپنی گود میں بچہ لئے ہو اس کے پیچھے بچہ چلتا ہو(۳)

☆ ابن اعرابی نے ابی شبیل سے روایت کیا ہے کہ ہمارے پاس ایک شخص تھا جس کی اولاد سب لڑکیاں ہی تھیں (شروع میں) اسکی بیوی نے ایک لڑکی کو جنم دیا شوہر نے صبر کیا پھر لڑکی ہی کو جنم دیا شوہر نے پھر صبر کیا عورت نے پھر جو لڑکی کو جنم دیا تو شوہر اس کو چھوڑ کر قریب ہی کسی دوسرے مکان میں منتقل ہو گیا عورت نے جب یہ ماجرا دیکھا تو کہا۔

**مالا بی الذلفاء لا یاتینا        وهو فی البیت الذی یلینا**

کیا ہے ابوذلفاء کو کہ وہ ہمارے پاس نہیں آیا اور وہ ہم سے قریبی مکان میں ہے۔

**یغضب ان لم نلد البنینا        وانما نعطی الذی اعطینا**

وہ غصہ ہوتا ہے اس بات پر کہ ہم نے لڑکوں کو جنم نہیں دیا اور جب کہ ہم تو وہی دیتے ہیں جو ہمیں دیا جاتا ہے۔

شوہر نے بیوی کا جب کلام سنا تو اس کا دل خوش ہو گیا اور واپس بیوی کے پاس آگیا(۴)

---

(۱،۲) العقد الفرید ج۲ص ۴۔۳۴۳ (۳) کتاب ذیل الامالی والنوادر ص ۱۰۷ (۴) مجمع الامثال للمیدانی ج ا ص ۶۴

☆اصمعی کہتے ہیں کہ خلیفہ منصور کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جو چور تھا خلیفہ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو لڑکے نے کہا۔

بدی یا امیر المؤمنین اعیذھا بمقویك من عار علیھا یشینھا

اے امیر المؤمنین میں اس اپنے ہاتھ کو اپنے حق وعزت کی پناہ میں دیتا ہوں اس عار سے جو اس کو عیب زدہ کردے گا۔

فلا خیر فی الدنیا ولا فی نعیمھا اذا ماشمال فارقتھا یمینھا

پھر دنیا اور اسکی نعمتوں میں کوئی خیر و بھلائی نہیں رہے گی جب بائیں ہاتھ کو دایاں اپنے سے بچھڑتا پائے گا۔

خلیفہ نے کاٹنے والے کو حکم دیا اے لڑکے کاٹ یہ اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے اور اللہ کے حقوق میں سے ایک حق ہے اس کو چھوڑنے کا کوئی جواز و راستہ نہیں۔

پھر لڑکے کی ماں نے کہا یہ میرا اکلوتا ہے اور یہی میرا سب کچھ ہے اور مجھے کما کر کھلانے والا ہے۔

خلیفہ نے کہا تیرا اکلوتا بہت برا اکلوتا بیٹا ہے اور تیرا کمانے والا بھی بہت برا کمانے والا ہے تیرا جو کچھ بھی ہے بہت برا ہے۔اے لڑکے کاٹ

ماں نے پھر فریاد کی اے امیر المؤمنین اچھا آپ بتائیں آپ کا کوئی گناہ ہے جس کی آپ اللہ سے مغفرت چاہتے ہوں ؟

فرمایا ہاں۔

ماں نے کہا تو پھر اس گناہ کے بدلے میں یہ لڑکا مجھے عطا کر دیجئے اللہ آپ کے گناہ کی مغفرت فرمائے(۱)

☆ابو الاسود کی بیوی ام عوف نے اپنے بچے کا جھگڑا زیاد کے دربار میں پیش کیا ابو الاسود اور اس کی بیوی ام عوف دونوں بچے کو لینے پر جھگڑ رہے تھے تو ابو الاسود نے اپنا مدعا بیان کیا کہ میں نے اس کو اس کی ماں سے پہلے اٹھالیا تھا اور اس کو اس کی ماں کے اپنے پاس رکھنے سے پہلے میں نے اپنے پاس رکھ لیا تھا پھر اس کی ماں نے اپنا مدعا بیان کیا

---

(۱) کتاب الاذکیاء لابن جوزی ص ۲۴۷

میں نے اس کو جنم دیا خواہش و محبت سے اور بڑی تکلیف کی حالت میں جنم دیا اور اس (باپ) نے تو بڑی آسانی سے اس کو اپنا بنالیا جب کہ میں انتہائی بوجھ کے ساتھ کتنے عرصے اٹھائے پھرتی رہی۔

آخر زیاد نے فیصلہ سنایا اے خاتون تو ہی اس کی زیادہ حقدار ہے تو نے سچ کہا اور پھر بچے کو ماں کے حوالہ کر دیا(۱)

☆زید بن علی اپنے بیٹے لخت جگر کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے: اے میرے بچے بے شک اللہ عزوجل تجھ سے میری رضا کے بغیر راضی نہیں ہوگا اس وجہ سے اس نے تجھے حکم دیا کہ میرے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کر اور رب مجھ سے راضی ہو جائے گا پس اپنی نیت کو صحیح کر اور جان لے کہ دنیا میں بہترین باپ وہ ہے جس کو اولاد کی محبت ادب سکھلانے میں مانع نہ بنے اسی طرح دنیا میں بہترین اولاد وہ ہے جس کو کوتاہی لاپرواہی اپنے والدین کی فرماں برداری میں رکاوٹ نہ بنے(۲)

☆حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا گزر ایک گائے پر ہوا جو حاملہ تھی اس نے اللہ کے نبی سے فریاد کی اے کلمۃ اللہ (اللہ کی نشانی) میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے چھٹکارا دے تو حضرت عیسیٰ نے دعا کر دی: اے جان کو جان سے پیدا کرنے والے اور اے جان کو جان سے نکالنے والے اس گائے کو چھٹکارا دے۔ پھر گائے نے بچے کو جنم دیدیا۔

حضرت ابن عباسؓ نے پھر فرمایا۔

لہٰذا جب عورت پر ولادت کا مرحلہ تنگ و سخت ہو جائے تو اس کے لئے یہ الفاظ لکھ دیئے جائیں۔

**باسم الله لا اله الا هو الكريم ، سبحان الله رب العرش العظيم، والحمد لله رب العلمين، كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية او ضحاها (كانهم يوم يرون مايوعدون لم يلبثوا الا ساعة من النهار)(۳)**

☆حضرت عمرؓ سے کسی لڑکے نے پوچھا کہ اولاد کا والد پر کیا حق ہے؟

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۲۲ (۲) العقد الفرید ج ۲ ص ۴۴۲ (۳) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۲۳

فرمایا اچھی ماں کا انتخاب کرنا۔ اولاد کا اچھا برا تجویز کرنا اور اس کو قرآن سکھلانا (۱)

☆شاعر کہتا ہے

ولولا بنيات كزغب القطا حططن من بعض الى بعض

اور اگر نہ ہوتی چھوٹی چھوٹی بیٹیاں مانند قطا پرندے کے بچوں کے جو بعض سے بعض کی طرف سونپی جاتی ہیں

لكان لى مضطرب واسع فى الارض ذات الطول والعرض

تو میرے لئے زمین میں گھومنے پھرنے کی کشادہ جگہ ہوتی بڑی لمبی چوڑی

و انما اولادنا بيننا اكبادنا تمش على الارض

اور ہماری اولاد ہمارے درمیان ہمارے جگر ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں

لوهبت الريح على بعضهم امتنعت عينى من الغميض (۲)

اگر باد مخالف کسی پر چل پڑے تو میری آنکھیں نیند سے رک جاتی ہیں

☆ عمرو بن عاص معاویہ کے پاس آئے ان کے سامنے ان کی لڑکی عائشہ تھی عمرو نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ دل کا سیب ہے تو عمرو نے معاویہ کو کہا: اس کو اپنے سے دور کر دیجئے اللہ کی قسم یہ دشمنوں کو جنم دیتی ہے اور دور والوں کو نزدیک کرتی ہیں اور کینہ پروروں کو پیچھے چھوڑ جاتی ہیں تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم جب بھی کوئی مریض ہو جاتا ہے یا میت ہو جاتی ہے یا رنج وغم اتر پڑتے ہیں تو ان جیسا کوئی غم خوار اور دلاسا دینے والا نہیں ہوتا (۳)

☆بعض بنی اسد کا کہنا ہے کہ آدمی اپنے باپ سے تین چیزوں میں سے ایک کے اندر تو ضرور مشابہت رکھتا ہے۔ سر، آواز، چال (۴)

☆ عبید اللہ بن ابی بکرہ کا کہنا ہے اولاد کی موت سینے جگر کا زخم ہے جو کبھی بھی مندمل نہیں ہو سکتا (۵)

☆ عمر بن خطابؓ نے ایک شخص کو اپنے کندھے پر ایک بچہ بٹھائے دیکھا آپ نے

---

(۱) تربیت اولاد فی الاسلام ج ا ص ۴۳ (۲) حوالہ سابق ج ا ص ۵۲ (۳) العقد الفرید ج ۲ ص ۲۴۴

(۴) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۲۲ (۵) العقد الفرید ج ۲ ص ۲۴۵

پوچھا یہ تیرا کیا ہے عرض کیا میرا بیٹا ہے اے امیر المؤمنین آپ نے فرمایا۔
اگر یہ جیئا تو تجھ کو آزمائشوں میں ڈال دے گا اور اگر وفات پا گیا تو تجھ کو رنج دے جائے گا(۱)

☆ہشام بن عبدالملک نے اپنے بچے کے گھریلو استاد سلیمان کلبی کو کہا یہ میرا بچہ میری دو آنکھوں کے درمیان کا حصہ ہے اور اس کی تعلیم و ادب میں نے تجھ کو سونپ دی ہے بس تجھ پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے اور امانت کو ادا کر اور اول بات جو میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تو اس کو کتاب اللہ سکھا پھر اس کو اچھے اشعار لکھا، پھر عرب کی زندگی سے مانوس بنا، اور ان میں اچھے لوگوں کے اشعار اس کو یاد کرا اور حلال و حرام کی تمیز دے اور تقریر اور سپہ گری سکھا(۲)

☆ادب و تاریخ کی کتابوں میں ذکر ہے کہ فضل بن زید نے ایک دیہاتی خاتون کے بیٹے کو دیکھا تو اس کو وہ لڑکا بڑا اچھا معلوم ہوا فضل نے اس کی ماں سے پوچھا تو ماں نے کہا۔

جب اس کی عمر کے پانچ سال مکمل ہوئے تو میں نے اس کو استاد کے سپرد کر دیا اس نے قرآن کریم حفظ کیا اور اس کی تلاوت استاد کے سامنے کی پھر استاد نے اس کو اشعار سکھائے جو اس نے یاد کر لئے پھر اس کو اپنی قوم کی فضیلت و محاسن بیان کرنے کی ترغیب دی گئی، اور جو اچھی روایتیں اس کے آباء واجداد چھوڑ گئے ہیں ان کی تلقین کی گئی پھر جب یہ عقل کو پہنچ گیا تو اس کو میں گھڑ سواری سیکھنے پر اکسایا تو یہ اس میں بھی ماہر ہو گیا اور ذہانت فراست کا بھی مالک ہو گیا اور پھر ہتھیار پہن کر اپنے محلے کے گھروں کے سامنے چلا اور شیر کی طرح دھاڑنے لگا دشمنوں کے لئے(۳)

☆ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ اپنے شہزادے حضرت حسین بن علیؓ کو لوریاں دیتے ہوئے یہ شعر گاتیں۔

وابا بی شبه النبی　　　لیس شبیها بعلی

---

(۱)العقد الفرید ج ۲ ص ۲۴۵ (۲)تربیت الاولاد فی الاسلام ج ا ص ۱۵۵ (۳)تربیۃ الاولاد فی الاسلام ج ا ص ۱۶۱

واہ خوشی : میرے والد مکرم کے ساتھ (کہ یہ میرا بچہ) نبی کے مشابہ ہے نہیں ہے مشابہ علی کے (۱)

☆عبدالملک نے کہا۔ ہماری محبت نے ہمارے بیٹے ولید میں نقصان دیا ہے پس ہم اس کو ادب نہیں سکھلا سکے (۲)

☆امام غزالی فرماتے ہیں

بچہ اپنے والدین کے پاس امانت ہوتا ہے اس کا دل پاک صاف جوہر نفیس ہوتا ہے پس اگر خیر کا عادی بنادیا جائے اور اس کو اچھی تعلیم دیدی جائے تو وہ اسی پر نشو ونما پاتا ہے اور دنیا وآخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے اور اگر شر کا عادی بنادیا جائے اور اسی کی تعلیم دی جائے اور چوپایوں کی طرح اس کو چھوڑ دیا تو وہ بد بخت ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

اور اس کی حفاظت کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو ادب سکھایا جائے تہذیب و تعلیم دی جائے اچھے اخلاق کی (۳)

☆ابن حبان نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ (نومولود) بچے کا ساتویں دن عقیقہ کر دیا جائے اور اس کا نام رکھ دیا جائے اور اس سے (ہر طرح کی) تکلیف دور کر دی جائے پھر جب چھ سال کو پہنچ جائے تو ادب سکھایا جائے، جب نو سال کا ہو جائے تو اس کا بستر اپنے سے علیحدہ کر دیا جائے جب تیرہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو صوم وصلاۃ پر مارا جائے، پھر جب سولہ سال کا ہو جائے تو اس کا والد اس کی شادی کر دے پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو کہہ دے میں نے تجھ کو ادب و علم سکھلا دیا اور تیرا نکاح کر دیا ہے اور اب میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں تیری آزمائش سے دنیا میں اور تیرے عذاب سے آخرت میں (۴)

---

(۱، ۲) العقد الفرید ج ۲ ص ۴۴۵ (۳) تربیۃ الاولاد فی الاسلام ج ۱ ص ۱۶۲ (۴) حوالہ سابق ج ۱ ص ۱۸۱

# تیرھواں باب

## طلاق کے بارے میں

قال تعالیٰ :. الطَّلٰقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ
(سورہ بقرہ آیت ۲۲۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : طلاق دوبار ہے (یعنی جب دوبار طلاق دیدی جائے تو) پھر (عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

وقال سبحانه وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ أَوْسَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ. وَلاَ تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلاَ تَتَّخِذُوْا آيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ. وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَئىٍ عَلِيْمٌ. (سورہ بقرہ آیت ۲۳۱)

اسی پاک ذات نے فرمایا۔ اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور انکی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کر دو۔ اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہیئے کہ انہیں تکلیف دو یا ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور خدا کے احکام کو ہنسی (اور کھیل) نہ بناؤ اور خدا نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو اور خدا سے ڈرو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

وقال سبحانه وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ. ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ. وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لاَ

تَعلَمُونَ. (سورہ بقرہ آیت ۲۳۲)

اور اسی ذات پاک کا آگے فرمان ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکو اس (حکم) سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں خدا اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے یہ تمہارے لئے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وقال سبحانه وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتٰعٌ بِالْمَعْرُوْفِ. حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ.

(سورہ بقرہ آیت ۲۴۱)

اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان و نفقہ دینا چاہیئے پرہیز گاروں پر (یہ بھی) حق ہے۔

وقال سبحانه يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ.

(سورہ طلاق آیت ۱)

اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔

☆ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے
جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہے(۱)

☆حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔
حلال چیزوں میں سے سب سے مبغوض چیز اللہ عزوجل کے ہاں طلاق ہے(۲)

☆حضرت عکرمہؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کا فرمان ہے۔
طلاق کی چار صورتیں ہیں عمدہ و حلال دو حرام۔ بہر حال دو حلال صورت وہ یہ ہیں کہ مرد عورت کو پاکی (یعنی ماہواری نہ ہو ایسی حالت) میں مباشرت کئے (اس پاکی میں) طلاق دے۔ یا اس کو حمل (امید) کی صورت میں طلاق دے (یہاں حلال کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بغیر کسی عذر کے اس طرح طلاق دیدے بلکہ اگر بہت ہی سخت مجبوری ہو جائے تو پھر مذکورہ دو صورتوں میں سے پہلی صورت کے اندر طلاق دے دوسری سے پھر بھی احتراز کرے تو اس کو تکلیف دوہری نہ ہو جائے)
بہر حال دو حرام صورتیں یہ ہیں کہ اس کو ماہواری کی حالت میں طلاق دے یا جماع کے بعد طلاق دے اور پتہ نہیں کہ رحم بچے کو شامل ہو گیا ہے یا نہیں(۳)

☆حضرت ابی ھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔
تین چیزوں میں سنجیدگی (تو ہے ہی) سنجیدگی اور ان میں مذاق بھی سنجیدگی ہے۔
نکاح۔ طلاق (طلاق سے واپسی) رجوع (۴)

☆حضرت مجاہد، ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی ہیں آپ نے (اس شخص کو) فرمایا تو نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے، اپنی بیوی سے جدا ہو گیا، تو اللہ سے نہیں ڈرا وہ تیرے لئے کوئی راستہ نکال لیتا(۵)

---

(۱) ائمہ خمسہ نے اس حدیث کو روایت فرمایا ہے علاوہ امام نسائی کے (۲) ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے (۳) دارقطنی نے اس کو روایت فرمایا (۴) ائمہ خمسہ نے روایت فرمایا سوائے نسائی کے (۵) دارقطنی نے اس کو روایت کیا ہے، نیل الاوطار ج ۸ ص ۱۳

☆ حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (حضرت ابن عباسؓ) سے استفسار کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق دی ہے آپ نے فرمایا کہ تین تجھ کو کافی ہو جاتیں بقیہ ویسے ہی رہ جائیں گی(۱)

## طلاق کے متعلق حضرت امام غزالیؒ کے ملفوظات

یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض چیز ہے مباح (جائز) چیزوں میں سے۔ اور مباح بھی اسی وقت ہے جب کہ اس میں کسی بری بات کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ طلاق دیدیتا ہے تو بلاوجہ اس کو تکلیف پہنچاتا ہے نہ ہی عورت کی طرف سے کوئی غلطی ہوتی ہے نہ اپنی کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

پس اگر وہ (عورتیں) تمہاری فرماں برداری کرلیں تو ان پر سرکشی (طلاق وغیرہ) کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو۔

یا شوہر کا باپ کسی صحیح وجہ سے اس کی بیوی کو ناپسند کرے تب بھی اس کو طلاق دے سکتا ہے۔ اسی طرح اگر عورت شوہر کے ساتھ ایذاء رسانی کا سلوک کرنے اور شوہر کے گھر والوں کے ساتھ بھی برابر تاؤ کرے تب بھی طلاق دے سکتا ہے اور اس کا وبال عورت پر ہوگا اسی طرح عورت بداخلاق ہو یا بددین ہو تب بھی اجازت ہے۔

اور اگر ایذارسانی شوہر کی طرف سے ہو تو مرد کو فدیہ (مال) دیکر چھٹکارا حاصل کرسکتی ہے لیکن عورت نے جتنا مرد سے لیا ہو (مہر میں) اس سے زائد شوہر کو وصول کرنا مکروہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ کہ

---

(۱) دار قطنی نے اس کو روایت کیا ہے، نیل الاوطار ج ۸ ص ۱۳

دونوں میاں بیوی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں کہ بیوی شوہر کو فدیہ دے (کر اپنے کو چھڑالے) لہذا بیوی نے جو مہر لیا ہو وہی یا اس سے کم دینا لائق ہے پس اگر عورت بغیر کسی وجہ کے شوہر سے خلع کا مطالبہ کرے تو سخت گناہ گار ہو گی پھر شوہر کو طلاق دینے میں چار چیزوں کا لحاظ رکھنا چاہئیے۔

پہلا یہ ہے کہ ایسی پاکی (یعنی ماہواری نہ ہو) میں طلاق دے جس میں مباشرت نہ کی ہو اس لئے کہ طلاق ماہواری کے اندر یا اس پاکی کے اندر جس میں مباشرت کی جاچکی ہو تو (طلاق) اس میں بدعت ہے حرام ہے سخت گناہ ہے اگر ایسی کسی صورت میں طلاق دے بھی دی تب بھی ضروری ہے کہ اس سے دوبارہ مراجعت کرلے پھر پاکی کے بعد ماہواری جو آئے اس کے بعد کی پاکی میں اگر چاہے تو طلاق دیدے چاہے یہ ارادہ ترک کردے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ صرف ایک طلاق دے کیونکہ اس سے بھی جو جدائی مقصود ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے اور پھر اگر واپس ہونا چاہتا ہے تو واپسی بھی کرسکتا ہے لیکن عدت کے اندر اندر، اور جب تین طلاق دیدے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد میں بڑی ندامت و پریشانی لاحق ہوتی ہے لیکن واپسی کا کوئی (آسان) راستہ باقی نہیں رہتا۔

تیسرا امر یہ ہے کہ غصے میں طلاق نہ دے بلکہ مصلحت سے نرمی و محبت کے ساتھ بغیر کسی تکبر اور ذلیل کرنے کے طلاق دے اور اس کو کچھ مال وغیرہ دیکر اس کے دل کو خوش کردے تاکہ فراق کی اذیت کا کچھ بدل ہو جائے اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے "ومتعوھن" کہ ان کو سامان نفع دیدو۔ اس پر عمل کا اندازہ لگائیے کہ حضرت حسن بن علیؓ نے اپنی بیویوں میں سے دو کو طلاق دینا چاہی تو اپنے کسی صاحب کو فرمایا کہ ان دونوں کو کہہ دو کہ عدت گزارلیں اور ان میں سے ہر ایک کو (یہ لو) دس دس ہزار درھم دیدینا۔

چوتھا امر یہ ہے کہ شوہر بیوی کے رازوں کو فاش نہ کرے نہ طلاق کے وقت نہ نکاح کے وقت اس لئے کہ راز فاش کرنے میں خصوصاً عورتوں کے بہت بڑا گناہ ہے (۱)

---

(۱) (موعظۃ المؤمنین من) احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۱۴

☆سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو ستاروں کے برابر طلاق دی ہے؟ تو آپ نے فرمایا
اس نے سنت کی خلاف ورزی کی اور اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی ہے(۱)

☆ابن عمرؓ کی حدیث سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ماہواری کی حالت میں طلاق دیدی حضور اکرم ﷺ ابھی تاحیات تھے تو حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس (اپنے بیٹے) کو حکم کرو کہ واپس (رجوع) کرلے پھر اپنے پاس روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر ماہواری گزر جائے پھر پاکی آئے تو پھر اگر چاہے تو اس کے بعد روک رکھے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دیدے پس یہی وہ وقت ہے جس میں اللہ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے(۲)

☆حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک قسم کھانے والے شخص کو لایا گیا اس نے قسم اٹھائی تھی کہ اس کی بیوی کو تین طلاق ہوں اگر وہ بیوی سے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت مباشرت نہ کرے تو حضرت علیؓ نے اس کا حل بتایا کہ وہ اس کو لیکر سفر پر چلا جائے سفر میں روزہ فرض نہیں لہذا روزہ نہ رکھے اور پھر مباشرت کرلے(۳)

☆حضرت حسن بن علیؓ بن حسین نے اپنی بیوی عائشہ بنت طلحہ کو کہا میرا معاملہ تیرے ہاتھ میں (یعنی اگر تو اپنے کو طلاق دینا چاہے تو میں تجھ کو یہ اختیار سونپتا ہوں) بعد میں ان کو ندامت ہوئی تو عورت نے کہا کہ یہ اختیار بیس سال تک آپ کے ہاتھ میں رہا آپ نے اس کو اچھی طرح نبھایا اور اب اگر ایک گھڑی کے لئے یہ اختیار میرے ہاتھ میں آگیا ہے تو میں اس کو ضائع نہیں کروں گی پس میں اس کو واپس آپ کے اختیار میں دیتی ہوں شوہر کو ان کی یہ ادا بہت پسند آئی اور اپنے پاس رکھ لیا (۴)

---

(۱) دار قطنی نے روایت فرمایا (نیل الاوطار) ج ۸ ص ۱۳ (۲) بخاری نے تخریج فرمایا (۳) کتاب الاذکیا ص ۲ (۴) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۱۲

☆ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی عورت واپس جانے لگی تو مرد نے اس کو اور حاضرین کو کہا میری بات سنو کہ بے شک اللہ کی قسم اے خاتون میں نے تجھ پر اعتماد کیا رغبت کے ساتھ؟ تیرے ساتھ زندگی گزاری محبت کے ساتھ، میں نے تیری جانب سے کوئی بری بات نہیں پائی اور میری وجہ سے مجھے کوئی رکاوٹ تنگی پیش نہیں آئی۔ لیکن قضاء (اللہ کا فیصلہ) غالب رہنے والا ہے تو عورت نے بھی جواب دیا تو نے اپنے کو اور میرے کو اچھا بدلہ دیا ہے پر میں تیری بھلائی پر برقرار نہ رہ سکی اور میں نے تجھ کو کبھی کسی تکلیف کی شکایت نہیں کی اور تیرے غیر کو کبھی چاہا نہیں اور مردوں میں تیرے جیسا پایا نہیں لیکن اللہ کے فیصلے کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور ہم پر اس کے حکم کو جاری ہونے سے کوئی روک سکنے والا نہیں(۱)

☆خالد بن صفوان کہتے ہیں میں نے اس رات سے اچھی کوئی رات بسر نہیں کی جس میں، میں نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی۔ پھر گھر میں کوئی نہ رہا گھر کا سامان منتقل ہو گیا پھر ایک (سابقہ) بیوی نے میری بچی کے ہاتھوں مجھے کھانا بھیجا، اور دوسری بیوی نے سونے کے لئے بستر بھیجا(۲)

☆زینب بنت مرہ اپنے چچازاد کے ہاں منکوحہ تھی جس کا نام صغیر تھا آپس میں کچھ رنجش کی بناء پر شوہر نے تین طلاق دیدی تو بیوی نے یہ اشعار کہے۔

یا ایها الراکب الغادی مطیته عرج ابثك عن بعض الذی اجد

اور وہ جس کی سواری صبح کو چل پڑی کچھ ٹھہر جا اپنے کچھ احساسات تجھ کو بتاؤں

ما عالج الناس من وجود ومن کمد الا وجدت به فوق الذی وجدوا

لوگ کسی رنج وغم کا علاج نہیں کر سکے مگر میں نے ان سے بھی بڑا غم پایا ہے

حسبی رضاه وانی فی مسرته ووده آخر الایام اجتهد

خیر مجھے اس کی رضا کافی ہے اور میں اس کی خوشی میں ہوں۔ اور اس کی محبت آخری دنوں تک میں محسوس کرتی رہوں گی۔

☆ولید بن یزید نے اپنی بیوی سعدیٰ کو طلاق دیدی سعدی نے دوسری شادی کر لی تو

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۵ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۲۷

یہ بات ولید پر بڑی شاق گذری اور اپنے فعل پر نادم و پشیمان ہوا پھر اس کے پاس اشعب آیا تو ولید نے اس کو کہا کیا تو میری طرف سے سعدی کو ایک پیغام پہنچا سکتا ہے تجھے دس ہزار درھم دوں گا اشعب نے کہا ٹھیک ہے پہلے دراھم لاؤ تو ولید نے اس کے لئے دراھم کا حکم کردیا جب اشعب نے دراھم اپنے قبضے میں لے لئے تو کہا ہاں اب بتاؤ کیا پیغام ہے ؟ ولید نے کہا اس کو جا کر یہ دو شعر سناؤ۔

**اسعدی هل الیك لنا سبیل ولا حتی القیامة من تلاق**

کیا سعدی ہمارے لئے تیری طرف کوئی راستہ ہے ؟ اور قیامت تک کوئی ملاقات نہیں ہے

**بلی ولعل دهرا ان یؤاتی بموت من خلیلك او فراق**

کیوں نہیں شاید کہ زمانہ غم خواسی کرے تیرے دوست کی موت کے ساتھ یا جدائی کے ساتھ

تو اشعب یہ اشعار لیکر سعدی کے پاس پہنچا اور اس کے پاس جانے کی اجازت طلب کی اجازت مل گئی تو یہ داخل ہوا سعدی نے پوچھا اے اشعب ہماری زیارت میں آپ کو کیا ضرورت پیش آگئی ہے اشعب نے کہا اے میری آقا مجھے ولید نے آپ کے پاس بھیجا ہے پھر اشعب نے ولید کے اشعار اس کو سنائے تو سعدی نے اپنی سہیلیوں کو کہا۔ اس خبیث کو پکڑلو تو اشعب نے کہا اے میری آقا مجھے اس کام کے عوض ولید نے دس ہزار درھم دیئے ہیں وہ آپ کو دیتا ہوں مجھے اللہ کے لئے چھوڑ دیجئے تو سعدی نے کہا اللہ کی قسم میں تجھ کو اس وقت تک آزاد نہ کروں گی جب تک میرا پیغام اس تک نہ پہنچائے گا اشعب نے کہا اے میری آقا صحیح ہے لیکن کچھ انعام عطا فرمایئے سعدی نے کہا یہ چادر لے تو اشعب نے کہا ٹھیک اس سے اٹھو تو سعدی اٹھ گئی تو اشعب نے چادر قبضے میں سمیٹی پھر کہا ہاں اب کہو کیا پیغام ہے تو سعدی نے کہا۔

**اتبکی علی سعدی وانت ترکتها فقد ذهبت سعدی فما انت صانع**

کیا تو (اب) سعدی پر روتا ہے جب کہ تو نے (خود) اس کو چھوڑ دیا اب تو بے شک سعدی چلی گئی پس تو کچھ نہیں کرسکنے والا۔

توجب ولید کو یہ پیغام پہنچا تو وہ غصے میں آگ بگولا ہو گیا اور زمین اس پر کشادگی کے باوجود تنگ ہو گئی (جب سعدی پر غصہ نہ چل سکا) تو اشعب کو کہا اب تو میری طرف سے تین چیزوں میں سے ایک کو پسند کر لے یا تو میں تجھ کو قتل کرتا ہوں یا تجھ کو اس محل سے پھینک رہا ہوں، یا اس درندے کے پاس تجھ کو پھینک رہا ہوں تاکہ وہ تجھ کو پھاڑ کھائے تو اشعب حیران پریشان ہو گیا اور سر جھکا لیا پھر کہا اے میرے آقا کیا آپ ان آنکھوں والے شخص کو عذاب دیں گے جن آنکھوں نے آپ کی سعدی کو دیکھا ہے تو ولید کے دل پر چوٹ لگی اور مسکرا کر چھوڑ دیا (تو یہ ہے کہ طلاق کے بعد ندامت و پشیمانی اللھم احفظناہ)(۱)

☆ اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابو حازم کے پاس آیا اور کہا شیطان مجھے تنگ کرتا ہے اور مجھے وسوسہ ڈالتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو ابو حازم نے اس کو کہا تو نے واقعی طلاق دے دی ہے یا نہیں؟ اس شخص نے کہا سبحان اللہ اے ابو حازم آپ مجھے جھٹلاتے ہیں اور شیطان کی تصدیق کرتے ہیں (تو اس طرح اس شخص کو وسوسہ ختم ہو گیا اور یقین سے کہہ دیا کہ آپ مجھے جھٹلاتے ہیں یعنی میں نے طلاق نہیں دی)

☆ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی لیکن اس کا دل اس کے پیچھے اٹکا رہا اس کا نام تھا قیس بن الذریح اور اس کے باپ الذریح نے اس کو طلاق پر مجبور کیا تھا تو شوہر ندامت و پشیمانی کے عالم میں کہتا ہے۔

فواکبدی علی تسریح لبنی　　　فکان فراق لبنی کالخداع

ہائے میرا جگر لبنی کی رخصتی پر　　　ہائے لبنی کا فراق دھوکے سے ہوا

تکنفنی الوشاۃ فاز عجونی　　　فیا للناس للواشی المطاع

چغل خوروں نے مجھ کو گھیر لیا پھر انہوں نے مجھ کو گناہ پر ابھارا افسوس لوگو چغل خور پر جس کی اطاعت کی گئی

فاصبحت الغداۃ الوم نفسی　　　علی امر ولیس بمستطاع

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۵

پس صبح کو میں اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا ایسے کام پر جس کی مجھ میں ہمت نہیں تھی۔

کمغبون بعض علی یدیه　　تبین غبنه بعد البیاع

اس دھوکہ کھائے ہوئے شخص کی طرح جو اپنے ہاتھوں کو کاٹ رہا ہے اس کا دھوکہ خرید کے بعد ظاہر ہوا۔

☆اصمعی، معتمر بن سلیمان اور وہ اہل مخزوم سے اور وہ اہل شقفل سے روایت کرتے ہیں فرزدق کے بارے میں کہ مجھے (اہل شقفل) کو فرزدق نے کہا چلو ہمارے ساتھ حضرت حسن کی مجلس کے ہاں میں اپنی بیوی نوار کو طلاق دینا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا کہ آپ کا دل غمگین ہو جائے گا اور اس کے پیچھے لگا رہے گا اور حسن اور ان کے اصحاب بھی آپ پر گواہ ہوں گے لیکن فرزدق نے کہا بس چلو تو ہم چلے اور حضرت حسن کے حلقے میں پہنچ گئے تو فرزدق نے حضرت حسن کو پوچھا کیا حال ہے اے ابو سعدی حضرت حسن نے فرمایا خیریت ہے آپ کا کیا حال ہے؟ اے ابو فراس تو فرزدق نے کہا آپ اچھی طرح جان لیں کہ نوار کو میری طرف سے تین طلاق ہوں تو حسن اور اسکے اصحاب نے کہا ہم نے سن لیا تو ہم چلے پھر فرزدق نے مجھے کہا میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہو رہا ہے میں نے کہا کیا میں نے آپ کو ڈرایا نہ تھا پھر فرزدق نے یہ اشعار کہے۔

ندمت ندمة الکسعی لما　　غدت منی مطلقة نوار

میں بڑا نادم ہوا کسعی کی ندامت کی طرح جب نوار میری طرف سے طلاق شدہ ہو گئی

وکنت کفاقئی عینیه عمدا　　فاصبح لا یضئی له النهار

اور میں اپنی دونوں آنکھوں کو جان کر پھوڑنے والے شخص جیسا ہوں پس اب دن بھی اس کے لئے روشن نہ رہا

وما فارقتها شبعا ولکن　　رأیت الزهد یاخذ ماا عار

اور میں اس سے سیر ہو کر جدا نہیں ہوا لیکن میں نے زھد کو دیکھا کہ وہ محسوس کرتا ہے اس چیز میں عار

وکانت جنتی فخرجت منہا کآدم حین اخرجہ الضرار

اور وہ میری جنت تھی جس سے میں نکل گیا حضرت آدم کی طرح جب ان کو دشمن نے نکالا

ولوانی ملکت یدی و نفسی لکان علی للقدر الخیار

اور کاش اگر میں اپنے ہاتھ اور نفس کا مالک ہوتا تو مجھ پر قدرت کا اختیار ہوتا

☆ہیثم بن عدی کہتا ہے کہ عریان بن اسود کے ہاں اس کی چچازاد تھی، عریان نے پہلے تو اس کو طلاق دی لیکن پھر پچھتایا اور اس کا خیال اسی میں لگا رہتا پھر اس نے اپنی اس پہلی بیوی کے پاس معذرت لکھی اور لکھا کہ وہ رجوع کرنا چاہتا ہے تو اس نے جواب میں مندرجہ ذیل شعر لکھا۔

ان کنت ذا حاجة فاطلب لها بدلا ان الغوال الذی ضیعت مشغول

اگر اب تجھے حاجت پڑ گئی ہے تو اس کا بدل ہی تلاش کر کیونکہ (میں) ہرنی جس کو تو ضائع کر بیٹھا ہے مشغول ہے

تو عریان نے جواب دیا

ان کان ذا شغل فا للہ یکلئوہ فقد لهونا به والحبل موصول

اگر وہ (ہرنی) مشغول ہے تو بس اللہ ہی اس کی حفاظت کرے ہم تو اس سے کھیل چکے اور ابھی رسی جڑی ہوئی ہے۔

وقد قضینا من استظرافه وطرا وفی اللیالی وفی ایامها طول

اور بے شک ہم نے تو حاجت پوری کر لی اس کے ظریف کو طلب کرنے سے اور (ابھی) راستوں اور اس کے دنوں میں قدرت ہے۔ (۱)

## علامہ ابن قیم کا فرمان اپنی کتاب (زاد المعاد) میں

کبھی کبھی طلاق بہت بڑی نعمت بھی ثابت ہو جاتی ہے اس کے ذریعے سے طلاق دینے والا طوق کو گردن سے اتار پھینکتا ہے اور پاؤں سے بیڑیوں کو اتار پھینکتا ہے پس ہر طلاق عیب نہیں ہے بلکہ اللہ کی تمام نعمت ہے اپنے بندوں پر کہ ان کو قدرت

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۵

عطا فرمائی کہ وہ طلاق کے ذریعے جدائی حاصل کرلیں جب ان میں سے ایک (کسی بہت ہی معقول وجہ سے) دوسرے کی جگہ رفیق تبدیل کرنا چاہے اور چھٹکارا پانا چاہے اس عورت سے جس سے اس کو صحبت و ملائمت نہیں (کسی خاص وجہ سے) کیونکہ دو محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور دو نفرت کرنے والوں کے لئے طلاق سے بڑھ کر بھی کوئی چیز نہیں تو پھر یہ ہر حال میں کیسے عیب اور برا ہوگا جب کہ ذات باری کا بھی فرمان ہے۔

لاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً وَّ مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعاً بِالْمَعْرُوْفِ. حَقاً عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ. سورہ بقرہ آیت ۲۳۶

تم پر کوئی حرج نہیں اس بات میں کہ تم عورتوں کو طلاق دو جب تک کہ تم نے ان کو چھوا نہ ہو یا ان کے لئے کوئی مقدار نہ کی ہو اور ان کو سامان نفع دو وسعت والے پر اس کے بقدر اور تنگ دست پر اس کے بقدر اور سامان دستور کے موافق حق ہے احسان کرنے والوں پر نیز دوسری جگہ فرمایا یٰا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ (سورہ طلاق آیت ۱)

اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کو ان کے عدت (کے وقت) میں طلاق دو۔

☆ ھیثم بن عدی، کلبی سے نقل کرتے ہیں کہ نعمان بن منذر کی بادشاہی چالیس سال رہی اور اس عرصے میں اس سے سوائے ایک لغزش کے اور کوئی لغزش دیکھنے میں نہیں آئی وہ لغزش یہ ہے کہ ایک مرتبہ یہ سوار ہو کر جارہا تھا ایک عورت کہیں سے نکلی اس پر اس کی نظر پڑی تو نعمان کو عورت کے حسن وجمال شکل وصورت نے اپنا گرویدہ کرلیا اور یہ اس پر فریفتہ ہو گیا پھر اس نے بعد میں اپنے خاص آدمی کو جو اس کا معاون خاص بھی تھا بلایا اور اس کو کہا اے عدی بن زید میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے اگر میں اس پر کامیاب نہ ہوا تو سمجھو بس موت ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ تم میرے اور اس کے درمیان کوئی عمدہ راہ ورسم پیدا کرو عدی نے پوچھا وہ ہے کون؟ کہا میں نے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی ہے وہ حکم بن عوف جو حیرہ کے بڑے آدمیوں

میں سے ہے اس کی بیوی ہے عدی نے پوچھا کیا آپ نے یہ کسی کو بتلایا تو نہیں کہا بالکل نہیں تو عدی نے کہا بس آپ اس بات کو چھپا رکھیں جب صبح ہو تو اپنے اس (حکم) مہمان کی پوری خاطر مدارت کریں لہذا جب دربار لگا تو بادشاہ نے اکرام و اعزاز اس حکم سے شروع کیا یہاں تک کہ اس کو اپنے ساتھ بادشاہی تخت پر بٹھایا لوگوں کو حکم بن عوف پر بڑا رشک آیا۔ لوگ اس کے بارے میں چہ میگوئیاں کرنے لگے پھر دوبارہ جب شام کو دربار کا وقت آیا تو پھر بادشاہ نے اکرام اعزاز اس حکم سے شروع کیا اپنے ساتھ بٹھایا اور انعامی جوڑوں سے نوازا۔ تو چند دن تک یہی کھیل ہوتا رہا پھر عدی نے بادشاہ کو کہا اے بادشاہ سلامت آپ کے پاس دس عورتیں ہیں آپ ان میں سے اپنے نزدیک کم رتبہ والی کو طلاق دیدیں پھر عدی کو کہیں کہ اس سے شادی کر لے تو بادشاہ نے ایسا ہی کیا بعد میں حکم نے عدی سے کہا کہ بادشاہ سلامت نے جو سلوک میرے ساتھ فرمایا ہے وہ کسی کے ساتھ نہیں کیا اور مجھے نہیں معلوم کہ میں کس طرح بادشاہ کو بدلہ دوں؟ تو عدی نے کہا تو بھی بادشاہ کی طرح اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو حکم نے طلاق دیدی اور عدی اس کو لیکر بادشاہ کے حضور حاضر ہو گیا پھر کہیں حکم کو پتہ چلا کہ یہ سارا کھیل اس کی بیوی کے لئے کیا گیا ہے اس بارے میں کسی اہل حیرہ نے کہا ہے۔

ما فی البدیۃ من انثی تعادلھا  الا التی اخذ النعمان من حکم

نہیں ہے مخلوق میں کوئی عورت جس کی برابری کی جائے مگر وہ عورت جس کو نعمان نے حکم سے لیا ہے۔(۱)

☆ محمد بن عمرو: ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبیر بن مطعم نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا مہر بھی مقرر ہو گیا لیکن مباشرت سے پہلے جبیر نے ان کو طلاق دیدی اور یہ آیت پڑھی۔ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِیْضَةً فَنِصْفُ مَافَرَضْتُمْ اِلاَّ اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّکَاحِ ۔ وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی. وَلاَ تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ.

اور اگر تم ان کو طلاق دو ان کو چھونے سے پہلے اور تم نے ان کے لئے کچھ مہر بھی

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۵۹

مقرر کر رکھا ہے تو پھر مقررہ کا نصف (دو) ہاں یہ کہ وہ خود معاف کر دیں یا معاف کر دے وہ شخص جس کے ہاتھ میں عقد کی گرہ ہے اگر تم چھوڑ دو (یعنی سارا مہر دیدو) تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں زیادتی کو نہ بھولو بے شک اللہ جو تم عمل کرتے ہو اس کو دیکھنے والا ہے (سورہ بقرہ آیت ۲۳۷)

یہ آیت پڑھ کر جبیر نے کہا میں پورا مہر دینے کے زیادہ لائق ہوں اور پھر عورت کو پورا مہر سپرد کیا(۱)

☆ حضرت عامر سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علیؓ کے پاس آئی اور اپنے شوہر کے ساتھ جھگڑا لیکر آئی جس نے اس کو طلاق دیدی تھی تو عورت نے کہا میں نے دو مہینوں میں تین ماہواری پوری کرلی ہیں (لہذا اب یہ مجھ سے رجوع نہیں کر سکتا) تو حضرت علیؓ نے قاضی شریح کو فرمایا کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دو قاضی نے کہا آپ زیادہ لائق ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا آپ ہی فیصلہ فرمائیں تو قاضی صاحب نے فرمایا اگر عورت کے گھر سے کوئی ایسا بھیدی یعنی ان کے احوال جاننے والا شخص آجائے جس کے دین وایمان پر بھروسہ ہو اور وہ آکر کہہ دے کہ یہ تین مرتبہ حائضہ ہوئی ہے یعنی اس کو ماہواری آئی ہے اس طرح کہ ہر حیض کے وقت کے اس نے پاکی حاصل کی اور نماز پڑھی تو پھر صحیح ہے (عورت کی بات مانی جائے گی اور اس کی عدت پوری ہو جائے گی) ورنہ نہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا قانون و قانون (یہ رومی زبان کا لفظ ہے یعنی بہت اچھا بہت اچھا)۔(۲)

☆ مروی ہے کہ نعمان کی بیٹی ھند اپنے زمانے میں سب سے خوبصورت تھی حجاج گورنر کو اس کا حسن و جمال بیان کیا گیا تو اس نے ھند کو پیغام نکاح بھیجا اور بہت زیادہ مال کا کہا اور آخر شادی ہو گئی حجاج نے اس کے لئے دو لاکھ درھم مہر رکھے اور پھر شب زفاف گزری بعد میں ھند حجاج کے ساتھ اپنے والد کے علاقے معرۃ میں آگئی حجاج وہاں ایک طویل مدت اس کے ساتھ ٹھہرا پھر حجاج نے ھند کو لیکر عراق کا رخ کیا وہاں بھی ایک مدت قیام کیا۔

ایک مرتبہ یہ اس کے پاس گیا تو وہ آئینے میں اپنا منہ دیکھ رہی تھی یہ بڑی شاعرہ ادیبہ

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ج ۱ ص ۳۳۰ (۲) حوالہ سابق ج ۱ ص ۳۴۴

بھی تھی تو یہ شعر پڑھ رہی تھی اور آئینہ کو دیکھ رہی تھی۔

وما هند الا مهرة عربية سليلة افراسى تحللها بغل

اور ھند ایک بہت مہر والی عربی لڑکی ہے جو شہسواروں کی بیٹی ہے (لیکن) ایک خچر نے اس کو اپنے پاس رکھ لیا ہے۔

فان ولدت فحلا صلله درها وان ولدت بغلا حجاء به البغل

پس اگر وہ کسی بہادر کو جنم دے تو اللہ ہی کے لئے اس (ھند) کی بھلائی ہے اور اگر خچر کو جنم دے تو خچر کی وجہ سے وہ آیا ہے۔

حجاج نے یہ سنا تو واپس پلٹ گیا اور ھند کو معلوم بھی نہ ہوا اور حجاج نے اس کو طلاق دینے کا ارادہ کر لیا اور حجاج واپس اپنے ٹھکانے چلا گیا اور وہاں عبد اللہ بن طاہر کو بھیجا اور مہر کے دو لاکھ درھم بھی دیئے کہ اس کو دیدے اور کہا اے ابن طاھر اس کو صرف دو کلموں سے طلاق دو اور زیادہ بات ہی نہ کرو بس۔ تو عبد اللہ بن طاھر ھند کے پاس آیا اور اس کو کہا۔ ابو محمد حجاج آپ کو جدائی کی طلاق دیتے ہیں اور یہ آپ کے لئے دو لاکھ درھم جو آپ کے بطور مہر ان پر تھے۔ تو ھند نے کہا اے ابن طاھر جان لے کہ اللہ کی قسم ہم اس پر اللہ کی تعریف و شکر کرتے ہیں اور ہم جدا ہو گئے ہمیں کچھ ندامت و پشیمانی نہیں اور یہ دو لاکھ درھم جو آپ لائے ہیں آپ کو بطور انعام و بشارت آئے اس بات پر کہ مجھے بنی ثقیف کے ایک کتے سے چھٹکارا ملا (کیونکہ حجاج بہت بڑا ظالم جابر حاکم تھا جس نے تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں کو ظلماً شہید کیا جن میں بہت سے صحابہ بھی ہیں)

اس کے بعد پھر خلیفہ امیر المؤمنین عبد الملک بن مروان کو ھند کی ساری خبر ملی اور اس کے حسن و جمال کا تذکرہ بھی ہوا۔

تو امیر المؤمنین نے اسکو پیغام نکاح بھیج دیا ھند نے جواب میں خلیفہ کی تعریف و توصیف بیان کی پھر لکھا۔

اے امیر المؤمنین برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہے۔

تو امیر المؤمنین کو جواب سنایا گیا تو خوب ہنسا اور ھند کو لکھا (حدیث نبوی کے الفاظ کو ذکر کرتے ہوئے) جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو سات

بار اس کو دھلوان میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ۔ لہذا آپ بھی برتن کو دھولو پھر استعمال کرنا حلال ہو جائے گا۔

جب ھند نے امیر المؤمنین کا یہ پیغام پڑھا تو انکار کی گنجائش نہ رہی اور پھر جواب لکھا پہلے تعریف کی پوچھا اے امیر المؤمنین میں نکاح کو صرف ایک شرط پر قبول کرتی ہوں وہ شرط یہ ہے (اس شہر) مصرہ سے میری ڈولی کے اونٹ کو حجاج خود چلا کر آپ کے شہر میں آئے اور پیدل آئے اور وہ بھی ننگے پاؤں۔

جب عبدالملک نے یہ پیغام سنا تو بہت ہنسا اور بات قبول کر لی اور حجاج کو اسی طرح حکم روانہ کر دیا۔

جب حجاج نے امیر المؤمنین خلیفہ وقت کا حکم پڑھا تو سر تسلیم خم کیا اور فرماں برداری کی اور مخالفت کی تاب نہ لا سکا اور ھند کو تیار ہو جانے کا کہلوا دیا ھند دلہن بن کر تیار ہو گئی تو حجاج ھند کے پاس مصرہ تک تو اپنی شان وشوکت کے ساتھ گیا پھر مصرہ پہنچا تو ھند اپنی ڈولی میں بیٹھ گئی اور اس کے گرد وپیش اس کی سہیلیاں اور باندیاں اور دوسرے غلام بھی سواریوں پر سوار ہو گئے حجاج ننگے پاؤں پیدل ھند کے اونٹ کی مہار پکڑے چلا، ھند نے اس پر ہنسی مذاق شروع کر دیا اور اپنی سہیلی ھیفاء کے ساتھ مل کر اس پر خوب ہنسی اور فقرہ بازی کی پھر ھند نے ھیفاء کو کہا کہ ڈولی کا پردہ اٹھاؤ اٹھایا تو ھند کا چہرہ حجاج کے سامنے ہو گیا اور اس پر مذاق بازی کی تو حجاج نے یہ شعر کہا۔

فان تضحكي مني فيا طول ليلة ترکتك فيها كالقباء المفرج

پس اگر تو مجھ سے ہنستی ہے (تو کوئی بات نہیں) اے رات کی بچی ہوئی میں نے تجھ کو رات میں چھوڑا ہے جیسے کہ کھلا ہوا قبا

ھند نے یہ دو شعر کہتے ہوئے جواب دیا۔

وما نبالي اذا ارواحنا سلمت بما فقدناه من مال ومن نشب

ہمیں کوئی پرواہ نہیں جب کہ ہماری روحیں محفوظ ہیں اس سے جس کو ہم نے کھودیا مال سے اور جائیداد وغیرہ سے

فالمال مكتسب والعزمر تجع اذا النفوس وقاها الله من عطب

مال تو کمایا جاسکتا ہے اور عزت واپس آسکتی ہے جب اللہ نفسوں کو ہلاکت سے محفوظ کر دے۔

تو الغرض ھند، حجاج کے ساتھ اسی طرح مسلسل مذاق کرتی رہی اور فقرے کستی رہی یہاں تک کہ وہ خلیفہ کے شہر کے قریب ہو گئی۔

پھر ھند نے ایک دینار زمین پر پھینک دیا اور کہا اے اونٹ چلانے والے ہمارا درھم گر گیا ہے اٹھا کر دو حجاج نے زمین کو دیکھا تو وہاں دینار تھا کہا وہ دینار ہے ھند نے کہا وہ درھم ہے حجاج نے کہا بلکہ دینار ہے تو پھر ھند نے (مطلب کی بات کی) کہا الحمد للہ ہم سے درھم گر گیا اللہ نے ہم کو بدلے میں دینار عطا فرمادیا حجاج بڑا اشر مندہ ہوا اور خاموش ہو گیا (ھند کی مراد تھی کہ تو نے ہم کو دراھم دیئے جو چاندی کے ہوتے ہیں خلیفہ کے ذریعے اللہ نے ہم کو دینار دیئے جو سونے کے ہوتے ہیں)

پھر حجاج اس کو لیکر خلیفہ عبد الملک کی خدمت میں حاضر ہوا اور خلیفہ نے اس سے شادی کر لی (۱)

☆ مغیرہ بن شعبہ اپنی بیوی فارعہ ثقفیہ کے پاس گیا تو دیکھا وہ دانتوں میں خلال کر رہی ہے صبح کی نماز سے فراغت کے بعد تو مغیرہ نے اس کو کہا اگر تو آج کے کھانے سے خلال کر رہی ہے تو تو بہت لالچن ہے (کیونکہ صبح ہی صبح کھانا کھالیا) اور اگر تو گزشتہ رات کا کھانا کھا رہی ہے تو تو (پہلے سے) سیر ہے (پھر بھی کھا رہی ہے) لہذا تجھے طلاق ہے۔

تو فارعہ نے کہا اللہ کی قسم ہمیں کبھی آپ کے پاس ہوتے ہوئے خوشی نہیں ہوتی اور اب جب کہ ہم جدا ہو گئے ہیں ہمیں کوئی افسوس نہیں اور جو باتیں آپ نے ذکر کی ہیں ان میں سے کوئی صحیح نہیں حقیقت یہ ہے کہ ہم نے مسواک کی تھی اس کے ریشوں کو نکال رہی تھی۔

تو مغیرہ اپنے کرتوت پر بڑا پریشان و نادم ہو کر نکلا باہر ان سے یوسف بن ابی عقیل کی ملاقات ہوئی تو مغیرہ نے ان کو کہا ثقیف قبیلے کی عورتوں کی سردار سے میں ہاتھ دھو بیٹھی ہوں تو اس سے شادی کر لے بہت شریف النسب ہے بڑے مرتبے والی اولاد جنم دے گی تو یوسف نے اس سے شادی کر لی اس سے فارعہ کے ہاں حجاج بن

(۱) المستطرف ج ۱ ص ۸۴

یوسف پیدا ہوا۔

☆امثال میں آیا ہے کہ (تروتازہ نازک حسین سیرت وصورت خاتون طلاق سے بوسیدہ ہو جاتی ہے (۱)

☆حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کیے ہوئے تھا پوچھا کیوں اس کو طلاق دے رہا ہے ؟

عرض کیا میں اس سے محبت نہیں رکھتا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تمام گھر محبت پر ان کی بنیاد ہوتی ہے ؟ تو شرم لحاظ رعایت کہاں گئی ؟(۲)

☆ھمام، قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ قاضی نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو طلاق میں معتبر قرار دیا ہے قتادہ کہتے ہیں پھر حسن سے اس کے متعلق سوال کیا ؟ تو آپ نے فرمایا طلاق میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں قتادہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت حسن کے قول اور قاضی ایاس کے فیصلے کو لکھ کر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی بارگاہ میں بھیجا گیا تو حضرت عمرؒ نے فرمایا حسن نے درست کہا اور ایاس نے خطا کھائی (۳)

---

(۱) مجمع الامثال للمیدانی ج ۲ ص ۱۳۰ (۲) البیان والتبیین ج ۲ ص ۱۰۱ (۳) جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۱۰۷

# چودھواں باب

## عورتوں کی غیرت

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔
اللہ سے زیادہ کوئی غیر مند نہیں اسی وجہ سے اللہ نے فواحش کو حرام قرار دیا ظاہر ہوں یا پوشیدہ، اور اللہ کے نزدیک اس کی تعریف سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں اسی وجہ سے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے (۱)
☆ حضرت ابوھریرہؓ کی حدیث نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہت غیرت مند ہیں اور اللہ کی غیرت (اس وقت جوش میں آتی ہے جب) کہ مؤمن وہ کام کرے جس کو اللہ نے حرام کر رکھا ہو (۲)
☆ حضرت اسماءؓ کی حدیث نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا
کوئی چیز اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں (۳)
☆ حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ حضرت خدیجہ کی ہمشیرہ حضرت ہالہ بنت خویلد نے حضور اکرم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ کو حضرت خدیجہ کی یاد تازہ ہوگئی اور جسم میں جھر جھری سی دوڑ گئی آپ نے فرمایا" اللھم ھالة" اے ہالہ (کا خیال فرمایئے) حضرت ہالہ کہتی ہیں مجھے سخت حیا و غیرت آئی اور میں نے کہا آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے کسی بوڑھی کو یاد کرتے ہیں جو سرخ جڑوں والی زمانے میں ہلاک ہوگئی ہے اللہ آپ کو اس سے بہتر بدل عطا فرمائے (۴)
☆ حضرت زینبؓ، حضرت عائشہؓ کے ہاں آئی تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت زینب کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ زینب ہے (یعنی اس کی باری نہیں) تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا (۵)
☆ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو ایک قبیلہ کلب کی عورت کے پاس

---

(۱، ۲، ۳، ۴) متفق علیہ (اللؤلؤ والمرجان ۳ / ۲۴۲) ۲۴۳ (۵) حوالہ سابق ج ۳ ص ۲۱

ان کو دیکھنے بھیجا اس کو آپ نے پیغام نکاح بھیجا تھا پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ سے پوچھا؟ اس کو تو نے کیسا پایا عرض کیا میں اس میں کوئی فائدہ نہیں دیکھتی تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے بے شک فائدہ دیکھا ہے بلکہ تو نے ایک کمی دیکھی ہے جو تو محسوس کرتی ہے (اپنے میں) یہاں تک کہ تیرے بدن کے بال بھی کھڑے ہو گئے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا آپ پردہ پوشی فرمائیں یا رسول اللہ (۱)

☆ حضرت کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا غیرت دو قسم کی ہیں ایک وہ غیرت جس کو اللہ محبوب رکھتے ہیں دوسری وہ غیرت جس کو اللہ ناپسند کرتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ غیرت کون سی ہے جس کو اللہ محبوب رکھتے ہیں فرمایا اللہ کی نافرمانیوں سے غیرت کرنا اور اللہ کی حرمت والی چیزوں کو توڑنا۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسی غیرت ہے جس کو اللہ ناپسند فرماتے ہیں یہ کہ تم میں سے کوئی غیرت کرے غیرت کے مقام کے خلاف میں (مثلاً بیوی شوہر کی بات ماننے سے غیرت کرے) (۲)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔
بے شک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے غیرت کرتا ہے پس مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ غیرت کرے (۳)

☆ عبدالملک بن عمر بن عبداللہ بن بکار سے مروی ہے کہ غیرت کی دو قسمیں ہیں ایک وہ غیرت جس کے ذریعے مرد اپنے اہل خانہ کی اصلاح کرے اور دوسری وہ غیرت جو اس کو جہنم میں داخل کر دے (۴)

☆ مروی ہے کہ حضرت سارہؓ حضرت ابراہیمؑ سے بہت محبت رکھتی تھیں ان کے ساتھ ایک مدت تک ٹھہری رہیں لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی جب حضرت سارہؓ نے یہ صورت دیکھی تو اپنی ایک قبطی باندی جس کا نام ہاجرہ تھا وہ حضرت ابراہیمؑ کو تحفتہً دیدی حضرت ہاجرہ سے حضرت ابراہیمؑ کی ایک اولاد حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے اس سے حضرت سارہ کو بہت غیرت آئی اور اپنے نفس میں ایک پشیمانی محسوس کی اور پھر حضرت ہاجرہ پر غصہ بھی آیا یہاں تک کہ حضرت سارہ نے قسم اٹھالی کہ وہ حضرت ہاجرہ کا کوئی عضو ضرور کاٹیں گی حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہ کو فرمایا کیا

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۲۴ (۲) سابق ص ۴۷ (۳، ۴) اخبار النساء لابن جوزی ص ۵۔ ۴۷

آپ اپنی قسم پوری کرنا چاہتی ہیں پوچھا وہ کیسے ؟ فرمایا کہ تم حضرت ہاجرہ کے کانوں میں سوراخ کردو اور انکو سی دو۔ حضرت سارہ نے ایسا ہی کر دیا اور پھر سوراخ کے بعد دو بالیاں کانوں میں لٹکادی اس طرح یہ تکلیف وسزا، حسن میں اضافے کا سبب بن گئی (اور یہ رسم حسن ہمیشہ کے لئے جاری ساری ہو گئی) اور حضرت سارہ نے کہا میں نے تو اس کو حسن میں زیادہ کر دیا ہے اس وجہ سے حضرت سارہ نے ان کو حضرت ابراہیم کے ساتھ رہنے کا موقع نہ دیا اور حضرت ابراہیم کے دل میں ان کی محبت سخت ہو گئی تو حضرت ابراہیمؑ نے ان کو وہاں سے مکہ منتقل کر لیا اور پھر ان کی زیارت کو شام سے جاتے رہتے ان سے محبت و فریفتگی اور اپنے ان سے قلت صبر کی وجہ سے (۱)

☆ حضرت علیؓ فرماتے ہیں اے لوگو کیا مجھے تمہاری عورتوں کے بارے میں یہ خبر پہنچی ؟ کہ وہ بازاروں میں پیغام رسانی کرتی ہیں کیا تمہیں غیرت نہیں آتی ؟ جس کو غیرت نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں غیرت کی دو قسمیں ہیں ایک عمدہ اور اچھی جس کے ذریعے آدمی اپنے گھر والوں کی اصلاح کرے دوسری غیرت آدمی کو جہنم میں داخل کر دیتی ہے (۲)

☆ عورت کی غیرت (اپنے شوہر سے) ان کے لئے طلاق کی چابی ہے (۳)

☆ غیرت ایمان سے ہے (۴)

☆ حضرت علیؓ کا فرمان ہے عورت کی غیرت کفر ہے اور مرد کی غیرت ایمان ہے (۵) عورت کی غیرت یعنی عورت اپنے مرد کی بات و خواہش ماننے سے غیرت کرے یہ مراد ہے مرد اپنے اہل خانہ میں عزت و عصمت کا خیال کرے یہ اس کی غیرت ہے

☆ حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خواتین میں سے جتنی غیرت مجھے حضرت خدیجہ پر آئی اتنی کسی پر نہ آئی۔ جب کہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں لیکن نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اکثر جب بھی بکری ذبح فرماتے پھر اس کے اعضاء کاٹتے تو ان کو حضرت خدیجہ کے قرابت داروں اور سہیلیوں میں ضرور بھیجتے پھر میں بعض مرتبہ کہہ دیتی گویا دنیا میں خدیجہ کے علاوہ کوئی اور عورت

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۵۔ ۷۴ (۲) حیات الصحابہ ج ۲ ص ۶۴۰ (۳، ۴) مجمع الامثال ج ۱ ص ۶۷ (۵) سراج نہج البلاغہ ج ۴ ص ۲۸

ہے ہی نہیں تو آپ ﷺ فرماتے وہ تھی اور تھی اور مجھے اس سے اولاد ہوئی ہے (۱)

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ نے بنی مصطلق کے قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو جویریہ، ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آئی یا اس کے چچازاد کے حصے میں تو جویریہ نے ان کو مال دیکر اپنے گھر چھڑانا چاہا (جسکو مکاتبت کہتے ہیں) اور یہ عورت بہت خوبصورت، نرم و نازک تھی جو بھی اس کو دیکھتا یہ اس کو قید کر لیتی تو یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اپنے عوض کے مال میں مدد لینے کے لئے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اللہ کی قسم میں نے جو نہی ان کو دیکھا ناپسند کیا جو دیکھا سو دیکھا پھر یہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جویریہ اپنی قوم کے سردار حارث کی بیٹی ہوں مجھے جو مصیبتیں پہنچی ہیں وہ آپ پر پوشیدہ نہیں میں نے اپنا عوض دیکر آزاد ہونا چاہا ہے اور آپ اس میں میری مدد فرمائیں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

کیا میں اس سے بہتر (معاملہ نہ کروں کہ) تیری طرف سے مال بھی ادا کر دوں اور تجھ سے شادی کر لوں۔

جویریہ نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے ایسا فرمالیا تو پھر جب لوگوں کو اطلاع پہنچی کہ حضور ﷺ نے حضرت جویریہ سے شادی فرمالی ہے تو کہنے لگے کہ یہ (بنی مصطلق والے) تو حضور ﷺ کے سسرال والے خاندان سے ہو گئے (تو اب ہم ان کو کیسے قید رکھ سکتے ہیں لہذا) ان کے ہاتھ میں جو بھی (ان کے سو) قیدی تھے سب آزاد کر دیئے تو اس طرح اللہ عزوجل نے اپنی حکمت کے ساتھ اس کے ذریعے اس کے اہل خاندان کے سو افراد کو آزادی بخش دی اور اس سے زیادہ برکت والی عورت کوئی نہ ہوئی اپنی قوم کے اعتبار سے (۲)

☆ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کی شادی حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب سے طے تھی (حیی خود یہودی تھا لڑکی مسلمان تھی) انصاری خواتین

---

(۱) متفق علیہ (اللؤلؤ والمرجان ج ۳ ص ۱۳۹) (۲) الاصابہ وابن حجر ج ۴ ص ۲۵۷

نے حضرت عائشہؓ کو خبر دی تو حضرت عائشہؓ کو کچھ ناپسندیدگی ہوئی جا کر دیکھا پھر حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا اور آنکھوں کی طرف نظر کی تو پہچان گئے دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت عائشہؓ واپس پلٹی اور تیزی سے واپس چلی گئیں حضور ﷺ نے پیچھے سے آن لیا اور فرمایا کیسی ہو؟ تو کہا آپ نے ایک یہودیہ کو یہودیات میں چھوڑ رکھا ہے(۱)

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے شادی فرمائی تو لوگوں نے جو حضرت ام سلمہ کا حسن وجمال بیان کیا مجھے اس سے سخت رنج وغم ہوا اور فرماتی ہیں کہ میں کسی حیلے سے ام سلمہ کے پاس گئی اور میں نے ان کو دیکھا پس اللہ کی قسم ان کا جو حسن وجمال مجھے بیان کیا گیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ میں نے ان کو پایا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے یہ بات حضرت حفصہ کو ذکر کی وہ بھی (حضور ﷺ کی بیوی تھیں) اور یہ دونوں آپس میں سہیلی تھیں تو حضرت حفصہ نے کہا بے شک یہ تو بڑی غیرت کی بات ہے لوگ جیسے بیان کر رہے ہیں ایسا نہیں ہے (یعنی اتنی حسن وجمال والی نہیں ہیں) تو حضرت حفصہ بھی کسی بہانے سے ان کے پاس گئی اور دیکھا پھر آکر (حضرت عائشہؓ) کو کہا میں نے اس کو دیکھا ہے اللہ کی قسم ایسی نہیں ہے جو تو بیان کر رہی ہے نہ اس کے قریب ہے بلکہ بہت خوبصورت ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بعد میں، میں نے حضرت ام سلمہؓ کو دوبارہ دیکھا تو میری زندگی کی قسم وہ حفصہ کے کہنے کے مطابق تھی لیکن میں اپنی غیرت میں تھی(۲)

☆ حضرت عائشہؓ سخت غیرت والی (حضور اکرم ﷺ کو بہت محبوب) تھیں ایک مرتبہ ام سلمہ نے حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کے لئے کوئی کھانے کی چیز تیار کر کے پلیٹ میں رکھ کرنے جانے لگیں تو حضرت عائشہؓ چادر میں لپٹ کر آئیں اور ہاتھ میں ایک پتھر تھا وہ آپ نے حضرت ام سلمہ کی پلیٹ پر دے مارا پلیٹ ٹوٹ گئی حضور ﷺ یہ ٹکڑے جمع کرنے لگے اور فرماتے جا رہے تھے تمہاری ماں غارت ہو

---

(۱) اعلام النساء ج ۳ ص ۲۱ (۲) الاصابہ وابن حجر ج ۴ ص ۲۵۷

تمہاری ماں غارت ہو پھر حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ کی پلیٹ ام سلمہ کے ہاں اور ام سلمہ کی یہ ٹوٹی ہوئی حضرت عائشہ کے حوالے کر دی (۱)

☆ حضور اکرم ﷺ رات کو حضرت عائشہؓ کے پاس سے نکلے تو حضرت عائشہؓ کو بڑی غیرت آئی تو اس لئے حضور دوبارہ واپس لوٹے تاکہ دیکھیں عائشہؓ کیا کرتی ہے پھر آپ ﷺ نے عائشہ کو کہا کیا ہو گیا تجھے اے عائشہؓ غیرت کرنے لگی ہے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اور کیوں نہیں میری جیسی آپ جیسے پر غیرت کرے (۲)

☆ حضرت عائشہؓ اور آپ کی دوسری بیویاں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے اور اس قافلے میں حضرت عائشہؓ کا سامان ہلکا تھا اور تیز رفتار اونٹ پر لدا ہوا تھا اور حضرت صفیہ بنت حیبی کا سامان بوجھل تھا اور سست رفتار اونٹ پر لدا ہوا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا عائشہؓ کا سامان صفیہؓ کے اونٹ پر لاد دو اور صفیہ کا سامان عائشہ کے اونٹ پر لاد دو تاکہ قافلہ جلد چل سکے حضرت عائشہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو کہا اے اللہ کے بندو یہ یہودیہ ہم میں غالب ہو گئی ہے حضور اکرم ﷺ پر۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ام عبداللہ (عائشہ) تیرا سامان ہلکا ہے اور صفیہ کا سامان بھاری ہے اس کا اونٹ سست ہے تو ہم نے اس کے سامان کو آپ کے اونٹ پر اور آپ کے سامان کو اس کے اونٹ پر لدوا دیا ہے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا آپ گمان نہیں کرتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں حضور اکرم ﷺ نے مسکراہٹ کے ساتھ دریافت فرمایا کیا آپ شک میں ہیں اے ام عبداللہ تو حضرت عائشہؓ واپس ہو گئی اور فرماتی گئیں آپ گمان نہیں کرتی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ نے عدل کیوں نہ کیا؟ حضرت ابوبکر نے اپنی بیٹی کے یہ الفاظ سن لئے اور ان میں ویسی بھی گرمی تھی تو حضرت ابوبکرؓ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ حضرت عائشہؓ کے منہ پر ایک طمانچہ مارا تو حضور ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو ابوبکرؓ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کیا آپ نے نہیں سنا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا کہتی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

---

(۲،۱) اعلام النساء ج ۳ ص ۱۹

میرے علاوہ کوئی اور شخص نہیں دیکھ سکتا وادی کے اوپر سے اس کے نیچے کو(۱)

☆ حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے ایک مرتبہ قرعہ عائشہؓ اور حفصہؓ کے لئے نکلا تو دونوں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نکل پڑیں تورات کے وقت جب قافلہ چلتا تو آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے چلتے ایک وقت حضرت حفصہ نے حضرت عائشہؓ کو کہا کیوں نہ میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاؤں اور آپ میرے اونٹ پر تو بھی دیکھے میں بھی دیکھوں (کیا ہوتا ہے)؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیوں نہیں صحیح ہے تو حضرت عائشہؓ حصرت حفصہؓ کے اونٹ پر سوار ہوگئیں اور حضرت حفصہؓ حضرت عائشہؓ کے اونٹ پر سوار ہوگئیں تو حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کے اونٹ پر تشریف لائے جس پر حفصہؓ تھی سلام کیا اور ساتھ چل پڑے جب قافلے نے پڑاؤ ڈالا تو حضرت حفصہؓ نے حضور اکرم ﷺ کو موجود نہ پایا تو ان کو سخت غیرت آئی اور اپنے پاؤں گھاس میں ڈال کر کہنے لگیں۔

اے رب مجھ پر کوئی بچھو مسلط کردے جو مجھ کو ڈس لے تیرا رسول ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتی(۲)

☆ حضور اکرم ﷺ شہد یا کوئی بھی میٹھی چیز پسند فرماتے تھے اور بعد عصر اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ کے پاس گئے تو وہاں زیادہ دیر لگ گئی تو حضرت عائشہؓ نے اس بارے میں سوال کیا تو ان کو کہا گیا کہ کسی عورت نے حضرت حفصہؓ کے ہاں ایک شہد کا ڈبہ بھیجا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے اس سے نوش فرمایا (اس میں کچھ دیر ہوگئی) تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم ہم بھی کوئی آپ کے لئے حیلہ کریں گی پھر حضرت عائشہؓ نے حضرت سودہ بنت زمعہ کو فرمایا ابھی جب تیرے پاس رسول اکرم ﷺ تشریف لائیں تو تو کہنا کہ آپ نے گوند

---

(۱) اعلام النساء ج ۳ ص ۱۹ (۲) کتاب الاذکیاء لابن جوزی ص ۲۳۶

کھایا ہے ؟ تو وہ تجھ سے فرمائیں گے کہ حضرت حفصہؓ نے مجھے شہد پلایا تھا تو تو پھر کہنا کہ بودار جگہ کی مکھیوں کا شہد محسوس ہوتا ہے تو پھر جب میرے پاس آئیں گے تو میں بھی یہی کہوں گی تو اسی طرح ہوا کہ حضور اکرم ﷺ حضرت سودہ کے ہاں پہنچے تو حضرت سودہؓ نے پوچھا آپ نے آج کیا نوش فرمالیا ہے جس کی یہ بو آ رہی ہے حضور ﷺ نے فرمایا حفصہؓ نے مجھے شہد پلایا ہے عرض کیا کہ بو والی جگہ مکھیاں بیٹھ گئیں ہوں گی پھر حضور ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے تو یہی کلام ہوا پھر حضرت صفیہؓ کے پاس گئے تو وہاں بھی یہی کلام ہوا پھر حضرت حفصہؓ کے گھر پہنچے تو حضرت حفصہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو اور بھی اس سے علاوہ دوں ؟ فرمایا مجھے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے

تو حضرت سودہؓ نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا واللہ ہم نے تو آپ پر یہ حرام کر دیا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا چپ رہنا(۱)

☆ عبداللہ بھی سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے تو ان کی تعریف سے اکتاتے ہی نہ تھے اور برابر ان کی دعائے مغفرت فرماتے رہتے اسی طرح ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ان کا ذکر فرمایا تو میں نے عرض کیا اللہ نے آپ کو بڑی عمر والی کے بدلے اچھی عطا فرمادیں ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ اس قدر غضبناک ہوئے کہ مجھے دل میں خوف محسوس ہوا اور میں نے دل میں کہا اے اللہ اگر آپ اپنے رسول کے غصے کو دور فرمادیں تو آئندہ میں ان کا ذکر برائی سے نہ کروں گی تو جب نبی ﷺ نے میری کیفیت دیکھی تو فرمایا کیسے کیا تو ؟ اللہ کی قسم وہ مجھ پر ایمان لائی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور جب لوگوں نے مجھے دھتکارا تو اس نے مجھے ٹھکانہ دیا اور اس سے میری اولاد ہوئی اور تم اس کو مجھ سے حرام کرتی ہو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک مہینے تک صبح شام یہ فرماتے رہے(۲)

☆ حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کسی عورت کو سنا کہ

---

(۱) اعلام النساء ج ۳ ص ۲۰ (۲) نزھۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۱۱۴

وہ دیوار کے پیچھے سے کسی دوسری عورت سے بات کر رہی تھی دونوں کے درمیان رشتے داری تھی جس کا علم حضرت ابن عمرؓ کو نہ تھا تو حضرت ابن عمرؓ نے دونوں کو کو بلایا اور ان کو تادیب کی اور مارا (۱)

☆ حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ سیب تناول فرما رہے تھے ساتھ میں ان کی بیوی بھی سیب تناول کر رہی تھیں تو دریں اثناء ایک غلام اندر آیا تو حضرت امیر معاویہؓ کی بیوی نے اپنا سیب جس سے کچھ کھایا تھا وہ اس غلام کو دیدیا حضرت امیر معاویہؓ نے عورت کو مارا (کہ جس سے کھایا ہوا تھا وہ کیوں دیا گویا یہ بھی پردے کے خلاف تھا)

☆ حضرت امیر معاویہؓ کا مقولہ ہے کہ تین چیزیں سرداری کی عادات سے ہیں۔

سر کے اگلے حصے سے بالوں کا جھڑنا، شکم (پیٹ) کا پچکا ہونا (یعنی آگے کو نہ نکلنا اور غیرت میں بہت زیادتی نہ کرنا (۲)

☆ شاعر کہتا ہے (نصیب)

اهيم بد عد ما حييت و ان امت فيا ليت شعرى من يهيم بها بعدى

میں وعدے سے محبت کرتا ہوں جب تک زندہ رہوں اور اگر مر جاؤں تو کاش مجھے علم ہی ہو جائے کہ اس سے میرے بعد کوئی محبت کرے گا (۳)

☆ عطاء سے مروی ہے کہ انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ وہ خیال کرتی تھیں کہ حضور اکرم ﷺ زینب بنت جحش کے پاس ٹھہر جاتے تھے اور ان کے پاس شہد پیتے تھے تو میں نے اور حفصہ نے ترکیب بنائی کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی حضور ﷺ تشریف لائیں گے وہ کہے گی ہم آپ سے گوند کی بو محسوس کرتے ہیں کیا آپ نے گوند کھایا ہے۔ تو پھر ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے وہی کچھ کہا حضور ﷺ نے فرمایا بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب کے پاس۔ اور آئندہ کبھی نہ پیوں گا تو پھر قرآن مجید کی یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ . تَبْتَغِىْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ .

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۷۵ (۲، ۳) اخبار النساء ص ۷۷

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. الی ان تتوبا تک۔اے نبی آپ کیوں (اپنے اوپر) وہ چیز حرام کرتے ہیں جس کو اللہ نے حلال فرمایا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضا کے متلاشی ہیں اور اللہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے (۱)

☆حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو تلوار سے اس کا سر اڑادوں تو یہ بات حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا سعد کی غیرت پر تعجب نہ کرو اللہ کی قسم میں سعد سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ فواحش کو حرام فرمایا خواہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ تو حضور ﷺ نے پھر حضرت سعد کو فرمایا اے ابو ثابت کیا آپ اس کو تلوار سے ماردیں گے عرض کیا جی ہاں ؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی تو حضور ﷺ نے ان کو فرمایا تلوار کے لئے گواہ کافی ہے۔

یعنی پہلے کسی کو گواہ پیش کرلو کہ اس شخص ملزم نے یہ گناہ کیا ہے پھر قانونی رو سے اس کا قتل بالکل صحیح ہو جائے گا(۲)

☆اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے مکہ کے راستے میں ایک شخص کو دیکھا اس کے ساتھ اس کی ایک باندی بیٹھی تھی جس کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی اور چہرہ کھلا تھا اور اوڑھنی بھی نہ تھی تو میں نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو کہا میں اس کی آنکھوں سے ڈرتا ہوں اور لوگوں کی آنکھوں سے کوئی خوف نہیں ہے(۳)

☆ امام غزالیؒ فرماتے ہیں غیرت کے اندر میانہ روی یہ ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے غفلت نہ برتے جس سے برائی کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور پھر بد گمانی اور سختی میں مبالغہ نہ کرے اسی طرح خفیہ باتوں کی ٹوہ اور جاسوسی میں نہ پڑے کیونکہ حضور ﷺ نے عورتوں کی خفیہ باتوں کے پیچھے پڑھنے سے منع فرمایا ہے ایک روایت میں ہے کہ عورتوں کے پاس اچانک آنا( صحیح نہیں)

جب حضور اکرم ﷺ اپنے سفر سے تشریف لاتے تو مدینے میں داخل ہونے سے

---

(۱)نزھۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء ج اص ۱۳۶ (۲)اخبار النساء لابن جوزی ص ۹۷ (۳)سابق ص ۸۴

پہلے ہی فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کے پاس راتوں کو مت جاؤ لیکن دو شخصوں نے آپ کے حکم کی مخالفت کی اور رات ہی کو اپنے اپنے گھر گئے تو انتہائی ناگوار بات سامنے آئی ان کے گھر میں ہی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک غیرت جس کو اللہ عزوجل مبغوض رکھتے ہیں وہ مرد کا اپنے گھر والوں پر غیرت کرنا بغیر کسی شک وشبہ کے اس لئے کہ یہ صرف بدگمانی ہے جس سے ہم کو منع کیا گیا ہے اور وہ غیرت جو اپنے محل میں ہے جس کی تعریف بھی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کسی شک (مناسب) کی بناء پر غیرت کرے۔

حضور ﷺ نے عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی خصوصاً عیدین کے مواقع پر تو نماز کے لئے پاکدامن عورت کا اپنے شوہر کی اجازت سے نکلنا جائز ہے لیکن پھر بھی بیٹھے رہنا زیادہ سلامتی والا ہے اسی طرح مناسب یہ ہے کہ عورت بغیر کسی انتہائی اہم کام کے گھر سے نہ نکلے اور عام طور پر گھر سے نکلنا نظاروں اور غیر اہم کاموں کے لئے ہوتا ہے جو مروت وعفت کے منافی ہے بہت سی مرتبہ فساد تک پہنچانے والا بن جاتا ہے۔

اور جب کسی اہم کام کے لئے نکلے بھی تو اپنی آنکھوں کو مردوں سے نیچا رکھے اور عورت کا مرد کو دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے مرد کا کسی بے ریش لڑکے کو دیکھنا کہ جب خوف معصیت ہو تو مرد کے لئے دیکھنا جائز نہیں ہوتا ورنہ جائز ہے اسی طرح عورت کا مرد کو دیکھنا بھی ہے اس لئے اگر مرد ہمیشہ کھلے چہروں رہتے ہیں اگر ان کا بھی عورتوں کا سا حکم ہوتا تو یعنی عورتوں کا ان کی طرف دیکھنا ایسا ہی گناہ ہوتا جیسا ان کا عورتوں کو دیکھنا تو ان مردوں کو کھلے چہروں گھومنے پھرنے سے منع کیا جاتا اور سوائے ضرورت کے بھی نکلنے سے منع کیا جاتا (۱)

☆ سعید بن سلیمان کہتے ہیں میرا حرمت وعزت تو ہزار آدمی کھلے چہرے دیکھیں اور وہ ان کو نہ دیکھے۔ اس سے کم ہے کہ میری حرمت وعزت ایک مرد کو بھی دیکھے خواہ مرد پردے میں ہو (۲)

---

(۱) (موعظۃ المؤمنین من) احیاء علوم الدین ج ا ص ۱۱۰ (۲) اخبار النساء لابن جوزی ص ۸۴

☆اشعث بن قیس کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی کے پاس گیا وہ صحابی اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس کو مارا میں دونوں کے بیچ میں حائل ہو گیا تو وہ صحابی اپنے بستر کی طرف واپس ہو گیا اور کہا اے اشعث ہم سے ایک بات یاد کر لو جو میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے وہ یہ ہے کہ

مرد سے ہر گز نہ پوچھ کہ اس نے اپنی بیوی کو کس وجہ سے مارا(۱)

☆یحیٰ بن عبدالعزیز، محمد بن حکم سے اور وہ حضرت امام شافعیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد نے پرانی بیوی پر ایک نئی بیوی سے شادی کی تو ایک مرتبہ نئی بیوی نے پرانی بیوی کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ شعر کہا۔

**وما یستوی الرجلان رجل صحیحة　　واخری رمی فیها الزمان فشلت**

اور دو آدمی برابر نہیں ہو سکتے جن میں ایک صحیح ہو اور دوسرے میں حوادثات زمانے نے اثر کیا ہو پس وہ بیکار ہو گیا۔

پھر ایک مرتبہ دوبارہ نئی بیوی پرانی کے پاس سے گزری تو پھر یہ شعر کہتی گزری

**وما یسوی الثوبان ثوب به البلی　　وثوب بایدی البائعین جدید**

اور ایسے دو کپڑے بھی برابر نہیں ہو سکتے کہ ایک تو بوسیدہ ہو اور دوسرا ابھی فروخت کرنے والوں کے ہاتھ میں لیا ہو۔

پھر پرانی بیوی نئی کے دروازے کے پاس سے ایک دن گزری تو جواب میں یہ دو شعر کہے۔

**نقل فؤ ادك ما استطعت من الهوى　　ما الحب الا للحبيب الأول**

اپنے دل کو جتنا چاہے ہو سکے محبت میں پھیر لے مگر محبت صرف پہلے ہی محبوب کے لئے ہے۔

**کم منزل فی الارض یالفه الفتی　　وحنینه ابداً لاول منزل**

کتنے ہی زمین میں گھر ہیں جن سے جوان محبت رکھتے ہیں لیکن اس کی انتہائی محبت و وارفتگی پہلے گھر کے لئے ہوتی ہے۔(۲)

---

(۱) اخبار النساء ص ۹۰ (۲) المستطرف ج ۲ ص ۲۹۸

☆اور وہ اشیاء جو عورتوں کے دلوں میں دوسرے مردوں کی محبت پیدا کرتی ہیں اور ان کو مردوں کی طرف کھینچتی ہیں اور ان کی طلب پیدا کرتی ہیں وہ چند باتیں ہیں۔

مرد اپنی بیوی کو سختی سے ان مردوں سے روکے اور ان سے بہت محفوظ رکھے اور عورت پر سخت غیرت کرے یا پھر شوہر خود ہی فساد و برائیوں میں منہمک ہو اور اس کے لئے زناء کے مواقع فراہم کرتا ہو۔

یہ چیزیں عورتوں کو دوسرے مردوں کی طرف راغب کرتی ہیں شاعر کہتا ہے۔

ما احسن الغیرة فی حینها واقبح الغیرة فی کل حین

غیرت اپنے وقت میں کتنی ہی اچھی ہے اور سب سے بری غیرت وہ ہے جو ہر وقت ٹپکے

من لم یزل متهما عرسه متبعا فیهم لرجم الظنون

جو شخص مسلسل اپنی بیوی کو تہمت لگاتا رہے برے برے خیالات لئے لوگوں کے پیچھے پڑا رہے

اوشك ان یغربها بالذی یخاف او ینصبها للعیون

تو قریب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اس شخص کے ساتھ غیرت میں ڈال جس سے خوف ہے یا بیوی کو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے کردے

حسبك من تحصینها ضمها منك الی عرض نقی و دین

کافی ہے تجھ کو کہ اس عورت کو اپنے ساتھ ملالے جس کو دین و تقویٰ میں اپنی عزت کا محافظ سمجھے

لا تطلع منك علی ریبة فیتبع المقرون علی حبل القرین

نہ مطلع ہو کسی مشک پر از خود ورنہ خود شک کیا گیا تیرے ساتھی کے پیچھے پڑے گا(۱)

☆اسحٰق بن ابراھیم موصلی کہتے ہیں کہ عقیل بن علقمہ بہت غیرت والا مرد تھا اس نے کہیں جانے کا ارادہ کیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تیری غیرت کہاں گئی اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق کہا میں ان کے ساتھ بھوک اور ننگ چھوڑے جا رہا ہوں کہ

---

(۱) اخبار النساء ص ۸۲

وہ (عورتیں) جب بھوکی ہوں گی تو کسی سے مذاق وغیرہ نہیں کریں گی اور جب ننگی (یعنی بہت سادہ کپڑے) تو اکڑ کر نہ گھومیں گی(۱)

☆روح بن زنباع کے پاس ھند بنت نعمان بن بشیر لڑکی تھی اور اس کا شوہر روح سخت غیرت والا شخص تھا ایک دن یہ خاتون جذام قبیلے کے وفد کی طرف جھانک کر دیکھنے لگی اس لئے کہ وہ اس کے شوہر کے پاس ٹھیرے ہوئے تھے تو روح نے اس کو ڈانٹ ڈپٹ کی تو ھند نے کہا اللہ کی قسم میں تو جذام کی حلال چیز سے بھی نفرت کرتی ہوں تو آپ مجھ پر ان کی حرام چیز کا خوف کیسے کرتے ہیں؟ اور ایک مرتبہ ھند نے ہی روح کو کہا آپ پر بڑا تعجب ہے کہ آپ کو آپ کی قوم نے کیسے سردار بنا دیا جب کہ آپ میں تین خصلتیں ہیں ایک یہ آپ جذام قبیلے سے ہیں دوسرا یہ کہ آپ بزدل ہیں تیسرا یہ کہ آپ بہت ہی غیرت والے ہیں تو روح نے کہا۔ بہر حال جذام سے ہوں تو میں ان کی اعلیٰ نسل سے ہوں اور آدمی کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنی قوم میں اعلیٰ خاندان ونسب سے ہو اور بزدلی تو میری ایک ہی جان ہے اگر دو ہوتی تو میں ایک کو سخاوت کر دیتا۔ اور غیرت اس میں، میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا اور اس غیرت کے وہ شخص لائق ہے جس کے پاس تیرے جیسی بیوقوف عورت ہو اس خوف سے کہ کسی اور سے بچے کو میری گود میں لا کر رکھ دے

تو ھند نے کہا

**وهل هند الا مهدة عربية　　　سليلة افراس تحللها بغل**

اور ھند صرف ایک شریف عربی بہت مہر والی لڑکی ہے شہسواروں کی بیٹی ہے جس کو خچر نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔

**فان أنجبت مهرا عريقا فبالحرا　　　وان يك اقراف فما انجب الفحل**

پس اگر وہ جسم عمدہ (مرد بہادر) کو تو یہ آزاد کے لائق ہے اور اگر تہمت والے ہوں تو مرد شریف نہیں ہے۔(۲)

☆شعبی ذکر کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن رواحہ نے اپنی ایک باندی سے مباشرت کی

---

(۱) اخبار النساء ص ۷۹ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۰۸

تو اس کی بیوی کو پتہ چل گیا اس نے چھری لی اور اس کے اٹھنے کے وقت سر پر آن کھڑی ہوئی اور کہا اے ابن رواحہ تو نے ایسا کیا ہے؟ ابن رواحہ نے کہا میں نے کچھ نہیں کیا تو بیوی نے کہا اچھا قرآن پڑھ اور اس کے ساتھ بتادوں گی ابن رواحہ کہتے ہیں میں نے سوچا کہ قرآن پڑھوں، جب کہ میں بے غسلہ ہوں تو میں نے خوف کیا اور یہ عورت بھی بڑی غیرت والی ہے جو کچھ کہہ رہی ہے کر گزرے گی تو میں نے کہا۔

و فینا رسول الله یتلوا کتابه     اذا انشق معروف من الصبح ساطع

اور ہم میں اللہ کا رسول ہے جو اپنی کتاب کی تلاوت کرتا ہے جب کوئی نیکی صبح سے چمکنے والی ظاہر ہو جائے اور ابھی نیکی (مباشرت) ہوئی نہیں ہے لہذا سنت کے خلاف ہے

ارانا الهدی بعد الحمی فقلوبنا     به موقنات ان ماقال واقع

اس نے ہم کو ہدایت دکھائی اندھے پن کے بعد پس ہمارے دل اس پر یقین کرتے ہیں کہ جو اس نے کہا وہ سچ ہے واقع ہے

بیبت یجافی جنبه عن فراشه     اذا استثقلت بالکافرین المضاجع

اس گھر میں اس کا پہلو اس بستر سے دور رہتا ہے جب کافروں کے پہلو (بستروں پر) بوجھل ہو جائیں

تو پھر بیوی نے چھری پھینک دی اور کہا میں اللہ پر ایمان لائی اور آنکھوں کو جھٹلاتی ہوں ابن رواحہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس آیا اور یہ ساری خبر دی تو حضور ﷺ ہنس پڑے اور جو میں نے کیا وہ آپ نے پسند فرمایا (۱)

☆مروی ہے کہ جمیل بن معمر نے بثینہ کو کہا مصعب بن زبیر شہروں میں گھومتا پھرتا ہے اس سے مجھے تیرے بارے میں غیرت نے پکڑ لیا ہے (۲)

☆شفری کہتا ہے۔

اذا ما جئت ما انهاك عنه     ولم انكر عليك فطلقيني

جب تو وہ کرے جس سے میں روکتا ہوں اور میں تجھ کو کچھ نہ کہوں تو تو مجھ سے

---

(۱) اخبار النساء ص ۸۴ (۲) سابق ص ۸۹

طلاق شدہ ہے

فانت البعل یومئذ فقومی بسو طلك لا بالك فاضر بيني

پھر تو تو مرد ہے اس دن پس کھڑی ہو جا اپنے کوڑے کو لیکر مجھے کوئی پرواہ نہیں اور مجھے مار(۱)

☆ فضیل بن ھاشمی کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی جو میری چچازاد تھی اس کے ساتھ سویا ہوا تھا تو میرے پاس میری کوئی باندی آئی اور میں نے اس کے ساتھ جا کر اپنی حاجت پوری کر لی پھر میں واپس لوٹ ہی رہا تھا کہ مجھے بچھو نے ڈنگ مار دیا اور میں شدت تکلیف کے باوجود سختی سے خاموش رہا اور بستر پر اس کے ساتھ لیٹ گیا آخر نہ رہا گیا تو کراہوں سے وہ جاگ پڑی اس نے پوچھا کیا ہوا میں نے کہا بچھو نے ڈس لیا ہے کہنے لگی چارپائی پر بچھو کہاں سے آ گیا؟ تو میں نے کہا میں پیشاب کے لئے اٹھا تھا واپسی پر ڈس لیا تو بیوی فوراً اصل ماجرا سمجھ گئی پھر اس نے صبح کو تمام غلاموں اور باندیوں کو اکٹھا کیا اور ان کو کہا ایک سال تک کوئی بھی کسی بچھو کو نہ مارے ادھر گھر میں۔ پھر اس نے شعر کہے

اذا عصى الله فى دارنا فان عقاربنا تغضب

جب اللہ کی نافرمانی کی جائے ہمارے گھر میں تو ہمارے بچھو غضبناک ہو جاتے ہیں

ودار اذا نام حراسها اقام الحدود بها العقرب

اور گھر کے چوکیدار جب سو جائیں تو بچھو گھر میں سزاؤں کو قائم کرتے ہیں(۲)

☆ حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد میری امت کے مردوں پر فرض ہے اور غیرت اس کی امت پر۔ پس جس نے بھی اس پر صبر کیا اور اللہ سے ثواب کی امید رکھی اللہ اس کو شہید کا اجر عطا فرمائے گا۔(۳)

☆ احمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ قیطون یہودی سردار اہل مدینہ پر مالک بن بیٹھا تھا ان کو ذلیل کر رکھا تھا یہاں تک کہ اس پر شرط لگا رکھی تھی کہ کوئی بھی شادی میں عورت

---

(۱) سابق ص ۸۹ (۲) سابق ص ۱۰۱ (۳) سابق ص ۱۰۹

اپنے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی جب اس کے پاس سے ابتداء نہ ہو جائے مالک بن عجلان خزرجی نے اپنی بہن کی شادی کی اور اس کو اس کے شوہر کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا اور یہ مالک خزرج کی مجلس میں بیٹھا تھا تو دریں اثناء اس کی بہن کھلے منہ سامنے سے نکلی تو مالک اپنی بہن کی اس حرکت پر غضبناک ہو گیا اور تلوار لیکر اس پر کودا اور کہا تو نے مجھے رسوا کر دیا میرا سر نیچا کر دیا میری آنکھیں جھکا دیں تو بہن نے کہا اس سے بڑا تو وہ کام ہے جو میرے ساتھ تم کرو گے کہ میرے شوہر کے علاوہ (قیطون) کے پاس مجھے بھیجو گے یہ کتنی شرم وحیاء کی بات ہے تو مالک نے کہا تو نے سچ کہا اور خاموش ہو گیا پھر جب بہن واپس اپنی جگہ چلی گئی تو یہ بھائی اس کے پاس گیا اور کہا جو میں کہوں اس کو راز میں رکھنا کہا صحیح ہے۔

پھر مالک نے اس کو ایک راز کی بات بتائی اور دونوں اس پر پختہ ہو گئے تو جب شام ہو گئی تو قیطون کے قاصد لڑکی کو لینے آئے تو لڑکی بھی بن سنور گئی اور بھائی بھی روانہ ہو گیا اور یہ سب عورتوں کے ساتھ نکل پڑے جب قیطون کے قریب آئے تو سب عورتیں ایک طرف ہو گئیں صرف مالک اپنی بہن کے ساتھ قیطون کے پاس رہ گیا تو مالک نے یہودی قیطون کو کہا تجھ کو تورات کی قسم مجھے ایک گھڑی مہلت دیدے کہ میں اپنی بہن سے اپنا دل ٹھنڈا کر لوں اور یہ مجھ سے کچھ باتیں کر لے اس نے کہا ٹھیک ہے وہ ایک طرف چلا گیا اور دروازہ وغیرہ بند کرنے لگا ادھر مالک نے اپنی بہن کو کہا بستر ے پر چلی جا اور یہ خود کہیں چھپ گیا یہودی جب بستر پر اکیلا بہن کو دیکھ کر آگے بڑھا تو مالک نے تلوار سونت کر پے درپے کئی وار کئے اور وہ ٹھنڈا کر دیا اس کے بعد خزرج اور اوس دونوں عیسائی قبیلے اکٹھے ہوئے اور ہمیشہ کے لئے انہوں نے مالک کو اپنا سردار بنالیا جس نے ان کو ہمیشہ کی ذلت سے نجات دلائی اور یہودی ذلیل وخوار ہو کر سر اٹھانے جیسے نہ رہے (۱)

☆ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اپنے اھل پر زیادہ غیرت مت کرو ورنہ وہ غیرت تجھ پر ہی مصیبت وبرائی بن کر پڑے گی تیری وجہ سے (۲)

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۳۹ (۲) فقہ السنہ ج ۲ ص ۱۸۸

☆اسحاق بن ابراہیم نے شعر کہا ہے۔

وانی بها فی کل حال طوائق ولکن سوء الظن من شدة الحب

اور میں بے شک اس (بیوی) پر ہر حال میں بھروسہ کرنے والا ہوں لیکن بد گمانی بھی شدت محبت سے ہوتی ہے(۱)

☆جب حضرت عثمان بن عفانؓ کے دشمن آپ کے پیچھے پڑ گئے تو آپ کی بیوی نائلہ نے اپنے سر کے بال کھول دیئے تا کہ بری حالت کے ساتھ ان سے مدد مانگے اور ان کی مروت و شرافت کو دعوت دے اور جب یہ حضرت عثمانؓ کے قریب آئی تو حضرت اپنی ایمانی زور دار آواز سے چیخے اور اپنی بیوی کو ڈانٹا اور فرمایا اپنا دوپٹہ سے ان کا داخل ہونا مجھ پر تیرے بالوں کی عزت و حرمت سے آسان ہے۔(۲)

☆ایک دانشور لکھتے ہیں کہ عورت کو اپنے شوہر کی عزت و حرمت کا خیال و پاس رکھنا چاہیئے نہ کہ ہمیشہ اس سے گھر داخل ہوتے وقت سوال کرتی رہے کہ تو کہاں تھے ؟ کیا کر کر آئے ہو ؟ کیوں دیر کی ؟ کس کس سے بات کی ؟ آپ کیا کیا کہتے تھے صحیح طرح کھل کر بیان کریں۔ تو ان باتوں سے بچنا چاہیئے(۳)

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۷۸ (۲) تحفۃ العروس ص ۳۹۱ (۳) تحفۃ العروس ص ۳۹۱

# پندرھواں باب

## عورتوں کی وفاداری (پیمان و وفا)

### ام الدرداء کی وفاداری

☆ عطیہ بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے ام الدرداء کو پیغام نکاح بھیجا تو کہا ابو الدرداء (میرے شوہر) روایت کرتے تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عورت (جنت میں) اپنے آخری شوہر کے لئے ہو گی تو بس میں ابو الدرداء کے بعد کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی تاکہ میں ان سے انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں شادی کرلوں۔

اور حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کے بعد شادی کرنا حرام ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ جنت میں آپ کی بیوی رہیں گی۔(۱)

### آمنہ بنت عمر بن عبد العزیز کی وفا

ابراہیم بن حسن بن یزید، روایت کرتے ہیں کہ شہر عقیق کے باشندوں میں سے کسی شیخ سے وہ کہتے ہیں کہ میں عقیق میں تھا کہ ایک عورت سواری پر بیٹھے ہوئے آئی اس کے ارد گرد دوسری عورتیں تھیں تو ہم اس کی طرف دیکھنے لگے ہم کو اس کی حالت پر رشک آیا جب وہ سفیان بن عاصم بن عبد العزیز کے محل کے سامنے آئی تو ہماری طرف پھر گئی اور ہم اس کو دیکھ رہے تھے پھر وہ ان محلوں میں سے ایک محل کے اندر چلی گئی تھوڑی دیر اس میں ٹھہری اور پھر نکل کر چلتی بنی اور اس کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں تو میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا کہ یہ عورت یہاں کیا کر کر گئی ہے تو میں محل میں داخل ہوا تو سامنے دیوار پر ایک خط لٹکا ہوا تھا جس پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

الیس کفی حز نالذی الشوق ان یری

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۱

کیا نہیں ہے کافی رنج و غم شوق والے کے (میرے) لئے یہ کہ وہ دیکھے۔

**منازل من یھوی معطلة قفرا**

اس شخص کے گھروں کو جو محبت کرتا ہے (اب) جنگل (قبرستان) میں فارغ پڑا ہے

**بلی ان ذا الشوق الموکل بالھوی**

کیوں نہیں بے شک وہ شوق محبت والا جس کو محبت سونپی گئی ہے

**یزید اشتیاقا کلما حاول الصبرا**

اس کا شوق بڑھتا ہے جب بھی وہ صبر کا ارادہ کرتا ہے(۱)

اور اسکے نیچے لکھا تھا لکھنے والی آمنہ بنت عمر بن عبدالعزیز اور سفیان بن عاصمہ انکے شوہر تھے۔

## ایک اعرابیہ کی وفاداری

☆ بنی اسد کے ایک شخص سے مروی ہے میرے کئی اونٹ گم ہو گئے تو میں ان کی تلاش میں نکلا تو میں ایک وادی میں اترا وہاں ایک دیہاتی لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے کے نور نے میری آنکھوں کے نور کو چکا چوند کر دیا اس نے مجھے کہا اے جوان کیا بات ہے میں تجھ کو دیکھتی ہوں کہ ہوش حواس اڑے ہوئے ہیں؟ تو میں نے کہا میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں ان کی تلاش میں ہوں تو عورت نے کہا کیا میں بتاؤں کس کے پاس ہیں وہ اونٹ اگر وہ چاہے تو دے بھی دیگا میں نے کہا ضرور آپ کا احسان ہوگا عورت نے کہا جس (اللہ) نے تجھے دیئے تھے اسی نے لے لئے ہیں اگر چاہے تو وہ واپس بھی کر سکتا ہے لہذا اس سے یقین کے ساتھ سوال کرو نہ کہ آزمائش کے طریقے سے تو اس نے اپنے حسن و جمال اور عمدہ کلام کے ساتھ مجھے انتہائی حیرت تعجب کے عالم میں دھکیل دیا پھر میں نے کہا کیا تیرا شوہر ہے؟ کہا تھا اور بلا لیا گیا تو اس نے جواب میں لبیک کہا اور وہ اپنے خالق سے جا ملا۔

(اس نے اپنی طرف مائل کرتے ہوئے کہا کہ) پھر ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے شر و مکر سے کوئی خطرہ نہیں (یعنی شریف ہے) اور اس کے اخلاق انتہائی عمدہ ہیں عورت نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور ٹھنڈا سانس بھرا اور یوں

---

(۱) اخبار النساء ص ۳۳

گویا ہوئی۔

کنا غصنين في اصل غذاء ها ماء الجداول في روضات جنات

ہم دو ٹہنیاں تھے جڑ (شروع) سے اس کا غذاء نالوں کا پانی تھا ہرے بھرے باغات میں

فاجتث خيرهما من جنب صاحبه دهر يكر بترحات و فرحات

لیکن پھر ان دو میں سے بہتر کو اس کے ساتھی کے پہلو سے زمانے نے اکھیڑ دیاوہ غموں اور خوشبو کو لوٹا تا رہتا ہے۔

و كان عاهد نى ان خاننى زمن لا يضاجع انثى بعد مثواتى

اور اس نے مجھ سے عہد لیا تھا اگر مجھ سے زمانے نے خیانت کی تو میرے بعد کسی عورت کو ہمبستر نہ کرے گا

و كنت عاهد ته ان خانه زمن لا ابوء ببيعل طول محياتى

اور میں نے بھی اس کو عہد دیا تھا کہ اگر اس سے زمانے نے خیانت کی تو میں کسی مرد کو ٹھکانہ نہ دوں گی زندگی بھر

فلم نزل هكذا والوصل شيمتنا حتى توفى قريبا مذ سنيات

تو ہم اس طرح جیتے رہے وصل ہماری عادت رہی یہاں تک کہ وہ قریب ہی تھوڑے سالوں سے وفات کر گیا

فاقبض عنانك عمن ليس يردعه عن الوفاء خلاف بالتحيات

تو روک لے اپنی لگام کو اس سے جس کو وفا سے نہیں ہٹا سکتی وعدوں کی خلاف ورزی(۱)

## نائلہ بنت فرافصتہ الکلبی کی وفاداری

☆جب حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے تو یہ ان کی بیوی آپ کی قبر پر کھڑی ہوئی اور اشک بار ہوئی پھر اپنے گھر کو واپس ہوئی اور کہا میں دیکھتی ہوں کہ رنج بھی پرانا ہو جاتا ہے جیسے کپڑا پرانا ہو جاتا ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں حضرت عثمانؓ کا رنج میرے دل میں پرانا نہ ہو جائے لہذا ایک پتھر منگوایا اور لیکر اپنے دانت توڑ لئے۔

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۳۱

پھر فرمایا اللہ کی قسم میرے پاس کوئی حضرت عثمانؓ کی جگہ نہیں لے سکتا پھر حضرت امیر معاویہؓ جو شام کے حاکم و گورنر تھے انہوں نے پیغام نکاح بھیجا تو ان کو اپنے ٹوٹے ہوئے دانت بھجوادیئے اور کہا کیا دلہن کی حالت آپ دیکھتے ہیں لوگوں کا کہنا ہے کہ ہنسنے میں ان سے اچھا منظر کسی کا نہ تھا(۱)

## حمنہ بنت جحشؓ کی وفاداری

☆ محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ احد سے لوٹے تو عورتیں لوگوں سے اپنے اپنے گھر والوں کے بارے میں سوال کرنے لگیں پھر حضور ﷺ کے پاس آئیں اور سوال و جواب کرنے لگیں پھر ایک عورت حمنہ بنت جحش آئی اور حضور ﷺ نے ان کو فرمایا اے حمنہ! اپنے بھائی کے ثواب کی اللہ سے امید رکھو حمنہ نے کہا انا للہ۔۔۔۔ اللہ اس کی مغفرت کرے اس پر رحم کرے حضور ﷺ نے فرمایا حمنہ اپنے ماموں حمزہ کے ثواب کی اللہ سے امید رکھو کہا انا للہ۔۔۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی مغفرت کرے حضور ﷺ نے پھر کہا اے حمنہ اپنے شوہر مصعب بن زبیر کے ثواب کی اللہ سے امید رکھو تو حضرت حمنہ چیخ پڑیں ہائے افسوس۔ تو حضور ﷺ نے پھر فرمایا۔

عورت کو مرد (خاوند) سے وہ (محبت کا) حصہ ہوتا ہے جو دوسرے کے لئے نہیں ہوتا(۲)

## حضرت عبداللہ بن زبیر کی بیوی کی وفاداری

☆ خولہ بنت منظور بن زیاد فزاری یہ عورت حضرت حسن بن علی بن ابی طالب کے پاس تھی اور اس کی بہن عبداللہ بن زبیر کے ہاں تھی اور یہ لوگوں میں سب سے اچھے دانتوں والی تھی اور سب سے کامل حسن والی تھی تو جب عبدالملک بن مروان کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے ان کے شوہر حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کروادیا

---

(۱) اخبار النساء ص ۱۱۴ (۲) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۸ ص ۲۴۱

پھر اس لڑکی کے پاس پیغام نکاح بھیجا تو اس نے ناپسند کیا کہ اپنے شوہر کے قاتل سے شادی کرے تو اس نے پتھر لیا اور اپنے دانتوں کو توڑ لیا پھر عبدالملک خلیفہ وقت کا پیغامبر آیا اور ان کو پیغام نکاح دیا تو اسکو بلایا تاکہ چہرہ دیکھ لے اور کہا مجھے کوئی حق نہیں کہ میں امیر المؤمنین سے اعراض کروں لیکن ہماری حالت ہے ایسی جو آپ کو پہنچے اگر آپ کو پسند ہے تو میں آپ کے سامنے ہوں قاصد نے بات اور حال پہنچادیا عبدالملک نے کہا واللہ ان دانتوں کی وجہ سے تو پیغام بھیجا تھا اب کوئی حاجت نہیں ہے۔(۱)

## ایک بیوی جس کو وفاء نے گونگا کردیا

☆اصمعی کہتے ہیں کہ میں نے دیہات میں ایک اعرابیہ کو دیکھا جو بات نہ کرتی تھی میں نے پوچھا کیا یہ گونگی ہے تو بتایا گیا کہ نہیں بلکہ اس کا شوہر اس کے حسین نغموں کو بہت پسند کرتا تھا جو وفات کر گیا ہے تو اس نے عہد و قسم اٹھائی ہے کہ وہ اس کے بعد کبھی بھی بات نہ کرے گی(۲)

## معاذہ عدویہ کی وفاداری

☆صلہ بن اشیم ایک جنگ میں اپنے بیٹے لخت جگر کے ساتھ مل کر بر سر پیکار تھا بیٹے کو کہا اے بچے آگے بڑھ اور لڑ تاکہ میں تیرے ثواب کی امید رکھوں لڑکا بڑھا لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر باپ بھی اسی طرح آگے بڑھ کر لڑتے لڑتے شہید ہو گیا عورتیں اس کی بیوی معاذہ عدویہؒ کے پاس اکٹھی ہوئیں تو اس نے کہا خوش آمدید اگر تم مجھے مبارکباد دینے آئی ہو تو خوش آمدید اور اگر اس کے علاوہ کسی (اور تعزیت وغیرہ) کے لئے آئی ہو تو واپس ہو جاؤ(۳)

## بنی عذرہ کی ایک خاتون کی وفاء

☆ابی حمزہ کنانی سے مروی ہے کہ میں خالد بن عبداللہ القری کے چوکیداروں میں

---

(۱) اخبار النساء ص ۱۱۶ (۲) اخبار النساء ص ۱۲۱ (۳) الزھد للامام احمد ص ۳۰۲

شامل تھاایک مرتبہ خالد نے کہا کون ہے جو مجھے ایسی بات سنائے جس سے میرے دل کو تسکین ہو؟ میں نے کہا میں سناتا ہوں کہا ٹھیک ہے آجاؤ تو میں کہنا شروع ہوا۔ کہ بنی عذرہ میں ایک جوان تھا اس کی ایک بیوی تھی اسی قبیلے سے شوہر اپنی بیوی سے سخت محبت کرتا تھا بیوی کو بھی شوہر سے ایسی محبت تھی ایک مرتبہ وہ بیوی کے چہرے کو دیکھتا دیکھتا رو پڑا اور پھر بیوی بھی شوہر کے چہرے کی طرف دیکھ کر رونا شروع ہوگئی بیوی نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رلایا کہا اللہ کی قسم اگر میں سچ کہوں تو تو مجھ سے سچ کہے گی کہا جی ہاں تو شوہر نے کہا مجھے تیرے حسن وجمال اور تیرے ساتھ اپنی سخت محبت کا خیال آگیا تھا کہ میں مر جاؤں گا تو تو میرے بعد شادی کرے گی بیوی نے کہا واللہ واللہ کیا اس نے تجھ کو رلایا ہے؟ کہا بالکل تو پھر بیوی نے بھی کہا مجھے بھی تیرے حسن وجمال اور تیرے ساتھ اپنی شدت محبت کا خیال آگیا تھا کہ میرے بعد آپ شادی کرلیں گے شوہر نے کہا اللہ کی قسم تیرے بعد مجھ پر عورتیں حرام ہیں تو اس عہد وپیان کے بعد دونوں کچھ ساتھ زندگی بسر کرتے رہے کہ شوہر کو موت نے آن لیا بیوی کو اتنی سخت تکلیف و پریشانی اور رنج وغم پیش آیا کہ اس کے گھر والوں کو اس کے مرنے کا خوف ہو چلا اور یہ کہ کہیں اس کی عقل ہی اڑ جائے اور پھر گھر والوں کی رائے ہوئی کہ اس کی شادی کردی جائے کچھ غم ہلکا ہوجائے گا لیکن اس نے ناپسند کیا گھر والوں نے تسلی دی اور شادی ہوگئی جب شب زفاف قریب آئی تو اس سے کچھ تھوڑی دیر پہلے ایک لڑکی اس بیوی کو کنگھی کر رہی تھی تو اچانک اس کو تھوڑی سی نیند کا جھونکا آیا اور اس نے اپنے شوہر کو دیکھا وہ دروازے سے اندر داخل ہوا اور کہا اے فلانی تو نے میرے وعدے کو توڑ دیا اللہ کی قسم تو میرے بعد عیش و عشرت میں لگ گئی تو بیوی گھبرا کر بیدار ہوگئی اور اپنے چہرے کو پیٹتی ہوئی شب زفاف والے کمرے سے نکل بھاگی پیچھے سے اس کے گھر والے اس کو تلاش کرنے نکلے لیکن کبھی ان کو کچھ پتہ نہ چل سکا (۱)

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۱۴

## ایک خاتون کی وفاداری

☆اصمعی کہتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اور ان کے ساتھ سلیمان بن المہلب دمشق سے سیر کے لئے نکلے ایک مقام جبانہ کے پاس سے گزر ہوا تو وہاں ایک عورت قبر پر بیٹھی رو رہی تھی ہوا کا جھونکا آیا اس نے اس کے چہرے کا نقاب الٹ دیا دیکھا نقاب تو گویا بادل ہیں جو سورج سے چھٹ گئے ہم بڑے تعجب بھرے انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگے تو ابن المہلب نے اس کو کہا اے اللہ کی باندی کیا امیر المؤمنین کے لئے آپ بیوی بننا پسند کریں گی عورت نے دونوں کو دیکھا پھر قبر کی طرف دیکھا اور کہا۔

فان تسألا نی عن هوای فانه بملحود هذا القبر یا فتیان

پس اگر تم مجھ سے میری محبت کے بارے میں سوال کرو تو وہ اس قبر میں مدفون ہے اے جوانو!

وانی لا ستحییه والترب بیننا کما کنت استحییه وهو یرانی

اور میں اس سے شرم وحیا کرتی ہوں جب کہ ہمارے درمیان مٹی حائل ہے جیسے کہ میں اس سے شرم وحیا کرتی تھی اور وہ مجھے دیکھ رہا ہوتا تھا (۱)

تو ہم تعجب کرتے ہوئے واپس ہو گئے۔

## ایک دوسری خاتون کی وفاداری

☆سماک بن حرب سے مروی ہے کہ زید بن حارثہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ فلاں عورت کے پاس چلیں اس کو پیغام نکاح دیتے ہیں آپ کے لئے ورنہ میرے لئے تو ہم اس کے پاس آئے اور زید نے اس عورت کو نبی ﷺ کی طرف سے پیغام دیا تو عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے شوہر سے وعدہ کیا تھا کہ اس کے بعد شادی نہ کروں گی اس نے بھی کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اسلام میں تھا تو وفاء کرو اگر جاہلیت میں تھا تو کچھ بھی نہیں (۲)

---

(۱) سابق ص ۱۲۱ (۲) سابق ص ۱۲۳

## ایک بیوی کی اپنے شوہر سے انتہائی وفاداری

☆اصمعی کہتے ہیں کہ مجھے خلیفہ ہارون الرشید نے کہا بصرہ کے دیہات میں جاؤ وہاں کی عمدہ باتیں اور اچھی گفتگو حاصل کر کے آؤ تو میں چلا گیا اور بصرہ میں ایک دوست کے پاس ٹھہر گیا پھر ہم صبح کو دونوں چلے قبرستان پر سے گزر ہوا وہاں ایک لڑکی تھی جس کی تیز خوشبو نے ہمیں اسکی طرف متوجہ کر دیا ہم اس کے قریب ہوئے اس پر انتہائی عمدہ کپڑے اور زیورات تھے لیکن بڑی آہ وزاری سے گرمی کے ساتھ رو رہی تھی میں نے کہا اے باندی تیری کیا حالت ہے تو وہ گویا ہوئی

فان سألانی فیم حزنی فاننی رهينة هذا لقبر. يافتيان

پس اگر تم مجھ سے سوال کرو گے کہ کس چیز میں میرا رنج ہے تو بے شک میں اس قبر کی امانت ہوں اے جوانو!

اهابك اجلا لا وان كنت فى الثرى مخافة يوم ان يسؤك مكانى

میں تجھ سے ڈرتی ہوں تیرے عظمت کی بناء پر اگرچہ تو زمین کے نیچے ہے کسی ایسی بات کے خوف سے جو تجھ کو میری جگہ بری لگے

وانی لا ستحييك والترب بيننا كما كنت استحييك حين ترانی

اور میں تجھ سے شرم کرتی ہوں حالانکہ مٹی ہمارے درمیان حائل ہے جیسے کہ میں تجھ سے شرم کرتی تھی جب تو مجھے دیکھ رہا ہوتا تھا

تو ہم نے اس کو کہا ہم نے تیرے لباس آرائش اور تیرے رنج کے درمیان اتنا فرق کہیں نہیں دیکھا تو وہ پھر گویا ہوئی۔

ياصاحب القبر يا من كان يؤنسنى حيا و يكثر فى الدنيا مواساتی

اے قبر والے اے وہ شخص جو مجھ سے انس و محبت رکھتا تھا زندگی میں اور دنیا میں میری بہت غم خواری کرتا تھا

ازور قبرك فى حلى وفى حلل كاننى لست من اهل المصيبات

عمدہ جوڑوں اور زیورات میں میں تیری قبر کی زیارت کرتی ہوں میں مصیبت والوں میں سے ہوں

فمن رانی رأی غیری مفجعة مشهورة الزى تبكى بين اموات

پس جس نے مجھ کو دیکھا میرے غیر کو غم کی حالت میں دیکھا جو خوب مشہور زینت والی ہے اور عورتوں کے درمیان رو رہی ہے

ہم نے پوچھا کہ یہ مرد تیرا کون ہے ؟ کہا شوہر یہ مجھ سے محبت رکھتا تھا کہ اسی طرح زیب وزینت میں دیکھے تو میں نے قسم کھائی کہ اس کی قبر کی زیارت اسی طرح زیب وزینت کے ساتھ کروں گی اور تم مجھ پر تعجب وانکار کرتے ہو۔

اصمعی نے اس سے اس کا گھر خبر سب کچھ پوچھا پھر میں ہارون الرشید کے پاس آیا اور اس کو سب باتیں سنائیں پھر آخر میں یہ قصہ بھی بعینہ نقل کیا تو ہارون الرشید نے کہا تو واپس جا اور میری طرف سے اس کے والیوں کو اس کے لئے پیغام نکاح دو اور پھر میرے پاس آؤ اور یہ ضروری ہے اور پھر میرے ساتھ خدام اور اموال ساتھ کردیئے میں اس کی قوم میں گیا اور ساری بات کی تو انہوں نے لڑکی کی شادی امیر المؤمنین سے کردی اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیا لیکن ابھی تک لڑکی کو کچھ علم نہ تھا جب مدائن پہنچے تو پھر لڑکی کو خبر مل گئی اسی وقت اُس نے تیز چیخ ماری اور مر گئی ہم نے وہیں اسکو دفن کردیا اور جاکر رشید کو خبر دی تو جب بھی ہارون اس کا ذکر کرتے تو بہت افسوس کرتے تھے(۱)

☆اصمعی کہتے ہیں کہ میں بصرہ کے قبرستان گیا وہاں ایک عورت قبر پر بیٹھی تھی اور انتہائی خوبصورت تھی اور اپنے ساتھی قبر والے پر رونا دھونا کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی

**هل اخبر القبر سائليه　　　ام قر عينا بزائريه**

کیا میں پوچھنے والوں کو قبر کی خبر دیدوں یا اس کی زیارت کرنے والوں کی آنکھ (ویسے ہی زیارت سے) ٹھنڈی ہو جائے گی

**ام هل تراه احاط علما　　　بالجسد المستكن فيه**

کیا تو نے اس کو دیکھا جس نے علم کا احاطہ کیا ہے اس جسم کے ساتھ جو اس (قبر) میں ہے

---

(۱) اخبار النساء ص ۱۱۲

یا جبلاً کان ذا امتناع وطود عز اعد لآ ملیه

اے (قبر والے) پہاڑ جو بڑی رکاوٹ والا تھا اور عزت کے ٹیلے جس نے تیار کیا اپنے سے امید رکھنے والوں کو

یا نخلة طلعها نضید یقرب من کف مجتنیه

اے کھجور کے درخت جس کے خوشے لدے ہیں اپنے کو چننے والے ہاتھ کے قریب ہے

یاموت ماذا اردت منی حققت ما کنت اتقیه

اے موت تو نے میرے ساتھ کیا ارادہ کیا ہے جس سے میں ڈرتی تھی اس کو تو نے ثابت کر دیا ہے

دهر رمانی بعقد إلفی اذم دهری واشتکیه

زمانے نے میری محبت کو گم کرنے کے ساتھ مصیبت دی ہے میں اپنے زمانے کی مذمت کرتی ہوں اور اس کا شکوہ کرتی ہوں

امنك الله كل خوف وكل ما كنت تتقيه

اللہ تجھ کو ہر خوف سے امن دے اور ہر اس چیز سے جس سے تو ڈرتا تھا

اسكنك الله في جنان تكون امنا لساكنيه

اللہ تجھ کو باغوں میں رہائش دے تو اس میں رہنے والوں کے لئے امن ہو

اصمعی کہتے ہیں کہ میں نے لڑکی سے پوچھا یہ تیرا کون ہے؟ کہا اگر مجھے تیرا کچھ علم ہوتا تو ایک حرف بھی نہ کہتی یہ میرے شوہر اور میری خوشی اور میری محبت ہے اللہ کی قسم میں ہمیشہ زمانے بھر اسی طرح (اس پر آہ وزاری) کرتی رہوں گی یہاں تک کہ موت مجھے بھی آن دبوچے میں نے کہا اپنے شعر مجھے سناؤ کہا یہ جو کہوں گی وہ بھی پہلے والوں کی طرح ہیں تو میں نے کہا اچھا تم مجھ سے اپنے اشعار سن لو پھر میں نے اس کو مذکورہ اشعار بعینہ سناڈالے لڑکی نے کہا اگر دنیا میں ابھی اصمعی ہے تو آپ ہی ہیں وہ اصمعی(۱)

---

(۱) اخبار النساء ص ۱۲۳

## سعدی اور اس کے رفیق حیات (شوہر) دونوں کی ایک دوسرے سے وفا

☆مذکور ہے کہ حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان ایک دن دمشق میں مجلس لگائے تشریف فرماتے تھے دربار کی جگہ دونوں جانب سے کھلی تھی تاکہ ہوا اچھی طرح گزر سکے اور حضرت امیر معاویہؓ اپنی مخصوص نشست پر تشریف فرماتے ارکان دولت آپ کے سامنے تشریف فرماتھے۔

حضرت امیر نے دیکھا کہ ایک شخص ان کی جانب بڑھتے چلے آرہا ہے رفتار تیز ہے ننگے پاؤں ہے اور اس دن سخت گرمی پڑرہی تھی حضرت امیر نے کچھ سوچا پھر فرمایا آج جو اس کی حاجت ہو سکتی ہے اس سے بڑھ کر کوئی حاجت نہ ہوگی پھر اپنے غلام کو فرمایا اے غلام اس کے پاس جا اور اس کی حالت کی پوچھ گچھ کر پس اللہ کی قسم اگر یہ فقیر ہوگا تو میں اس کو مالدار کردوں گا اور اگر شکوہ شکایت لایا ہے تو ضرور انصاف دوں گا، اور اگر مظلوم ہے تو ضرور مدد کروں گا اور غنی ہے تو فقیر کردوں گا۔ تو قاصد نے جاکر ملاقات کی سلام جواب ہوا اب پوچھا آپ کون ہیں؟ کہا میرے سردار میں بنی عذرہ کا ایک دیہاتی شخص ہوں امیر المؤمنین کے پاس آیا ہوں ان کے کسی افسر کے ظلم کی شکایت لیکر جو ظلم مجھ پر نازل ہو گیا ہے۔

قاصد نے اس کو کہا چلو امیر المؤمنین کے روبرو تو اعرابی سامنے آیا اور ادب سے سلام کیا پھر کہنا شروع کیا۔

**معاوی یا ذا لعلم والحلم والفضل ویاذ الندی والجود والتایل الجزل**

اے حضرت معاویہ اے علم و فضل والے اور بردبار اور اے جودوستی والے اور خوب عطاکرنے والے

**اتینك لماضاق فی الارض مذهبی فیاغیث لا تقطع رجائی من العدل**

جب زمین میں میرے راستے تنگ ہو گئے تو میں تیرے پاس آیا اے (سخاوت کی) بارش میری امید تجھ سے نہیں منقطع ہوئی

**وجدلی بانصاف من الجائر الذی شوانی شیا کان ایسره قتلی**

اور میرے لئے انصاف کی سخاوت کر اس ظلم سے جس نے مجھ کو بالکل بھون کر رکھ دیا ہے اس سے تو قتل بھی آسان تھا

**سباني سعدى وانبرى لخصومتى وجار ولم يعدل واغضبنى اهلى**

مجھے سعدی نے (اپنی محبت میں) قید کرلیا ہے اور میرے دشمن کے سامنے لاغر کردیا ہے اور دشمن نے ظلم کیا ہے انصاف نہیں کیا اور میرے اہل نے مجھے غضبناک کردیا ہے

**قصدت لا رجو نفعه فأثا بنى بسجن وانواع العذاب مع الكبل**

میں نے (عامل) اس سے اچھی بات کا ارادہ رکھا اسی نے مجھے جیل ٹھکانہ دیا اور بیڑیوں کے ساتھ طرح طرح کے عذاب دیئے

**وهم بقتلي غير ان منيتى تأبت ولم استكمل الرزق من اجلى**

اس نے میرے قتل کا ارادہ کیا مگر میری موت نے انکار کردیا اور میں نے اپنی مقررہ مدت کے ابھی مؤخر ہونے کی وجہ سے رزق بھی پورا نہیں کیا

**اغثنى جزاك الله عنى جنة فقد طار من وجد سعدى لها عقلى**

میری فریاد رسی کریں اللہ آپ کو جزائے جنت دے میری طرف سے، سعدی کی محبت کی وجہ سے میری عقل اڑی ہوئی ہے

جب اعرابی اپنے شعر سے فارغ ہوا تو حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے ہمارے کسی عامل کی شکایت کی ہے لیکن اس کا نام نہیں بتایا کہا اللہ امیر کو سلامت رکھے وہ آپ کا چچازاد بھائی مروان بن الحکم ہے مدینے کا عامل (گورنر) حضرت معاویہؓ نے پوچھا اس کے ساتھ تیرا کیا قصہ ہے؟ اے اعرابی؟ کہا اللہ امیر کو سلامت رکھے میری ایک چچازاد تھی میں نے اس کے باپ کو پیغام نکاح دیا تو اس نے اپنی لڑکی سے میری شادی کردی اور مجھے اس سے انتہائی سخت محبت والفت تھی اس لئے کہ اس میں عقل، حسن، رشتے داری، سب پوری تھیں تو امیر المؤمنین ہم بڑی عیش، عشرت اور خوشیوں کے ساتھ زندگی بسر کررہے تھے اور میرے پاس اونٹوں اور بکریوں کے ریوڑ تھے اور میرا دل وجان اپنی بیوی پر رہتا تھا پھر اس پر اللہ کے فیصلے اور زمانے کے حوادث چلنے لگے ہوا یہ کہ پہلے اس کو کوئی بیماری لگ گئی میں نے اس پر اپنا سب کچھ لگادیا یہاں تک کہ میں کسی چیز کا مالک نہ رہا اور میں بڑا پریشان افسردہ خاطر ہوگیا میری عقل اڑ گئی، برا حال ہوگیا اور پھر میری بیوی کی

خبر اس کے والد کو پہنچی تو وہ ہمارے درمیان رکاوٹ بن گیا اور بیوی دینے سے انکار کر دیا مجھے دھتکار دیا اور ہانک رہا اور میری بیوی کو مجھ سے دور کر دیا پھر مجھے کچھ اور تو نہ بن سکا میں یہ شکایت لیکر آپ کے عامل مدینہ مروان بن حکم کے پاس گیا اور اس کو شکایت کی تو اس نے لڑکی کے باپ کو بلایا اور پوچھا کہ تو نے اپنے بھتیجے اور اپنی لڑکی جو دونوں میاں بیوی ہیں ان کے درمیان رکاوٹ کیوں بنا ہوا ہے؟ تو لڑکی کے باپ نے تو پھر یہ کہہ دیا کہ وہ اس کی بیوی ہے ہی نہیں اور نہ اس نے اس کی شادی مجھ سے کی ہے میں نے عرض کیا اللہ امیر کو سلامت رکھے آپ لڑکی سے پوچھ لیں میں اس کی بات پر راضی ہو جاؤں گا تو عامل نے لڑکی کو بلایا لڑکی جلدی سے آئی اور عامل کے سامنے کھڑی ہوئی تو عامل کی نظریں اس پر خراب ہو گئیں اور پھر وہ بھی میرا خصم دشمن ہو گیا اور جھڑکا اور مجھے قید کرنے کا حکم جاری کر دیا میں تو گویا کہ آسمان سے زمین پر پھینک دیا گیا میرے بعد اس کے باپ کو امیر نے کہا کیا تو اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر سکتا ہے میں ہزار دینار دوں گا اور مزید تجھے دس ہزار درھم دوں گا جن سے تو زندگی چین سے بسر کرے اور اس (مجھ) سے طلاق دلوانے کا میں ذمہ دار ہوں لڑکی کے والد نے کہا اگر تو ایسا کر لیتا ہے تو مجھے منظور ہے جب اگلا دن آیا تو اس نے مجھے بلایا اور میں پہنچا تو وہ مجھ پر غضبناک شیر کی طرح ہوا پڑا تھا اور دھاڑا اے اعرابی سعدی کو طلاق دیدے میں نے انکار کر دیا تو اس نے مجھے مارنے کا حکم دیا پھر مار پٹائی کے بعد دوبارہ جیل میں بھجوا دیا جب دوسرا دن ہوا تو پھر بلایا اور کہا طلاق دیدے میں نے انکار کر دیا تو اس نے اپنے خادموں کو حکم دیا انہوں نے مجھے اتنا مارا کہ کوئی اس کو بیان کرنے کی سکت نہیں رکھتا پھر جیل بجھوا دیا پھر تیسرا دن ہوا تو اس نے پھر بلایا اور تلوار، چمڑا، اور جلاد کو بھی بلوا لیا اور کہا اے دیہاتی میرے رب کی بزرگی کی قسم اور میرے باپ کی شرافت کی قسم اگر تو اب طلاق نہ دے گا تو میں تیرے جسم اور گردن کو الگ الگ کروا دوں گا پھر جا کر میں نے قتل کے خوف سے طلاق سنت کے مطابق دیدی اس نے پھر مجھے جیل بجھوا دیا اور جب عدت پوری ہو گئی تو شادی کر لی اور اس کے ساتھ رات بسر کی پھر کہیں جا کر مجھے آزاد کیا ہے اور اب میں وہاں سے آپ کے پاس فریاد لیکر حاضر ہوا ہوں مجھے آپ کے عدل وانصاف کی امید ہے مجھ

پر رحم فرمایئے اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین مجھے غموں نے مشقتوں میں ڈال دیا ہے رنج وفکر نے مجھے پگھلا کرر کھ دیا ہے، میں سعدی کی محبت میں عقل کھو بیٹھا ہوں، پھر اعرابی زار و قطار رونے لگ گیا اور قریب تھا کہ اس کی جان نکل جاتی پھر اس نے یہ اشعار کہے۔

**فی القلب منی نار — والنار فیها الدمار**

میرے دل میں آگ (بھڑک رہی) ہے اور آگ نے دل میں ہلاکت برپا کرر کھی ہے

**والجسم منی سقیم — فیه الطبیب یحار**

اور میرا جسم بیمار ہے اس میں طبیب بھی پریشان حیران ہے

**والعین تهطل دمعا — فد معها مدرار**

اور آنکھیں آنسو برسا رہی ہے پس اس کے آنسو موسلا دھار بارش ہیں

**حملت منه عظیما — فما علیه اصطبار**

میں نے اس سے عظیم مشقت اٹھائی ہے پس اس پر صبر نہیں رہا

**فلیس لیلی لیل — ولا نهاری نهار**

پس میری رات رات نہیں ہے اور نہ میرا دن دن ہے

**فارحم کئیبا حزینا — فؤاده مستطار**

پس رنج وغم (کے مارے) پر رحم فرمایئے اس کا دل اڑا ہوا ہے

**اردد علی سعادی — یثیبك الجبار**

مجھ پر میری سعدی واپس کروا دیجئے جبار و اللہ آپ کو ثواب دے گا

پھر اعرابی بے ہوش ہو کر گر پڑا گویا کہ اس پر بجلی گر گئی اس وقت امیر معاویہؓ ٹیک لگائے ہوئے تھے وہ بھی اٹھ گئے اور اعرابی کو دیکھا پھر بیٹھ گئے اور انا للہ۔۔ پڑھا اور فرمایا مجھے مروان بن حکم نے تنگ کرر کھا ہے دین کی حدود میں اور مسلمانوں کے حرم میں ظالم ہو گیا ہے پھر دوات و کاغذ منگوایا اور مروان کے پاس لکھا کہ امابعد مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو نے اپنی رعایا پر بعض حدود دین میں ظلم کیا ہے اور ایک مسلمان کی عزت و حرمت کو پامال کیا ہے اور جو ایک ٹکڑے یا ایک سلطنت کا مالک ہو اس کو ضروری ہے خاص طور پر کہ وہ اپنی نگاہ کو پست رکھے اپنے نفس کو لذتوں سے

رو کے والی تو اپنی رعایا کے لئے چرواہے کی طرح ہے اپنی بکریوں کے لئے جب تو نرمی کرے گا تب ہی وہ تیرے ساتھ رہ سکیں گے اگر تو ہی ان کے لئے بھیڑیا بن گیا تو کون ان کی حفاظت کرے گا۔ پھر یہ اشعار زیب قرطاس کئے۔

ولیت ویحك امرا لست تحکمه فاستغفر الله من فعل امریء زان

تجھ کو والی بنایا گیا ہے افسوس تجھ پر اس کام میں تو ضیح انجام نہیں دے سکتا اللہ سے استغفار کر زانی آدمی کے کام سے

قد کنت عندی ذا عقل و ذا ادب مع القراطیسی تمثالا و فرقان

تو میرے نزدیک ایک بڑی عقل و ادب والا تھا باندیوں کے ساتھ۔ مثال بیان کرنے تک میں اور انصاف میں

حتی اتانا الفتی العذری منتحبا یشکو الینا ببث ثم احزان

یہاں تک کہ ہمارے پاس ایک عذری جوان آیا روتا ہوا اور ہمارے پاس شکوہ کرتا ہے رنج و غموں کا

اعطی الا له یمینا لا کفرها حقا و ابرأ من دینی و دیانی

میں نے معبود کو قسم (عہد) دیا ہے اس کا کفارہ ادا نہیں کروں گا بہر حال میں ضروری طور پر اور میں بری ہوؤں گا اپنے دین سے اور اپنے خالق سے (گناہ قسم میں)

ان انت خالفتنی فیما کبتت به لا جعلنك لحما بین عقبان

اگر تو نے میری مخالفت کی اس بات میں جو میں نے لکھی ہے تو میں تجھے گوشت (کے ٹکڑے ٹکڑے) کردوں گا پرندوں کے درمیان

طلق سعاد و عجلها مجهزة مع الکمیت ومع نصربن ذبیان

سعاد کو طلاق دیدے اور اس کو تیار کر کے جلد روانہ کر کمیت اور نصر بن ذبیان کے ہمراہی میں

فما سمعت کما بلغت فی بشر ولا کفعلك حقا فعل انسان

ایسا تو میں نے کسی بشر کے بارے میں نہیں سنا جو مجھے پہنچا ہے اور نہ تیرے کام جیسا کسی انسان کا کام زیب ہے

فاختو لنفسك اما ان تجو دبها او ان تلاقی المنایا بین اکفان

پس اپنے لئے اختیار کرے یا تو اس کو سخاوت کر کے بھیج دے یا کفنوں میں موتوں سے ملاقات کر۔

پھر خط کو پورا کر دیا اور کہا میرے پاس ڈاک کے آدمی کیت اور نصر بن زبیان کو لاؤ جب وہ آئے تو کہا یہ خط مروان بن حکم کے ہاتھ میں رکھنا یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور سلام کیا اور خط دیدیا مروان بار بار اس کو پڑھتا رہا پھر کھڑا ہوا اور سعدی کے پاس روتا ہوا گیا جب سعدی نے دیکھا تو پوچھا اے سردار کیا ہو گیا کہا امیر المؤمنین کا خط آیا ہے اور حکم دیا ہے کہ تجھ کو طلاق دیکر واپس امیر کے پاس بھیج دوں۔ اور میری تمنا تھی کہ مجھے تیرے ساتھ دو سال چھوڑ دیتا پھر خواہ مجھے قتل کر دیتا یہ مجھے زیادہ پسند تھا پھر اس کو طلاق دیا اور تیاری کر کے بھیج دیا ساتھ یہ اشعار بھجوائے۔

لا تعجلن امير المؤمنين فقد　　او فی بنذرك فی رفق واحسان

اے امیر المؤمنین جلدی نہ کیجئے بے شک میں آپ کی نذر پوری کر رہا ہوں نرمی و احسان کے ساتھ

وما ركبت حراما حين اعجبنی　　فكيف ادعی باسم الخائن الزانی

اور جب چیز مجھے پسند آئی تو میں نے حرام کا ارتکاب نہیں کیا تو پھر مجھے خائن زانی کے نام سے کیوں پکارا گیا

اعذر فانك لوا بصر تها لجرت　　منك الامانی علی امثال انسان

میں معذرت کرتا ہوں بے شک اگر آپ بھی اس کو دیکھ لیں تو آپ کے (محبت سے) آنسو جاری ہو جائیں پتلیوں پر

فسوف ياتيك شمس لا يعادلها　　عند الخليفة انس ولا جان

پس عنقریب آپ کے پاس آفتاب آرہا ہے خلیفہ کے پاس کوئی انس یا جن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا

لو لا الخليفة ما طلقتها ابداً　　حتی اضمن في لحدو اكفان

اگر خلیفہ نہ ہوتا تو اس کو کبھی طلاق نہ دیتا یہاں تک کہ میں قبر و کفن میں مل جاتا

علی سعاد سلام من فتی قلق　　قد خلفته باوصاب واحزان

سعاد پر سلام ہو دل گرفتہ جوان کی طرف سے جس کو وہ مصیبتوں اور رنجوں میں

چھوڑے جارہی ہے

پھر یہ خط دونوں کو دیدیا اور لڑکی بھی حکم کے مطابق دونوں کے حوالے کر دی جب یہ مختصر قافلہ امیر کے پاس پہنچا تو انہوں نے خط کھولا اور اشعار پڑھے اور پھر فرمایا واللہ اشعار اچھے کہے ہیں لیکن اپنے ساتھ برا کیا ہے پھر لڑکی کو بلوایا دیکھا تو نرم و نازک لڑکی ہے اس کو دیکھنے والے کی عقل و ہوش اڑ جاتے ہیں امیر معاویہؓ کو تعجب ہوا اور اپنے ہم نشینوں کو فرمایا واللہ یہ لڑکی کامل تخلیق والی ہے اگر اس کی نعمت کامل ہو تو اس کے مالک کے لئے ہوگی پھر اس کو بلوایا گفتگو کی تو وہ عرب کی فصیح بلیغ عورت نکلی پھر حضرت امیر معاویہؓ نے (اعرابی کا امتحان محبت لیتے ہوئے) فرمایا کیا تجھ کو اس کے بدلے صبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ میں تجھ کو تین کنواری لڑکی دوں اور ہر لڑکی کے ساتھ ہزار درھم ہوں اور ہر ایک کے ساتھ دس دس جوڑے خز، دیباج، حریر، کتان کے ہوں (ریشم کی اقسام ہیں) اور جو مسلمانوں کے لئے وظائف ہیں وہ تیرے اور ان کے لئے مقرر کر دوں اور دوسرے عطیے اور بخشش بھی کروں؟ تو پھر حصرت معاویہؓ نے اپنا کلام مکمل کیا تو اعرابی چیخ مارتا ہوا بیہوش ہو کر گر پڑا حضرت معاویہؓ سمجھے کہ شاید مر گیا ہے جب افاقہ ہوا تو امیر معاویہؓ نے پوچھا اے اعرابی کیا حال ہے؟ کہا بہت برا حال ہے اے امیر المؤمنین میں آپ کے عدل کے صدقے مروان کے ظلم سے پناہ مانگتا ہوں پھر یہ اشعار کہے۔

لا تجعلني هداك الله من ملك　　كالمستجير من الرمضاء بالنار

اللہ آپ کو ھدایت بخشے مجھے مال نہ دیں (اور مجھے اس طرح نہ کریں) جو پناہ پکڑنے والا ہے سورج کی گرمی سے جہنم کے ساتھ

اردد سعاد على حران مكتئب　　يمسي ويصبح في هم وتدكار

سعاد کو سخت پیاسے غم کے مارے پر لوٹا دیجئے جو صبح و شام اس کی ہی یاد و فکر میں کرتا ہے

قد شفه قلق ما مثله قلق　　واسعر القلب منه اى اسعار

بے شک اس کو شفادی ایسی تکلیف نے جس کے مثل کوئی قلق و تکلیف نہیں اور قلب نے اس سے بہت آگ بھڑکا رکھی ہے

والله والله لا انسی محبتها حتی اغیب هی قبری واحجاری
اللہ کی قسم اللہ کی قسم میں اس کی محبت نہیں بھول سکتا یہاں تک کہ میں اپنی قبر میں غائب ہو جاؤں اور پتھروں میں

کیف السلو وقد هام الفؤاد بها؟ فان فعلت فانی غیر کفار
صبر کیسے ہو سکتا ہے ؟ جب کہ دل اس کے غم و فکر میں ہے پس اگر آپ (میری سعدی کو آزاد) کریں تو میں ناشکرہ نہیں ہوں

فاجعل بفضلك وافعل فعل ذی کرم لافعل غیرك فعل اللؤم والعار
اپنے فعل کا معاملہ فرمائیں اور کرم والے کا سا فعل کریں نہ اپنے غیر (مرواں) جیسا فعل کریں جو ملامت و عار ہے۔

پھر اعرابی نے کہا۔
اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم اگر آپ اپنی پوری خلافت کا مال مجھے دیدیں تب بھی میں سعدی کے بغیر راضی نہ ہونے کا اور بنی عامر کے (مشہور) مجنون نے بالکل سچ کہا ہے۔

ابی القلب الا حب لیلی و بغضت الی نساء ما لهن ذنوب
دل نے (تمام عورتوں کو) انکار کر دیا ہے سوائے لیلی کی محبت کے اور میرے نزدیک تمام عورتوں سے نفرت ہے اگر چہ ان کا کوئی گناہ نہیں ہے

وما هی الا ان اراها فجاءة فابهت حتی لا اکا دا جیب
اور کچھ نہیں بس یہ کہ میں اس کو اچانک دیکھ لوں اور (اس کے دیدار میں) مبہوت ہو جاؤں یہاں تک کہ جواب بھی نہ دے سکوں۔

جب اعرابی شعر سے فارغ ہوا تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا اعرابی عرض کیا جی امیر المؤمنین فرمایا تو ہمارے پاس اقرار کر چکا ہے کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور وہ (عدت گزار کر) جدا بھی ہو چکی ہے اور مروان سے بھی۔ لیکن ہم اس لڑکی کو اختیار دیتے ہیں کہ جس کے پاس چاہے جائے اعرابی نے کہا ٹھیک ہے امیر المؤمنین پھر امیر معاویہؓ لڑکی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے سعدیٰ ہم میں سے کون

تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ؟امیر المؤمنین اپنی عزت وشرف و محل کے ساتھ یا مروان اپنے ظلم وغضب کے ساتھ یا یہ اعرابی اپنی بھوک اور تڑپ کے ساتھ ؟
تو لڑکی نے اپنے چچازاد کی طرف اشارہ کیا اور کہا

**هذا وان كان فی جوع واطمار اعز عندی من اهلی ومن جاری**

یہ اگرچہ بھوک وافلاس میں ہے (لیکن پھر بھی) میرے نزدیک میرے اہل و پڑوس سب سے باعزت ہے

**وصاحب التاج اومر وان عامله وكل ذی درهم منهم و دينار**

اور (یہ اعرابی محبوب ہے مجھے) صاحب تاج سے اور اس کے عامل سے اور درھم و دینار والے سے

پھر لڑکی نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم میں حوادثات زمانہ کے باوجود اس کو رسوا کرنے والی نہیں ہوں میری اس کے ساتھ بہت عمدہ زندگی بسر ہوئی ہے تو اب تنگی و مشکلات میں بھی صبر کروں گی اور سختی ونرمی بھی برداشت کروں گی اور عافیت و مصیبت میں بھی ساتھ رہوں گی اور جو اللہ نے اس کے ساتھ میری قسمت میں لکھا ہوگا اس پر راضی رہوں گی۔

تو حضرت امیر معاویہؓ بڑے متعجب ہوئے اور آپ کے ہم نشین بھی محظوظ ہوئے اس کی کامل عقل وحسن کے ساتھ اور اس کی انتہائی مروت اور وفاداری کے ساتھ۔
پھر حضرت امیر معاویہؓ نے ان کے لئے دس ہزار درھم کا حکم فرمایا(۱)

---

(۱) کتاب اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۶۔ ۲۴

# ایک یشکری خاتون کی وفاداری

☆ عتبی کہتے ہیں کہ خالد بن عبداللہ قسری (حاکم) ایک رات کوفہ کے فقہاء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کسی نے کہا کوئی گفتگو کرے اور کسی عاشق کا قصہ سنائے ایک نے کہا اللہ امیر کو سلامت رکھے ھشام بن عبدالملک نے عورتوں کے دھوکے اور اس کے اپنی بات سے جلد پھر جانے (کے حقوق) کو بہت بیان کیا ہے پھر ایک ہم نشین نے کہا اے امیر المؤمنین میں آپ کو سناتا ہوں (سنیئے)

مجھے ایک یشکری خاتون کی خبر ملی ہے جس کو ام عقبہ بنت عمرو بن الاعران کہا جاتا تھا اور وہ اپنے چچازاد کے ساتھ بیاہی ہوئی تھی جس کو غسان کہا جاتا تھا اور وہ عقبہ سے بہت محبت رکھتا تھا اور اس پر نچھاور ہو جاتا تھا اور عقبہ بھی غسان سے اسی طرح محبت کرتی تھی، اسی طرح کئی سال کا عرصہ ہنسی خوشی بیت گیا، ہر ساتھی میں دوسرے کی محبت میں اضافہ ہی ہوا اور بس۔ جب غسان کی موت کا وقت قریب آگیا تو اس نے ام عقبہ کو کہا اے ام عقبہ میں جو کہہ رہا ہوں وہ توجہ سے سن اور سچ جواب دے تو عورت نے کہا واللہ میں جھوٹ نہ بولوں گی اور وہ بھی آخری فیصلہ نہ کروں گی (بلکہ تیری خاطر تیرے حق میں فیصلہ کروں گی)

تو غسان نے کہا تو میری زندگی کو محفوظ رکھنا اور تو میرے لئے ہی رہنا اگر میں مر جاؤں (یعنی میرے بعد شادی نہ کرنا) اللہ کی قسم میں تجھ پر اعتماد کرتا ہوں مگر پھر بھی بدگمانی ہے کہ عورتوں کا دھوکہ عام ہے اس سے ڈرتا ہوں اتنا کہہ کر غسان کی زبان رک گئی اور وہ دار فانی کو سدھار گیا پھر کچھ ہی عرصے کے بعد ام عقبہ کو ہر طرف سے پیغام نکاح آنے لگے اور لوگوں نے اس میں بڑی خواہش کی اسلئے کہ عقل، جمال، مال، محنت، حسب، نسب سب دولتوں سے یہ مالامال تھی تو اس نے سب کو جواب دیا۔

**ساحفظ غسانا علی بعد دارہ وارعاہ حتی نلتقی یوم نحشر**

میں غسان (کے عہد) کی حفاظت کروں گی اس کے گھر کی دوری کے باوجود اور میں اس کا خیال رکھوں گی یہاں تک کہ ہم یوم حشر کو ملاقات کریں

وانی لفی شغل عن الناس کلهم      فکفوا فما مثلی من الناس یغدر

اور میں تمام لوگوں سے اعراض کرتی ہوں پس رک جاؤلوگوں میں میرا جیسا کوئی دھوکہ نہیں کرسکتا۔

سابکی علیه ما حییت بدمعة      تجول علی الخدین منی فتکثر

اور میں اس پر روتی رہوں گی آنسوؤں کے ساتھ جب تک زندہ رہوں گی وہ آنسو میرے رخساروں پر بہتے رہیں گے اور اور زیادہ ہوں گے

لوگ جواب سن کر مایوس ہو گئے جب اس بات کو عرصہ گزر گیا تو آخر کار ام عقبہ غسان کے وعدے کو بھول گئی اور مقدام بن حابس کے پیغام نکاح کو قبول کر لیا جو اس کو بہت پسند کرتا تھا۔

پھر جب شب زفاف قریب آئی تو پہلے شوہر کو اس نے خواب میں دیکھا اور اس پہلے شوہر غسان نے اس کو کہا

غدرت ولم ترعی لبعلك حرمة      ولم تعرفی حقا ولم ترعی لی عهدا

تونے دھوکہ کیا اور شوہر کی عزت حرمت کا خیال نہ کیا اور تونے حق کو نہ جانا اور عہد کا پاس نہ کیا

غدرت به لماتوی فی ضریحه      کذلك ینسی کل من سکن اللحدا

تونے اس کو دھوکہ دیا جب وہ اپنے ٹھکانے میں پہنچ گیا اسی طرح بھول جاتا ہے ہر وہ شخص جو لحد میں چلا گیا

تو ام عقبہ بڑی گھبراہٹ کے ساتھ اٹھی اور غسان سے بہت شرم کی گویا وہ اس کو یہاں دیکھ رہا ہے یا یہ اسکو گھر کے کونے میں بیٹھا دیکھ رہی ہے تو پھر اس کی حالت حاضرین کو عجیب معلوم ہوئی عورتوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ کہا غسان نے میرے لئے زندگی میں کوئی تمنا نہیں چھوڑی میرے پاس ابھی آیا تھا اور یہ شعر کہہ گیا ہے پھر روتے ہوئے یہ اشعار مذکورہ سنائے اور کیفیت بڑی تکلیف دہ اور رقت آمیز تھی پھر عورتوں نے اس کو دوسری باتوں میں لگالیا اور اس بات کو بھلا دیا پھر یہ ام عقبہ بھی بتکلف لاپرواہ ہو گئی پھر کھڑی ہوئی گویا پیشاب وغیرہ کرنے جارہی ہے آخر کافی دیر کردی تو عورتیں اس کی تلاش میں کھڑی ہوئیں دیکھا کہ ایک کوڑا گھر

کے ستون سے بندھا ہوا ہے اور ام عقبہ نے اس کے ساتھ پھانسی لے رکھی ہے اور مر چکی ہے جب یہ خبر اس کے نئے شوہر مقدام بن حابس کو پہنچے تو اس کو اس کی یہ وفاداری بہت اچھی معلوم ہوئی اور کہا عورتوں کو وفاداری میں اس طرح ہونا چاہیئے، بہت کم ہیں جو میت کے عہد و پیمان کا لحاظ کرتے ہیں تھوڑا ہی عرصہ گزرتا ہے کہ اس کو بھلا دیا جاتا ہے اور اس سے تسلی ہو جاتی ہے(۱)

## اپنے شوہروں سے وفاداری کرنے والی خواتین

ان واقعات کو ملاحظہ کرنے کے بعد یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ خاوند کی وفات کے بعد دوسری شادی کرنا معیوب ہے آپ ﷺ کی سب بیویاں سوائے حضرت عائشہؓ کے غیر کنواری تھیں اور اسی طرح اس کی فضیلت بھی آئی ہے کہ اگر عمر کا تقاضا ہو تو شادی ضرور کر لینی چاہیئے ہاں پہلے شوہر سے پھر وعدہ نہ کرے کہ میں شادی نہ کروں گی جہاں ایسے واقعات ہیں وہاں محبت کے ساتھ دوسرے کے خیال کے بھی واقعات ہیں جن میں میاں بیوی ایک دوسرے کو اپنی وفات کے بعد شادی کی تلقین کر کے گئے ہیں ہاں اگر اولاد کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو پھر نہ کرے جیسے کہ آنے والا واقعہ اس طرف اشارہ کرتا ہے۔

☆ام ھانی بنت عبد المطلب کو رسول اکرم ﷺ نے پیغام نکاح بھیجا ان کے پہلے شوہر ھبیرہ بن ابی وھب مخزومی تھے اس کا انتقال ہو گیا کفر کی حالت میں تو انہوں نے حضور ﷺ کو جواب عرض کیا اللہ کی قسم میں زمانہ جاہلیت میں بھی آپ سے محبت رکھتی تھی تو اسلام میں آپ سے محبت کیوں نہ ہو گی؟ لیکن میں بچوں والی عورت ہوں اور مجھے یہ انتہائی ناپسند ہے کہ وہ آپ کو تکلیف دیں تو حضور ﷺ نے فرمایا قریش کی بہترین عورتیں سواریوں پر سوار ہو گئی اور ان میں سب سے شفقت و ممتا والی اولاد پر ان کے بچپن میں اور بچوں کا خیال رکھنے والی شوہر کے مقابلے میں وہ (ام ھانی) ہیں(۲)

☆نائلہ بنت فرافصہ کلبی حضرت عثمانؓ بن عفان کی بیوی کو حضرت عثمانؓ کی

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۱۷ (۲) بخاری نے اس کو تخریج فرمایا ہے۔

شہادت کے بعد امیر معاویہؓ نے پیغام نکاح دیا تو اپنے سامنے کے دانت توڑ کر ان کے پاس بھیج دیئے تو حضرت امیر معاویہؓ رک گئے۔

☆ الرباب بنت امرء القیس بن عدی حضرت حسینؓ کی بیوی تھی جب آپ شہید ہو گئے تو ان کو پیغام نکاح دیا گیا تو کہا کہ میں رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی کو خسر نہیں بنانا چاہتی۔

☆ ابو الدرداء کی وفات کے بعد ان کی بیوی ام الدرداء کو حضرت امیر معاویہؓ نے پیغام نکاح دیا تو فرمایا میں ابو الدرداء پر کسی کو اختیار نہیں کر سکتی کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

جب عورت اور اس کے دو خاوند جنت میں جمع ہوں گے تو بیوی آخری شوہر کے لئے ہو گی۔

☆ ھدبہ بن خشرم العذری کسی زیادتی کی وجہ سے قصاص کے لئے (قتل کے لئے) آگے کیا گیا تو اس نے سر اٹھا کر (اپنی بیوی کو) کہا

لا تنكحي ان فرق الدهر بيننا اغم القضا والوجد ليس بانزعا

اگر زمانہ ہمارے درمیان جدائی کر دے تو نکاح نہ کرنا گردن وچہرے کا پوشیدہ ہونا ختم نہ ہو

تو بیوی نے لوگوں سے کہا تھوڑی دیر مہلت دیدیں اس کے شوہر کو پھر ایک شخص جزار کے پاس آئی اور اس سے چھرا لیکر اپنی ناک کاٹ ڈالی پھر اپنے شوہر کے پاس آئی اس کے قتل سے پہلے اور کٹی ہوئی ناک کے ساتھ اور کہا کیا شوہر والی کو دیکھتے ہو؟ (یعنی میں اب کسی سے شادی کے لائق نہیں رہی تم فکر نہ کرو)(۱)

☆ عامر بن حذاقہ کہتے ہیں کہ میں نے صحار علاقے میں ایک لڑکی کو دیکھا جس نے اپنا رخسار ایک قبر سے ملایا ہوا تھا اور رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی۔

خدي يقيك خشونة اللحد واقل مالك سيدي خدي

میرا رخسارہ تجھ کو لحد (قبر) کی سختی سے بچائے گا اور سب سے چھوٹی چیز جو تیرے لئے ہے وہ میرا رخسار ہے۔

(۱) کتاب (الجز) ص ۳۹۶

یاساکن الترب الذی بوفاته عمیت علی مسالك الرشد

اے مٹی میں رہنے والے وہ جس کی وفات سے اندھے ہو گئے مجھ پر بھلائی کے راستے

اسمع فدیتك قصتي فلعلني اشفی كذلك غلة الوحد

سن کہ میں نے تجھ پر اپنی پیشانی قربان کر دی شاید کہ میں اسکے ذریعے دل کی پیاس کو تسکین دے لوں

عامر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے قبر والے کا پوچھا کہا ایک جوان ہے جو میرا بچپن کا ساتھی ہے (شوہر ہے) پھر اس نے کہا۔

كنا كزوج حمائم في ايكة متنعمين بصحة و شباب

ہم تھے رشتہ دار میاں بیوی کی طرح ایکہ (مقام) میں صحت وجوانی کی ناز و نعمت میں

فغد الزمان مشتتا بفراقه ان الزمان مفرق الاحباب

پس ہو گیا زمانہ جدا کرنے والا اس کی جدائی کرنے کے ساتھ بے شک زمانہ دوستوں کو جدا جدا کر دیتا ہے

عامر کہتے ہیں کہ میں اس کے اشعار کی رقت کی وجہ سے رو دیا پھر وہ کہنے لگی۔

تبكي عليه ولست تعرف امره فلا علمنك حاله ببيان

تو اس پر رو رہا ہے اور تو اس کی بابت کچھ جانتا بھی نہیں تو میں ضرور تجھ کو اس کا حال بیان کرتی ہوں

ماكان للعافین غیر نواله فاذا استجیر ففارس الفرسان

نہیں ہے خیر طلب کرنے والوں کے لئے اس کی عطاء کے بغیر (کوئی چارہ) پس جب اس سے امن طلب کیا جائے تو وہ شہسواروں کا شہسوار ہے

لا یتبع الجیران رفة طرفه ویتابع الاحسان للجیران

پڑوسی اس کی عطاء کے ذرے کو بھی نہیں پہنچ سکتے اور وہ خود پڑوسیوں پر پے در پے احسان کرتا ہے

عف السریرة والجهیرة مثلها فاذا استضیم اراك فعق طعان

بازرہاوہ پوشیدگی اور اعلانیہ میں گناہوں سے اور جب اس کی اہانت کی گئی تووہ نیزوں کو پھاڑنے والا ہے

میں نے کہا مجھے بتلا کہ وہ کون ہے ؟ کہا سنان بن وبرۃ جس کے بارے میں شاعر کہتا ہے

یارا ئدا غیثا لنجعة قومه  یکفیك من غیث نوال سنان

اے اپنی قوم کی چراگاہ کے لئے بارش کی طرح لڑنے والے کافی ہے تجھ کو سنان کی عطا کی بارش سے

پھر لڑکی نے کہا اے شخص اللہ کی قسم اگر تو اجنبی نہ ہوتا تو تجھ کو میری بات فائدہ نہ دیتی تو میں نے کہا تو اس کی محبت تیرے ساتھ کیسے تھی ؟ کہا وہ مجھے تکیہ نہ لگانے دیتا تھا ہمیشہ اپنے ہاتھ کے تکیے پر میرا سر رکھتا تھا میں اس کے ساتھ اسی طرح چار سال رہی، ہاں اگر کوئی رکاوٹ ہوتی تو کوئی اور بات ہے (۱)

## مضبوط وفادار

☆ ربیع بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو قبر کے پاس بیٹھے دیکھا اور وہ کہہ رہی تھی۔

بنفسی فتی او فی البریة کلها  واقواهم فی الموت صبر اعلی الحب

میری ذات کی قسم یہ جوان تمام مخلوق میں سب سے زیادہ باوفا ہے اور موت میں سب سے قوی ہے محبت پر صبر کرتے ہوئے

میں نے لڑکی سے پوچھا کس طرح یہ باوفا اور قوی ہے ؟ کہا اس نے مجھ سے محبت کی تو میرے گھر والے اس کو ملامت کرتے اگر یہ محبت کا اظہار کرتا اور اگر چھپاتا تو اس پر سختی کرتے جب ایسی کوئی بات پیش آجاتی تو یہ کہتا۔

یقولون ان جاهرت قد عضك الهوی  وان لم ابح بالحب قالو اتصبرا

لوگ کہتے ہیں کہ اگر میں نے محبت کا اظہار کیا تو مجھے محبت کاٹ لے گی اور اگر ظاہر نہ

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۴۸

کروں تو کہتے ہیں (سختی پر) صبر کر

ولیس لمن یھوی و یکتم حبه من الامر الا ان یموت فیعذرا

اور جو شخص محبت کرے اور چھپائے تو اس کے لئے اور کچھ نہیں مگر یہ کہ وہ مر جائے پھر معذور ہو جائے گا

وہ شخص ہمیشہ یہ شعر کہتا رہتا یہاں تک کہ مر گیا واللہ میں اسی طرح رہوں گی یہاں تک کہ اس کے ساتھ قبر بن جائے پھر ایک چیخ ماری اور گر پڑی عورتوں نے کہا یہ تو مر گئی ہے تو میں نے اس سے زیادہ تیز اور محبت والا معاملہ کسی کا نہیں دیکھا(۱)

---

(۱) سابق ص ۳۵۰

# سولھواں باب

## وہ خواتین جو عہد و پیمان میں وفاداری نہ کر سکیں اور ان کو نبھا نہ سکیں

### فاطمہ بن الحسین

☆ فاطمہ بنت حسین بن علی کی شادی حضرت حسن بن حسن بن علی سے تھی جب حضرت حسن کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے اپنے گھر والے کسی فرد کو کہا کہ گویا میں عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان کو دیکھ رہا ہوں جب انہوں نے میری وفات کا سنا تو وہ لنگی باندھے کچھ نیچے لٹکا کے آرہے ہیں اور آکر کہیں گے کہ میں اپنے چچازاد بھائی کی وفات پر حاضر ہوا ہوں اور ان کا مقصود صرف فاطمہ کو دیکھنا ہوگا لہذا جب وہ آئے تو اس کو یہاں ہرگز داخل نہ ہونے دینا۔

تو جیسے ہی ان کی وفات ہوئی تو لوگوں نے ان کی آنکھیں بند کردیں پھر واقعتہً اسی طرح عبداللہ بن عمرو آئے جس طرح کہ حضرت حسن نے بیان فرمایا تھا تو ان کو روک دیا گیا کسی نے کہا داخل نہ ہوں کسی نے کہا ان جیسا شخص روکا نہیں جاسکتا آخر کار ان کے لئے دروازہ کھول دیا گیا وہ داخل ہوئے پھر جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو حضرت فاطمہؓ بنت حسین ان کی بیوی بھی قبر پر کھڑی رونے لگیں اور اپنے ہاتھوں سے چہرے کو پیٹنا شروع کردیا اور ننگے سر تھیں تو عبداللہ بن عمرو نے اپنے ایک لڑکے کو بلایا اور کہا کہ اس عورت کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ کا چچازاد آپ کو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے چہرے کو مت مارو ہمیں اس کی ضرورت ہے۔

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۸۵

توجب ان کو پیغام پہنچا تو انہوں نے اپنے ہاتھ چھوڑ دیئے اور اپنی آستینوں میں ڈال لئے اور پھر بعد میں ان ہی عبداللہ بن عمرو نے ان سے شادی کر لی اور ان سے ان کے ہاں محمد بن عبداللہ پیدا ہوئے ان کی خوبصورتی کی بناء پر ان کو مذھب (سونا) کہا جاتا تھا(۱)

## ام هشام

☆عبداللہ بن عکرم کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمٰن بن حارث بن ھشام مخزومی کے پاس گیا تاکہ ان کی عیادت کرآؤں میں نے پوچھا کیسی طبعیت ہے اپنے کو کیسا پاتے ہو؟ کہا میں اپنے کو موت کے قریب پاتا ہوں اور میری موت میری بیوی کے بعد میں شادی کر لینے سے زیادہ سخت نہیں ہے مجھ پر تو ان کی بیوی ام ھشام نے قسم اٹھائی کہ وہ ان کے بعد شادی نہیں کرے گی پھر تو عبدالرحمٰن کے چہرے پر نور چھا گیا اور کہا اب موت جب چاہے آجائے پھر مر گئے لیکن ام ھشام نے بعد میں عمر بن عبدالعزیز سے شادی کر لی تو میں نے کہا۔

فان لقيث خير افلا يهننئها　　وان تعست فلليد ين وللفم

پس اگر وہ خیر کو پالے تو اس کو کوئی خوشخبری نہیں اور اگر بد نصیب رہے تو ہاتھوں اور منہ کی ہلاکت ہے

تو یہ شعر ام ھشام کو پہنچ گیا تو اس نے مجھے لکھا کہ آپ کا شعر مجھے پہنچا ہے جس میں آپ نے مثال دی ہے اور میری اور آپ کے بھائی کی مثال اسی طرح ہے جیسے شاعر نے کہا۔

هل كنت الا والها ذات ترحة　　قضت نحبها بعد الحنين المرجع

اور نہیں ہوں میں مگر نچھاور ہونے والی غم والی جس نے اپنا وقت پورا کر دیا دوبارہ حنین کے بعد

متى تسل عنه تذكر بعد طيه　　من الارمن او تقنع بالف فتربع

جب تو اس کے بارے میں سوال کرے تو تجھے یاد دلایا جائے گا اس کو لپیٹنے کے بعد زمین جب تک کہ تو قناعت کرے ہزار کے ساتھ اور حائل ہو جائے۔

فدع عنك من قدوارت الا رض شخصه　　وفى غير من قدوارت الارض فاطمع

پس چھوڑ دے اپنے سے اس کو جس کی ذات کو ذہن نے چھپالیا اور جس کو نہیں چھپایا اس میں طمع کر

تو اس کا یہ جواب مجھے غیظ و غضب میں مبتلا کر گیا اور اس کا حساب میں نے لینے کی ٹھان لی اور اس وقت اس نے اپنی عدت پوری کر لی تھی اور صرف چار دن باقی تھے تو عمر کے پاس آیا اور ساری خبر دی تو انہوں نے نکاح توڑ دیا اور مدینے سے جدا کر دیا (۱)

## ایک عورت کا قصہ جس کا شوہر وفات کر گیا

☆ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کی بیوی حسین و جمیل نوجوان باقی رہ گئی عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرتی رہی یہاں تک کہ اس نے شادی کر ہی لی جب سہاگ رات آئی تو پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا کہ دروازے کے کواڑ تھامے کہہ رہا ہے۔

حیّیت ساکن هذا البیت کلّهم الا الرباب فانی لا حیسها

میں اس گھر کے ساکنوں سے حیا کرتا ہوں سوائے رباب (بیوی) کے بے شک میں اس سے حیا نہیں کرتا

امست عروسا وامسی مسکنی جدث بین القبور وانی لا الا قبها

وہ دلہن ہو گئی ہے اور میرا مسکن قبروں کے درمیان بوسیدہ ہو گیا ہے اور میں اس سے ملاقات بھی نہیں کر سکتا

واستبدلت بدلا غیری وقد علمت ان القبور تواری من ثوی فیها

اور اس نے میرے غیر کو میری جگہ بنالیا ہے اس نے جان لیا ہے کہ بے شک قبریں چھپالیتی ہیں ان کو جو ان میں ٹھکانہ پذیر ہیں

قد کنت احسبها للعهد راغبة حتی تموت وما جفت مآفیها

میں تو اس کو سمجھتا تھا کہ وہ عہد و پیمان کو (وفا کرنے میں) راغب ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے اور اس کے آنسو خشک ہو جائیں

تو لڑکی نیند سے گھبراہٹ کے ساتھ بیدار ہوئی اور شادی سے نفرت و بغض ہو گئی اور پھر قسم اٹھالی کہ اس کے پاس کوئی مرد کبھی بھی نہ بھٹک سکے گا۔(۲)

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۰۷ اخبار النساء (۲) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۱۳

## نفع مند شادی

☆ زبیر کہتے ہیں کہ جب حمزہ بن عبداللہ بن الزبیر کی وفات کاوقت قریب آیا تو اس کے پاس انکی بیوی فاطمہ بنت القاسم بن علی بن جعفر بن ابی طالب آئی حمزہ نے فاطمہ کو کہامیں تجھے دیکھ رہاہوں کہ تو میرے اور طلحہ بن عمر بن عبد بن معمر سے
شادی کرلے گی تو فاطمہ نے قسم اٹھائی کہ اس صورت میں اس کے سب غلام آزاد ہو جائیں اور اس کی ہر چیز راہ خدامیں چلی جائے اگر میں کبھی بھی شادی کروں تو جب حمزہ وفات کر گئے اور اس کی عدت پوری ہو گئی تو طلحہ ہی نے پیغام نکاح بھیجا اس نے کہامیں نے اس اس طرح قسم اٹھائی ہے طلحہ نے فاطمہ کو کہامیں تجھے ہر چیز کے بدلے دگنادوں گا توان کی اشیاء جن پر قسم اٹھائی تھی وہ بیس ہزار دینار کی تھیں تو طلحہ نے ان کو اس سے دوگنامہر (چالیس ہزار دینا) دیئے اور شادی کرلی۔
پھر طلحہ کے ہاں حضرت فاطمہ سے ابراھیم اور رملہ پیدا ہوئی بعد میں طلحہ نے اپنی بیٹی رملہ کی شادی اسماعیل بن علی بن العباس سے ایک لاکھ دینار کے مہر کے ساتھ کردی اور یہ رملہ اخلاق وحسن وجمال میں برتر تھی تو اسماعیل نے طلحہ بن عمر کو کہا تو لوگوں میں سب سے بڑا تاجر ہے طلحہ نے کہا اللہ کی قسم میں نے کبھی تجارت کا کاروبار نہیں کیا اسماعیل نے کہا کیوں نہیں؟ تو نے فاطمہ بنت القاسم سے چالیس ہزار دینار پر شادی کی اور اس سے رملہ پیدا ہوئی تو اس کی ایک لاکھ دینار پر شادی کردی تو نفع میں ساٹھ ہزار دینار اور ابراھیم فرزند بچ گئے (۱)

## بہترین چھٹکارا

☆ زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ایک عرب خاتون کی کسی مرد سے شادی ہوئی تھی دونوں ایک دوسرے سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے تو دونوں نے عہد کیا کہ باقی پیچھے رہ جانے والا شادی نہیں کرے گا تو کچھ عرصے میں شوہر وفات کر گیا لیکن اس نے پھر شادی کرلی تو لڑکی کو اسکے گھر والوں نے طعن تشنیع کی وعدہ وفانہ کرنے پر۔ تو اس نے کہا۔

فقد کان حبی ذلك حبا مبرحا     وحبی لذا اذمات ذاك شدید

(۱) اخبار النساء ص ۱۳۰

بے شک میری وہ محبت بڑی اچھی محبت تھی اور میری محبت اس وجہ سے جب وہ مر گیا تو اور شدید ہو گئی

وکانت حیاتی عند ذلك جنة وحبی لذا طول الحیاة یزید

اور میری زندگی اس کے پاس ایک جنت تھی اور میری محبت اس وجہ سے زندگی بھر بڑھتی رہی

فلما مضی عادت لهذا مودتی کذلك الهوی بعد الممات یبید

پس جب وہ گزر گیا تو اس شخص کے لئے میری محبت لوٹ آئی اسی طرح (اس کی) موت کے بعد یہ محبت بھی ختم ہو جائے گی(۱)

---

(۱) اخبار النساء ص ۱۳۱

# سترھواں باب

## عورتوں کی ذہانت و ذکاوت

### اس عظیم خاتون کی حکایت جو قرآن کریم کے ساتھ گفتگو کرتی تھی

☆عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں میں اللہ کے گھر کا حج کرنے نکلا اور اس کے نبی کی قبر کی زیارت کا بھی ارادہ تھا تو میں کسی راستے میں تھا اور سواد مقام میں ایک راستے پر پہنچا تو وہاں ایک بڑھیا عورت اون پہنے اور اون کی اوڑھنی اوڑھے پائی میں نے کہا۔

السلام علیك و رحمة الله و بر كاته

جواب دیا سَلٰمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (سورہ یسین ۸۵)(ترجمہ) سلام، پروردگار مہربان کی طرف سے کہا جائے گا

میں نے پوچھا اللہ تجھ پر رحم کرے اس جگہ کیا کر رہی ہے؟

جواب دیا مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَیَذَرُھُمْ فِی طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ (سوہ اعراف ۱۸۶) جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور اللہ ان کو چھوڑ دیتا ہے ان کی سرکشی میں کہ وہ سرگرداں پھرتے رہیں۔

تو میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ گم کر بیٹھی ہے تو میں نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

جواب دیا سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الاَقْصٰی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا. اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

(سورہ اسراء آیت نمبر ۱)

وہ (ذات) پاک ہے جو بندے کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے

تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتی ہے پھر میں نے پوچھا

کتنے عرصے سے یہاں ہو آپ تو کہا۔ قَالَ رب اجعل لی آیة . قَالَ أ یتُكَ اَلاَّ تُكَلِّمَ النَّاس ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا (سورہ مریم آیت ۱۰)
ترجمہ۔ کہا کہ پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم صحیح سالم ہو کر تین رات (دن) لوگوں سے بات نہ کر سکو گے۔
پھر میں نے پوچھا کہ میں تیرے ساتھ کوئی کھانا نہیں دیکھ رہا جس کو تو کھاتی ہو؟
جواب دیا۔ وَالَّذِیْ هُوَ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِ (سورہ شعراء آیت ۷۹)
پھر میں نے پوچھا کس چیز کے ساتھ وضوء کرتی ہو۔
جواب دیا۔ يٰا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ تَقْرَبُوْ الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَاتَقُولُونَ وَلاَ جُنُباً اِلاَّ عَابِرِی سَبِيْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا. وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ. اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورہ نساء آیت ۴۳)
مومنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک (ان الفاظ کو) جو منہ سے کہو سمجھنے (نہ) لگو نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کر لو ہاں اگر بحالت سفر راستے چلے جارہے ہو (اور پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کر سکو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمّم) کر لو بے شک خدا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔
پھر میں نے کہا میرے پاس کھانا ہے تو کھانے میں رغبت ہے؟
کہا اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَائِكُمْ . هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بٰشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ . وَكُلُوْا وَاشْرَبُوا حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ . ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَی اللَّيْلِ . وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُونَ. فِی الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۷)

روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کردیا گیا وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو خدا کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرگئے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمایا اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو۔ اور خدا نے جو چیز تمہارے لئے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو اور جب تک تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو توان سے مباشرت نہ کرو یہ خدا کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔

(یعنی بڑھیا کی مراد تھی کہ میرا روزہ ہے شام کو آپ کھانا کھلا سکتے ہیں)

تو میں نے اس پر پوچھا کہ یہ تو رمضان کا مہینہ نہیں ہے؟ (پھر روزہ کیا؟)

کہا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا. وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ.

(سورہ بقرہ آیت ۱۵۸)

ترجمہ: ۔بے شک (کوہ) صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے (بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے) اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا خداشناس اور دانا ہے۔

(یعنی میرا نفلی روزہ ہے)

تو میں نے کہا سفر میں تو روزہ (فرض بھی) نہ رکھنا جائز ہے (یہ تو پھر بھی نفلی ہے)؟

جواب دیا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ. فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ. اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. سورہ بقرہ آیت ۱۸۴

(ترجمہ) (روزوں کے دن) گنتی کے چند دن ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ

رکھنے کی طاقت رکھیں (ہی ناں) تو وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلایا کریں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے
(یعنی بڑھیا کی مراد تھی کہ) روزہ نہ رکھنے کی اگرچہ اجازت ہے لیکن پھر روزہ رکھنا زیادہ بہتر فرمایا ہے۔
پھر میں نے آخر پوچھ ہی لیا کہ تو اس طرح بات کیوں نہیں کرتی جیسے میں کر رہا ہوں ؟

تو اس نے جواب دیا مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلاَّ لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ. سورہ ق آیت ۱۸
کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔
پھر میں نے پوچھا لوگوں میں سے تو کون ہے ؟
تو اس نے جواب دیا وَلاَ تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِہٖ عِلْمٌ . اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُوْلٰئِكَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلاً. سورہ اسراء آیت ۳۶
اور اے (بندے) جس چیز کا تجھ کو علم نہیں (اور اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں) تو اس کے پیچھے نہ پڑ کہ کان اور آنکھ اور دل اب سب (اعضاء) سے ضرور باز پرس ہو گی
تو میں نے کہا مجھ سے خطا ہو گئی ہے لہذا در گزر فرمائیں۔
تو کہا قال لاَ تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ. یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.
(سورہ یوسف آیت ۹۲)
(یوسف نے) کہا کہ آج کے دن تم پر کچھ عتاب نہیں ہے خدا تم کو معاف کرے اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔
پھر میں نے کہا کیا تجھے ضرورت ہے کہ میں تجھ کو اپنی اس اونٹنی پر سوار کر کر تیرے قافلے تک پہنچادوں ؟
جواب دیا اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یَا اُوْلِی الْاَلْبَابِ. (سورہ بقرہ آیت ۱۹۷)
حج کے مہینے (معین ہیں جو) معلوم ہے تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کر لے تو

حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ کوئی برا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا اور زاد راہ (یعنی راستے کا خرچ پانی) ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہتر (فائدہ) زاد راہ (کا) پرہیز گاری ہے اور اے اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو۔

تو میں نے پھر اپنی اونٹنی بٹھادی (تا کہ وہ سوار ہو جائے)

تو اس نے کہا قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ . ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ . اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ. (سورہ نور آیت ۳۰)

مؤمنین کو کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ (رکھنے والی چیز) ہے بے شک اللہ خبر رکھنے والا ہے جو بھی وہ کرتے ہیں۔

تو میں نے اپنی نگاہیں پست کرلیں اور اس کو کہا سوار ہو جائیں لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اونٹنی بدک گئی اور اس کے کپڑے پھٹ گئے تو کہنے لگی۔

وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ.

(سورہ شوریٰ آیت ۳۰)

اور جو بھی تم کو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور اللہ (تو بہت سی لغزشیں) معاف کر دیتا ہے۔

میں نے کہا صبر کرو میں اس کی ٹانگیں باندھ دوں؟

تو کہا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ . وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا. وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ. وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ. (سورہ انبیاء آیت ۷۹)

تو ہم نے فیصلہ (کرنے کا طریقہ) سلیمان کو سمجھادیا اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا تابع کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (تابع) کر دیا تھا اور ہم ہی (ایسا) کرنے والے تھے۔

تو پھر میں نے اونٹنی کے پاؤں باندھے اور اس کو کہا سوار ہو جائیں۔

جب سوار ہو گئی تو کہا لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ . ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۔ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. (سورہ زخرف ۱۳۔۱۴)

یہ سوار ہونے کی دعا ہے (بریکٹ والی) (ترجمہ) تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو اور جب اس پر بیٹھ جاؤ پھر اپنے پروردگار کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ۔

وہ (ذات) پاک ہے جس نے اس کو ہمارے زیر فرماں کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو بس میں کر لیتے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

توپھر میں نے اونٹنی کی مہار تھامی اور تیز چلنے لگا اور تیز آواز جدی گا تا جا رہا تھا (اونٹ کو تیز چلانے کے کلام) تو اس نے کہا۔

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ . اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ. (سورہ لقمان ۱۹)

اور اپنی چال میں اعتدال کیے رہ اور (بولتے وقت) آواز پست رکھ کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب سے بری آواز گدھوں کی ہے

توپھر میں لگام تھامے آہستہ آہستہ چلنے لگا اور اشعار میں گنگنا تا رہا

توپھر اس نے کہا۔

اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ . عَلِمَ اَلَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَئُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ. عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ . وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ .فَاقْرَئُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ. وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا . وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا. وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ . اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ . (سورہ مزمل آیت ۲۰)

(ترجمہ) تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات قیام کیا کرتے ہو، اور خدا تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے اس نے معلوم کیا کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو اس

نے جانا کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور بعض خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک (اور خلوص نیت سے) قرض دیتے رہو اور جو عمل نیک تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے۔ اور خدا سے بخشش مانگتے رہو بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(بڑھیا کی مراد تھی کہ قرآن پڑھنا اشعار سے زیادہ بہتر ہے)

پھر میں نے کہا بے شک آپ کو خیر کثیر (بہت بھلائی) دی گئی ہے

تو اس نے کہا یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَاءُ. وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْراً کَثِیْراً وَمَا یَذَّکَّرُ اِلاَّ اُولُوا الْاَلْبَابِ. (سورہ بقرہ آیت ۲۶۹)

وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل مند ہیں

پھر جب میں نے اس کے ساتھ تھوڑا سفر کر لیا تو پوچھا کیا آپ کا شوہر ہے تو اس نے کہا۔ یٰا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَلَکُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ.

(سورہ مائدہ آیت ۱۰۱)

مومنو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر (ان کی حقیقت) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر قرآن کے نازل ہونے کے ایام میں ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر بھی کر دی جائیں گی (اب تو) خدا نے ایسی باتوں (کے پوچھنے) سے درگزر فرمادیا ہے اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

پھر میں خاموش ہو گیا اور چلتا رہا یہاں تک کہ اس کے قافلے تک اس کو پہنچادیا پھر میں نے کہا اس قافلے میں تیرا کون ہے۔

کہا اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلاً (سورۃ کہف آیت ۴۶)

مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی (رونق) اور زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ

ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔

تو میں نے جان لیا کہ قافلے میں اس کے لڑکے ہیں پھر میں نے پوچھا کہ ان کی علامتیں کیا ہیں؟

تو کہا۔ وَعَلٰمٰتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ . سورہ نحل آیت ۱۶

اور (راستوں میں) نشانات بنادیئے گئے اور لوگ ستاروں سے بھی راستے معلوم کرتے ہیں۔

پھر مجھے پتہ چل گیا کہ وہ قافلے کو راستہ بتانے والے آگے آگے ہیں پھر آگے کی طرف پہنچا اور شروع کے خیموں میں پوچھا کہ ان میں سے تیرے کون ہیں؟

جواب دیا۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً. وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا. يٰا يَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ. (سورہ مریم آیت ۱۲)

اور ابراہیم کو اللہ نے اپنا دوست بنالیا۔ اور موسیٰ سے اللہ نے باتیں کیں۔ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام (حفظ کر)

تو میں (سمجھ گیا کہ اس کے لڑکوں کے یہ نام ہیں) اور آواز دی اے ابراہیم اے موسیٰ اے یحییٰ تو اندر سے خوبصورت جوان نکلے گویا کہ چاند متوجہ ہو گئے ہیں۔

جب ان کے ساتھ بیٹھنا ہوا تو بڑھیا نے کہا۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاءَلُوْا بَيْنَهُمْ . قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ . قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا. (سورہ کہف ۱۹)

اور اسی طرح ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (یہاں) کتنے عرصے رہے؟ انہوں نے کہا جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا پروردگار ہی اس کو خوب جانتا ہے تو اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دیکر شہر بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کون سا ہے تو اس میں سے کھانا لے آنا اور آہستہ آہستہ آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے۔

تو پھر ان لڑکوں میں سے ایک اٹھا اور کھانا خرید کر لایا پھر انہوں نے کھانا میرے آگے رکھ دیا تو بڑھیا نے کہا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةْ۔
(سورہ حاقہ آیت ۲۴)

کھاؤ اور پیؤ خوشی سے بسبب اس کے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیا ہے

پھر میں نے کہا

مجھ پر تمہارا کھانا حرام ہے یہاں تک کہ تم مجھے اس (بڑھیا) کی خبر دو تو انہوں نے کہا کہ یہ ہماری ماں ہے چالیس سال سے قرآن کے علاوہ اور کچھ نہیں بولتی اس خوف سے کہ کہیں لغزش (زبان) ہو جائے اور اس پر رحمٰن کی ناراضگی اتر پڑے اور اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے (اس کے لئے یہ کیا مشکل ہے)

پھر میں نے کہا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِيْمُ (سورہ جمعہ ۴)

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

واللہ اعلم بالصولب درود و سلام نازل ہوں محمد اور اس کی آل اور اس کے تمام اصحاب پر (۱)

☆ اھواز شہر میں خوارج کا فتنہ نکلا تو انہوں نے ایک عورت کو پکڑ کر قتل کرنا چاہا عورت نے کہا کیا تم اس کو قتل کرتے ہو۔

مَنْ يَّنْشَأَ فِی الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ (سورۃ زخرف آیت ۱۸)

جو زیور میں پرورش پاتی ہے اور جھگڑے میں بھی مضبوط نہیں

یہ سن کر خوارج اس کے قتل سے رک گئے۔ (۲)

☆ حکایت ہے کہ ہارون الرشید کی ایک بد شکل سیاہ رنگ باندی تھی ایک مرتبہ ہارون الرشید نے اپنی باندیوں کے درمیان دینار بکھیر دیئے تو وہ سب دینار اٹھانے لگیں یہ لونڈی صرف کھڑی بادشاہ ہارون کو تکتی رہی ہارون نے اس کو کہا تو کیوں دینار نہیں اٹھا رہی؟

عرض کیا ان کا مطلوب دینار ہیں میرا مطلوب صاحب دینار ہے ہارون کو اس کا کلام بہت پسند آیا اور اس کی تعریف کی تو اس کا عمدہ کلام اس کے حسن کے قائم مقام ہو گیا (۳)

---

(۱) کتاب المستطرف ج ۱ ص ۸۷ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۱۱ (۳) تحفۃ العروس ص ۱۲۳

☆ مغیرہ بن شعبہ اور ایک دوسرے جوان نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا جوان بالکل شباب کے آغاز میں تروتازہ تھا تو عورت نے دونوں کے پاس پیغام بھیجا کہ تم نے مجھے پیغام دیا ہے اور میں کسی کی بات کو قبول نہیں کر سکتی تاوقتیکہ اس کو دیکھ نہ لوں اور اس کا کلام نہ سن لوں لہذا چاہو تو دونوں حاضر ہو جاؤ دونوں آگئے تو عورت نے دونوں کو اپنے دیکھ سکنے کی جگہ میں بٹھالیا اور ان کی باتیں سننی شروع کر دیں۔ جب مغیرہ نے جوان اور اس کی تروتازگی اور خوبصورتی کو دیکھا تو مایوس ہو گئے اور خیال کیا کہ عورت ان کو ہرگز ترجیح نہ دیگی پھر یہ جوان کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کو کہا آپ کو ماشاء اللہ حسن و جمال عمدہ گفتگو سب کچھ ملا ہوا ہے ان کے علاوہ آپ میں کیا خصوصیات ہیں اس نے کہا جی ہاں بہت پھر گنوانا شروع ہو گیا آخر چپ ہو گیا پھر حضرت مغیرہ نے پوچھا آپ کا حساب کتاب کیسا ہے کہا مجھ سے کچھ چیز نہیں رہتی میں ذرہ سے باریک چیز کا بھی حساب لگاتا ہوں تو حضرت مغیرہ نے کہا لیکن میں تو ہزار درھم کی تھیلی گھر کے کونے میں رکھ دیتا ہوں تو میرے اہل اس کو میرے علم کے بغیر خرچ کر جاتے ہیں پھر اور مطالبہ کرتے ہیں تو عورت بول پڑی اللہ کی قسم یہ بوڑھا جو مجھ سے حساب کتاب نہ کرے زیادہ محبوب ہے اس جوان سے جو ایک ذرے تک کا بھی حساب لگائے اور پھر عورت نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے شادی کر لی(۱)

☆ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے ایک لونڈی پیش کی گئی تاکہ اس کو خرید لے تو ہارون الرشید نے سوچ بچار کی پھر کہا اگر اس کے چہرے پر چھائیاں نہ ہوتیں اور اس کا سکڑنا نہ ہوتا تو خرید لیتا جب لڑکی نے امیر المؤمنین کی بات سنی تو جلدی سے کہا امیر المؤمنین میری بات سنیں فرمایا سنا۔ کہا

ما سلم الظبی علی حسنه　　　کلا ولا البدر الذی یوصف

ہرنی بھی اپنے حسن پر ہرگز محفوظ نہ رہ سکی اور نہ چودھویں کا چاند جس کی تعریف کی جاتی ہے

الظبی فیه خنس بین　　　والبدر فیه کلف یعرف

ہرن اس میں بھی سکڑا پن اور لاغری ظاہر ہے اور چودھویں کے چاند میں بھی

---

(۱) کتاب الاذکیاء ص ۳۱

جھائیاں مشہور ومعروف ہیں
توہارون الرشید اس کی فصاحت عمدہ کلامی سے خوش ہو گیا اور اس کے خریدنے کا حکم کر دیا(۱)

☆ زیاد ، مالک سے وہ محمد بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی نے دادا کو اظہار ناراضگی کیا کہ وہ دادی کے پاس کم آتے ہیں تو دادا نے کہا میں اور تو حضرت عمر کے فیصلے پر کاربند ہیں کہ جو پاکی میں (یعنی دو ماہواریوں کے بیچ میں) ایک مرتبہ اپنی بیوی کے پاس آگیا اس نے بیوی کا حق ادا کر دیا بیوی نے کہا کیا تمام لوگوں نے تو حضرت عمرؓ کے فیصلے کو چھوڑ دیا اور میں اور آپ ہی اسی فیصلے کیلئے رہ گئے ہیں (۲)

☆ ایک دیہاتی نے اپنی بیوی سے پوچھا تمہاری دیگچی کہاں تک پہنچی (پک گئی یا نہیں)؟ جواب دیا اس کا خطیب تقریر کرنے کھڑا ہو گیا ہے (یعنی جوش مار رہی ہے)(۳)

☆ خلیفہ مہدی نے ایک بڑھیا سے پوچھا کس خاندان سے ہے کہا طئی سے خلیفہ نے کہا طئی کے اندر دوسرا حاتم طائی ہونے کو کیا چیز رکاوٹ ہے بوڑھی نے کہا وہی چیز رکاوٹ ہے جس نے بادشاہوں میں آپ جیسے دوسرے کو ہونے سے روک رکھا ہے خلیفہ خوش ہوا اور انعام کا حکم دیا(۴)

☆ محمد بن عبد اللہ بن ظاہر نے حج کا پختہ ارادہ کر لیا تو اس کی شاعرہ باندی نکلی جو اس سے بہت محبت کرتی تھی اور رو پڑی تو محمد بن عبد اللہ نے کہا۔

دمعة كاللؤلؤ الرطب　　على الخد الا سيل
آنسو تر موتیوں کی طرح　　رخسار پہ بہہ رہے ہیں
عطلت فی ساعة البين　　من الطرف الكحيل
جدائی کی گھڑی میں وہ تیزی سے بہہ پڑے سرمگیں آنکھوں سے

پھر محمد نے کہا مجھے اجازت دیدو تو باندی نے کہا۔

حين القمر البا　　هر عنا بالا فول
جس وقت کامل چاندنے　　ہم سے غائب ہونے کا ارادہ کیا
انما يفتضح العشا　　ق فی وقت الرحيل

---

(۱) المستطرف ج ۱ ص ۸۵ (۲) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۳۴ (۳، ۴) کتاب الاذکیاء ص ۱۰۷

تو ضرور عاشق لوگ رسوا ہو جاتے ہیں کوچ کے وقت میں (۱)

☆ مامون الرشید کے پاس ایک شخص ایک باندی بیچنے لایا جو حسن میں بھی کامل تھی اور کمال میں بھی برتر تھی لیکن ایک ٹانگ میں لنگڑاپن تھا تو مامون نے کہا اگر اس میں لنگڑاپن نہ ہوتا تو تو خرید لیتا لہذا اس کا ہاتھ پکڑ اور چلا جا تو باندی نے فوراً کہا اے امیر المؤمنین یہ لنگڑاپن آپ کی حاجت (مباشرت) کے وقت میں اس طرح نہ ہو گی جس طرح آپ دیکھ رہے ہیں (یعنی اس وقت اصل مقصد کی طرف توجہ ہو گی یہ تو کوئی چیز نہ ہو گی)(۲)

☆ عطار ماجن کے سامنے ایک باندی کھڑی ہوئی تو عطار نے کہا واذا لوحوش حشرت یعنی جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے۔ تو باندی نے جواب دیا وضرب لنا مثلاً و نسی خلقه. یعنی ہمارے لئے تو مثال دیتا ہے اور اپنی خلقت کو بھول گیا(۳)

☆ اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک عورت ملی اور کہا اس میرے چچا زاد نے میری شادی اس شخص سے کر دی لیکن مجھے علم نہیں ہوا جب علم ہوا تو میں نے اس کو رد کر دیا (تو کیا مسئلہ ہے ؟) میں نے پوچھا کب تو نے رد کیا تھا کہا جب پتہ چلا میں نے پوچھا کب پتہ چلا ؟ جب رد کیا۔ تو میں نے اس جیسی (ذہین) عورت نہیں دیکھی(۴)

☆ ایک عورت قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس آئی اور کہا میں آپ کو اپنے چوہوں کی کمی کی شکایت کرتی ہوں (یعنی گھر میں کھانا پانی نہیں ہے یہاں تک کہ مایوس ہو کر چوہے بھی وہاں سے چلے گئے ہیں)

قیس نے فرمایا کس قدر اچھا (کنایہ) اشارۃً کلام کیا ہے لہذا اس کے گھر کو گندم گوشت، گھی سے بھر دو (۵)

---

(۱) تحفۃ العروس ص ۱۲۳ (۲) المستطرف ج ۱ ص ۸۵ (۳) کتاب الاذکیاء ص ۲۴۶ (۴) العقد الفرید ج ۱ ص ۱۷۵ (۵) المستطرف ج ۱ ص ۸۶

☆ حجاج کے سامنے ایک خارجی فرقے کی عورت پیش کی گئی تو حجاج نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا کہ اس کا کیا کریں کہا کہ اس کو جلدی قتل کروادیں خارجیہ نے کہا اے حجاج آپ کے ساتھی کے وزراء آپ کے وزراء سے بہتر تھے حجاج نے پوچھا میرا ساتھی کون ہے ؟ کہا فرعون کہ جب اس نے اپنے وزراء سے مشورہ لیا کہ موسیٰ کا کیا کریں تو انہوں نے کہا تھا ارجه واخاه اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے (۱)

☆ ایک دوسری خارجیہ کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تو حجاج اس کی طرف دیکھ کر باتیں کرتا رہا وہ اس کی طرف دیکھتی ہی نہ بلکہ دوسری طرف منہ موڑلیتی کسی نے کہا تجھ سے امیر بات کررہے ہیں اور تو اس کو دیکھ بھی نہیں رہی کہا مجھے شرم آتی ہے اس شخص کو دیکھنے سے جس کو اللہ بھی نہیں دیکھتا۔(۲)

☆ عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ اور میرے والد محترم مدینے گئے تو میرے والد نے تمام مال جو پانچ یا چھ ہزار درھم تھے ساتھ لے لئے۔ پھر بعد میں میرے دادا ابو قحافہ گھر آئے اور کہا میرا خیال ہے اللہ کی قسم اس (ابو بکر) نے اپنی جان کے ساتھ اپنے مال سے بھی تم کو تکلیف ومشقت میں ڈال دیا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں ابا جان وہ ہمارے لئے بہت مال چھوڑ گئے ہیں اور پھر میں نے پتھر لیکر الماری کے کونے میں رکھ کر ان پر کپڑا ڈال دیا اور دادا کا ہاتھ ان پر رکھوا کر کہا یہ اتنا ہی ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں (وہ سمجھے کہ یہ درھم ہیں) تو بابا نے کہا ہاں اگر یہ تمہارے لئے چھوڑ گئے ہیں تو پھر صحیح ہے اور واللہ انہوں نے نہ ہمارے لئے تھوڑا چھوڑا تھا نہ زیادہ (۳)

☆ حضرت مصعب بن زبیر بہت خوبصورت چمکتے دمکتے چہرے والے تھے ایک مرتبہ اپنے گھر کے آنگن میں تشریف فرما تھے کہ ایک عورت نے دیکھا تو دیکھتی رہ گئی حضرت نے پوچھا کیسی کھڑی ہو یہاں ؟ کہا ہمارے گھر کا چراغ بجھ گیا ہے آپ آجائیں تاکہ روشنی کا کام دے سکیں۔(۴)

☆ خلیفہ مہدی کے پاس جب خیزران باندی کو پیش کیا گیا تو مہدی نے کہا سب صحیح ہے لیکن تیری پنڈلیاں پتلی ہیں باندی نے کہا اے امیر المؤمنین آپ میرے زیادہ

---

(۱،۲) المستطرف ج ۱ ص ۸۶ (۳) کتاب الاذکیاء ص ۲۳۸ (۴) المستطرف ج ۲ ص ۳۶۷

محتاج ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں تو مہدی کو اس کی بات پسند آئی اور خرید لیا پھر اس سے مشہور بادشاہ خلیفہ وقت ہارون الرشید اور موسیٰ نے جنم لیا (۱)

☆ ایک اعرابیہ کا لڑکا وفات کر گیا یہ اس پر مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ رخساروں پر نشانات آنسو پڑ گئے پھر اس نے انا اللہ پڑھی پھر دعا کی صورت میں کہا اے اللہ بے شک آپ والدین کی محبت کو اولاد کے ساتھ جانتے ہیں اسی وجہ سے والدین کو اولاد کے ساتھ نیکی کا حکم نہیں فرمایا اور آپ نے اولاد کی والدین کے ساتھ نافرمانی کو جان لیا تو اسی وجہ سے انکو فرماں برداری کا حکم فرمایا۔ لیکن اے اللہ یہ میرا بچہ اپنے والدین کا فرماں بردار تھا اسی طرح ہم پر مہربان تھا جس طرح ہم اس پر تھے لہذا اس کو میری طرف سے اچھا بدلہ اور رحمت عطا کر اس کو خوشی وتروتازگی سے رکھ۔ تو (اسکے شوہر) دیہاتی نے کہا بہت اچھی دعا مانگی ہے تو نے اگر تو اس طرح اچھے طریقے سے دعا نہ کرتی تو شاید بات نہ بنتی تو عورت نے کہا جب ضرورت پڑتی ہے تو خود بخود چیز (الفاظ) وجود میں آتی ہے اس پر کسب کا حکم نہیں لگتا اور اپنے بیٹے پر میرا رونا دھونا طاقت میں اس سے رکنا ممکن نہیں ہے اور قدرت میں اس سے باز رہنا ممکن نہیں ہے اور اس کی فضیلت کی وجہ سے میں معذور ہوں بے شک اللہ کا فرمان ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

بے شک اللہ نے تم پر مردار دم (مسفوح) خنزیر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام کر دیا ہے پس جو مجبور ہو جائے اور حد سے نکلنے والا نہ ہو اور نہ لوٹنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

(یعنی میں مجبور ہوں اس لئے رونا دھونا معاف ہے) (۲)

☆ بنی نمیر کی ایک عورت اسی قبیلے کی ایک مجلس پر سے گزری تو بنی نمیر کے

---

(۱) تحفۃ العروس ص ۱۲۴ (۲) کتاب الاذکیاء ص ۲۳۸

لوگ اس کو تکنے لگے ایک نے کہا بری عورت ہے تو عورت نے کہا واللہ اے بنی نمیر تم نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ شاعر کی۔ اللہ نے تو فرمایا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم کہ مومنو کو کہہ دو کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

اور شاعر نے کہا ہے۔

**فغض الطرف انك من نمير**

اپنی آنکھ نیچی کر لے بے شک تو نمیر سے ہے(۱)

☆اصمعی کہتے ہیں کہ ایک خاتون حاتم بن عبد اللہ بن ابی بکرۃ کے پاس آیا اور کہا میں دور شہر سے آتی ہوں اور مجھے بلند کرنے والی چیز نے بلند کر دیا ہے اور پست کرنے والی چیز نے پست کر دیا ہے ان مصیبتوں کی وجہ سے جو مجھ پر اتریں انہوں نے میرا گوشت اتار دیا میری ہڈیاں کمزور کر دیں مجھے گرا پڑا چھوڑ دیا شہر اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گیا ہے والد ہلاک ہو گیا ہے آنے والا (شوہر) چلا گیا ہے نیا مال پرانا مال سب ہلاکت میں پڑ گیا ہے پھر میں نے عرب کے قبیلوں میں پوچھ گچھ کی کہ کون صاحب ثروت ہے؟ جس کی عطاء محمود ہے (یعنی اس کی دین کی تعریف ہوتی ہے) اس کی عادات کریم (اچھی) ہیں تو مجھ کو تیرا بتایا گیا ہے اور میں ھوازن کی خاتون ہوں لہذا میرے ساتھ تین کاموں میں سے ایک کیجئے یا تو میری کفالت کیجئے، یا اچھا عطیہ دیجئے، یا مجھے اپنے شہر کو لوٹا دیجئے۔ حاتم نے کہا بلکہ میں برضا و خوشی تینوں کرتا ہوں۔(۲)

☆ یہی فرماتے ہیں کہ ہم کو علی بن قاسم قاضی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ موسیٰ بن اسحٰق کبھی مسکراتا نہ تھا ایک عورت نے اس کو کہا اے قاضی آپ غصے میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتے؟ پوچھا کیوں؟ کہا اس لئے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے

**لا يقضى القاضى بين اثنين و هو غضبان**

---

(۱) العقد الفرید ج ۴ ص ۱۱۰ (۲) کتاب الاذکیاء ص ۲۳۸

کہ قاضی دو آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے تو قاضی مسکرا دیا۔(۱)

☆ایک خوش طبع باندی کو کسی نے کہا کیا بات ہے تیرے ہونٹ پھٹے رہتے ہیں (بولتے رہتے ہیں) جواب دیا کہ جب زیتون میٹھا ہو جاتا ہے تو پھٹ جاتا ہے اور جب گلاب کو بارش چھولیتی ہے تو وہ بھی پھٹ جاتا ہے۔(۲)

☆عبدالرحمٰن ابن اخی اصمعی سے مروی ہے کہ وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک دن شعر کا ایک مصرعہ کہا اور شعراء ان کے پاس بیٹھے تھے ان کو کہا اس کو پورا کرو۔ عبدالملک نے کہا۔

یروح اذا راحوا ویغدوا اذا غدوا

وہ شام کو واپس آتا ہے جب دوسرے آتے ہیں اور صبح کو جاتا ہے جب دوسرے جاتے ہیں۔ لیکن کسی سے دوسرا مصرعہ نہ بن پڑا تو وہ اپنی باندی کے پاس آیا اور اس کو بتایا تو اس نے کہا۔

وعما قلیل لا یروح ولا یغدو

اور بہت کم نہ شام کو آتے ہیں نہ صبح کو جاتے ہیں(۳)

☆ حافظ کہتے ہیں کہ میں نے لشکر میں ایک بہت دراز قد خاتون دیکھی ہم کھانا کھا رہے تھے تو میں از راہ مذاق اس کو کہا نیچے اتریئے تا کہ آپ ہمارے ساتھ تناول کر لیں تو اس نے کہا تو تو اوپر چڑھ تا کہ دنیا کو دیکھ سکے(۴)

☆ جاحظ پھر ایک مرتبہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک خوبصورت عورت کو دیکھا میں نے کہا تیرا کیا نام ہے کہا مکہ میں نے کہا کیا تو مجھ کو اجازت دیتی ہے کہ میں تیرے حجر اسود کو چوم لوں (یعنی تیرا بوسہ لوں) تو اس نے جواب دیا نہیں پہلے توشہ اور سواری ضروری ہے (یعنی حج کی شرط ہے کہ پہلے کفایت کرنے والا مال ہو اور سواری ہو تو وہ حاضر کر لو پھر دیکھ لیں گے)(۵)

---

(۱) سابق ص ۲۴۶ (۲) المستطرف ج ص ۳۶۷ (۳، ۴) کتاب الاذکیاء ص ۷۔۲۴۶ (۵) کتاب الاذکیاء ص ۲۴۷

☆ثعلب ابن اعرابی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے شعر کہا

وسائلة عن ركب حسان كلهم　　لیبلغ حسان بن زيد سؤالها

اور کچھ سوال کرنے والی ہیں حسان کے سارے قافلے کے بارے میں تاکہ حسان بن زید کو اس کا سوال پتہ چل جائے

پھر کہا کہ یہ عورت حسان سے محبت رکھتی تھی لیکن خاص اس کے بارے میں معلوم کرنے کو ناپسند کیا لہذا یوں پوچھا کہ حسان کا سارا قافلہ کہاں ہے؟ تو اس طرح وہ حسان تک پہنچ گئی(۱)

☆ابو بکر صولی کہتے ہیں مہدی نے ایک باندی خریدی دونوں کو ایک دوسرے سے انتہائی محبت والفت تھی عشق کی حد تک لیکن باندی پھر بھی مہدی سے کچھ کنارہ کرتی رہتی تو مہدی نے کسی کو اس کا حال دل معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے کہا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ (مہدی) مجھ سے اکتا نہ جائے اور پھر مجھے چھوڑ دے جس سے میں مر جاؤں لہذا میں اپنے کو کچھ کچھ روکتی رہتی ہوں تاکہ زندگی گزار سکوں۔ تو مہدی نے کہا۔

ظفرن بالقلب منى　　غادة مثل الهلال

کامیاب ہوگئی میرا دل لے جانے میں نرم ونازک بدن والی عورت پہلی راتوں کے چاند کی طرح

كلما صح لها　　ودى جاء ت باعتلال

جب بھی اس سے صحیح ہوئی (تڑپ) میری محبت کی تو وہ بہانے کرنے لگی

لا تحب الهجر منى　　والتنائى عن وصالى

تو فراق کو مجھ سے گمان نہ کر اور میرے وصل سے دوری کو محبوب نہ رکھ

بل لما منها على　　حبى لها خوف الملال

بلکہ میری محبت پر اپنے اطمینان کی وجہ سے اس کو رنج واکتاہٹ کا خوف ہے(۲)

☆ابو نواس کہتے ہیں کہ ایک عورت میرے سامنے آئی اس نے نقاب اپنے چہرے

---

(۱، ۲) سابق ص ۲۴۸

سے ہٹایا تو وہ بہت حسن والی تھی پھر اس نے پوچھا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا تیرا چہرہ اس نے کہا پھر تو تیرا نام حسن ہے۔(۱)

☆علی بن جہم کہتے ہیں کہ میں نے ایک باندی خریدی اور پوچھا کہ میں تجھے کنواری خیال کرتا ہوں؟ کیا صحیح ہے کہا کہ واثق کے زمانے میں فتوحات ہوئی ہیں۔ یعنی نہیں۔

پھر میں نے کہا ایک رات پوچھا کہ ہمارے اور صبح کے درمیان کتنا فاصلہ رہ گیا ہے کہا معشوق محبوب کی گردن کے برابر (یعنی معشوق حسین ہو تو اس کی گردن بھی لمبی ہوتی ہے یعنی ابھی لمبا وقت ہے) ایک مرتبہ اس نے سورج کو گرہن دیکھا تو کہا میرے محاسن سے شرما گیا ہے پھر اپنے محاسن بیان کئے ایک رات میں نے اس کو کہا ہم اپنی مجلس چاندرات میں کرتے ہیں؟ (کیا خیال ہے)

کہا تجھ کو دو سوکنیں جمع کرنے پر کس چیز نے اکسایا؟(۲)

☆ ایک شخص کے سامنے دو باندیاں پیش کی گئیں ایک کنواری دوسری غیر کنواری تو وہ کنواری کی طرف مائل ہو گیا تو غیر کنواری نے کہا تو نے اس میں رغبت کیوں کی؟ اس کے اور میرے درمیان ایک دن ہی کا تو فرق ہے تو کنواری نے کہا وان یوماً عند ربك كالف سنة مما تعدون (سورۃ حج آیت ۴۷) اور بے شک ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک تمہارے شمار کے مطابق ہزار سال کا ہوگا تو اس نے دونوں ہی کو خرید لیا(۳)

☆ایک تغلبی نے بیان کیا کہ ہم میں ایک آدمی کی جوان لڑکی تھی اور اس کا ایک بھتیجا تھا دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے اسی طرح ایک عرصہ بیت گیا پھر لڑکی کے والد کو کسی سیٹھ نے پیغام نکاح دیا اور بہت زیادہ مہر کی لالچ دی تو لڑکی کے باپ نے ہاں کر لی اور قوم خطبے کے لئے جمع ہو گئی تو لڑکی نے ماں کو کہا اے امی جان آپ کو میری شادی چچازاد کے ساتھ کرنے سے کیا رکاوٹ ہے ماں نے کہا اب تو بات ہو چکی لڑکی نے کہا اے اماں وہ کس قدر اچھا ہے آپ لوگوں نے بچپن سے اس

---

(۱) سابق ۲۴۹ (۲) تحفۃ العروس ص ۱۲۴ (۳) سابق ص ۱۵۲

کی پرورش کی پھر بڑا ہوا تو چھوڑ دیا اے اماں میں تو واللہ حاملہ ہوں (امید سے ہوں) اگر چاہے تو چھپالے یا شادی کر کے ظاہر کر دے ماں نے باپ کو بلایا اور سمجھایا اور کہا اس معاملے کو پوشیدہ رکھو اور شادی سے منع کر دو پھر باپ قوم کے پاس گیا اور کہا میں نے تمہیں ہاں کر دی تھی اور اب ایک معاملہ پیش آگیا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ اس کی شادی تم سے نہ کرنے میں اجر و فائدہ ہے لہذا اس کے سوا میں اپنے بھتیجے سے اس کی شادی کرتا ہوں جب شادی ہو گئی تو باپ نے لڑکی کو بھتیجے کے پاس بھیجنا چاہا تو لڑکی نے کہا یہ رحمٰن کے ساتھ کافرہ ہو جائے اگر شوہر اس کے پاس ایک سال سے پہلے آئے یا اس کا حمل ظاہر ہو جائے سال تک واقعی کچھ نہ ہوا پھر معلوم ہوا کہ لڑکی نے مکر و فریب کیا ہے (۱)

☆ صولی کہتے ہیں کہ عتبی نے کہا میں نے ایک عورت کو دیکھا مجھے اس کی صورت بڑی پسند آئی میں نے پوچھا تیرا شوہر ہے؟ کہا نہیں میں نے پوچھا کیا شادی کی رغبت ہے؟ کہا ہاں لیکن مجھ میں ایک عادت ہے جس سے آپ راضی نہ ہونے کے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہا میرا سر سفید ہے پھر تو میں نے اپنے گھوڑے کی لگام موڑی اور تیزی سے چل پڑا اس نے مجھے آواز دی اور قسم دی کہ رک جا میں رک گیا پھر اس نے اپنے سر کو کھولا تو وہ بالکل سیاہ تھا پھر کہا میں بیس سال سے زیادہ کی نہیں ہوں لیکن میں تجھ کو سمجھانا چاہتی تھی کہ ہم بھی وہ بات ناپسند کرتے ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں تو میں بہت شرمندہ ہوا اور چل پڑا اور یہ کہتا جا رہا تھا

**فجعلت اطلب وصلها بتملق　　　والشیب یغمز ھا بان لا تفعلی**

میں اس کا وصل چاپلوسی سے طلب کرتا رہا اور بڑھاپا اس کو آنکھ کے اشارے کرتا رہا کہ ایسا نہ کر (۲)

☆ یہ کہتے ہیں کہ میں نے فضل بن ابراہیم سے سنا کہ ایک شاعر چند عورتوں کے پاس سے گزرا اس کو ان عورتوں کی حالت اچھی معلوم ہوئی تو کہا۔

**ان النساء شیاطین خلقن لنا　　　نعوذ باللہ من شر الشیاطین**

---

(۱) کتاب الاذکیاء ص ۲۴۹ (۲) کتاب الاذکیاء ص ۲۴۹۔ ۲۵۳

بے شک عورتیں شیطانہ ہیں جو ہمارے لئے پیدا کی گئی ہیں ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں شیطانوں کے شر سے تو عورتوں میں سے ایک نے جواب دیا۔

ان النساء ریا حین خلقن لکم و کلکم یشتھی شم الریاحین

بے شک عورتیں خوشبودار پودے ہیں جو تمہارے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور تم تمام ان پودوں کی خوشبو سونگھتے ہو(۱)

☆ متوکل کے پاس ایک باندی پیش کی گئی تو پوچھا کنواری ہے یا اور کچھ کہا اور کچھ متوکل ہنس پڑا اور خرید لیا(۲)

☆ ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں ایک عورت نے مجھے دھوکہ دیا اس نے اشارہ کیا ایک تھیلی کی طرف میں سمجھا کہ اس میں اس کا مال ہوگا تو میں اٹھا کر دینے لگا تو کہا سنبھال کر رکھ یہاں تک کہ اس کا مالک آکر تجھ سے لے لے(۳)

☆ ایک آدمی نے ایک باندی کو کہا اور اس نے خریدنے کا ارادہ کر لیا تھا کہ تو میری سفیدی اور بڑھاپے سے فکر مند نہ ہو میرے پاس آنکھوں کی ٹھنڈک ہے باندی نے کہا کیا تجھ کو یہ بات خوش کرے گی کہ کوئی خواہش پرست بڑھیا تیرے پاس ہو(۴)

☆ جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں ایک باندی سے پوچھا کیا تو کنواری ہے؟ کہا اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کھوٹ سے (یعنی غیر کنوارے پن کے کھوٹ سے بری ہوں)(۵)

☆ ایک عورت اپنے شوہر سے تنگی معاش میں جھگڑنے لگی کہا اللہ کی قسم تیرے گھر کے چوہے بھی صرف حب الوطنی کی وجہ سے ٹھیرے ہوتے ہیں ورنہ وہ دانا پانی پڑوسیوں کے گھروں سے حاصل کرتے ہیں(۶)

☆ ابن المبارک کہتے ہیں کہ ایک آدمی فرجہ (جگہ کا نام) کے راستے پر نکلا پھر ایک پل پر بیٹھ گیا ایک عورت رصافہ علاقے کی طرف سے آئی اور مغربی سمت چل پڑی سامنے سے ایک جوان آیا تو جوان نے لڑکی کو کہا اللہ علی بن الجہم پر رحم کرے عورت

---

(۱) تحفۃ العروس ص ۱۵۲ (۲،۳،۴) کتاب الاذکیاء ص ۲۴۹ سے ۲۵۳ (۵) تحفۃ العروس ص ۱۵۲
(۶) تحفۃ العروس ص ۲۸۴

نے کہا اللہ ابو العلاء مصری پر رحم کرے اور دونوں بالکل کھڑے نہ ہوئے بلکہ ایک دوسرے کی مخالف سمت چلے گئے شرق غرب تو میں عورت کے پیچھے گیا اور اس کو کہا اگر تم آپس کے رازوں سے مجھ کو مطلع نہ کروگی تو میں تجھ سے لپٹ جاؤں گا اور تجھ کو رسوا کروں گا تو عورت نے کہا کہ جوان نے تو کہا اللہ علی بن جہم پر رحم کرے اس کی مراد اس شاعر کا یہ قول تھا۔

عیون المها بین الرصافة والجسر جلبن الهوى من حيث ادرى ولا ادرى

پکارنے والوں کی آنکھیں رصافہ اور جسر پر کھینچ رہی ہیں محبت کو لیکن پتہ نہیں کہاں ملاقات کا مقام ہے

پھر میں نے ابو العلاء مصری کے اس قول کی طرف اشارہ کیا

فيادارها بالحزن مزارها قريب ولكن دون ذلك اهوال

پس اے اس کے (میرے) گھر رنج کے ساتھ اس کی (میری) زیارت قریب ہے لیکن اس کے ساتھ بہت سے خطرے ہیں

یعنی میں نے اپنے گھر کا ٹھکانہ دیا اور خطروں سے اس کو آگاہ کیا(۱)

☆ ابن جوزی کہتے ہیں کہ ابو الوفاء بن عقیل کے خط سے منقول ہے کہ کسی حنفی قاضی کا طریقہ تھا کہ جب اس کو گواہوں پر شک ہوتا تو ان کو جدا جدا کر دیتا ایک معاملہ میں جس میں عورتوں کی گواہی ہوتی ہے ایک مرد دو عورتوں نے گواہی دینا چاہی تو قاضی نے ان کو جدا کرنا چاہا تو ایک عورت نے کہا آپ سے غلطی ہو گئی ہے؟ پوچھا کیسے؟ کہا اللہ کا فرمان ہے (فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى) پس ان میں سے ایک دوسری کو یاد دلائے اور جب آپ علیحدہ کر دیں گے تو یہ مطلب کہاں حاصل ہوگا؟ تو قاضی اس سے رک گیا(۲)

☆ مذکور ہے کہ ایک شخص نے علامہ مبرد جو مشہور نحوی ہیں ان کو بصرہ بلایا ساتھ میں ایک جماعت تھی تو محفل کی جگہ میں پردے کے پیچھے سے ایک باندی کی آواز آئی۔

---

(۱) کتاب الاذکیاء ص ۲۵۳ (۲) سابق ۲۵۴

وقالو لها هذا حبيبك معرضا　　فقالت ألا اعراضه ايسر الخطب
اور لوگوں نے اس (باندی) کو کہا یہ تیرا محبوب کنارہ کر رہا ہے تو اس نے کہا کوئی بات نہیں اس کا کنارہ کشی کرنا اس سے بہت آسان چھٹکارہ ہے

فما هي الا نظرة بتبسم　　فتصطلك رجلاه ويسقط للجنب
وہ صرف ایک مسکراہٹ کی مار ہے پھر اس کی ٹانگیں ڈگمگائیں گی اور وہ پہلو کے بل گر پڑے گا

تو ہر ایک پر جد و طرب طاری ہو گیا سوائے علامہ مبرد کے علامہ مبرد کو صاحب مجلس نے کہا آپ تو طرب وجد میں سب سے زیادہ لائق تھے؟ تو باندی کی آواز آئی اس کو چھوڑو میرے مولا اس نے میرا یہ قول سنا ہے **هذا حبيبك معرضاً** (کہ معرضاً پر نصب غلط ہے) اور ان کا خیال ہے میں نے غلطی کی ہے جب کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعود کی قراءت نہیں سنی هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا وہ بھی اسی طرح ہے پھر تو علامہ مبرد کو اتنا مزہ آیا اور اتنا وجد و طرب طاری ہوا کہ انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ لئے(۱)

☆ایک بڑھیا کسی کے پاس آئی اور کہا میرے پاس ایک شوہر ہے جو لوہے سے لکھتا ہے اور شیشے سے مہر لگاتا ہے تو وہ سننے والی راضی ہو گئی اور اس کے مقصود آدمی سے شادی کر لی بعد میں پتہ چلا کہ وہ حجام (نائی) ہے اور وہ سمجھے تھے کہ یہ سنہار ہے یا حکومت کا کوئی افسر ہے جو مہریں لگاتا ہے۔

☆ایک دلالہ نے کہا کسی مرد کو کہ میرے پاس ایک عورت ہے گویا وہ نرگس ہے اس نے شادی کر لی دیکھا تو بد صورت بڑھیا ہے مرد نے کہا (اس دلالہ کو) تو نے مجھے جھوٹ کہا اور دھوکہ دیا اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا میں نے اس کو صرف تشبیہ دی تھی نرگس کے ساتھ اس لئے کہ اس کے بال سفید اور چہرہ زرد اور پنڈلیاں سبز ہیں (اور یہ صفات نرگس کے پھول میں بھی ہوتی ہیں)(۲)

☆ایک عورت نے اپنی باندی کو ایک درھم دیا اور کہا ھریسہ (طاقت کا کشتہ) خرید لا باندی گئی پھر واپس آئی تو کہا اے آقا درھم تو مجھے سے گر گیا اور ضائع ہو گیا آقا نے کہا

---

(۱) سابق ص ۲۵۵ (۲) کتاب الاذکیاء ص ۲۵۵۔۲۵۷

اے غافل پورا منہ پھاڑ کر کہہ رہی ہے کہ درھم چلا گیا تو باندی نے اپنے ہاتھ سے آدھا منہ بند کر لیا پھر آدھے منہ سے کہا اور اے مالکن پیالہ بھی ٹوٹ گیا ہے (جس میں ھریس لاناتھا) (۱)

☆ایک بوڑھی میت پر رورہی تھی کسی نے پوچھا یہ میت تیرے رونے کی کیوں مستحق ہے ؟ یعنی تجھ کو کس وجہ سے اس پر رونا آرہا ہے کہا یہ ہمارا واحد ایسا پڑوسی تھا جس کو زکوٰۃ صدقہ لینا جائز تھا اور یہ مر گیا (اب کوئی صدقہ وغیرہ لینے والا کوئی نہیں ہے یہاں) اور ہم میں سے ہر شخص پر زکوٰۃ واجب ہے (۲)

☆ایک آدمی نے ایک باندی خریدنے کا ارادہ کر لیا تو باندی سے پوچھا تیری کیا قیمت مالکان نے لگائی ہے کہا وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَرَبِّکَ اِلاَّ ھُوَ یعنی (تیرے پروردگار کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا) (۳)

☆ایک عورت کی اپنے شوہر سے منہ ماری ہوئی پھر عورت مرد سے منہ پھیر کر گھر کی سیڑھی پر چڑھنے لگی تو مرد کو نگہبانی کی فکر ہوئی تو وہیں سے چیخا کہ تجھ کو طلاق ہے اگر تو چڑھی اور تجھے طلاق ہے اگر اتری اور تجھ کو طلاق ہے اگر ٹھیری۔ عورت نے فوراً اپنے وجود کو نیچے اچھال دیا شوہر بہت ہی خوش اور محظوظ ہوتے ہوئے بولا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اگر امام مالک کا انتقال ہو گیا تو مدینے والے تیرے احکام کی طرف محتاج ہوں گے (۴)

☆شعیب نے ارادہ کیا کہ ایک عورت سے شادی کرے تو اس کو کہا میں ہوں برے اخلاق والا تو عورت نے کہا آپ سے زیادہ بد اخلاق وہ ہے جو آپ کو بد اخلاقی پر مجبور کرے گا شعیب کو یہ بات پسند آئی اور اس سے نکاح کر لیا (۵)

☆زبیر بن بکار یا کسی اور کی بیوی کو کہا گیا کہ مبارک ہو تیری کوئی سوکن نہیں ہے اس نے کہا واللہ یہ کتابیں مجھ پر کئی سوکنوں سے زیادہ بھاری ہیں (۶)

☆اشعب ایک گلوکارہ کے پاس آتے جاتے تھے ایک مرتبہ اس کے پاس بیٹھے گانے

---

(۱، ۲، ۳) کتاب الاذکیاء ص ۲۵۵۔۲۵۷ (۴) مجلۃ العربی العدد ۴۶۹ ص ۱۶۵ (۵) العقد الفرید ج ۴ ص ۹۶ (۶) کتب الاذکیاء ص ۲۵۰

سے لطف اندوز ہورہے تھے جب واپس جانے کا ارادہ کیا تو کہا مجھے اپنی انگوٹھی دیدو تاکہ آپ کی یاد تازہ رہے عورت نے کہا یہ ذھب (سونا) ہے مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ تذھب (چلے جائیں) اس وجہ سے یہ عود (خوشبو کی لکڑی) لے لیں تاکہ آپ عود (واپسی) کریں (۱)

☆ شرقی بن قطامی کہتے ہیں کہ شن عرب کے رئیسوں میں سے تھا اس نے ایک مرتبہ کہا اللہ کی قسم میں چکر لگاتا رہوں گا یہاں تک کہ اپنے جیسی (ذھین) عورت پالوں پھر اس سے شادی کروں گا چلتا رہا راستے میں ایک آدمی ملا جہاں شن جارہا تھا وہیں اس کا ارادہ تھا تو دونوں ساتھ ہو لئے شن نے کہا میں تجھ کو اٹھاؤں یا تو مجھ کو اٹھائے گا آدمی نے کہا اے جاہل سوار سوار کو کیسے اٹھاتا ہے؟ پھر چلتے چلتے ایک کھیتی کے پاس سے گزرے جو کٹنے کے قریب تھی اور بالکل پک کر تیار تھی شن نے پوچھا یہ کھائی جاچکی ہے؟ یا نہیں؟ تو آدمی نے کہا اے جاہل کیا تو اس کو کھڑا دیکھ نہیں رہا پھر چلتے چلتے ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو شن نے پوچھا یہ جنازہ جس کا ہے وہ زندہ ہے؟ یا مردہ؟ آدمی نے کہا میں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی جاہل نہیں دیکھا کبھی زندہ کو بھی لوگ قبر کی طرف یوں اٹھا کر لے جاتے ہیں پھر آدمی اس کے ساتھ اپنے گھر پہنچ گیا اس آدمی کی ایک بیٹی تھی طبقہ نامی اس کو باپ نے سارا قصہ سنایا لڑکی نے کہا اس کی پہلی بات کے میں آپ کو اٹھاؤں یا آپ مجھ کو اٹھائیں اس کا مطلب ہے کہ میں تجھ کو کچھ سناؤں یا تو مجھ کو کچھ سنائے گا تاکہ ہم آسانی سے راستہ طے کرلیں اور یہ کھیتی کھائی گئی ہے یا نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے مالکان نے اس کو بیچ دیا ہے (کھالیا ہے) یا نہیں اور میت کے بارے میں مطلب تھا کہ پیچھے کوئی اولاد ہے جس سے اس کا تذکرہ باقی رہے (اور یہ زندہ ہے اس طرح) یا نہیں آدمی نکل کر شن کے پاس گیا اور ساری بات بتائی اور بیٹی کی بات سنائی تو شن نے اس کی بیٹی کو پیغام نکاح دیدیا اور شادی کر کے اپنے ہاں لے گیا لوگوں نے کہا شن نے طبقہ سے موافقت کرلی (۲)

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۶۹ (۲) کتاب الاذکیاء ص ۲۵۰

☆ابن محمد بن داستہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص راستے میں کسی باندی سے ملا باندی سے پوچھا تیرے ہاتھ میں کوئی ہنر ہے؟ کہا نہیں بلکہ ٹانگ میں ہے (یعنی میں رقاصہ ہوں) (۱)

---

۱) سابق ص ۲۵۱

# اٹھارواں باب

## عورتوں کی (عفت) پاکدامنی

قال اللّٰہُ تعالیٰ ۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خَاشِعُوْنَ. وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ. وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حَافِظُوْنَ. اِلاَّ عَلٰی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ. فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بے شک ایمان والے فلاح پا گئے۔ جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں۔ اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔
شروع سورہ مؤمنون

وقال تعالیٰ (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ. اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ. وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلاَ یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلاَّ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ وَلاَ یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلاَّ لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ آبَائِھِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ ھِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوَاتِھِنَّ اَوْ نِسَائِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ اَوِالتَّابِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِالطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا عَلٰی عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلاَ یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ. وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. سورہ نور ۳۰۔۳۱

مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی

حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے جو کام یہ کرتے ہیں خدا ان سے خبردار ہے

اور مؤمن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور اپنے باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردوں کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طریقے سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مؤمنو سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لاَ يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّآتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىْ آتٰكُمْ. وَلاَ تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا . وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. سورہ نور آیت ۳۳

اور جس کو نکاح کی قدرت نہ ہو وہ پاکدامنی اختیار کئے رہیں یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے سخی کردے اور جو غلام تم سے مکاتبت چاہیں اگر تم ان میں (صلاحیت اور) نیکی پاؤ تو ان سے مکاتبت کرلو اور خدا نے جو تمہیں مال بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی دو اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو (بے شرمی سے) دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرنا اور جو ان کو مجبور کرے گا تو ان (بے چاریوں) کے مجبور کئے جانے کے بعد خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

قال الله تعالىٰ. وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِىْ لاَ يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. (سورہ نور آیت ۶۰)

اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی اور وہ کپڑے اتار (کر سر ننگا کر) لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں ظاہر نہ کریں اور اگر اس سے بھی بچیں تو (یہ) ان کے حق میں بہتر ہے اور خدا سنتا جانتا ہے۔

قال الله تعالیٰ. وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقَانِتِیْنَ.

(سورہ تحریم آیت ۱۲)

اور عمران کی بیٹی مریم کی جنہوں نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھیں اور فرماں برداروں میں سے تھیں۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ تین آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گی وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں چوکیداری کی ہو، اور وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو، اور وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رکی ہو (نامحرم عورتیں وغیرہ)(۱)

☆ حضور اکرم ﷺ سے حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہیں کہ سات آدمی اللہ کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (اور ان میں سے) وہ آدمی بھی ہے جس کو کسی حسب نسب اور حسن و جمال والی عورت نے اپنی طرف متوجہ کیا اور اس نے کہہ دیا کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں(۲)

☆ حدیث نبوی ﷺ شریف میں ہے کہ تین آدمی چلے جارہے تھے بارش ہوگئی تو انہوں نے ایک غار میں سکونت پکڑلی اور اوپر سے ایک چٹان غار کے منہ پر گری اور دروازہ بند ہوگیا تو ایک نے کہا سب اپنے اپنے اچھے عمل کے ساتھ اللہ کو یاد کرو تو ایک نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی سے بہت شدید محبت رکھتا تھا اور میں نے اس کو برے کام پر اکسایا تو اس نے سو دینار کی شرط لگادی جو میں نے کوشش کر کے اکٹھے کر لئے پھر جب میں عورت کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور اللہ کی مہر زدہ چیز کو نہ توڑ مگر اس کے حق کے ساتھ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا اور اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام

---

(۱) طبرانی نے روایت فرمایا (۲) متفق علیہ

صرف تیری رضا کے لئے کیا ہے تو یہ پتھر دھانے ہٹا دیجئے تو غار کا منہ دو حصے تک کھل گیا پھر تیسرے نے دعا کی تو پورا کھل گیا۔(۱)

☆ کہتے ہیں کہ ابن ابی ربیعہ (جو شاعر تھا) طواف بیت اللہ کر رہا تھا تو اس نے اہل بصرہ کی کسی عورت کو طواف کرتے دیکھا جو اس کو اچھی لگی تو ابن ابی ربیعہ اس کے قریب ہو گیا اور اس سے ہمکلام ہونے کی بے جا کوشش کی لیکن عورت نے توجہ نہ دی۔ پھر جب اگلی رات ہوئی تو پھر ابن ابی ربیعہ اس عورت کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش بے فائدہ کرنے لگا تو عورت نے کہا اے شخص اس حرمت والی عظیم جگہ میں تو میری طرف (غلط) ارادہ کر رہا ہے لیکن ابن ابی ربیعہ پھر بھی اس پر اصرار کرتا رہا اور اس کو طواف سے روکتا رہا (لیکن بیت اللہ کی حرمت و عزت کا کوئی خیال نہ آیا تو پھر) عورت کا شوہر پہنچ گیا عورت نے شوہر کو کہا کہ مجھے اپنے ساتھ حج کروایئے اور پھر عورت اپنے شوہر کے ساتھ طواف کرنا شروع ہوئی تو یہ ابن ابی ربیعہ راستے میں بیٹھا تھا اس نے جب شوہر کو ساتھ دیکھا تو فوراً پیچھا چھوڑ دیا (اور شوہر کی وجہ سے پیچھے ہٹ گیا اور کعبۃ اللہ کی حرمت کا خیال نہ آیا تو پھر عورت نے اس پر یہ شعر کہا۔

تعدو الذئاب على من لا كلاب له وتتقي مريض المستأ سد الحامي

بھیڑ یئے دوڑ پڑتے ہیں ان پر جن کے ساتھ کتے نہیں ہوتے اور وہ بھیڑ یئے بچتے ہیں شیر کی مانند عزت کی حفاظت کرنے والے سے

منصور کو یہ واقعہ بتایا گیا تو اس نے کہا میری خواہش ہے کہ قریش کی کوئی عورت لڑکی اس واقعہ کو سنے بغیر نہ رہے۔(۲)

☆ (بثینہ اور جمیل بھی عرب میں دو مشہور عاشق معشوق گزرے ہیں لیکن انہوں نے اپنی محبت کو کبھی دھبہ نہیں لگنے دیا)

ایک مرتبہ بثینہ خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دربار میں پہنچی خلیفہ نے بثینہ کو کہا اے بثینہ جو جمیل تیرے بارے میں کہتا پھرتا ہے ان میں سے کوئی بھی خوبی میں تو تجھ میں نہیں دیکھتا بثینہ نے کہا اے امیر المؤمنین وہ میری طرف جن دو آنکھوں سے دیکھتا ہے وہ آنکھیں آپ کے سر میں نہیں ہیں۔ پھر خلیفہ نے بثینہ کو پوچھا اچھا

(۱) اللؤلؤ والمرجان (۲) اخبار النساء ص ۱۱۰

تونے اس کو عشق میں کیسا پایا؟ بثینہ نے کہا ایسے جیسے شاعر کہتا ہے۔

**لا و الذی تسجد الجباہ لہ　　　　مالی بما تحت ذیلھا خبر**

اور کچھ نہیں بس قسم ہے اس ذات کی جس کو پیشانیاں سجدہ کرتی ہیں نہیں میرے لئے اس (عورت) کے دامن کے نیچے کی کوئی خبر

**ولا بفیھا ولا ھممت لھا　　　　ما کان الا الحدیث والنظر**

اور نہ اسکے منہ کی اور نہ ہی میں نے اس عورت (عورت محبوبہ) کا کبھی غلط ارادہ کیا صرف (ہم میں) بات اور نظر ہے (یعنی کبھی اس فعل شنیع کا خیال نہیں گزرا چہ جائیکہ اس کا ارتکاب ہو تو اسی طرح جمیل کی، میرے پاس محبت ہے)(۱)

☆ علامہ مبروانی کامل سے ذکر کرتے ہیں کہ وہ اسحاق بن ابراہیم سے اور وہ رجاء بن عمرو نخعی سے کہ رجاء نے کہا کوفہ میں ایک نوجوان تھا خوبصورت چہرے والا عبادت وریاضت میں اپنے کو پگھلانے والا تو یہ خوبرو جوان نخع کے پڑوس میں ایک قوم کے پاس اترا اس نے ایک لڑکی کو دیکھا لڑکی بھی اس کی طرف متوجہ ہوئی اور اس کی بھی عقل اڑ گئی تو اس نے لڑکی کے باپ کو لڑکی کے لئے پیغام بھیجا والد نے کہا کہ یہ پہلے سے ہمارے بھتیجے کے لئے طے ہے تو جب دونوں ایک دوسرے کی محبت میں تکلیف اٹھانے لگے تو لڑکی نے پیغام بھیجا کہ مجھے تیری شدت محبت کا میرے ساتھ پتہ ہے اور میں بھی تیری محبت میں گرفتار ہوں، اگر تو چاہے تو میں تیرے پاس آجاؤں یا تو میرے گھر آجائے کوئی سہل صورت نکال لوں گی تو لڑکے نے قاصد کو کہا ان دونوں میں سے مجھے کچھ بھی منظور نہیں قُلْ اِنِّیٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ کہہ دے کہ میں ڈرتا ہوں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں عظیم دن کے عذاب سے۔ میں اس آگ سے ڈرتا ہوں جس کی بھڑک کبھی ٹھنڈے نہ ہو گی اس کے شعلے کبھی نہ بجھیں گے جب قاصد نے لڑکی کو جواب دیا تو کہا واہ اس محبت کے ساتھ اس کا یہ اللہ سے خوف۔ واللہ اس سے زیادہ کوئی حقدار نہیں (میرا) پھر لڑکی بھی دنیا سے کٹ گئی اور اپنے تعلقات کو خیر آباد کہہ دیا اور عبادت خداوندی میں منہمک ہوگئی اور اپنے کو بہت ہی زیادہ پگھلا کر رکھ دیا اور جوان کی محبت بھی بڑھتی رہی (لیکن کوئی ناجائز راستہ اختیار نہ کیا) یہاں تک

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۱۹۸

کہ لڑکی اس بے وفا عالم سے کوچ کر گئی لڑکا اس کی قبر پر آتا اور خوب روتا اور اس کے لئے دعائیں کرتا ایک دن اسی طرح قبر پر روتے روتے اس کی آنکھ لگ گئی تو لڑکی کو خواب میں دیکھا انتہائی حسین نظارہ ہے اس نے پوچھا تو کیسی ہے اور میرے بعد کن چیزوں سے تیرا سامنا پڑا۔ کہا

نعم المحبة یا سؤلی محبتکم حب یقود الی خیر واحسان

بہت ہی اچھی محبت ہے اے سوال کرنے والے تمہاری محبت ایسی محبت جو بھلائی اور احسان کے پاس لے گئی

لڑکے نے کہا اچھا اس محبت پر کہاں پہنچی (یعنی کیا صلہ ملا؟) تو اس نے کہا۔

الی نعیم و عیش لا زوال له فی جنة الخلد ملك لیس بالفانی

نعمتوں اور عیش و عشرت کی طرف جن کو کوئی زوال نہیں ہمیشگی کی جنت میں (اور یہ) ملک فانی بھی نہیں(۱)

☆ خلیفہ مہدی، یمامہ کے کسی والی کے پاس گیا والی نے امیر المؤمنین خلیفہ سے ظبیہ عورت کے ساتھ گزرے ہوئے اوقات کے بارے میں پوچھا کہ اس کے ساتھ آپ کے لمحات کیسے تھے تو خلیفہ نے ظبیہ کے بارے میں اچھے شعر کہے اور ان میں اس کے پاکدامنی ہونے کی خوبی بیان کی تو مجلس میں ظبیہ کا لڑکا بھی موجود تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے سر سے خز (ریشم کی ایک قسم) کا جبہ اتارا اور کندھے کی چادر بھی دونوں خلیفہ مہدی پر ڈال دیں بطور ہدیے کہ اس نے لڑکے کی ماں کی اچھی تعریف کی ہے(۲)

☆ عثمان بن ضحاک حزامی کہتے ہیں کہ میں حج کے ارادے سے نکلا اور ابواء میں آکر پڑاؤ کیا وہاں ایک خیمے کے دروازے پر عورت بیٹھی تھی مجھے اس کے حسن نے تعجب میں ڈال دیا تو میں نے نصیب شاعر کے قول کے ساتھ اس کی تعریف کی اس خط میں وہ اپنی محبوبہ کی تعریف کرتا ہے تو وہ شعر میں نے بھی اس کے لئے کہا

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۲۴ (۲) اخبار النساء لابن جوزی ص ۳۹

**بزینب الم قبل ان یرحل الرکب        وقل ان تملینا فما ملك القلب**

زینب کے پاس جااس سے پہلے کہ قافلہ کوچ کر جائے اور کہہ دے کہ اگر تو ہم سے اکتا گئی ہے تو دل (ہمارا) نہیں اکتایا

تو اس عورت نے کہا کہ اے شخص اس شعر کے شاعر کو جانتا ہے میں نے کہا ہاں نصیب ہے کہا اور تو اس کی زینب کو جانتا ہے (مذکورہ شعر میں ذکر ہے) میں نے کہا نہیں کہا میں ہی اس کی زینب ہوں (اور یہ شعر جو تو نے کہا اس نے میرے ہی لئے کہا ہے) میں نے دعا دی اللہ تجھے سلامت رکھے اور زندگی بخشے اس نے کہا کہ آج کا دن ہے اس کا امیر المؤمنین کے پاس سے یہاں آنے کا مقررہ دن ہے (یعنی اس نے میرے ساتھ یہاں ملنے کا وعدہ کیا ہے)

وہ امیر کے پاس شروع سال میں گیا تھا اور آج کے دن یہاں پر ہماری ملاقات کا وقت اور جگہ ہے اور اب تو اگر ٹھیرے تو اس کی زیارت کرا دیتی ہوں وہ آنے والا ہی ہو گا تو ہم تھوڑی دیر انتظار میں بیٹھے تھے کہ ایک سوار آتا دکھائی دیا عورت نے کہا میرا خیال یہ وہی ہے تو وہ واقعی نصیب تھا وہ ایک قریب خیمے میں اتر گیا پھر آیا اور دعا سلام کی دونوں یعنی زینب و نصیب نے ایک دوسرے کے حال احوال دریافت کئے اور زینب نے نصیب سے اپنے متعلق کہے ہوئے اشعار سنے۔

پھر میرے دل میں خیال ہوا کہ یہ دونوں دوست کافی عرصے بعد ملے ہیں شاید ان کی کوئی ایک دوسرے سے حاجت ہو لہذا میرا ان کے پاس ٹھیرنا مناسب نہیں ہے لہذا میں اونٹ کی طرف بڑھا تا کہ چلا جاؤں تو شاعر نصیب نے کہا اے کچھ ٹھہر جا میں بھی ساتھ چلوں گا۔ پھر میں ٹھیر گیا پھر وہ ساتھ چل پڑا اور میری طرف متوجہ ہوا اور کہا آپ نے اپنے دل میں یہ خیال کیا ہے ناں کہ یہ دونوں دوست پتہ نہیں کتنے عرصے بعد ملے ہیں ان کی کوئی ایک دوسرے سے حاجت ہو گی مجھے تعجب ہوا اور کہا واقعی تو اس نے کہا اس عمارت (کعبے) کے رب کی قسم میں اس کے ساتھ اس سے زیادہ قریب کبھی نہیں بیٹھا جتنا ابھی (تو نے دیکھا)(۱)

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۲۷

☆ اصمعی کہتے ہیں کہ ایک اعرابی کو کہا گیا کہ اگر تو اپنے محبوب سے ملاقات میں کامیاب ہو جائے تو کیا کرے گا کہا اس کے چہرے سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک بخشوں گا اور اسکی باتوں سے اپنے دل کو تسکین دوں گا لیکن اللہ جو پسند نہیں کرتا اس کو پوشیدہ رکھوں گا جس کا کھولنا بغیر حلال ہونے کے جائز نہیں تو کہا گیا اگر تجھے خوف ہے کہ یہ آخری ملاقات ہے تب؟ کہا اپنے دل کو اس کی محبت کے بھروسے پر تسکین دوں گا لیکن اس قبیح برے فعل کی وجہ سے اس کے عہد و پیان کو نہ توڑوں گا(۱)

☆ (وہی جمیل و ثینہ جن کا چار قصے پہلے تذکرہ ہوا ان کے بارے میں) ابو سھل ساعدی سے مروی ہے کہ میں جمیل کے پاس پہنچا اس پر موت کے آثار ظاہر تھے اس نے مجھے کہا اے ابو سھل ایک ایسا شخص جو اللہ سے ملاقات کرے اس طرح کہ اس نے کبھی شراب نہ پی، نہ خون بہایا نہ فحش (زناء وغیرہ) کسی کام کی طرف آیا تو کیا آپ اس کے لئے جنت کی امید کرتے ہیں میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم لیکن ایسا شخص کون ہے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں اس طرح ہوں تو میں نے اس کو بثینہ کا ذکر کیا (کیونکہ ان دونوں کی آپس میں محبت بہت مشہور تھی) تو جمیل نے کہا میں بے شک دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں مجھے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میرے دل میں برائی کا خیال بھی آیا ہو کبھی بھی(۲)

☆ عبد الملک بن مروان نے کسی دوست کی محبوبہ سے پوچھا اللہ کی قسم ہو تجھ کو کیا تیرے اور توبہ (شخص حبیب کا نام) کے درمیان کبھی برائی کی بات پیش آئی عورت نے کہا قسم ہے اس ذات کی جو اس کو لے گیا (یعنی اس کا حبیب مر چکا تھا) اور وہ میری جان لے جانے پر بھی قادر ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کبھی بھی برائی پیش نہیں آئی صرف ایک مرتبہ مجھے وہم ہوا تھا جو غلط تھا کہ جب وہ سفر سے واپس آیا تو میں نے اس سے مصافحہ کیا تو اس نے میرے ہاتھ کو تھوڑا سا ہلایا جس سے مجھے کچھ وہم ہوا اور میرے شعر کا بھی یہی مطلب ہے (یعنی اسی طرف میرا اشارہ ہے)

وذی حاجة قلنا لها لا تبح بها    فليس اليها ما حييت سبيل

---

(۱) سابق ص ۳۲۹ (۲) روضۃ المحبین ص ۳۲۹

اور بعض حاجت والوں کو ہم نے کہا اس کو جائز نہ سمجھ تیری زندگی تک اس کی طرف کوئی راستہ نہیں

لنا صاحب لا ينبغي ان نخونه وانت لاخرى صاحب وخليل

ہمارا ایک ساتھی ہے اس سے خیانت کرنا مناسب نہیں اور تو دوسری کے لئے ساتھی اور دوست ہے

(یعنی ہم میں شادی کا تعلق نہیں ہے بلکہ جس کے ساتھ ہے اس سے ہم کو خیانت کرنا مناسب نہیں)

پھر عورت نے کہا اور قسم ہے اس ذات کی جو اس کو لے گیا اس نے مجھ سے کبھی برائی کی بات بھی نہ کی

یہاں تک کہ موت نے ہمارے درمیان جدائی کردی(۱)

☆ ابن احمر کہتے ہیں کہ میں طواف کررہا تھا کہ ایک برقعہ پوش خاتون کو دیکھا جو کہہ رہی ہے

لا يقبل الله من معشوقة عملا يوما وعاشقها غضبان مهجور

اللہ قبول نہیں کرتا کسی معشوقہ سے کوئی عمل اس دن جس میں اس کا عاشق غصہ میں ہو اور اس کو چھوڑ دیا گیا ہو

ليست بما جورة في قتل عاشقها لكن عاشقها في ذاك ماجور

معشوقہ اپنے عاشق کے قتل میں اجر والی نہ ہو گی بلکہ اس کا عاشق اس میں اجر والا ہوگا

میں نے اس کو کہا کیا ایسی جگہ میں یہ (چیزیں اور باتیں؟) اس نے کہا کیا کبھی تجھ کو محبت سے واسطہ پڑا ہے میں نے کہا کیسی محبت؟ تو اس نے کہا

واللہ وہ چھپی نہیں رہ سکتی لیکن چھپنے کے باوجود وہ دکھ نہیں سکتی، وہ پتھر میں آگ کی طرح ہے کہ اگر پتھر کو مارو تو بھڑک جائے اور چھوڑو تو آگ چھپ جائے پھر اس نے کہا۔

غيد او انس ما همن بريبة كظباء و مكة صيد هن حرام

---

(۱) سابق ص ٣٣٢

یہ صرف نزاکت یاالفت ہے انہوں نے کبھی غلط خیال نہیں کیا جیسے مکہ کی ہرنیاں جن کا شکار حرام ہے

یحسبن من لین الحدیث او انسا ویصد هن عن الخنا الاسلام

وہ صرف نرم بات یاالفت کاخیال کرتی ہیں اوران کوبرائی سے اسلام روکتاہے(۱) (یعنی محبت اگرچہ بھڑک رہی ہے لیکن اسلام کی حرمت کاپاس ہے جوبرائی کی طرف جانے سے زبردست رکاوٹ ہے اور حدیث نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ جس کو کسی سے محبت ہوئی اور اس نے عفت پاکدامنی کو اختیار کیا اور اس (آگ) کو دبائے چھپائے رکھااوراسی میں وہ مرگیاتووہ شہید ہے۔ مترجم عفی عنہ)

☆ حضرت حارث بن خالد بن ھشام مخزومی، عائشہ بنت طلحہ سے محبت رکھتے تھے اوران کے عائشہ کے بارے میں اچھے اشعار بھی تھے جب عائشہ کے شوہر مصعب بن زبیر شہید ہوگئے توکسی نے حضرت حارث کو کہااب آپ کوعائشہ سے (شادی کی) کیارکاوٹ ہے؟ کہاواللہ نہیں۔ کیونکہ پھر قریش کی عورتیں کہیں گی کہ اس کی شاعری اس کے متعلق کسی برائی یاشک میں تھی(۲)

☆ سفیان بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے عذرہ قبیلے کی ایک عورت کودیکھاکہ قریب تھاکہ وہ عشق کی وجہ سے مرجائے میں نے اس سے پوچھاکہ عذرہ کے لوگوں کو کیاہوگیاکہ عشق تمہیں قتل کرتاہے؟

تولڑکی نے کہااس لئے کہ ہمارے اندر عفت وحسن جمال ہوتاہے حسن وجمال ہم کو عفت (پاکدامنی) پر مجبور کرتاہے اور عفت ہم کورلاتی ہے اور پھر یہ عشق ہماری زندگیوں کوفناکردیتاہے۔

اورہم آنکھوں (میں اس چیز) کودیکھتے ہیں جوتم نہیں دیکھ سکتے(۳)

☆ عمیر بن بجیر کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بتایاکہ میری ایک عورت سے دوستی تھی کئی سال تک اس کے پاس آناجانارہالیکن کبھی بھی برائی کاخیال تک نہ ہواایک دفعہ سخت تاریک رات میں ہم محوگفتگو تھے کہ میری نظراس کی ہتھیلی کی سفیدی پرپڑی

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۳۲ (۲،۳) سابق ص ۳۳۷۔

نے اپنا ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا اس نے فوراً کھارک جا اس لئے کہ جب بھی کسی محبت میں تن کا ملاپ ہوا تو وہ محبت تباہ ہو گئی پھر میں شرم کے مارے پسینے میں ڈوب گیا اور پھر کبھی بھی ایسی تھوڑی سی بھی حرکت کی طرف نہ لوٹا(۱)

☆ایک دفعہ بثینہ کو کہا گیا کہ یہ جمیل (تیرا عاشق ومحبّ ہے) تو کیا کوئی ایسی تدبیر ہے کہ تو اس کے غم کو دور کر سکے بثینہ نے کہا میرے پاس محبت کا رونا ہے صرف ہاں امید ہے آخرت میں، میں اس سے مل لوں یا برزخ میں اس کی زیارت ہو جائے(۲)

☆ عتبہ لڑکی سے اس کے عاشق کی موت کے بعد پوچھا گیا کہ اگر تو نے اس کے ساتھ محبت کی ہے تو کیا کبھی اس نے تجھ کو کوئی نقصان پہنچایا (برائی وغیرہ سے) کہا اس نے اپنی محبت کے ساتھ مجھ سے عار وشرمندگی کا خوف ختم کر دیا اور پڑوسیوں کو کچھ کہنے نہ دیا، اور جبار کے خوف سے ڈرتا رہا اور میرے دل میں اس کی محبت اس سے دگنی ہے لیکن ہمیشہ میں نے اس کی پاکدامنی کو پایا جو محبت کو باقی رکھنے والی اور انجام کو اچھا رکھنے والی، اور رب کی اطاعت کرنے والی، اور گناہ سے ڈرانے والی تھی(۳)

☆سفیان بن محمد کہتے ہیں کہ عزة ام البنین کے پاس گئی ام البنین جو حضرت عمر بن عبد العزیز کی بہن ہیں تو ام البنین نے عزة کو کہا اے عزہ کثیر کا یہ قول کیسا ہے؟

قضى كل ذي دين فوفى عزيمه وعزة ممطول معنى غريمها

ہر مقروض نے اپنے قرض کو ادا کر دیا اور اپنے قرض خواہ سے (وعدہ) وفا کیا اور عزہ کا قرض خواہ ٹال مٹول میں رہا (اور) اس کو رنج دیا گیا۔

تو اے عزة یہ قرض کیسا ہے؟

عزة نے کہا اس شخص نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں اس کو بوسہ لینے دوں گی لیکن میں نے یہ وعدہ پورا نہیں کیا (تو ام البنین نے ازراہ مذاق کہہ دیا کہ) تو اس کے وعدہ کو پورا کر دے اس کا گناہ مجھ پر ہوگا۔

عزة کہتی ہے کہ ام البنین یہ کہہ کر بہت پچھتائی کہ اس نے ایسی بات گناہ والی کیسے کر دی پھر اس نے چالیس غلام آزاد کئے اور جب بھی ام البنین کو یہ بات یاد آجاتی تو

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۴۰ (۲،۳) روضۃ المحبین ص ۳۴۶

خوب روتی اور کہتی کاش میں گونگی ہو جاتی اور یہ بات نہ کرتی۔
(اورام البنین نے یہ صرف بات کی تھی جس پر عزۃ نے عمل نہ کیا)(۱)

☆سعید بن عبداللہ بن راشد کہتے ہیں ہیں کہ عرب کی ایک نوجوان لڑکی کو اپنی قوم کے کسی لڑکے سے محبت ہو گئی لڑکا بڑا چالاک تھا لڑکی اس کے پاس آتی جاتی رہی جب محبت زیادہ بڑھی تو لڑکی اس میں مریضہ ہو گئی اور حالت غیر ہو گئی اور اس نے کہا کہ اس بیماری کا حل لڑکے کا چہرہ ہے کہ وہ اپنی زیارت کرادے لڑکے نے بات رد کردی لڑکی مزید مرض میں جکڑ گئی اور بستر پر گر گئی لڑکے کی ماں نے لڑکے کو کہا کہ فلانی بیمار ہے اس کا ہم پر حق ہے چلو عیادت کر آئیں تو لڑکے نے کہا آپ عیادت کو چلی جائیں اور میری طرف سے کہنا کہ وہ پوچھتا ہے کہ تیرا کیا حال ہے؟ عورت گئی اور لڑکی سے عیادت کے بعد پوچھا میرا لڑکا کہتا ہے کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو لڑکی نے ٹھنڈا سانس بھرا اور کہا

یسائلنی عن علتی وھو علتی　　عجیب من الانباء جاء به الخبر

وہ مجھ سے میری بیماری کا پوچھتا ہے جب کہ وہی تو میری بیماری ہے یہ خبر بھی بڑی عجیب ہے خبروں میں

لڑکے کی ماں نے جاکر لڑکے کو اطلاع دی اور پوچھا کیا تو چاہتا ہے کہ وہ خود تیرے پاس آئے (اور تو نہ جائے) کہاں ہاں تو ماں نے جاکر لڑکی کو یہ خبر دی تو لڑکی رودی اور کہا

ویبعد نی عن قربة ولقائه　　فلما اذاب الجسم منی تعطفا

اور وہ مجھ کو اپنے قرب و ملاقات سے دور کرتا رہا جب میرے جسم کو اس نے آرام سے پگھلادیا

فلست بات موضعا فيه قاتلی　　کفانی سقاماً ان اموت تلهفا

تو پھر میں بھی ایسی جگہ نہیں آنے کی جہاں میرا قاتل ہو مجھے بیماری ہی قبول ہے تاکہ میں افسوس وغم میں مرجاؤں

---

(۱) سابق ص ۳۴۷

## دلہن سے راہبہ

ابو الفرج ابن جوزی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ مکہ میں ایک خوبصورت عورت تھی اس کا ایک شوہر تھا بیوی نے ایک مرتبہ آئینے میں چہرہ دیکھتے ہوئے کہا اپنے شوہر کو کہ کیا کسی کو دیکھا ہے جو اس چہرے (میرے چہرے) کو دیکھے اور فتنے میں مبتلا نہ ہو شوہر نے کہا ہاں پوچھا کون ہے؟ شوہر نے کہا عبید بن عمیر بیوی نے کہا تو مجھے اجازت دے تو میں اس کو فتنے میں مبتلا کروں شوہر نے کہا میں نے تجھ کو اجازت دی تو یہ عبید بن عمیر کے پاس مسئلہ پوچھنے گئی اور وہ علیحدگی میں اس کے پاس آئے اور پوچھا کیا مسئلہ ہے تو اس نے کہا میں تیری محبت میں گرفتار ہوں عبید نے کہا میں کچھ سوال کرتا ہوں جواب دینا اگر تو نے صحیح جواب دیئے تو پھر میں دیکھوں گا تیری حاجت کے بارے میں۔ عورت نے کہا آپ جو بھی سوال کریں گے میں سچ جواب دوں گی عبید نے سوال کیا اگر تیرے پاس ملک الموت تیری روح قبض کرنے آئیں تو کیا تجھ کو خوشی ہوگی کہ میں تیری ہر حاجت پوری کروں؟ کہا واللہ نہیں عبید نے پھر سوال کیا کہ اگر تجھ کو قبر میں ڈال دیا جائے پھر تجھ کو منکر نکیر کے سوال کے جواب کے لئے بٹھایا جائے تو تجھ کو خوشی ہوگی کہ میں تیری حاجت پوری کروں؟ کہا نہیں عبید بن عمیر نے پھر اعمال نامے تقسیم ہونے کے وقت کا پوچھا پھر پل صراط سے گزرنے کے وقت پھر اعمال کے تلنے کے وقت کا سوال کیا غرض اس طرح یہ مذکورہ سوال کئے پھر عبید نے کہا اللہ سے ڈر جس نے تجھ پر انعام کیا اور تجھ پر احسان کیا۔ تو عورت اپنے ارادے سے تائبہ واپس اپنے شوہر کے پاس آئی شوہر نے پوچھا ہاں کیا ہوا؟ کہا تو بھی بے کار ہم سب بیکار ہیں پھر آتے ہی نماز کی طرف متوجہ ہوئی اور بس نماز، روزے کی ہو کر رہ گئی شوہر ہمیشہ یہ کہتا کیا ہے عبید بن عمیر کو جس نے میری بیوی کو خراب کر دیا وہ پہلے ہر رات میں دلہن بنی ہوئی تھی اور اب راہبہ (دنیا سے بے خبر) بنی رہتی ہے۔(۱)

☆ایک کوفے کے ابو الشعثاء نامی شخص نے کسی عورت سے محبت کی جب عورت

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۴۰

کو معلوم ہوا تو اس نے اس کے پاس لکھا۔

لا بی الشعشاء حب دائم　　　لیس فیه تهمة لمتهم

ابی الشعشاء کے ساتھ دائمی محبت ہے اس میں کوئی تہمت نہیں ہے کسی تہمت لگانے والے کے لئے

یا فؤادی فاز دجر عنه ویا　　　عبث الحب به فاقعد وقم

اے میرے دل اس کو منع کردے اور اے بیکار محبت اس کے ساتھ تو بیٹھ جا اور کھڑی ہو جا

جاء نی منه کلام صائد　　　ورسلات المحبین الکلم

میرے پاس اس کی طرف سے شکار کرنے والا کلام آیا ہے اور محبوب کلام کرنے والوں کے پیغامات آئے ہیں

صائد یأ منه غزلا نه　　　مثل ما یا من غزلا ن الحرم

وہ شکاری ایسا ہے جس سے اس کی ہرنیاں محفوظ ہیں جیسے حرم کی ہرنیاں محفوظ ہوئی ہیں

صل ان احببت ان تعطی المنی　　　یا اباالشعشاء للّٰه وصم

نماز پڑھ اگر تجھ کو محبوب ہے کہ تیری تمنا پوری ہو اے ابو الشعشاء اللہ کے لئے اور روزہ بھی رکھ

ثم میعاد ك بعد الموت فی　　　جنة الخلد ان اللّٰه رحم

پھر تیرے ساتھ ملنے کا وقت موت کے بعد ہے دائمی جنت میں بے شک اللہ مہربان ہے

حیث القاك غداما ناشئا　　　ناعما قد کملت فیه النعم

جہاں میں تجھ سے ملاقات کروں گی اور تو تروتازہ نرم لڑکا ہوگا اس میں نعمتیں بھی کامل ہوں گی(۱)

☆ عتبی کہتے ہیں کہ میں ایک باڑے کی طرف نکلا وہاں ایک اعرابی جو عورتوں

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۴۱

کے معاملات میں دلچسپی اور اچھی خبر رکھنے والا تھا وہ ملا میں اس کی طرف مائل ہوا اور اس سے عورتوں کا تذکرہ کیا تو اس نے ٹھنڈا سانس بھرا پھر کہا اے بھتیجے ان کی باتیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ اگر پیاسا پانی پر پہنچ جائے اور پھر ان کی باتیں سن لے تو اس کی پیاس بجھ جاتی ہے میں نے کہا عورتوں کی کچھ صفات بیان کرو اس نے کہا کیا (ہمارے) قبیلے کی عورتوں کی بات کر رہے ہو؟ پھر اس نے یہ اشعار کہے

رجح ولیس من اللواتی بالضحی　　لذیو لهن علی الطریق غبار

وہ (اپنی عزت کی طرف) مائل رہنے والی ہیں اور ان عورتوں میں سے نہیں ہیں جن کے دامن راستوں کے غبار سے اٹے ہوتے ہیں

یأنسن عند بعولهن اذا خلوا　　واذا هم خرجوا فهن خفار

وہ اپنے شوہروں کے پاس مانوس ہوتی ہیں جب وہ ان کے ساتھ خلوت میں ہوں اور جب اکیلی ہوں تو وہ بہت عزت والی شرمیلی ہوتی ہیں (۱)

☆ایک جوان کو ایک لڑکی سے محبت ہوئی لڑکی کو بھی جوان سے محبت ہو گئی لوگوں میں ان کے بارے میں خبریں پھیل گئیں تو ایک مرتبہ دونوں کو تنہائی میسر ہوئی تو لڑکے نے کہا آؤ ہم لوگوں کی افواہوں کو حقیقت کا روپ دیدیں (برائی کریں) تو لڑکی نے کہا نہیں نہیں اللہ کی قسم اللہ کی قسم میں ہمیشہ یہ پڑھتی ہوں الاخلاءُ یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين اس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔(۲)

## چغل خوری

☆ابو الفرج ابن جوزی فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی نے بثینہ کی شکایت کی اور چغل خوری کی اس کے والد اور بھائی کو کہ وہ جمیل کے پاس بیٹھی ہوتی ہے تو دونوں تلوار لیکر فوراً اس جگہ پہنچے تو دیکھا کہ ایک کمرے میں جمیل اور بثینہ تنہا بیٹھے محو گفتگو ہیں اور جمیل اپنے رنج و غم کی اس کو شکایت کر رہا ہے پھر جمیل نے بثینہ کو کہا اے بثینہ تو اپنے ساتھ میرے شغف و محبت کو جانتی ہے؟ تو کیا تو اس کا بدلہ نہ دیگی بثینہ نے

---

(۱) سابق ۳۴۳ (۲) سابق ص ۳۴۶

پوچھا کس چیز کے ساتھ جمیل نے کہا جو دو محبت والے آپس میں کرتے ہیں تو بثینہ نے کہا اے جمیل کیا یہ بات تو چاہتا ہے؟ واللہ تو تو اس بات سے مجھے دور لگتا تھا اگر تو نے دوبارہ کبھی اشارہ بھی اس بات کی طرف کیا تو تو میرا چہرہ پھر کبھی نہ دیکھ سکے گا تو جمیل ہنس دیا اور کہا اللہ کی قسم میں نے یہ صرف اس لئے کہا تھا کہ میں تیرے خیال و ارادے کو بھانپ سکوں اگر مجھے پتہ چلتا کہ تو نے مجھ سے ہاں کرلی ہے تو تو میرے غیر سے بھی ہاں کرلے گی اور اگر میں تیری طرف سے ہاں سن لیتا اور اس بات کی طرف تو بڑھتی تو میں اپنی اس تلوار کے ساتھ تجھے ختم کردیتا یا پھر تجھ کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیتا۔ کیا تو نے میری یہ بات نہ سنی؟

**وانی لارضی من بثینة بالذی لو ابصره الواشی لقرت بلا بله**

اور میں بثینہ سے راضی ہوں اس بات کی وجہ سے کہ اگر اس کو کوئی چغل خور دیکھ لے تو اس کی مصیبتیں (اور چغل خوریاں) ٹھنڈی پڑجائیں

**بلا وبأن لا استطیع و بالمنی و بالا مل المرجو قد خاب آمله**

اور آزمالے اور اس بات کے ساتھ کہ میں برائی کی طاقت نہیں رکھتا اور امید و آرزوؤں کے ساتھ اس کی کوششیں خاک آلود ہوجائیں

**و بالنظرة العجلی و بالحول تنقضی او اخره لا نلتقی واوائله**

اور تیز نظر کے ساتھ اور سال پورا ہونے کے ساتھ اس کے آخر پورے ہوجائیں اور ہم ملاقات نہ کرسکیں اور اس کے ارادے کبھی پورے ہوجائیں لیکن پھر بھی کوئی بات نہ مل سکے(۱)

☆ابراہیم بن جنید نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے عورت کو پھسلانا چاہا تو عورت نے کہا تو نے قرآن و حدیث سنا ہے؟ مرد نے کہا دروازے بند کرلے بس عورت نے کہا ایک دروازہ رہ گیا ہے پوچھا کون سا کہا جو تیرے اور اللہ کے درمیان ہے(۲)

## صاف دل

☆ابو الفرج ابن جوزی فرماتے ہیں کہ کسی رئیس آدمی نے مجھ کو بتایا کہ وہ قبرستان

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۵۱ (۲) حوالہ سابق ص ۳۹۰

کے پاس سے گزرے تو ایک حسین لڑکی کو دیکھا جس پر سیاہ کپڑے تھے میں نے اس کو دیکھا تو وہ میرے دل کو لے بیٹھی میں نے اس کو کہا۔

قد كنت احسب ان الشمس واحدة والبدر فی منظر بالحسن موصوف

میں گمان کرتا تھا کہ سورج ایک ہی ہے اور چودھویں کا چاند دکھنے میں حسن کے ساتھ موصوف ہے

حتى رأيتك فی اثواب شاكلة سود وصد غلك فوق الخد معطوف

یہاں تک کہ میں نے تجھ کو کالے کپڑوں میں دیکھ لیا اور تیری کنپٹی کے بال رخساروں پر پھیلے ہوئے ہیں

فرحت والقلب منی هائم دنف والكبد حری و دمع العين مذدوق

تو میں خوش ہو گیا اور دل میرا غمگین متفکر ہے اور جگر گرم ہے اور آنکھ کے آنسو بہہ رہے ہیں

رديه الجواب ففيه الشكر واغتنمی وصل المحب الذی بالحب مشغوف

اس کو (مجھ کو) جواب دے پس اس میں تیرا شکریہ ہوگا اور محبت کرنے والا کا وصل غنیمت جان جو محبت میں فریفتہ ہے

یہ رقعہ لکھ کر عورت کے پاس پھینک دیا اس نے پڑھ کر جواب لکھا۔

ان كنت واحسب ذاك وذانسب ان الشريف بغض الطرف معروف

اگر تو پاکیزہ حسب والا اور نسب والا ہے تو بے شک شریف اپنی آنکھ پست کرنے کے ساتھ مشہور ہے

ان الزناة اناس لا خلاق لهم فاعلم بانك يوم الدين موقوف

بے شک بدکار بد اخلاق لوگ ہیں پس جان لے کہ قیامت کے دن پر یہ (ملاقات) موقوف ہے

واقطع رجاك لحاك الله من رجل فان قلبی عن الفحشاء مصروف

اور اپنی امید منقطع کر لے اللہ برا کرے ایسے (بدارادے) شخص کا بے شک میرا دل فحش کاموں سے ہٹا ہوا ہے

تو آدمی نے چھٹی پڑھی تو اپنے پر بڑا غصہ آیا اور اپنے کو کہا تجھ سے تو ایک عورت بھی

بہادر ہے پھر اس نے توبہ کر لی اور اونی جبہ پہن کر حرم کی طرف چل پڑا ایک مرتبہ یہ طواف کر رہا تھا کہ وہی لڑکی اسی طرح اونی جبہ پہنے اس کی طرف سے گزری اور مرد کو کہا یہ بات شریف کو کتنی لائق ہے پھر پوچھا کیا باہر حرم سے چل سکتے ہو؟ تو مرد نے کہا میں اس سے پہلے جہالت میں تھا اب اللہ کو جان لیا ہے اور اسی سے محبت کرتا ہوں اور اس کی محبت نے ہر محبت سے غافل کر دیا ہے۔ تو لڑکی نے کہا آپ نے بالکل صحیح جواب دیا ہے پھر طواف کرتے ہوئے کہا۔

**فطفنا فلاحت فی الطواف لوائح غنینا بها عن کل مرأی و مسمع**

اور ہم طواف کر رہے تھے کہ طواف میں روشنی چمکی جس کے ساتھ ہم ہر دیکھنے اور سننے کی چیز سے بے پرواہ ہیں(۱)

☆بکر بن عبداللہ مزنی ذکر کرتے ہیں کہ ایک قصائی کو کسی لڑکی سے والہانہ محبت ہو گئی جو اس کے پڑوس میں ہی تھی پھر ایک مرتبہ لڑکی کو اس کے والدین نے قریب ہی کسی بستی میں کسی کام کے لئے بھیجا تو یہ قصائی بھی پیچھے پیچھے چل دیا اور جا کر اس کو بھکانے لگا تو لڑکی نے کہا ایسا نہ کر اس لئے کہ میں تجھ سے زیادہ تجھ سے محبت رکھتی ہوں لیکن میں اللہ سے ڈرتی ہوں تو قصائی نے کہا جب تو اللہ سے ڈرتی ہے تو میں کیوں اس سے نہ ڈروں؟ تو قصائی توبہ تائب ہو کر واپس ہو گیا راستے میں اس کو سخت پیاس لگی قریب تھا کہ شدت دھوپ اور سختی پیاس کی وجہ سے جان نکل جائے لیکن اس وقت کے رسول اس کے سامنے آگئے انہوں نے اس قصائی سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ کہا پیاس لگی ہے تو رسول نے کہا چلو ہم دعا کرتے ہیں اللہ ہم پر سایہ کر دے تو پھر قریب بستی میں جا کر پیاس بجھالیں گے؟ قصائی نے کہا میرے پاس تو کوئی نیک عمل نہیں ہے جس کی بدولت میں دعا کروں؟ نبی نے کہا چلو میں دعا کرتا ہوں آپ آمین کہتے جائیں تو اس طرح دعا ہوئی پھر ان پر بادل آگیا اور ان کو سائے میں گھیر لیا یہاں تک کہ یہ بستی میں پہنچ گئے اور قصائی اپنے مکان میں داخل ہو گیا تو بادل بھی قصائی کے ساتھ ہی چل پڑا رسول ان کے پاس آئے اور کہا تو تو کہتا تھا کہ میرے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے پھر میں نے دعا کی تو نے آمین کہی اور بادل نے ہم پر سایہ کر دیا پھر بادل تیرے پیچھے چل پڑا تو اصل بات کیا ہے اپنی

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۴۴۷

خبر دے ؟ تو قصائی نے اس کو اپنا واقعہ سنایا تو رسول نے کہا بے شک اللہ کے نزدیک توبہ کرنے والا کا وہ مقام ہے جو لوگوں میں کسی کا نہیں(۱)

☆ کوئی بزرگ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے ایک خوبصورت عورت پر نظر پڑی تو یہ بزرگ اس کے پاس گئے اور یہ شعر کہا۔

**اھوی ھوی الدین واللذات تعجبنی فکیف لی بھوی اللذات والدین**

میں دین کی محبت سے محبت کرتا ہوں لیکن لذتیں مجھے تعجب وا پنی طرف کشش میں ڈالتی ہیں تو میرے لئے لذتوں اور دین کو جمع کرنے کی کیا صورت ہو گی ؟

عورت نے جواب دیا ایک کو چھوڑ دے دوسری حاصل ہو جائے گی۔(۲)

## ایک راھبہ جو اللہ سے ڈرتی تھی

☆ ابو عثمان تیمی کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک راھبہ کے پاس سے گزرا راھبہ بہت حسن و جمال والی تھی تو یہ شخص اس کے ساتھ فتنے میں مبتلا ہو گیا اور اس کو مائل کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا راھبہ نے کہا اس چیز کے پیچھے نہ پڑ جو تو دیکھ رہا ہے (یعنی حسن) اور اس کے پیچھے کچھ نہیں ہے لیکن آدمی نہ مانا اور اپنی ھوسنائی کو بجھانے کی کوشش کی اور عورت پر غلبہ پالیا تو عورت کے ایک طرف انگارے بھڑک رہے تھے تو عورت نے اپنا ایک ہاتھ ان انگاروں میں ڈال دیا اور ہاتھ جل گیا مرد اپنی برائی سے فارغ ہوا تو اس نے عورت سے پوچھا تجھ کو ہاتھ جلانے پر کس بات نے اکسایا کہا کہ مجھے خوف ہوا کہ میں تیرے ساتھ لذت میں شریک ہوں (گو تو نے زبردستی کی ہے) تو اس کے بدلے معصیت میں بھی تکلیف کے ساتھ شریک ہو جاؤں مرد نے کہا واللہ آئندہ کوئی برا کام نہ کروں گا(۳)

☆ ایک عبادت گزار حسین و جمیل عورت کسی مالدار شخص کے دل میں سما گئی اس عورت کو اور بھی پیغام نکاح ملتے رہتے لیکن یہ ہر دفعہ انکار کر دیتی تو اس مالدار شخص

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۴۵۰ (۲) سابق ص ۴۷۹ (۳) سابق ص ۴۶۵

کو یہ بات پہنچی کہ عورت کا حج کا ارادہ ہے تو اس نے تین سو اونٹ خریدے اور منادی (اعلان) کروادیا کہ جس کو حج پر جانا ہو وہ اونٹ کرایہ پر لے سکتا ہے تو اس نے بھی ایک اونٹ کرلیا جب یہ کسی جگہ پہنچی تو یہ مالدار شخص اس کے پاس پہنچ گیا اور کہا اپنے نفس کی شادی مجھ سے کردے یا پھر اور کچھ ہو؟ عورت نے کہا اللہ سے ڈر آدمی نے کہا بات تو وہی ہے جو تو نے سن لی اور واللہ میں کوئی اونٹوں والا نہیں ہوں یہ سارا کچھ تو صرف تیرے لئے ہی کیا تو جب عورت کو اپنے پر خوف ہوا تو کہا اے شخص افسوس تجھ پر اچھا دیکھ کیا سب سوگئے ہیں یا کوئی آنکھ ابھی نہیں سوئی کہا نہیں (یعنی سوگئے ہیں) تو عورت نے پوچھا کیا پروردگار کی آنکھ سوگئی ہے؟ پھر عورت نے زبردست چیخ ماری اور گر کر مرگئی آدمی بھی بے ہوش ہو کر گر پڑا اور افاقہ ہوا تو کہا افسوس مجھ پر ایک جان بھی قتل کردی اپنے مقصود کو بھی نہ پہنچا(۱)

☆ایک آدمی نے عرب کی کسی لڑکی سے محبت کرلی لڑکی بڑی عقل مند اور ادب والی تھی۔ وہ آدمی اپنے مقصد کے لئے طرح طرح کے حیلے کرتا رہا یہاں تک کہ ایک سخت تاریک رات میں دونوں کو تنہائی میسر ہوگئی آدمی لڑکی سے کچھ دیر تو باتیں کرتا رہا پھر مقصد کی طرف لوٹتے ہوئے کہا میرا شوق و محبت تیرے ساتھ بہت طویل ہوگیا ہے لڑکی نے مرد سے کہا میرا بھی یہ حال ہے پھر آدمی نے کہا رات جاچکی ہے صبح قریب ہے لڑکی نے کہا اس طرح خواہش بھی فنا ہوجائیں گی اور لذتیں منقطع ہوجائیں گی مرد نے عورت کو کہا اگر تو مجھ سے کچھ قریب ہوجائے عورت نے کہا پرے رہ پرے میں اللہ سے دوری کا خوف کرتی ہوں مرد نے کہا پھر میرے ساتھ یہاں کیوں آئی ہے؟ کہا میری بدبختی اور مصیبت مرد نے پوچھا اچھا میں دوبارہ تجھ کو کب دیکھ سکوں گا؟ کہا میں تجھ کو نہ بھولوں گی لیکن ساتھ دوبارہ نہ ہوگا پھر پیٹھ پھیر کر چل پڑی آدمی کو عورت کے کھرے کھرے جواب سے بہت کوفت اور رنج ہوا اور یہ اشعار کہے۔

توقت عذابا لا یطاق انتقامه ولم تات ما تخشی به ان تعذبا

ایسا عذاب مقرر کرگئی جس سے انتقام کی طاقت نہیں اور جس سے ڈر تھا عذاب کا تو آتی ہی نہ

(۱) سابق ص ۴۶۶

وقالت مقالا كدت من شدة الحيا اهيم علي وجهى حيا و تعجبا

اور اس نے ایسی بات کہی کہ قریب تھا میں شدت حیا کی وجہ سے اپنے چہرے کو پیٹ لوں حیاو تعجب ہے

الا اف للحب الذى يورث العمى ويورد نارا لاتمل التلهبا

ہائے اف اس محبت پر جو اندھا کر جائے اور ایسی آگ بھڑکا جائے جو بھڑکنے سے اکتائے ہی نہ

فاقبل عودى فوق بدئى مفكرا وقد زال عن قلبى العمى فتسربا

اچھا تو میری اس حرکت کے بعد دوبارہ لوٹنے کا سوچ اور میرے دل سے اور اندھا پن چھٹ جائے (تو اچھا ہے)

# انیسواں باب

## عورتوں کی دھوکہ دہی اور مکر و فریب کے بارے میں

☆ قال تعالیٰ . وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ. سورہ یوسف آیت ۲۳

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تو جس عورت کے گھر میں رہتے تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر لئے کہنے لگی آجاؤ جلدی سے انہوں نے کہا خدا پناہ میں رکھے وہ (یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے (میں ایسا ظلم نہیں کر سکتا) بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔

☆ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ. سورہ یوسف آیت ۲۴

اور اس عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے یوں اس لئے کہ ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو روک دیں بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے ہیں۔

☆ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ .وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ . وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ . فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ . ( سورہ یوسف آیت ۸۔۷۔۲۶)

(یوسف نے) کہا اسی نے مجھے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اس کے قبیلے میں سے فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ دیا کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہو تو یہ سچی اور یوسف جھوٹا ہے۔ اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچا ہے جب انکا کرتا دیکھا تو پیچھے سے پھٹا تھا (تب اس نے زلیخا سے کہا) یہ تمہارا ہی فریب ہے اور کچھ

شک نہیں کہ تم عورتوں کے فریب بڑے (بھاری) ہوتے ہیں۔

☆ وقال تعالیٰ. قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ.

(سورہ یوسف آیت ۳۲)

(تب زلیخا نے) کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اور بے شک میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور اگر یہ وہ کام نہ کرے گا جو میں اسے کہتی ہوں تو قید کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو گا۔

☆ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ. (سورہ یوسف آیت ۳۳)

یوسف نے دعا کی اے پروردگار یہ جس کام کی طرف مجھے بلاتی ہیں اس کی سبب مجھے قید پسند ہے اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں داخل ہو جاؤں گا۔

☆ حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ دو نوجوان حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک دوسرے سے بھائی چارگی کی فضاء پر قائم تھے ایک جہاد میں چلا گیا اس نے اپنے دوسرے بھائی کو وصیت کی کہ اس کے گھر والوں کا خیال رکھے۔ یہ دوست ایک مرتبہ تاریک، ہوا والی رات میں اپنے مجاہد بھائی کے گھر کی طرف نکلا وہاں دیکھا گھر میں ایک چراغ روشن ہے اور اس کے بھائی کے گھر والی کے ساتھ ایک یہودی موجود ہے اور کہہ رہا ہے

واشعث غره الاسلام منی خلوت بعرسه لیل التمام

اس کی پیشانی کو اسلام نے پراگندہ کر دیا مجھ سے میں نے اس کی بیوی کے ساتھ سردیوں کی انتہائی طویل رات میں خلوت کی

ابیت علی ترا ئبها و یضحی علی جرداء لا حقة الحزام

میں اس کی بیوی کے ابھرے ہوئے سینے پر رات گزارتا ہوں اور وہ عمدہ گھوڑے کی پیٹھ پر صبح کرتا ہے

کان مجامع الربلات منها فئام ینهضون الی فئام

گویاکہ اس عورت کی رانوں کی جڑیں خوب بھری ہوئی ہیں (اور) لوگ اٹھتے ہیں اس کی طرف

تو یہ دوست بھائی اپنے گھر واپس آیا اور تلوار لٹکائی پھر اپنے بھائی کے گھر گیا اور یہودی کو اس کے کرتوت کی سزا میں تہ تیغ کر دیا پھر اس کو کھینچ کر راستے میں ڈال دیا جب صبح ہوئی تو یہودیوں کو اس کے قاتل کا کچھ پتہ نہ چلا تو یہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور یہ ذکر کیا تو حضرت عمرؓ نے اعلان کرایا الصلاۃ جامعۃ (یعنی نماز کے لئے جمع ہو جاؤ اس سے مراد لوگوں کو اکٹھا کرنا ہوتا تھا) تو لوگ جمع ہو گئے حضرت عمرؓ منبر پر چڑھے حمد و ثناء کے بعد فرمایا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جو اس کے بارے میں کچھ علم رکھتا ہو کہ وہ اگر مجھے خبر دے تو یہ جوان کھڑا ہوا اور مقتول یہودی کے اشعار اور اپنی کارروائی کی خبر دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تیرا بھلا کرے اور اس کا (یعنی یہودی) کا خون معاف کر دیا (۱)

☆ عتبی کہتے ہیں کہ عرب و عجم چار باتوں پر متفق ہیں اپنے دل پر وہ چیز نہ لے جس کی تو طاقت نہ رکھے ایسا کام نہ کر جس میں کوئی فائدہ نہ ہو، کسی بھی عورت پر بھروسہ نہ کر، کتنے ہی مال پر دھوکہ مت کھا خواہ وہ کتنا ہی زیادہ ہو (۲)

☆ حضرت حسنؒ فرماتے تھے کہ چار بڑی مصیبت ہیں۔ اھل و عیال کی کثرت۔ مال کی قلت۔ اور اقامت کی جگہ برے پڑوسی کا ہونا۔ خیانت کرنے والی بیوی (۳)

☆ حضرت داؤدؑ کی حکمت میں ہے کہ میں نے ہزار مردوں میں ایک کو (اچھا) پایا اور تمام عورتوں میں سے ایک کو بھی (اچھا) نہ پایا (۴)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ابلیس لعین سے ہوئی وہ چار گدھوں کو ہانکے جارہا تھا جس پر سامان بھرا ہوا تھا حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا تو ابلیس نے کہا تجارت کا سامان اٹھا رکھا ہے خریدنے والوں کو ڈھونڈ رہا ہوں حضرت نے پوچھا ایک میں کیا ہے؟ کہا ظلم پوچھا اس کو کون خریدے گا کہا بادشاہ لوگ پھر دریافت فرمایا دوسرے میں کیا ہے؟ کہا حسد دریافت فرمایا اس کو کون خریدے گا؟ کہا علماء، دریافت فرمایا تیسرے میں کیا ہے؟ کہا خیانت دریافت فرمایا اس کو کون خریدے گا؟

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۱۶ (۲) العقد الفرید ج ۳ ص ۸۳ (۳) الزھد للحسن البصری ص ۱۳۲ (۴) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۳

کہا تاجر لوگ، پھر دریافت فرمایا چوتھے میں کیا ہے کہا مکر و فریب پھر حضرت نے دریافت فرمایا اس کو کون خریدے گا؟ کہا عورتیں (۱)

☆ حکماء فرماتے ہیں کہ کسی عورت پر بھروسہ نہ کر اور مال پر دھوکہ نہ کھا چاہے کتنا ہی زیادہ ہو۔

کہا جاتا ہے عورتیں شیطان کے جال ہیں۔

بعض حکماء فرماتے ہیں کسی عورت کو کسی چیز سے نہیں منع کیا گیا مگر اس عورت نے اس کو کیا۔

شاعر غنوی کہتا ہے

ان النساء متی ینھین عن خلق      فانہ واقع لا بد مفعول

بے شک عورتیں جب بھی کسی بات سے روکی جائیں تو وہ بات بے شک ہو کر رہتی ہے ضرور۔ (۲)

☆ نخعی فرماتے ہیں کہ عورتوں کی فرماں برداری قرب قیامت کی علامت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جس نے اپنی بیوی کی تابعداری کی اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ مشورہ لینے سے اجتناب کر بے شک ان کی رائے فنا ہونے والی ہے اور ان کے عزم کمزور ہیں، ان کی نگاہیں پردے کے ساتھ روک دو اس لئے کہ پردے کی سختی ان کے لئے شک میں پڑنے سے کہیں بہتر ہے اور ان کا نکلنا اتنا نقصان دہ نہیں جتنا اس کے پاس کسی ایسے شخص کا آنا نقصان دہ ہے جس کے اخلاق کا بھروسہ نہیں اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ کوئی اس کو نہ جانے تو سب سے بہتر ہے۔

سمعانیؒ فرماتے ہیں۔

لاتا منن علی النساء ولو اخا      ما فی الرجال علی النساء أمین

عورتوں پر ہرگز اطمینان نہ کر اگرچہ تیرا بھائی ہو کیونکہ مردوں میں سے کوئی عورتوں پر امانت دار نہیں

ان الا مین وان تحفظ جھدہ      لا بد ان بنظرۃ سیخون

بے شک امانت دار اگرچہ اپنی کوشش کے بقدر حفاظت کرتا ہے پھر بھی ضرور کسی

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۳ (۲) المستطرف ج ۲ ص ۳۰۱

نظر میں خیانت ہو جاتی ہے(۱)

☆ حکمت میں ہے کہ دھوکہ دہی اور عورتوں کی فرماں برداری دونوں چیزیں بھاری قرض کی طرف کھینچتی ہیں

ایک حکیم نے کہا۔ عورتوں کی نافرمانی کران کی خواہشات میں۔ اور جو چاہے کر

عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لئے "نہیں نہیں" کو زیادہ کرو کیونکہ ہاں ہاں کرنے میں ان کے سوالات بڑھتے ہیں۔

اور حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگو بری عورتوں سے اور اچھی عورتوں کے ساتھ بھی احتیاط سے رہو(۲)

☆ عمرو بن ھند الملک کہتے ہیں۔

ان من غره النساء بود — بعد هند لجاهل مغرور

بے شک جس شخص کو عورتوں نے محبت کے جال کے ساتھ دھوکہ دے لیا ھند (عورت) کے بعد تو وہ شخص جاہل دھوکہ کھانے والا

حلوة العين و اللسان و فيها — كل شي يجن فيه الضمير

آنکھوں اور زبان کی مٹھاس اور (ان کے علاوہ) ان میں ہر چیز ایسی ہوتی ہے جس میں ضمیر خطا کھا جاتا ہے(۳)

☆ ابو عبیدہ معمر بن المثنی کہتے ہیں کہ ایک عورت نے حج کیا اس کے ساتھ عجیر سلولی بھی تھا اس کا شوہر تو یہ عورت قافلے میں جب بھی کسی مرد سے بات کرتی اس کے پاس آتا تو یہ چہرہ کھول دیتی تو عجیر نے کہا۔

ايارب لا تغفر لعتمة ذنبها — وان لم يعاقبها العجير فعاقب

اے پروردگار اس نافرمان کے گناہ کو نہ بخش اور عجیر اگر اس کو سزا نہ دے تو تو اس کو ضرور سزا دے

حرام عليك الحج لا تطعمينه — اذا كان حج المسلمات التوائب

تجھ پر حج حرام ہے کسی مرد کو طمع نہ دلا جب کہ دوسرا مسلمان توبہ کرنے والیوں کا

---

(۱،۲) المستطرف ج ۲ ص ۴۔ ۳۰۳ (۳) اخبار النساء ابن جوزی ۷۔ ۱۲۶

حج ہوتا ہے(۱)

☆ایک اعرابی کہتا ہے

**لا تکثری قولا منحتك ودنا　　　فقولك هذا للفؤاد مريب**

(اے بیوی) یہ بات زیادہ نہ کر کہ میں نے تجھ کو اپنی محبت دی ہے پس تیرا یہ قول دل کو شک میں ڈالتا ہے

**تعدين ما او ليتنى منك قابلا　　　وللفارس العجلان منك نصيب** (۲)

جو تو نے اپنی محبت دی مجھے اس کو تو قبول سمجھتی ہے (بلکہ ایسا نہیں کیونکہ) شہسوار کے لئے تجھ سے (بے پرواہی) کا حصہ ہے

☆ایک آدمی نے ارادہ کیا کہ ایک گانے والی کو خرید لے جس سے وہ محبت کرتا تھا تو اس نے گانے والی کے مالک کے پاس رات گزاری تو اس عورت نے اس خرید نے والے کو پہلے ہی اپنی طرف مائل کر دیا تو اس شخص نے کہا۔

**ما رأين بواسط كسليمى　　　منظراً لو تزينه بعفاف**

نہیں دیکھا ہم نے واسطہ شہر میں سلیمی کی طرح کوئی منظر اگر تو اس کو پاکدامنی کے ساتھ عزین کر دے

(یعنی وہ عورت بہت خوبصورت ہے اگر وہ پاکدامن ہوتی)

**بت فى جنبها و بات ضجيعى　　　جنب القلب طاهر الاطراف**

میں نے اس کے پہلو میں رات بسر کی، اور اس نے میرے پہلو میں۔ جب کہ دل کے پہلو پاک تھے (کہ شادی کے ساتھ اس طرح رات بسر ہو)

**فاقيمى مقامنا ثم بينى　　　ليست عندى من فتية الاشراف**

(اب اس رات تو) تو ہمارے پاس ٹھہر جا پھر میرے نزدیک تو شریف لوگوں کی

---

(۱) اخبار النساء ابن جوزی ۷۔۱۲۶ (۲) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۲۸

لڑکی نہیں ہے (یعنی میں تجھ کو نہیں خرید سکتا)(۱)

☆ایک اعرابی کہتا ہے

تبعتك لما كان قلبك واحدا　　وامسكت لما صرت نهبا مقسما

میں تیرے پیچھے ہوا جب تیرا دل ایک تھا اور میں رک گیا جب تو تقسیم شدہ مال ہو گیا

ولئن يلبث الحوض الوثيق بناواه　　على كثرة الوراد ان يتهدما

مضبوط تعمیر والا حوض بھی نہیں ٹھیرتا پانی پینے والوں کی کثرت سے آنے کی وجہ سے بلکہ وہ منہدم ہو جاتا ہے(۲)

☆مصعب بن عثمان کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار مشہور بزرگ لوگوں میں سب سے حسین چہرے والے تھے ان کے گھر ایک عورت آئی اور ان کو اپنی ھوسنائی کی آگ بجھانے پر اکسایا حضرت نے منع فرمادیا تو عورت نے کہا پھر میں آپ کو لوگوں میں رسوا کردوں گی تو یہ گھر سے نکل کر بھاگ گئے(۳)

☆ھیثم بن عدی کہتے ہیں کہ غسانی شخص نے حارث بن عمرو گندی کے ہاں ڈاکہ ڈالا تو حارث وہاں گھر پر نہ تھا تو غسانی کو جو مال ملا وہ اٹھالیا اور اس کی بیوی کو غلام بنا کر چل پڑا جب اس کی بیوی سے اپنی خواہش پوری کی تو عورت کے ساتھ اس کو محبت ہو گئی اور ساتھ ہی رکھ لیا عورت نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ وہ حارث میرا شوہر تیرے پیچھے لگا ہوا ہے اور اتنے میں حارث پہنچ گیا اور غسانی کو قتل کر دیا مال سارا لے لیا اور عورت سے پوچھا کیا وہ تیرے ساتھ مبتلا ہو چکا ہے؟ کہا ہاں اللہ کی قسم عورتوں کو اس جیسا کوئی ملا ہی نہیں تو حارث نے حکم کیا اور اس کو دو گھوڑوں کے درمیان بندھوا کر ان کو نیکوادیا اور اس طرح یہ اپنے انجام کو پہنچ گئی پھر حارث نے کہا

كل انثى وان بدالك منها　　آية الود حبها خيعثور

یہ عورت اگرچہ تجھ کو ظاہر ہو اس کی محبت کی علامت پھر بھی اس کی محبت دھوکہ ہے

---

(۲،۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۲۸ (۳) روضۃ المحبین ص ۴۶۳

ان من غره النساء بود　　　بعد هند لجاهل مغرور (۱)

بے شک جس کو عورتوں نے محبت کے ساتھ دھوکہ دے لیا، ہند کے بعد وہ جاہل دھوکہ کھانے والا شخص ہے

☆ابو نواس کہتے ہیں

ومظهرة لخلق الله حبا　　　و تلقى بالتحية والسلام

کچھ اللہ کی مخلوق کے لئے محبت کو ظاہر کرنے والی اور سلام دعا پانے والی

اتيت فؤ ادها اشكو اليه　　　فلم اخلص اليه من الزحام

میں اس کے دل کے پاس آیا اور دل کو شکوہ کیا لیکن پھر اس دل کو ازدحام (مرض) سے خالی نہ پایا

فيامن ليس يكفيها خليل　　　ولا الفاخليل كل عام

پس اے وہ جس کو ایک دوست کافی نہیں اور نہ ہر سال دو ہزار دوست بھی کافی ہیں

اراك بقية من قوم موسىٰ　　　فهم لا يصبرون على طعام

میں تجھ کو حضرت موسیٰ کی قوم سے بچا ہوا سمجھتا ہوں وہ بھی ایک کھانے پر صبر نہیں کرنے والے تھے (۲)

☆شاعر کہتا ہے

تمتع بها ما سا عفتك ولا تكن　　　جزوعا اذا بانت فسوق تبين

وہ (عورت) جب تک تیرے ساتھ موافقت کرتی ہے تو اس سے فائدہ اٹھاتا رہ اور جب جدا ہو جائے تو غم نہ کر عنقریب تو بھی جدا ہو گا

وصنها وان كانت تفي لك انها　　　على مدد الايام سوق تخون

اور اس کی حفاظت کر اگرچہ تیرے لئے وفادار ہو، بے شک وہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ عنقریب خیانت کریگی

وان هي اعطتك الليان فانها　　　لا خر من طلابها ستلين

اور اگرچہ وہ تجھ کو نرمی و پیار دے پھر بھی وہ بے شک اپنے طالبوں میں سے کسی دوسرے کے لئے نرم ہو جائے گی

(۱) العقد الفريد ج ۷ ص ۱۱۹ (۲) اخبار النساء ص ۱۲۹

وان حلفت لا ینقض النائی عهدها    فلیس لمخضوب البنان یمین

اور اگرچہ وہ قسم اٹھائے کہ دوری اس کے عہد و پیان کو نہ توڑے گی۔ لیکن رنگین پودوں والی (یعنی مہندی لگے ہاتھوں یا دوسری کوئی رنگ والی) کیلئے کوئی قسم نہیں ہے

وان استلت یوم الفراق د موعها    فلیس لعمر الله ذاك یقین

اور اگرچہ وہ جدائی کے دن اپنے آنسوؤں کو ٹپ ٹپ بہائے پھر بھی اللہ کی قسم یہ یقین نہیں ہے(۱)

☆ عبدالملک بن قریب ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی لڑکی سے محبت کی اور محبت عروج کو پہنچ گئی تو آدمی نے عورت کو پیغام نکاح دیا اس نے انکار کر دیا اور عورت نے ایک دوسرے شخص کو ہاں کی لیکن اس دوسرے نے اس عورت سے انکار کر دیا اور کہا ہرگز نہیں، حلال کے سوا میں کوئی کام نہیں کر سکتا پھر عورت نے اپنا سارا مال دینے کی لالچ دی لیکن مرد پھر بھی نہ مانا اور کہا مجھے حلال طریقے سے بھی رغبت نہیں ہے تو تو مجھے حرام صورت میں مبتلا کر رہی ہے(۲)

## ھاشم کی اولاد کی عفت پاکدامنی کا قصہ

☆ عوانہ بن حکم کہتے ہیں حضرت عبدالمطلب جب بھی سفر فرماتے تو اس کے ساتھ ان کے بڑے صاحبزادے حضرت حارث ضرور ہوتے جو اپنے والد کے ہمشکل تھے اور حسن و جمال سے نوازے ہوئے ایک مرتبہ یمن آئے وہاں حضرت عبدالمطلب بڑے بڑے سرداروں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے ایک مرتبہ کسی بڑے سردار نے کہا اگر آپ اپنے اس بیٹے کو فرمائیں کہ کچھ ہمارے ہاں رہے تو بہتر ہے تو حضرت جناب عبدالمطلب نے اجازت مرحمت فرمادی تو اس سردار کی بیوی حضرت حارثؓ پر عاشق ہوگئی پھر اس نے حضرت حارث کو پیغام الفت بھیجا تو انہوں

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۱۹ (۲) روضۃ المحبین ص ۴۵۶

نے صاف انکار فرمادیا عورت نے اصرار کیا تو حضرت حارث نے اس کی خبر اپنے والد مکرم کو دی پھر تو عورت بالکل مایوس ہو گئی تو انتقاماً اس نے حضرت حارث کو ایسا زہر پلادیا جس کا اثر مہینے کے بعد ہوتا۔

پھر حضرت عبد المطلب اپنے فرزند کے ساتھ مکہ تشریف لائے تو وہاں ان پر زہر کا اثر ہوا اور وفات پاگئے (یہ ہے آپ نبی ﷺ کے چچا و دادا کی عفت۔ یہ خاندان بنی ہاشم اپنی پاکی حسب و نسب میں ممتاز تھا) انہی حارث کے بارے میں ہشام بن محمد بن سائب کلبی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے حضرت حارث کے متعلق ایک قصیدہ کہا جس کا ایک شعر درج ہے۔

**والحارث الفیاض اکرم ماجد ایام نازعه الهمام الكأسا**

اور حارث سخی، بزرگی نے جن کا بہت دنوں اکرام اعزاز کیا اس کو ہمام بادشاہ نے پیالہ پلا کر ختم کردیا

☆ جب حضرت ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا انتقال کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے اہل کو وصیت کی کہ مجھ پر کوئی نہ روئے کیونکہ جب سے میں اسلام لایا ہوں کوئی خطا سرزد نہیں ہوئی(۱)

## شامہ بن لئوی اور ازدیہ

☆ شامہ بن لئوی بن غالب مکہ سے نکلا اور عمان شہر جا کر ایک ازد قبیلے کے آدمی کے پاس ٹھیر گیا اور شامہ بن لئوی اللہ کی مخلوق میں بہت ہی خوبصورت تھا تو اس ازدی آدمی نے اس کی مہمانی کی اور شامہ نے پھر اسی کے پاس رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو مسواک کرنے بیٹھ گیا تو اس کی طرف ازدی مرد کی بیوی نے دیکھا تو بیوی کے دل میں اس کی محبت واقع ہو گئی پھر شامہ نے مسواک کر کے رکھی تو ازدی کی بیوی

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۳۶

نے مسواک اٹھا کر چوس لی اسی اثناء میں شوہر نے بھی بیوی کو دیکھ لیا تو پھر اس نے دودھ دھویا اور دودھ میں زہر ملا کر شامہ کو دیدیا تا کہ مر کھپ جائے لیکن بیوی نے آنکھوں سے اشارہ کر دیا تو شامہ نے دودھ گرا دیا اور اٹھ کر تیزی سے چل دیا اس کی اونٹنی ایک مقام خرق الجمیلہ میں پہنچی تو اس نے پڑاوُ ڈال لیا وہاں ایک خوشبودار گھاس تھی شامہ کھڑا ہو کر دانتوں سے اس گھاس کو نوچ کر کھا رہا تھا کہ اس گھاس میں نیچے ایک اژدھا تھا اس نے شامہ کے گھٹنوں پر ڈس لیا اور مر گیا۔ توازد نے کہا

اذا ناقاتي حلت بليل ففارقت جميلة لما انبت منها قرينها

جب اونٹنی رات کے وقت اتری تو جمیلہ تنہارہ گئی جب اس کا ساتھی اس سے کٹ گیا

فقلت لها حتى قليلا فانني وایاك نخفى عبرة سترينها

میں نے اس کو کہا آہستہ چل پس میں اور تو ڈرتے ان آنسوؤں سے جن کو تو (اسکے فراق میں) مزین کرے گی

غدرت بنا بعد الصفاء و خنتنا وبشر مصافي الخلة من بخونها

تو نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا صفائی کے بعد اور ہم سے خیانت کی دو صاف دوستوں میں سے بدتر وہ ہے جو خیانت کرے (۱)

☆ صخر بن شرید، خنساء کے بھائی تھے کسی غزوے میں نکلے اور لڑائی کی اور سخت معرکہ لڑا جس میں ان کو گہرے زخم آئے تو یہ مریض ہو گئے اور مرض طول پکڑ گیا اور اس کے گھر اس کی قوم کے لوگ عیادت کے لئے آنے جانے لگے ایک مرتبہ ایک نے اس کی بیوی سلیمی کو کہا اب صخر کیسے ہیں کہا نہ زندہ ہے جس کی امید کی جائے نہ مرا ہے جس کو بھلا دیا جائے

صخر نے اپنی بیوی کی بات سنی تو اس کو بہت ناگوار گزری، اور پھر اپنی بیوی سے بعد میں پوچھا کیا تو نے یہ یہ بات کی ہے کہا ہاں بالکل کہی ہے اور معذرت بھی نہیں کرتی پھر ایک دوسرے عیادت کرنے والے نے اس کی والدہ سے پوچھا کہ آپ کا صخر کیسا ہے؟ کہا الحمد للہ خیریت سے ہے اور اس کی سیاھی جب تک رہے گی انشاء اللہ خیریت سے رہے گا تو صخر نے کہا۔

---

(۱) اخبار النساء ص ۲۵

**اری ام صخر ماتمل عیادتی وملت سلیمی مضجعی و مکانی**

میں ام صخر کو دیکھتا ہوں جو میری عیادت سے نہیں اکتاتی اور سلیمی اکتاہٹ میں پڑ گئی ہے میرے بستر اور میری جگہ سے

**وما کنت اخشی اکون جنازة علیك ومن یغتر بالحد ثان**

اور میں جنازہ ہونے سے نہیں ڈرتا تجھ پر اور اس پر جو زمانے سے دھوکہ کھا جائے

**فای امرئ ساوی بام حلیله فلا عاش الا فی اذی وھوان**

پس کون شخص ہے جو اپنی ماں کے ساتھ بیوی کو برابر کرے جو کرے تو وہ ذلت اور تکلیف میں جیئے گا

**اھم بامر الحزم لو استطیعه وقیل حیل بین العیر والنزوان**

یہ احتیاط کے معاملے کے مطابق اہم ہے اگر میں اس کی اہلیت رکھوں اور جواب نہ کرے تو وہ حیرانی اور پریشانی اور تیزی کے درمیان ہو گا

**لعمری قد انبھت من کان نائما واسمعت من کانت له اذنان**

میری عمر کی قسم میں پر سوئے کو بیدار کر دیا ہے اور سنا دیا ہے پر اس کو جس کو دو کان ہوں؟

تو خیر جب صخر کو افاقہ ہو گیا تو سلیمی کو لیکر اس نے خیمے کے ستون پر سولی دیدی یہاں تک کہ وہ مر گئی پھر صخر کو بھی اس کے نیزے کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا گیا۔(۱)

☆ هیثم بن عدی، ابن عیاش سے نقل کرتے ہیں کہا کہ عورتیں اپنے لئے پیغام نکاح کے انتظار میں بیٹھی ہوتی تھیں اسی طرح بنی سلول کی ایک عورت پیغام نکاح کے انتظار میں بیٹھی تھی اور عبداللہ بن ھمام سلولی نے اس کو پیغام نکاح دیا تو جب عبداللہ اس عورت کے پاس آیا تو عورت نے کہا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور پھر باتیں کرنا شروع ہو گئی اور بنی سلول کا ایک شخص جوان اور اس عورت کو پیغام نکاح دے چکا تھا تو جب کبھی یہ جوان آتا اور پہلے عبدالرحمٰن بن ھمام بھی ہوتا تو عورت جوان کو کہتی آگ کی طرف کھڑا ہو جا اور پھر اپنے چہرے اور گفتگو کے ساتھ عبداللہ کی طرف متوجہ ہو جاتی پھر کچھ دنوں میں جوان سے ہی عورت نے شادی کر لی یہ بات عبداللہ کو پہنچی تو اس نے کہا

---

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۱۸

اودی یحب سلیمی فاتك لقن   کحیة برزت من بین احجار

ہلاک ہو گیا سلیمی کی محبت میں جرأت مند بہادر تیز فہم والا جیسے سانپ ظاہر ہو گیا پتھروں کے درمیان سے

اذا رأتنی تفدینی و تجعله   فی النار یا لیتنی المجعول فی النار

جب اس نے مجھے دیکھا کہ مجھ پر وہ قربان ہو رہی ہے اور اس کو جہنم میں ڈال رہی ہے تو کاش مجھ کو وہ جہنم میں بنا دیتی

ما تظن سلیمی ان الم بھا   مرجل الرأس ذو بردین مزاح

سلیمی کچھ بھی نہیں سمجھتی اگر اس کے پاس آئے کوئی کنگھی کئے ہوئے سر والا دو دھاری دھار چادروں والا مزاح شخص

حلو فکاھته خز عما مته   فی کفه من رقی الشیطان مفتاح

جس کا مزہ میٹھا ہے اس کا عمامہ ریشم کا ہے اس کی ہتھیلی میں شیطان کے منتر کی چابی ہے (۱)

☆ایک دن حجاج اپنے قید خانے میں گیا ایک شخص کو لایا گیا حجاج نے اس سے پوچھا تیرا جرم کیا ہے؟ کہا اللہ امیر کو سلامت رکھے مجھے رات کے چوکیداروں نے پکڑ لیا تھا اور میں آپ کو اپنی پوری خبر دیتا ہوں پس اگر جھوٹ نجات دیتا ہے تو میرا ایمان ہے کہ سچ تو ضرور نجات دے گا حجاج نے پوچھا تیرا کیا قصہ ہے؟ کہا میں ایک شخص کا بھائی تھا امیر نے اس کو خراسان بھیج دیا تو اس کی عورت مجھ سے محبت میں فریفتہ تھی لیکن مجھے کبھی احساس تک نہ ہوا ایک دن اس نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ تیرے بھائی کا خط ہے آکر پڑھ کر سنا دو تو میں چلا گیا تو اس نے مجھے عشاء تک باتوں میں لگائے رکھا پھر ہم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر عشاء کے بعد اس نے اپنی خواہش کا ذکر کر دیا اور مجھے برائی کی طرف بلایا میں نے انکار کر دیا اس نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر تو میری بات نہ مانے گا تو میں چیخوں گی اور کہوں گی کہ تو چور ہے یہاں گھس آیا ہے میں نے انکار کر دیا تو اس نے واقعی چیخنا شروع کر دیا اور میں بھاگ نکلا کیونکہ مجھے اپنے بھائی کی امانت میں خیانت کرنے سے قتل ہو جانا زیادہ پسند تھا اس لئے میں بھاگ نکلا لیکن راستے میں آپ کے چوکیدار مل گئے اور مجھے پکڑ لیا اور میں کہتا ہوں

---

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۱۲۰

رب بیضاء ذات دل و حسن　　قد دعتنی لو صلها فابیت

کسی سفید جسم والی حسن وجمال کے ساتھ آراستہ نے مجھے اپنے وصل کے لئے بلایا لیکن میں نے انکار کردیا

لم یکن شأنی الفعاف ولکن　　کنت ندمان زوجها فا ستحییت

اورپاکدامنی میری شان نہیں تھی لیکن میں اس کے شوہر کی وجہ سے نادم ہو گیا پھر میں نے شرم کی

توحجاج نے اس کی بات کی سچائی جان لی اور اس کو چھوڑنے کا حکم دے دیا(۱)

## نوجوان متقی کا قصہ

☆ یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ مدینے میں ایک جوان تھا حضرت عمر بن خطابؓ بھی اس کی دینداری سے خوش تھے ایک مرتبہ وہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد واپس جارہا تھا کہ سامنے ایک لڑکی آئی اور اس جوان کو اپنی طرف پھسلانے لگی یہاں تک کہ جوان فتنے میں مبتلا ہونے کے لئے تیار ہو گیا اور وہ اس کو پیچھے پیچھے لئے چل پڑی جب یہ لڑکا اس لڑکی کے دروازے پر پہنچا تو اس کے دل میں یہ آیت یاد آئی۔ ان الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ بے شک پرہیزگار لوگوں کو جب شیطان کا گروہ چھولیتا ہے تو وہ متنبہ ہو جاتے ہیں اور وہ دیکھنے والے ہو جاتے ہیں۔

یہ آیت جیسے ہی اس کے ذہن میں آئی تو یہ لڑکا بے ہوش ہو کر گر پڑا عورت نے اس کو دیکھا تو میت کی طرح اس کو پایا اور لڑکی اور اس کی باندی نے مل ملا کر کسی طرح اس کو گھر کے باہر ڈال دیا پھر لڑکی کا باپ اٹھ گیا اس نے لڑکے کو اٹھایا اور گھر میں لے گیا اور ہوش دلایا پھر اس سے حقیقت حال پوچھی لیکن لڑکے نے پہلے تو کچھ نہ بتایا پھر جب باپ کا اصرار بہت بڑھ گیا اور وہ پیچھے پڑ گیا تو اس نے صحیح بات بتادی پھر جب آیت کی بات بتانے لگا اور آیت کی تلاوت کی تو تیزی سے چیخ مار کر مر گیا بعد میں حضرت عمر کو یہ خبر پہنچی تو آپؓ نے فرمایا مجھے پہلے کیوں نہ بتایا گیا پھر یہ خود قبر پر گئے اور یہ آیت تلاوت کی۔

---

(۱) کتاب اخبار النساء ص ۴۹۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَان.

اور بہر حال جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں پھر اندر قبر میں سے آواز آئی اے عمرؓ مجھے میرے رب نے عطا کر دی ہیں(۱)

## سوڈان کے بادشاہ کی بیٹی

☆ عجمی بادشاہوں کی سیرت میں ہے کہ اردشیر حضر شہر کے قلعے کو فتح کرنے پہنچا اور اس قلعے میں سوڈان کا بادشاہ تھا جو قلعہ بند ہو کر رہ گیا اور یہ طوائف کے بادشاہوں میں سب سے بڑا بادشاہ تھا تو اردشیر نے اس کا کافی مدت تک محاصرہ کئے رکھا لیکن اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نہ پائی ایک مرتبہ اندر سے سوڈان بادشاہ کی لڑکی کی نظر اردشیر پر پڑی تو وہ لڑکی اس بادشاہ اردشیر پر عاشق ہو گئی اور لڑکی نے ایک چھٹی پر لکھا کہ اگر تم مجھ سے شادی کرنے پر آمادہ ہو تو میں قلعے میں داخل ہونے کا آسان طریقہ وراستہ بتا سکتی ہوں؟ پھر چٹھی بادشاہ اردشیر کو پھینک دی اردشیر نے چھٹی پڑھی تو جواب میں لکھ دیا کہ منظور ہے اور چھٹی پھینک دی اندر سے لڑکی نے راستہ وطریقہ بتا دیا تو بادشاہ اردشیر نے قلعے میں فوج پہنچا دی اور ان کو سلوے میں جا لیا اور اس طرح قلع فتح ہو گیا بادشاہ قلعہ یعنی سوڈان کا بادشاہ جو لڑکی کا باپ تھا اس کو اردشیر نے قتل کر دیا اور لڑکی سے شادی کر لی ایک مرتبہ لڑکی اردشیر کے ساتھ سوئی پڑی تھی کہ اس کو اردشیر کا بسترہ پسند نہ آیا اور وہ اتر کر نیچے لیٹ گئی نیچے اس کے بدن پر نشانات پڑ گئے نرم ونازک اندام تھی بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا باپ تجھ کو کتنی سہولت وآرائش میں رکھتا تھا کہا میری غذا اکثر شہد، مکھن، اور مغز ہوتی تھی اسی طرح وغیرہ وغیرہ اپنی آسائشوں کی چیزیں گنوائیں تو اردشیر نے کہا جب اس نے تیرے ساتھ اتنے احسانات کئے اور وہ تیرا باپ بھی تھا تو پھر بھی تو نے اس کے ساتھ غداری کی تو میں کہاں پھر؟ تو میرے ساتھ بھی کبھی غداری کرے گی بادشاہ اردشیر نے حکم دیا کہ اس کی چوٹی کو مضبوط تیز گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ کر گھوڑے کو بھگا دیا جائے اس طرح حکم کی تعمیل ہو گئی اور لڑکی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے(۲)

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۴۵۰ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۱۹

## حنفی اور اس کی بیوی کا قصہ

☆ عبداللہ بن یزید حنفی نے ایک حسین و جمیل عورت سے شادی کی اور یہ حنفی بھاری وزن ظریف الطبع غیرت والا شخص تھا اس کو بیوی سے بھی سخت محبت ہو گئی تو محبت نے غیرت پر اور اضافہ کر دیا پھر یہ بیوی کو شہر سے لیکر ایک دیہات میں آگیا وہاں ایک عمدہ اس کے لئے محل بنوادیا۔ اور دونوں ایک مدت تک ہنسی خوشی اس میں زندگی بسر کرتے رہے۔

ایک مرتبہ عمرو بن سعید عبدی نے اپنے دوست عبداللہ بن یزید حنفی کے پاس جانے کا ارادہ کیا چلتے چلتے راستے میں ایک محل نظر آیا اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے مطلوب آدمی یہی حنفی نکلا حنفی اس کو اندر لے گیا عمدہ کھانا کھلایا پھر شراب کا دور چلا اسی دوران عبداللہ بن یزید حنفی کی بیوی بھی ادھر آن پہنچی اس نے ایک حسین لڑکا یہی عمرو بن سعید کو دیکھا تو اس پر فریفتہ ہو گئی اور ادھر اس کا شوہر زیادہ شراب پینے کی وجہ سے غنودگی کی حالت میں چلا گیا اور پھر عورت نے اپنے ہتھکنڈے ڈالنے شروع کر دیئے لیکن لڑکا منع کرتا رہا اور کہا اس نے مجھے اپنے گھر ٹھیرایا مہمانی کی اور اس میں اس کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا یہاں تک کہ عبداللہ بن یزید حنفی بیدار ہو گیا پھر ابن سعید نے یہ شعر پڑھا

رب بیضاء حصر ھا یتثنی　　　قد دعتنی لو صلھا فأبیت

بعض سفید جسم والی جن کا جسم رقص کرتا ہے اس نے مجھے اپنے وصل کے لئے بلایا پھر میں نے انکار کر دیا

لم یکن شأنی العاف ولکن　　　کنت درزمان زوجھا فاستحییت

میری شان پاکدامنی نہیں تھی لیکن میں اس کے شوہر سے نادم ہوا پس میں نے شرم کی

تو عبداللہ بن یزید، ابن سعید کے مقصد کو بخوبی سمجھ گیا پھر وہ چلا گیا تو اس نے عورت کو گلے میں رسی ڈالی اور چھت کے ساتھ لٹکا دیا وہ تڑپتی ہوئی مرگئی پھر عبداللہ نے یقین کر لیا کہ عورتوں کی حفاظت نہیں ہو سکتی اور قسم اٹھائی کہ اس کے بعد کسی عورت سے شادی نہ کرے گا اور پھر محل کو چھوڑ کر واپس شہر آکر آباد ہو گیا(۱)

---

(۱) اخبار النساء ص ۱۰۸

## ایک مزدور کا عبرت آموز قصہ

☆ مذکور ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک انتہائی حسین نوجوان شخص تھا جو ٹوکریاں فروخت کرنے والا مزدور تھا ایک مرتبہ اسی طرح ٹوکریاں لئے چکر لگا رہا تھا کہ بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ کے گھر محل سے ایک عورت نکلی اس نے حسن کا یہ بے بہا منظر دیکھا تو فوراً واپس اندر چلی گئی اور جاکر (بادشاہ کی بیٹی کو خبر دی) اس نے اندر لانے کا حکم دے دیا یہ مزدور لڑکا اندر گیا اور لڑکی اس کو ایک کمرے میں لے گئی پھر دروازہ بند کرلیا پھر ایک اور کمرے میں لے گئی اور اس کا بھی دروازہ بند کرلیا پھر بادشاہ کی لڑکی چہرے اور سینہ کھول کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی لڑکے نے کہا اور تجھے عافیت میں رکھے پردہ کرلے اس نے کہا ہم نے تجھ کو خریدنے کے لئے نہیں بلایا بلکہ اسی مقصد کے لئے بلایا ہے پھر اس کو پھسلانا شروع کردیا لڑکے نے کہا اللہ سے ڈر آخر لڑکی نے کہا اگر تو نے ہماری بات تسلیم نہ کی تو ہم بادشاہ کو کہیں گے کہ یہ ہمیں اس برے ارادے سے اندر لایا ہے تو لڑکے نے کہا اچھا میرے لئے وضوٗ کا بندوبست کردو لڑکی نے کہا بہانے سے کام نہیں چلے گا اس نے پھر باندی کو بلایا اور کہا چھت کے اوپر اس کے لئے وضوٗ کا بندوبست کردو تاکہ وہاں سے یہ بھاگ نہ سکے پھر باندی محل کے اوپر اوپر اس کو لے گئی اور وہ ایسی بلند جگہ تھی جہاں سے بھاگنے یا کودنے کا تصور نہ ہو سکتا تھا لڑکے نے دعا کی اے اللہ مجھے معصیت کی طرف بلایا گیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے کو یہاں سے گرا کر ختم کردوں لیکن اس معصیت کا ارتکاب نہ کروں پھر اس نے اپنے آپ کو اس انتہائی بلندی سے اچھال دیا۔

اور ادھر آسمان سے اللہ نے فرشتے کو بھیجا اس نے اس کو بازوؤں سے پکڑ لیا اور زمین پر آرام سے پیروں کے بل کھڑا کردیا پھر اس نے دعا کی اے اللہ اگر آپ مجھے کوئی اور مزدوری کا وسیلہ دیدیں تو میں اس کام سے بچ جاؤں تو اللہ نے اس پر سونے کی ٹڈیوں کا دل ڈال دیا جس سے اس نے اپنی جھولی بھر لی پھر اس نے دوبارہ دعا کی اے اللہ اگر آپ نے یہ رزق دنیا کی روزی اور اے اللہ اگر یہ آخرت کے حصے سے ہے یعنی اس سے رزق کم ہوا ہے تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے پھر اس کو ندا ملی

کہ یہ تجھ کو اس صبر کے بدلے تیرے ثواب کا پچیسواں حصہ ہے لڑکے نے کہا اے اللہ پھر مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں تو ٹڈیاں خود واپس اڑ گئیں (۱)

## غائب کی بیوی جو بھکانے لگی

☆عتبی سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ اہل شام کے لوگوں سے نقل کرتے ہیں کہ دو بھائی تھے ایک کی بیوی بھی تھی، بیوی والا شخص کہیں چلا گیا اور دوسرے کو نگہبان چھوڑ گیا اس دوسرے پر اس کی بھابھی فریفتہ ہو چلی اور اس کو طرح طرح سے مائل کرنے کی کوشش کی لیکن یہ اپنے بھائی کی امانت میں خیانت کرنے سے باز رہا یہاں تک کہ اس کا بھائی آگیا اس نے آکر اپنے گھر پہنچ کر بیوی سے حال احوال پوچھا تو اس نے کہا اس کا کیا حال پوچھتے ہو جس کو طرح طرح سے بھکایا جائے تو اس نے بھابھی کے متعلق کہا وہ میری ماں جیسی ہے میں اس کو کبھی رسوا نہ کروں گا لیکن میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ اس سے کبھی بات نہ کروں گا۔

پھر ایک مرتبہ تینوں کا حج پر جانا ہوا جب یہ وادی دوم میں پہنچے تو کنوارے بھائی کا انتقال ہو گیا اس کو کفن دفن کر دیا اور اپنے حج پر چلے گئے واپسی میں اسی جگہ پہنچے تو رات کا وقت تھا انہوں نے ایک اجنبی آواز سنی۔

اجدك تمضي الدوم ليلاً ولا ترى عليك لاهل الدوم ان تتكلما

کیا یہ تجھے اچھا لگتا ہے کہ تو دوم وادی سے گزرے اور اہل دوم (اپنے بھائی) کے لئے اپنے پر بات کرنا گوارا نہ کرے

و بالدوم ثاو لو ثويت مكانه و مر بوادى الدوم حيا لسلما

اور دوم میں ایک میت ہے اگر تو اس کی جگہ ٹھہرے (تو بہتر ہے ورنہ) گزر جا وادی دوم سے زندہ سلامت

تو عورت نے سمجھا کہ یہ نداء آسمان سے ہے پھر اس نے اپنے شوہر کو کہا یہ پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ اصل بات تیرے بھائی کی اور میری یوں یوں تھی

پھر بھائی پر اصل حقیقت حال کھلی تو اس نے بیوی کو کہا کہ اگر مجھے تیرا قتل کرنا جائز ہوتا تو میں بہت جلدی تجھ کو قتل کر دیتا پھر اس کو اپنے سے جدا کر دیا اور اپنے بھائی

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۴۵۳

کی قبر پر خیمہ لگا کر بیٹھ گیا اور۔

هجرتك في طول الحياة وابتغى كلامك لما صرف رمسا واعظما

میں نے طویل زندگی بھر تجھ کو چھوڑے رکھا اور اب تیرے ساتھ کلام کو چاہتا ہوں جب تو ہو گیا قبر و ہڈیاں

ذكرت ذنوبًا فيك كنت اجترمتها انامنك فيها كنت اسوأ واظلما

میں نے گناہوں کا تیرے بارے میں ذکر کیا در حقیقت میں ہی مجرم تھا میں نے تجھ سے اس بیوی کے بارے میں انتہائی برائی اور ظلم کیا

پھر اسی طرح افسوس میں اپنے بھائی کے پاس خیمہ میں رہا اور اس کا انتقال ہو گیا اس کے پاس اس کی قبر ہے یہ دو قبریں مشہور و معروف ہیں(۱)

## عرب کے مشہور شاعر امرئ القیس اور روم کے بادشاہ کی بیٹی کا قصہ

☆ جب بنو اسد بن خزیمہ حجر بن حارث نے امرئ القیس کے والد کو قتل کردیا تو امرئ القیس عرب کے علاقوں میں گھوما لیکن اسکو کوئی ایسا نہ ملا جو اس سے خاطر خواہ محبت رکھتا ہو، تو یہ وہاں سے نکل کر روم پہنچا اور شاہ روم ھرقل کے پاس پہنچ گیا اور اسکے پاس ایک مہینہ قیام کیا بادشاہ نے اس کی شایان شان اکرام۔ اعزاز کیا اور بادشاہ نے اس کی عقل اور کمال کو بھی اچھا جانا پھر اس کے ساتھ واپسی پر سات سو شہزادے وزراء اور بڑے بڑے حضرات ساتھ کردیئے اور بادشاہ کی بیٹی کی نظر امرئ القیس پر پڑی تو وہ اس کی عاشق ہو گئی اور اس کو پیغام بھیجا کہ جانے سے پہلے اس سے ملاقات کر کے جائے لیکن امرئ القیس عذر کرتا رہا اور بہانے تراشتا رہا کیونکہ اس کو صورت حال معلوم تھی اور وہ اس کے باپ سے خیانت نہ کرنا چاہتا تھا جب کہ بادشاہ نے اس کے ساتھ احسانات بھی کیئے تھے۔

تو امرئ القیس اپنے شہر کی طرف روانہ ہو گیا بعد میں ھرقل کی بیٹی نے انتقاماً اپنے باپ کو کہا تو نے کیا کیا؟ کہ بادشاہ میت کے بڑے بڑے اعیان کو اس کے ساتھ کردیا جو عرب کے بادشاہ کا بیٹا ہے اگرچہ ان کے ساتھ جنگ کی تیاری کر کے تیرے پر چڑھ دوڑے تو کیا ہو گا؟ تیرا ملک چھین لے گا بادشاہ نے امرئ القیس کے پاس ایک

(۱) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۲۰

تحفہ بھیج دیا وہ تحفہ ایک سونے کے ساتھ بنا ہوا جوڑا تھا جس میں ایک خاص قسم کا زہر بھی آمیزش تھا تو جب امرئ القیس نے وہ لباس پہنا تو اس کی جلد جل گئی اور اس کا گوشت کٹ کٹ کر گرنے لگا۔

امرئ القیس نے ایک پہاڑ کی طرف دیکھا پوچھا یہ کون سا پہاڑ ہے، کہا گیا کہ اس کا نام عسیب ہے تو اس نے کہا

اجارتنا ان المزار قریب وانی مقیم ما اقام عسیب

پناہ دی ہے ہم کو اس باز نے کہ مزار قریب ہی ہے اور میں مقیم ہوں گا جہاں عسیب مقیم ہے

اجارتنا انا غریبات ھھنا وکل غریب للغریب نسیب

ہم کو پناہ دی اس بات نے کہ ہم دو غریب ہیں وہاں اور ہر غریب غریب کا رشتہ دار ہوتا ہے

کہا جاتا ہے کہ اس نے اس پہاڑ کے پاس ایک قبر جان لی تھی اس کے بارے میں اس نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ روم کی بیٹی کی قبر ہے تو اس نے بھی وفاداری میں وہیں مرنا پسند کیا (۱)

## یوسف علیہ السلام کی شبیہ

حصین بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں! کہ مجھے خبر ملی ہے کہ اہل مدینہ میں ایک نوجوان تمام نمازوں میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوتا تھا اور جب یہ غائب ہوتا تو حضرت عمرؓ اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے۔

تو ایک عورت اس لڑکے پر فریفتہ ہو گئی اس نے اپنی عورتوں باندیوں کو یہ بات ذکر کی کہ میرا دل فلاں لڑکے پر ہے تو کیا کیا جائے ایک عورت نے اپنے ذمے لیا کہ میں کسی طرح بھی اس کو تیرے پاس پہنچادوں گی پھر یہ حیلہ باز عورت راستے میں بیٹھ گئی جب لڑکا راستے سے گزرنے لگا تو اس نے لڑکے کو کہا اے بیٹا میں بڑی عمر والی عورت ہوں اور میری ایک بکری ہے میں اس کا دودھ دھو نہیں سکتی تو تو میرے

(۱) اخبار النساء ص ۱۴۶

ساتھ چل کر اس کا دودھ نکال دے اس زمانے میں لوگ ایک دوسرے کے ہمدرد و غم خوار ہوتے تھے لہذا یہ لڑکا بھی فوراً راضی ہو گیا اندر گیا تو کوئی بکری نظر نہ آئی عورت نے کہا میں بکری لئے آتی ہوں آپ یہاں بیٹھیں تھوڑی دیر میں یہ دوسری بکری آگئی اور اس لڑکی نے لڑکے کو مائل کرنا شروع کر دیا پھر لڑکے کو صورت حال کا علم ہوا تو لڑکے نے سختی سے انکار کر دیا اور کہا اے لڑکی اللہ سے ڈر لیکن لڑکی نے اس کی بات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور صرف اپنی بات منوانے پر تلی ہوئی تھی آخر جب کوئی راستہ سیدھا نہ ہوا تو لڑکی نے چیخ مارنی شروع کر دی لوگ بھاگے دوڑے آئے لڑکی نے کہا یہ مجھ پر زیادتی کرنا چاہتا ہے لوگ اس پر کود پڑے اور مارنا پیٹنا شروع کر دیا اور باندھ دیا جب صبح کو حضرت عمر نے نماز پڑھی تو لڑکے کو نہ پا کر پوچھ گچھ کی ابھی آپ دریافت فرما رہے تھے کہ وہی لوگ لڑکے کو بندھا ہوا لے آئے حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اللہ میرے اچھے گمانوں کو اس کے بارے میں جھوٹا نہ فرمانا ۔ پھر پوچھا کیا ہے ؟ کہا ایک عورت نے رات کو اپنی مدد کے لئے فریاد رسی کی ہم پہنچے تو یہ لڑکا اس کے پاس تھا تو ہم نے اس کو مارا اور باندھ دیا حضرت عمرؓ نے اس لڑکے کو فرمایا ہاں سچ سچ بیان کرو لڑکے نے اصل حقیقت کی ساری تفصیل سے خبر دی پھر حضرت عمرؓ نے لڑکے سے پوچھا کیا اس بڑھیا کو پہنچان لوگے ؟ کہا جی ہاں آپ نے اس گھر کی تمام عورتوں کو بلایا اور لڑکے کے سامنے سے گزروایا جب وہی بڑھیا سامنے آئی تو لڑکے نے پہچان لیا حضرت عمرؓ نے فوراً اس پر کوڑا اٹھا لیا اور کہا سچ سچ بتا ورنہ خیر نہیں بڑھیا نے کچھ پس و پیش کے بعد سارا کچھ صحیح صحیح سنا دیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمارے اندر یوسفؑ کی شبیہ بنادی(۱)

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۴۶۲

## عورتوں کے مکر سے کچھ

☆احمد بن یحیٰ کہتے ہیں کہ مرثد، عمرو بن خمیہ شاء کے چچا تھے، اور ان کے پاس ایک خوبصورت بیوی تھی اور یہ مرثد شوہر سن رسیدہ ہو چکے تھے، اور یہ مرثد اپنے بھائی کی اولاد اور اپنے چچا کی اولاد کو اپنے گھر اکٹھا کرتے تھے دعوت کے لئے ہر روز اور ان میں عمرو بن قمیہ شاعر حسین جوان مرد تھا۔ اور اس کے پاؤں کی درمیانی انگلی اور اسکے برابر والی انگلی کے درمیان فاصلہ تھا ایک مرتبہ مرثد شکار کے لئے نکلے تو پیچھے سے اس کی بیوی نے شوہر کے بھتیجے عمرو بن قمیہ کو پیغام بھجا وہ آیا تو بیوی اس کو گھر کے عقبی سائیڈ سے لیکر اندر آگئی اندر عمرو نے چچا کو نہ پایا تو اس کو معاملہ کچھ مشکوک معلوم ہوا پھر حقیقت بھی سامنے آگئی اور وہ اس کو پھسلانے لگی لیکن لڑکے نے کہا تو بہت بڑی بات کی طرف مجھ کو بلا رہی ہے اور میرے جیسا آدمی ایسے کام نہیں کر سکتا آخر عورت نے کہا یا تو میری بات مان لو ورنہ تجھ کو بہت رسوا کروں گی لڑکے نے کہا تو مجھ کو برائی کی طرف بلاتی ہے ؟ پھر لڑکا اٹھ گیا اور چلا گیا عورت نے ایک بڑا ٹپ منگوایا اور لڑکے کے نشانات قدم پر اوندھا رکھوا دیا (تاکہ یہ نشانات محفوظ رہیں) پھر مرثد لوٹا تو بیوی کو انتہائی غضبناک پایا پوچھا کیا ہوا کیا تیری قوم کا ایک آدمی جو تیرا بہت قریبی ہے وہ یہاں آکر مجھ کو خراب کرنا چاہتا تھا اور تیرے بستر پر لیٹنا چاہتا تھا جب سے تو نکلا مرثد نے پوچھا وہ کون ؟ کہا میں اس کا نام نہیں بتا سکتی ہاں یہ اس کے نشانات قدم محفوظ ہیں ان کو دیکھ لے مرثد نے نشانات دیکھ کر پتہ چلا لیا کہ یہ عمرو کے نشانات ہیں پھر مرثد نے ان پر کچھ چیز پھینک کر ان کو مٹا دیا اور کچھ نہ کیا اور عمرو اسی مرثد کے نزدیک ایک عمدہ آدمی تھا اس لئے کسی انتظار میں ٹھیر گیا ادھر عمرو کو بھی ساری صورت حال معلوم ہو گئی اور اس نے چچا کو خبر نہ دی بلکہ یہ کچھ اشعار کہہ دیئے۔

لعمرك ما نفسي بجد رشيدة      توء امرني شرا لأصرم مرثدا

تیری زندگی کی قسم نہیں ہے میرا نفس (تیری بیوی کے ساتھ برائی کی) کوشش کرنے والا جو مجھے شر کا حکم کرتی ہے کہ میں مرثد کے ساتھ رشتہ قطع کردوں

**عظیم رماد القدر لا متعبس ولا مؤیس منها اذا هوأحمد**

وہ بہت زیادہ سخاوت والا ہے ترش رو نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مایوس ہوتا ہے اس سے جب کہ اس کی آگ بھی بجھ جائے

**لقد ظهرت منه بوائق جمة وافرع في لومی مرارا واصعدا**

بے شک اسی کی طرف سے مصائب کثیر ظاہر ہو گئے ہیں اور وہ شروع ہو گیا ہے میری برائی میں بار بار اور ابھی چڑھ کر

**علي غير ذنب ان اكون جنيته سوى قول باغ جاهد فتهجدا**

بغیر کسی گناہ کے کہ میں اس کی کوئی خطا کرنے والا ہوں صرف یہ ایک سرکش (بیوی) کی بات ہے جو کوشش کرنے والی تھی (برائی میں) جو اپنی سرکش پر جاتی رہی تو یہ اشعار چچا کو پہنچے تو اس نے معاملے کی از سر نو تحقیق کی اور صحیح سراغ لگ گیا پھر اس نے بیوی کو تو طلاق سے نواز دیا اور اپنے بھتیجے سے وہی پرانے محبت کے مراسم جاری کر لئے(۱)

## ایک دھوکہ باز عورت کا قصہ

☆ یحییٰ بن طفیل جشمی سے مروی ہے کہ قریش کے ایک آدمی کے پاس ایک عورت تھی جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا ایک مرتبہ اس کو سفر پڑ گیا تو بیوی نے کہا میں تجھ کو رخصت کرنے جاؤں گی پھر تین منزل تک اس کے ساتھ گئی پھر وہ شوہر چلا گیا اس عورت نے اپنے خادم سے گوبر، مینگنی، گندگی منگوائی تو خادم نے لا کر دیدیں عورت نے گوبر کو وہاں پھینک دیا اور کہا تیری بات پرانی ہو گئی، پھر مینگنی پھینک دیں اور کہا تیرا سفر دشوار ہو گیا پھر گندگی پھینک دی اور کہا تیرا اثر ختم ہو گیا، تو قریب کھڑے خادم نے بات سن لی، اور اس کے شوہر کو جا کر خبر دی وہ ان اشاروں کو سمجھ گیا اور سفر سے واپس اپنے گھر کو پہنچا تو دیکھا اس کی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد ہے تو اس نے دونوں کو قتل کر دیا(۲)

---

(۱) اخبار النساء لابن جوزی ص ۱۴۹ (۲) عیون الاخبار ج ۴ ص ۱۲۱

# بیسواں باب
## شادی والوں کی خبریں

☆ سیدنا داوٗد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہوئے عرض کیا۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں اور چار چیزوں کا سوال کرتا ہوں سوال کرتا ہوں ذکر کرنے والی زبان کا اور شکر کرنے والے دل کا اور مصیبت پر صبر کرنے والے بدن کا اور میری دنیا و دین میں مدد کرنے والی بیوی کا۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے ایسی اولاد سے جو مجھ پر سردار بن جائے (یعنی نافرمان ہو اور مجھ پر ہی حکم چلائے اور اس طرح سردار بن جائے جیسے کہ ہمارے معاشرے میں اس کی حقیقت دیکھی جاسکتی ہے) اور ایسے مال سے جو مجھ پر وبال بن جائے اور اس سے میرے غیر نفع اٹھائیں اور میرے پڑوسی سے جو میری برائیوں کو ظاہر کرتا پھرے اور بھلائیوں کو چھپالے اور ایسی بیوی سے جو بڑھاپے سے قبل بوڑھا کردے (۱)

☆ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے روحیں (ازل میں) اکٹھے لڑکی (کی صورت میں) ہوتی ہیں جن کا آپس میں تعارف ہو جائے ان میں محبت ہو جاتی ہے اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہیں وہ آپس میں مختلف ہو جاتی ہیں (۲)

☆ حضرت سالم، اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ جو فتح طائف کے بعد مسلمان ہوئے اور ہجرت نہ کی اور یہ ثقیف کے سرداروں میں سے ہیں۔ تو جب یہ اسلام لائے تو اس کی دس بیویاں تھیں جو اس کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا ان میں سے جن چار کو چاہو رکھ لو (باقیوں کو چھوڑ دو) (۳)

☆ سنن ابی داوٗد میں ہے کہ قیس بن حارث مسلمان ہوئے تو ان کے پاس آٹھ بیویاں تھیں حضور ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ صرف چار کو پسند کرلو (۴)

---

(۱) موسوعۃ الزواج اسلامی ص ۱۷ (۲) مسلم (۳) احمد، ترمذی اور ابن حبان وحاکم نے صحیح کہا ہے (۴) سبل اسلام ج ۱ ص ۱۳۲

☆حضرت شافعی وبیہقی، نوفل بن معاویہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو میرے پاس پانچ عورتیں تھیں تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے ان کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک کو چھوڑ دو اور چار کو رکھ لو تو میں نے ان میں سے سن رسیدہ جو ساٹھ سال کی تھی اور بانجھ تھی اس کو چھوڑ دیا یہ نفل بن معاویہؓ ایک سو بیس سال زندہ رہے ساٹھ سال جاہلیت میں اور ساٹھ سال اسلام میں (۱)

☆فیروز دیلمی مسلمان ہوئے تو ان کے ہاں دو بیوی تھیں دونوں آپس میں بہنیں تھیں تو حضور ﷺ نے فیروز کو حکم فرمایا کہ کسی ایک کو رکھ لو (۲)

☆ھشام بن مغیرہ کی اولاد نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت مانگی کہ کیا ہم حضرت علی سے ابو جہل کی بیٹی کی شادی کر دیں؟ تو حضور اکرم ﷺ نے اجازت نہ دی اور فرمایا ہاں ابن ابی طالب (حضرت علی) میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور ان کی بیٹی سے پھر شادی کرلیں (تو اجازت ہے) اس لئے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو اس کو شک میں ڈالے وہ چیز مجھ کو بھی شک میں ڈالے گی اور جو اس کو تکلیف دے گا وہ مجھے بھی تکلیف دے گا مجھے (یہ بھی) خوف ہے کہ (اس صورت میں) فاطمہ اپنے دین کی آزمائش میں پڑ جائے گی۔ اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ حرام کو حلال کر سکتا لیکن بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور عدو اللہ کی بیٹی ایک جگہ کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ (۳)

☆شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں قاضی شریح کے پاس تھا کہ ایک عورت ایک مرد سے جھگڑا لیکر آئی اور اس کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں تو میں نے قاضی شریح کو کہا میں اس عورت کو مظلوم سمجھتا ہوں تو قاضی نے کہا اے شعبی حضرت یوسفؑ کے بھائی بھی رات کو اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے تھے (۴)

☆مدائینی سے مروی ہے کہ مطلب بن محمد حنظی مکہ کے قاضی تھے ان کے پاس ایک ایسی بیوی تھی جس کے پاس پہلے چار شوہر یکے بعد دیگرے وفات کر چکے تھے تو مطلب کی بھی وفات کا وقت قریب آگیا یہ بیوی ان کے سرہانے بیٹھی رونے لگی پھر پوچھا کس کے بارے میں مجھے وصیت کر جاؤ گے (یعنی کس سے شادی کروں؟) فرمایا کسی بھی چھٹے بد بخت سے۔ (۵)

---

(۱) سبل السلام ج۱ ص ۱۳۲ (۲) ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی، دارقطنی، بیہقی نے تخریج فرمائی اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا۔ (۳) بخاری، مسلم، ابو داؤد نے تخریج فرمایا مسور بن مخرمہ کی حدیث سے (۴) وفیات الاعیان (۵) کتاب الاذکیاء ص ۸۰

☆ خمرۃ شعر ذب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس بیوی کے ساتھ باندی بھی تھی تو اس نے باندی سے ہمبستری کی اس طرح کہ بیوی کو پتہ نہ چلے پھر غسل پاکی کی ضرورت پیش آئی تو اس نے اپنے گھر والوں کو سب کو کہا کہ حضرت مریم علیہ السلام نے اس رات غسل فرمایا تھا تو تم سب غسل کرلو تو اس نے بھی اور باندی، بیوی اور سب نے غسل کرلیا بات بھی خفیہ رہی مقصد بھی حاصل ہو گیا(۱)

☆ عبدالملک بن عمیر سے مروی ہے کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا فرماتے تھے کہ مجھے بنی جرت بن کعبہ کے ایک لڑکے کے علاوہ کسی نے دھوکہ نہیں دیا میں نے اس کے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو اس لڑکے نے مجھ کو کہا اے امیر اس عورت میں کوئی خیر نہیں ہے، میں نے پوچھا کیوں؟ کہا میں نے ایک مرد کو اس کا بوسہ لیتے دیکھا ہے تو میں ٹھیر گیا چند دن بعد خبر ملی کہ اس لڑکے نے ہی اس عورت سے شادی رچالی میں نے پیغام بھیجا کہ تو نے مجھے نہ کہا تھا کہ میں نے ایک مرد کو اس کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے؟ کہا کیوں نہیں؟ میں نے اس کے والد کو اس کا بوسہ لیتے دیکھا تھا تو جب بھی مجھے اس جوان کا اور اس کے کرتوت کا قصہ یاد آتا۔(۲)

## حضرت عمرؓ کا ام کلثوم بنت علیؓ سے شادی فرمانا

☆ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹیوں کی شادی حضرت جعفر بن ابی طالب سے طے فرمائی تھی حضرت عمرؓ کی حضرت علیؓ سے ملاقات ہوئی حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوالحسن اپنی بیٹی ام کلثوم بنت فاطمہ کی شادی مجھ سے کردو حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے اس کو حضرت جعفر کے بیٹے کے لئے طے کردیا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم زمین پر مجھ سے زیادہ کوئی اس کو اچھی طرح رکھنے والا نہیں اے ابوالحسن میرا اس سے نکاح کردیں تو حضرت علیؓ نے عرض کیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کردیا اے امیر المؤمنین۔

حضرت عمرؓ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان بیٹھے اور مہاجرین وانصار آپ کے پاس

(۱) کتاب الاذکیاء ص ۱۱۹ (۲) سابق ۱۰۹

اکٹھے ہو گئے حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے خوشخبری دو شادی کی لوگوں نے پوچھا کس کے ساتھ اے امیر المؤمنین فرمایا ام کلثوم کے ساتھ بے شک میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ فرمایا۔

ہر سبب و نسب (رشتہ داری) قیامت کے روز ختم ہو جائے گی سوائے میرے سبب و نسب کے اور مجھے صحبت رسول تو پہلے حاصل ہے تو میں نے پسند کیا کہ مجھے آپ کے ساتھ سبب رشتہ داری بھی حاصل ہو جائے گی کیونکہ یہ ام کلثوم حضور ﷺ کی نواسی ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ کے ہاں ام کلثوم سے یہ اولاد پیدا ہوئی زید بن عمر، رقیہ بنت عمر، اور یہ زید بن عمر ہی ہیں جنہوں نے سمرۃ بن جندب کو حضرت معاویہؓ کے پاس طمانچہ مارا تھا جب انہوں نے حضرت علیؓ کی شان گھٹائی تھی (۱)

## ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ

☆ ان کے شوہر ابان بن سعید بن العاص بن امیہ تھے جو جنگ اجنادین میں شہید ہو گئے کہا جاتا ہے کہ ان کے شوہر کو ان کے ساتھ صرف دو راتیں بسر کرنے کا موقعہ ملا اور پھر شہید ہو گئے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے شوہر یزید بن ابی سفیان تھے جو وفات فرما گئے تھے تو جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو حضرت عمر بن خطابؓ نے ان کو پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے انکار کر دیا پوچھا گیا کس وجہ سے انکار کر دیا ہے تو کہا وہ ترش رو آتے ہیں اسی طرح جاتے ہیں ان کے دروازہ بند رہتے ہیں اور ان کا مال بھی کم ہے پھر ان کو حضرت زبیر بن العوام نے پیغام بھیجا تو ان کو بھی انکار فرما دیا پوچھا کیوں؟ تو کہا کہ ان کا ایک ہاتھ عورت کی چوٹی میں اور دوسرا کوڑے میں رہتا ہے پھر حضرت علیؓ نے ان کو پیغام نکاح دیا تو بھی انکار کر دیا پھر پوچھا گیا کیا وجہ ہے؟ فرمایا عورتوں کو ان سے صرف مباشرت ملتی ہے اور کچھ نہیں پھر حضرت طلحہ نے پیغام بھیجا تو کہا یہ میرے لئے صحیح شوہر بننے کے حقدار ہیں پوچھا گیا یہ کیسے؟ فرمایا کہ میں ان کے اخلاق سے باخبر ہوں اگر آتے ہیں تو ہنستے مسکراتے اور جاتے ہیں تو مسکراتے ہوئے اگر

(۱) العقد الفرید ج ۷ ص ۸۴

بیوی سوال کرے تو عطا کرتے ہیں اور اگر آپ چپ رہیں تو وہ خود ابتداء کرتے ہیں اور اگر کام کریں تو وہ شکریہ ادا کرتے ہیں اور اگر کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

جب حضرت طلحہ نے ان سے سہاگ رات منالی تو حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ حضرت طلحہؓ سے فرمایا اے ابو محمد اگر آپ اجازت دیں تو میں ام ابان سے کچھ بات کرلوں حضرت طلحہ نے فرمایا بات کرلیں۔ تو یہ گئے اور کہا اسلام علیک اے اپنے جان کو عزیز رکھنے والی تو ام ابان نے جواب دیا وعلیک اللہ پھر حضرت علیؓ نے فرمایا تو نے ہم میں سے جس کو چاہا انکار کر دیا اور ابن بنت الحضرمی سے شادی کرلی تو ام ابان نے کہا قسمت کا فیصلہ ہے حضرت علیؓ نے فرمایا بہر حال آپ (کا انتخاب بہت عمدہ ہے کہ آپ) نے ہم میں سے سب سے خوبصورت، اور سب سے سخی، اور گھر والوں کے بارے میں سب سے بہتر سے شادی کی ہے(۱)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی تماضر نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو عرض کیا کہ آپ کو میرے چچا کی بیٹی میں کوئی رغبت ہے؟ جو کنواری خوبصورت، کامل بناوٹ والی، اچھے چہرے والی اور عمدہ رائے کی مالک ہے، کیا آپ اس سے شادی کرنا پسند فرمائیں گے؟ فرمایا جی ہاں تو تماضر نے نائلہ بنت فرافصہ کلبی کا ذکر کیا اور پھر شادی ہو گئی پہلے یہ نائلہ نصرانیہ تھیں تو ان کو ان کے شہر کلب سے لایا گیا جب یہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئیں تو حضرت نے پوچھا کیا آپ میرے بڑھاپے کو پسند کریں گی تو عرض کیا اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم میں ان خواتین میں سے ہوں جو بوڑھوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں بڑھاپے کی سرحد کو پار کئے ہوئے ہوں اور اب شیخ ہوں تو نائلہ نے عرض کیا آپ نے اپنا شباب (جوانی) حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ختم کر دیا جو عمر میں بہترین بات ہے (لہذا کوئی پرواہ نہیں ہے) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کیا تو میرے پاس اٹھ کر آئے گی یا میں اٹھ کر آؤں (دونوں جدا جدا چارپائی پر تشریف فرما تھے) تو نائلہ نے عرض کیا میں نے آپ کی طرف یہاں تک دور دراز سے سفر کیا تو یہاں سے کیوں نہ اٹھ کر آسکتی ہوں؟ اور پھر اٹھ کر چلی آئی پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ (اپنے زائد کپڑے برقعہ

(۱) اعلام النساء ج ا ص ۲۰

وغیرہ) کپڑے اتار دو تو انہوں نے حکم کی تعمیل کی(۱)

## قریش اور خوبصورت عورت!

☆ زبیر کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہمارے پاس مدینے میں ایک قریشی شخص تھا جس کی ایک بیوی تھی دونوں ایک دوسرے سے والہانہ محبت رکھتے تھے لیکن ان کے درمیان قلت معاش کی وجہ سے بہت رکاوٹ سامنے تھی اور ہر ایک محبت کی شدت کی وجہ سے اس مشقت کو برداشت کرتا تھا لیکن جب بد حالی اور قرض عروج کو پہنچ گئے تو شوہر نے کہا۔

اذالمرء لم یطلب معاشا لنفسه شکی الفقد اوارام الصدیق فاکثرا

جب آدمی روزی کی تلاش نہ کرے اپنے لئے تو وہ فقر فاقے کی شکایت کرتا ہے یا دوست اس کو ملامت کرتے ہیں

وصار علی الا دنین کلا واو شکت قلوب ذو القربی له ان تنکرا

اور وہ رشتے داروں پر بوجھل ہو جاتا ہے اور رشتے داروں کے دل اس کے لئے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں

فسر فی بلاد الله والتمس الغنی تعش ذایسار او تموت فتعذرا

پس اللہ کے شہروں میں گھوم پھر اور مال تلاش کر اور خوشحالی میں زندگی بسر کر یا مر جا پھر عذر کو پہنچ جائے گا

ولا ترض من عیش بدون ولا انتم وکیف ینام اللیل من کان معسرا

اور خوش عیشی کے بغیر راضی نہ ہو اور نہ سو اور کیسے سو بھی سکتا ہے رات کو جو تنگی میں مبتلا ہو

وما طالب الحاجات من حیث یبتغی من الناس الا من اجد و شمّرا

اور حاجتوں ضرورتوں کو پوری کرنے والا جو لوگوں سے ان کو پورا کرے وہی ہو سکتا ہے جو کوشش وہمت کرے

---

(۱) اخبار النساء ص ۳۲

توجب صبح ہوئی تواس نے اپنی بیوی کو کہا اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اب مجھ کواس تنگی پر صبر نہ رہا پس میری تیاری کرتا کہ میں کچھ کرنے نکلوں تو عورت نے تیاری کردی یہ چل کر حضرت امیر معاویہؓ کے پاس پہنچے اوراپنے حال کی خبر دی اور اشعار کہے تو حضرتؓ امیر معاویہ کو ان کی حالت زار پر رحم آگیا اور ایک ہزار دینار اس کے لئے حکم کردیا اور فرمایا تیری حالت مجھ کو بتاتی ہے کہ تو اپنے اہل سے بہت محبت کرتا ہے اور ان کی جدائی سے ڈرتا ہے لہذا یہ لے لے اور ان کے پاس جا تواس نے یہ مال لیا اور گھر لوٹ گیا(۱)

## اموی اوراس کے اہل کی ایک بیوی

☆ زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ بنی امیہ کے غلام حسن بن علیؓ نے حکایت بیان کی ہے کہ میں شام کی طرف گیا جب سمہاۃ مقام پر پہنچا تو رات پڑگئی ایک بلند وبالا محل نظر آیا میں نے اس میں ٹھکانہ پکڑنا چاہا پہنچا تو ایک عورت سامنے آئی جس کے حسن وجمال کے مقابلے میں میں نے کسی کو نہیں دیکھا سلام جواب ہوا عورت نے پوچھا کس قبیلے سے ہو میں نے کہا بنی امیہ سے کہا خوش آمدید آیئے میں آپ کے اہل کی بیوی ہوں پھراس نے اچھا اکرام اعزاز کیا اور اچھی جگہ رات بسر کی جب میں نے صبح کی تو اس نے کہا میری آپ سے ایک ضرورت ہے میں نے پوچھا کیا؟ کہا یہاں قریب ایک گرجا ہے اس میں میرا شوہر ہے جو میرا چچازاد بھی ہے لیکن اس پر ایک نصرانیہ لڑکی غالب آچکی ہے اور آپ وہاں جائیں اوراس کو کچھ نصیحت کریں تو میں نکل کر گرجے پہنچا وہاں صحن میں ایک حسین وجمیل شخص ملا سلام جواب ہوا اس نے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے ساری بات تفصیل سے بتائی کہ میں نے رات کہاں بسر کی پھر تیری بیوی نے یوں کہا ہے تو آدمی نے کہا تو نے سچ کہا میں تیرے اہل والوں کا آدمی ہوں حارث بن حکم سے تعلق ہے پھراس نے آواز دی اے قسطا۔ تواس کے پاس وہی نصرانیہ لڑکی آئی اس پر ریشم کے لباس اور زنار بندھا ہوا تھا اور نہ پہلے نہ بعد میں اس جیسی کوئی حسین عورت نہیں دیکھی تو آدمی نے کہا یہ قسطا ہے اور وہ رورہی ہے اور میں کہتا ہوں

وبدلت قسطا بعد اروی و حبها    کذاك ولعمری یذهب الحب بالحب
اور میں نے قسطا کواروی کر کے اور تبدیل کر لیااور اس کی محبت کو۔ اسی طرح میری عمر کی قسم محبت، محبت کے ساتھ چلی جاتی ہے

وما هی اما ذکرها بنطیة    کبدر الرجی او فی علی غصن رطب
اور وہ (قسطا) نہیں ہے بس اس کا ذکر خوشبو مہکاتا ہے جیسے چودھویں کا چاند جو ایک تروتازہ شاخ پودا لگایا ہوا ہو (۱)

## عاتکہ بنت زید

☆ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید، عبداللہ بن ابی بکر صدیق کی بیوی تھیں اور یہ عاتکہ ان پر غالب آچکی تھیں اور ان کو کام کاج کا نہ رہنے دیا تھا بلکہ وہ اسی کی محبت میں مشغول ہو کر رہ گئے تھے تو اس معاملے کو دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ اس کو طلاق دیدے اور صرف ایک طلاق۔ تو باپ کے انکار کی گنجائش نہ تھی لہذا حضرت عبداللہ نے طلاق دیدی لیکن دل کی محبت نے چین و سکون نہ لینے دیا تو جب حضرت ابو بکرؓ صدیق نماز کے لئے جانے لگے تو یہ راستے میں بیٹھ گئے اور جب حضور اکرم ﷺ کو آتے دیکھا تو کہا۔

ولم ارمثلی طلق الیوم مثلها    ولا مثلها فی غیر جرم یطلق
اور میں نے اپنے جیسا کوئی نہ دیکھا جس نے آج اس (میری بیوی) جیسی کو طلاق دی اور اس بیوی کے مثل کوئی عورت دیکھی جس کو بغیر کسی گناہ کے طلاق دی گئی ہو

ولها خلق جزل و حلم و منصب    وخلق سوی فی الحیاة و مصدق
اور وہ عمدہ اخلاق اور بردباری اور مرتبے    اور برابر اخلاق والی ہے دنیا کی زندگی میں اور سچائی سے آراستہ ہے

تو حضرت ابو بکر نے بیٹے کی بات سن کر ان پر رحم کیا اور ان کو دوبارہ طلاق سے رجوع کرنے کا حکم فرمایا (پھر رجوع کر لیا اور ساتھ زندگی بسر کرتے رہے) یہاں تک کہ

---

(۱) اخبار النساء ص ۳۲

حضرت عبداللہ کی وفات ہو گئی اور ان کی بیوی نے ان کی وفات پر یہ پر اثر مرثیہ کہا

الیت لا تنفك عینی سنیحنة علیك و لا ینفك جلدی اغبرا

میں نے قسم کھالی ہے کہ میری آنکھ تجھ پر آہ وزاری کرنے سے نہ رکیں گی اور میرا جسم خاک آلود رہے گا

فللہ عینا من رای مثلہ فنی اعفا و امضی فی الھباح و اصبرا

پس اللہ ہی کے لئے اس آنکھ کی بھلائی ہے جس نے اس جوان جیسا کوئی دیکھا جو پاکدامن مشقتوں پر حاوی وصابر ہو

اذا شرعت فیہ الا سنة خاضھا الی الموت حتی یترك الرمم احمرا

جب نیزے اس میں لہلہانے لگے تو وہ اس میں گھسنے والا تھا موت کی طرف یہاں تک کہ تیروں نے اس کو سرخ کر چھوڑا

توجب ان کی عدت مکمل ہو گئی تو حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ان کو پیغام نکاح بھیجا اور شادی ہو گئی اور حضرت عمر ؓ نے پھر دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا حضرت علی ؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو میں عاتکہ سے کچھ بات کرلوں؟ حضرت عمر ؓ نے اجازت مرحمت فرمادی اور فرمایا۔

آلیت لا تنفك عینی قریرة علیك و لا ینفك جلدی اصغرا

میں نے قسم کھالی ہے کہ میری آنکھ تجھ پر ٹھنڈی رہے گی اور میرا جسم تجھ پر رنگ دار رہے گا

(یعنی حضرت علی ؓ نے ان کے شعر میں کچھ ترمیم فرما کر ان کو مزاحاً چھیڑا کہ تم تو کہتی تھی کہ میری آنکھیں تجھ (عبداللہ) پر برابر برستی رہیں گی وغیرہ وغیرہ لیکن اب حال کے موقع کے مطابق یوں ہو گیا کہ میری آنکھیں تیری وفات پر ٹھنڈی رہیں گی) تو حضرت عاتکہ یہ سن کر رو پڑیں پھر حضرت عمر ؓ نے حضرت علی ؓ کو فرمایا اے ابوالحسن آپ کو اس (رلانے) کی کیا ضرورت پیش آئی تمام عورتیں ایسا ہی کہا کرتی ہیں۔

پھر حضرت عمر ؓ بھی شہید کر دیئے گئے تو حضرت عاتکہ ؓ نے ان پر مرثیہ کہتے ہوئے کہا

عین جودی بعبرة و نحیب ولا تملی علی الجواد النجیب

اے سخاوت والی آنکھ آنسوؤں و رونے کے ساتھ خوب سخاوت کر اور شریف سخی پر رونے سے نہ اکتا

فجعتنی المنون بالفارس المعلم   یوم الهیاج والتثویب

مجھ کو اموات نے انتہائی درمند کر دیا اس شہسوار (کی موت) پر جو جنگ کے دن اور اذان کے وقت بہادروں کی علامت لگانے والا ہوتا تھا

قل لا هل الضراء والبؤس موتو !   قد سقته المنون کأس شعوب

کہہ اہل حرب و جنگ کو کہ مر جاؤ کیونکہ بے شک اس (عمر سب سے بہادر) کو موت نے ہلاکت کا پیالہ پلا دیا

پھر جب یہ ان سے عدت وفات پوری کر کے فارغ ہو گئیں تو حضرت زبیر بن العوامؓ نے ان سے شادی کر لی انہوں نے حضرت زبیر سے اجازت مانگی کہ نماز کے لئے مسجد جائے حضرت زبیر کو یہ بات ناگوار گزری لیکن منع کرنے کو بھی ناپسند کیا کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ کی باندیوں (عورتوں) کو مسجد جانے سے منع نہ کرو تو حضرت زبیر نے اجازت تو مرحمت فرما دی لیکن پھر راستے میں ایک انتہائی تاریک جگہ چھپ کر بیٹھ گئے جب حضرت عاتکہ وہاں سے گزرنے لگیں تو حضرت زبیر نے ان پر ہاتھ رکھا اور چھیڑا (چونکہ یہ شوہر تھے جائز تھا) تو یہ وہیں سے گھر کی طرف سبحان اللہ کہتی ہوئی مڑ گئیں اور ادھر سے حضرت زبیرؓ کسی دوسرے کم راستے سے ان سے پہلے گھر پہنچ گئے جب حضرت عاتکہ گھر پہنچی تو حضرت زبیر نے پوچھا کس چیز نے آپ کو واپس کر دیا کیا ہم پہلے نکلتے تھے جب انسان انسان تھے اور اب وہ زمانہ نہ رہا پھر مسجد جانا چھوڑ دیا جب حضرت زبیر کی شہادت ہو گئی تو انہوں نے ان پر یہ مرثیہ کہا۔

عذرت ابن جرموز بفارس بهمة   یوم اللقاء وکان غمبر معرد

ابن جرموز نے بہادر شہسوار پر جنگ کے روز دھوکے سے وار کیا اور وہ بہادر بھاگنے والا نہ تھا

یا عمرو لو نبهته لو جد ته   لا طائشا رعش النسان ولا البد

اے عمرو اگر تو اس کو خبردار کر دیتا تو اس کو بہت بڑا بہادر پاتا جو ڈر کے ساتھ یا

دانت اور ہاتھ کی کپکپاہٹ میں مبتلا نہیں ہوتا

**ثكلتك امرء ان ظفرت بمثله فيما مضى حتى تروح و تغتدى**

تجھ کو تیری ماں گم کرے اگر تو اس حیلے پر کامیاب ہو جائے ماضی میں یہاں تک تیری ماں صبح کرے شام کرے (لیکن تجھے نہ پائے)

**كم غمرة قد خاضها لم يثنه عنها طرادك يا ابن ام الفرقد**

کتنی ہی سختیوں میں وہ گھس گیا اور منہ نہ موڑا ان سے تیرے حملوں کی وجہ سے اے ام فرقد (ستارے) کے بیٹے

**ان الزبير لذو بلاء صادق سمح سجيته كريم المشهد**

بے شک زبیر سچی آزمائش والا تھا اور وہ سخی تھا اس کی عادت اچھی عادت تھی

جب حضرت عاتکہ کی حضرت زبیر سے عدت وفات پوری ہو گئی تو حضرت علیؓ اور وجیہہ نے ان کو پیغام نکاح بھیجا تو حضرت عاتکہ نے فرمایا میں آپ (کی بات ماننے سے) بخل کے ساتھ کام لیتی ہوں کیونکہ مجھے آپ پر بھی قتل ہونے کا شبہ ہے(۱)

## قاتل اشعار

☆اسحاق کہتے ہیں کہ ایک قریشی قبیلے بنی زھرہ کی ایک عورت مدینے کی طرف نکلی کسی قریشی رشتے دار کے ساتھ ملنے ملانے اور یہ ظریف الطبع خوبصورت خاتون تھی اس کو بنی امیہ کے ایک شخص نے دیکھ لیا اس کو یہ پسند آگئی اور پھر وہ اس کا دل ہی لے گئی یہاں تک کہ اس نے عورت کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو بتایا گیا کہ یہ حمیدہ بنت عمر بن عبد اللہ بن حمزہ ہے اور اس کی کچھ اور تعریفات وصفات بھی بیان کی تو اس کا عشق اور بڑھ گیا اس نے اس کے گھر والوں کو پیغام نکاح بھیج دیا تو اس کے اہل نے بغیر اس کی رضاء کے شادی کر دی اور پھر عورت کو اس اموی شخص کے ساتھ بھیج دیا گیا پھر عورت نے اس کے ادب، احسان، عطا، سخی کو دیکھا تو وہ بھی اس کی گرویدہ ہو گئی ابھی ان کو ساتھ رہتے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ مدینے

---

(۱) کتاب اخبار النساء ص ۱۱۵

سے بنی امیہ کے لوگوں کو نکال کر شام بھیج دیا گیا تو پھر اس عورت کے ساتھ وہ مصیبت نازل ہوئی جو کسی کے ساتھ ہوئی ہو اب اس کے پاس اپنے رشتہ داروں کو چھوڑنا تھا یا شوہر کو آخر سوچ بچار کے بعد یہ رشتے داروں اور وطن کی محبت کو دبا کے شوہر کے ساتھ چلی تو گئی لیکن وہاں شام میں دن رات اپنے اہل رشتے دار وطن وغیرہ کو یاد کر کر کے رو دیتی ایک مرتبہ چند سہیلیوں کے ساتھ دمشق کو نکلی راستے میں ایک جوان اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا اور یہ اشعار کہہ رہا تھا۔

الا لیت شعری، هل تغیر بعدنا  صحون المصلی ام کعهدی القوائن

ہائے میرے احساسات کاش ۔ ہمارے بعد عید گاہ کے صحن تبدیل نہ ہوں یا میرا ساتھیوں کے ساتھ کا زمانہ تبدیل نہ ہو

وهل ادور حول البلاط عوامر  من الحی ام هل بالمدینة ساکن

اور کیا بلاط کے گردو پیش گھر آباد ہیں قبیلے کے یا مدینے میں سکونت پذیر ہیں

اذا لمعت نحو الحجاز سحابة  دعا الشوق منی برقها المتیامن

جب حجاز کی طرف بادل چمکنے لگتے ہیں تو ان کا چمکنا میرے شوق کو دائیں طرف (مدینے) بلاتا ہے

وما اشحصتنا رغبة عن بلادنا  ولکنه ما قدر الله کائن

اور کسی رغبت نے ہم کو ہمارے شہروں سے دور نہیں کیا بلکہ جو اللہ کا فیصلہ ہے وہ ہو کر رہنے والا ہے

تو جب عورت نے اپنے شہر اور جگہوں کا یوں بھڑکتے انداز میں تذکرہ سنا تو ایک بہت ٹھنڈا سانس بھرا اور دل میں درد اٹھا پھر مر کر گر گئی۔ اس کو اٹھا کر اس کے گھر شوہر کے پاس لے جایا گیا تو وہ بھی اوندھے اس پر مر کر گر گیا پھر دونوں کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا پھر ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا(۱)

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۸۳

## عبدالملک اور عاتکہ کا قصہ

☆ ھیثم بن عدی، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت یزید بن ابی سفیان عبدالملک بن مروان کی بیوی تھی اور عبدالملک اس سے بے انتہا سخت محبت کرتا تھا تو ایک مرتبہ کسی وجہ سے عاتکہ سخت ناراض ہوگئی پھر عبدالملک نے ہر طرح سے اس کو راضی کرنے کی ترکیب آزمالیں لیکن وہ راضی ہوکر نہ دی یہاں تک کہ خلیفہ عبدالملک نے اپنے خواص کو یہ معاملہ ذکر کیا تو عمر بن بلال اسدی نے اس کو کہا کہ اگر میں اس کو راضی کرلوں تو میرے لئے کیا مال ہوگا کہا جو تو کہے۔ تو عمر عاتکہ کے پاس گئے تو عاتکہ کی باندی نے ان سے پوچھا کس وجہ سے آئے ہو کہا مجھے اپنی چچازاد سے انتہائی اہم کام ہے مجھے کچھ دیر بات کرنے کی اجازت دیدو تو اجازت مل گئی عاتکہ نے پوچھا کیا بات ہے ؟ کہا آپ امیر المؤمنین سے میرے تعلق کو جانتی ہیں (جو کچھ بھی نہیں) اور ہوا یہ کہ میرے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کردیا اور اب امیر المؤمنین اس دوسرے بیٹے کو بھی بدلے میں قتل کرنا چاہتے ہیں تو پھر میرے پاس کچھ نہ رہے گا پھر میں بھی خودکشی کرلوں گا اور اب صبح کو امیر میرے دوسرے بچے کو سزائے قتل دیں گے تو آپ سفارش کردیں کہ وہ معاف کردیں تو عاتکہ نے کہا کہ میں تو اس سے بات نہیں کرسکتی تو عمر نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ آپ اب ان دو جانوں کو بچاسکتی ہیں اور پھر آئندہ بھی کبھی ایسی نیکی کماسکیں گی یا نہیں اور پھر عمر بہت دھاڑیں مار مار کر رونا شروع ہوگیا اور پھر عاتکہ کی سہیلیاں خدام باندیاں بھی زور دینے لگیں کہ اس مصیبت زدہ کی بات قبول کرلیں پھر آخر اس کا دل نرم ہوگیا اور کہا میرے کپڑے لاؤ کپڑے تبدیل کئے اور اس کے اور خلیفہ کے درمیان ایک دروازہ ہوتا تھا اس نے کھولنے کا حکم دیا تو کھول دیا گیا ایک غلام امیر المؤمنین کی طرف متوجہ ہوا کہ امیر المؤمنین یہ عاتکہ آنے والی ہیں کہا رہنے دو کیا تم نے خود دیکھا ہے ؟ کہاں ہاں امیر المؤمنین اور پھر وہ پہنچ گئی ادھر امیر المؤمنین اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے عاتکہ نے آکر کہا سلام کیا پھر چپ ہوگئی پھر کہا اگر عمر بن بلال کا میرے ہاں یہ مرتبہ نہ ہوتا تو میں کبھی یوں تجھ سے بات نہ کرنے آتی پھر کہا اگر اسکے ایک بیٹے نے دوسرے پر ظلم کردیا ہے تو دوسرے کو قتل کیوں کرتے ہو جب اس کے والی باپ

خود معاف کر رہے ہیں امیر نے کہا اللہ کی قسم ہاں میں اسکو قتل کروں گا اور اس کو خاک آلود کروں گا عاتکہ نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں پھر عاتکہ نے امیر کے قریب ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا لیکن امیر نے اعراض کیا (اب باری پلٹ چکی تھی اس لئے اب عاتکہ امیر کی میش کر رہی تھی جب کہ پہلے امیر عاتکہ کی میش کرتے تھے) پھر عاتکہ نے امیر کے پاؤں پکڑ لئے تو پھر امیر بھی اپنی بیوی عاتکہ پر گر گئے اور اس کو گلے لگایا اور پھر تخت پر بٹھالیا اور کہا میں نے اس کو بے شک معاف کیا پھر دونوں میاں بیوی میں صلح ہو گئی اور عبد الملک بے انتہا خوش ہو گیا پر عبد الملک نے اپنے خواص کی مجلس لگائی اور اس میں عمر کو کہا اے ابو حفص آپ نے بہت پیارا حیلہ کھیلا ہے بس جو چاہو مانگو تو عمر نے کہا اے امیر المؤمنین میں ہزار دینار اور اتنی آباد فصل کی زمین بمع اس کے کسانوں اور آلات کے۔ امیر نے کہا تجھ کو ملا پھر عمر نے اور فرمائش کی کہ گھر کے لئے کچھ خدام باندیاں کہا یہ سب کچھ تجھ کو آیا۔ بعد میں ساری اصل حقیقت عاتکہ کو ملی تو اس نے کہا افسوس عمر نے بڑا دھوکہ کیا ہے میرے ساتھ۔

# اکیسواں باب

## عاشقوں کی خبروں کے بارے میں

☆ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے انبیاء ورسل کے دلوں میں (اپنی سخت محبت کے ساتھ ساتھ) ان کی بیویوں اور باندیوں کی محبت بھی ڈالی ہے حضرت آدمؑ اپنی بیوی حوا سے سخت محبت والفت رکھتے تھے اور اللہ نے بھی یہی فرمایا کہ ہم نے آدم کے لئے حوا کو پیدا فرمایا تاکہ آدم ان سے سکون حاصل کرسکیں اور علماء کا فرمان ہے کہ یہی محبت تھی جس نے حضرت آدمؑ کو اپنی بیوی حضرت حواء کی بات ماننے پر مجبور کیا کہ وہ درخت کا پھل کھالیں اور سب سے پہلی محبت (انسانیت کی آپس میں) اس دنیا کے اندر وہ حضرت آدمؑ کی حضرت حواء سے محبت تھی پھر یہ محبت سنت (تکوینی) ہوکر ان کی آل اولاد میں چل پڑی اور پھر اسی محبت سخت کا کرشمہ تھا کہ حضرت داؤد نے سو بیویاں رکھیں (جو ان کی شریعت میں جائز تھیں) پھر ان کے فرزند حضرت سلیمان کی بھی بہت بیویاں تھیں اور اللہ یہودی لوگوں پر (ہزار) لعنت کرے وہ آپ ﷺ پر یہی عیب لگاتے تھے کہ آپ عورتوں سے محبت کرنے والے ہیں جب کہ اللہ نے اس کو اپنا انعام فرمایا۔ فرمایا

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَا آتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ.

کیا یہ کافر، لوگ (انبیاء) نسانوں پر حسد کرتے ہیں اس بات پر کہ اللہ نے ان کو اپنا فضل عطا کیا۔

حضرت ابراہیمؑ کے پاس حضرت سارہ بہت خوبصورت بیوی تھیں پھر حضرت ابراہیم کے پاس ایک باندی حضرت ہاجرہ بھی آئیں ان سے پہلے اولاد ہوئی جس کی وجہ سے ان سے بہت سخت محبت ہوگئی اور اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ کی زیارت کو ہر روز شام سے آتے تھے(۱)

☆ صحیح میں حضرت شعبی کی حدیث سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص

(۱) اخبار النساء ص ۱۵۴

سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے لشکر میں بھیجا جس میں حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ حضور کے دووزیر بھی تھے جب میں لشکر سے واپس آیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کی سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ نے پوچھا آپ کا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا میں صرف جاننا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا مطلب مردوں میں سے ہے؟ فرمایا ان کے والد سے (۱)

☆ مبارک بن فضالہ، حضرت علی بن زید سے اور حضرت علیؓ اپنی پھوپھی حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے حضور اکرم ﷺ کے پاس عائشہؓ کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اے میری بچی وہ تیرے باپ کی محبوبہ ہے۔
اور دوسری طرح یوں بھی آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت رکھتا ہوں؟ تو حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ (بالکل محبت رکھتی ہوں) تو پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اس (عائشہؓ) سے بھی محبت رکھو (۲)

☆ صحیح میں ہے حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے اور وہ قلابہ سے اور وہ عبداللہ بن یزید سے، عبداللہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اپنی عورتوں کے درمیان باری باری کا لحاظ رکھتے تھے اور پورا انصاف فرماتے تھے اور دعا کرتے تھے۔
اے اللہ جس میں میں مالک ہوں اس میں میری یہ تقسیم ہے لہذا جس میں مالک نہیں اور آپ مالک ہیں اس میں مجھے ملامت نہ فرمائیں (۳)
یعنی آپ خرچ اور شب گزاری میں تو انصاف فرماتے تھے لیکن محبت میں آپ کی قدرت نہیں کہ برابری کر سکیں۔ یہ ہیں سید الاولین والآخرین اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔
آپ ﷺ کے غلام حضرت زید بن حارثہ کی بیوی حضرت زینب بن جحش کو ان کے شوہر زید نے طلاق دیدی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساتویں آسمان پر سے آپ کا ان سے نکاح کروادیا (کیونکہ ان سے آپ کی فطری محبت تھی جس کا خیال اللہ نے اتنا

---

(۱) مسلم و بخاری نے روایت فرمایا روضۃ المحبین ص ۱۷۰ (۲) مسلم نسائی نے روایت فرمایا (۳) ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے اس کو روایت فرمایا۔

رکھا کہ ساتویں آسمان پر نکاح فرمادیا اور پھر قرآن کی آیتیں نازل فرمائیں)

☆زہریؒ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جو محبت (شدیدہ) ہوئی وہ حضور ﷺ کی حضرت عائشہؓ سے (سخت) محبت تھی(۱)

☆خرائطی ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک باندی خریدی جو رومن تھی آپ کو اس سے سخت محبت ہو گئی ایک دن وہ حضرت عبداللہ کے خچر سے نیچے گر گئی تو حضرت عبداللہؓ اس کے چہرے سے مٹی صاف کرنے لگے اور اس کو چومتے تھے اور باندی کہتی (رومی زبان میں) یا بطرون انت قالون۔ یعنی اے میرے آقا آپ بہت اچھے ہیں۔ پھر وہ بعد میں بھاگ گئی تو حضرت ابن عمر نے شعر کہا

قد کنت احسبنی قالون فانصرفت فالیوم اعلم انی غیر قالون

میں اپنے کو بہت اچھا گمان کرتا تھا (اسی باندی کے کہنے کی وجہ سے) پھر وہ بھاگ گئی تو آج مجھے پتہ چلا کہ میں غیر قالونی ہوں یعنی اچھا نہیں ہوں

☆ابو محمد بن حزم کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت میری نظر ایک عورت پر پڑ گئی میں اس کا عاشق ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا یہ کیفیت جب تک ہے جب تک تو اسکا مالک نہیں(۲)

☆حضور اکرم ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بارے میں فرمایا مجھے اس کی محبت دی گئی ہے(۳)

☆بعض علماء فرماتے ہیں کہ (ناجائز) عشق شریف لوگوں کے دلوں کی بیماری ہے۔

☆بعض علماء کہتے ہیں عشق کسی مروت اور پاکیزہ اخلاق والے کے ساتھ نافع ہے یا کسی عمدہ زبان والے اور کامل احسان والے کے ساتھ صحیح ہے یا کامل ادب اور اچھے حسن والے کے ساتھ صحیح ہے(۴)

## عشق کی اقسام

☆ابن قیمؒ فرماتے ہیں عشق تین قسم کا ہے ایک وہ جو قرب واطاعت (خداوندی)

---

(۱) الداء والدواء لابن قیم ص ۲۷۶ (۲) سابق ص ۲۷۷ (۳) سابق ص ۲۹۰ (۴) سابق ص ۲۶۴

ہے اور وہ اپنی بیوی اور باندی سے عشق کرنا ہے اور یہ عشق عشق نافع ہے اس لئے کہ یہ ان مقاصد کے حصول کے لئے کامل نافع اور ضروری چیز ہے جن مقاصد کے لئے اللہ نے نکاح کا حکم فرمایا اور یہ نگاہوں کی سلامتی اور دل کی درستگی کا ذریعہ بھی غیر عورتوں پر نگاہ کرنے سے۔اسی وجہ سے اس عاشق کی اللہ والوں کے ہاں تعریف ہے۔

اور دیگر عشق جو اللہ سے دوری اور ناراضگی کا بہت بڑا سبب ہے وہ ہے لڑکوں سے عشق رکھنا اس میں وہی مبتلا ہوتا ہے جو اللہ کی نگاہ سے گر جائے اس کے در سے ہانک دیا جائے، اللہ سے اس کے دل کو دور کر دیا جائے اور یہ اللہ سے دوری کا بہت بڑا پردہ ہے جیسے کہ بزرگوں کا کہنا ہے جب کوئی بندہ اللہ کی نگاہ سے گر جائے تو اللہ اس کو لڑکوں کی محبت و عشق میں گرفتار کر دیتے ہیں اور یہ عشق و محبت وہی ہے جس کی وجہ سے قوم لوط انتہائی برے و سخت عذاب میں مارے گئے۔

اللہ پاک نے فرمایا ۔لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ.

تیری عمر کی قسم وہ اپنے نشے (لڑکوں کی محبت) میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اور اس بیماری کا علاج :۔ دلوں کو پھیرنے والی ذات (مقلب القلوب) سے آہ وزاری کرنا اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہونا اور اس کے ذکر میں مشغول رہنا اس عشق فاسد کے بدلے عشق حقیقی کو لانے کی کوشش پیہم کرنا اور اس عشق گناہ پر جو عذاب وارد ہوتے ہیں ان میں غور و فکر کرنا ان کا استحضار رکھنا۔ اس سے اس محبوب فانی کی محبت ختم ہو گی اور محبوب حقیقی کی محبت حاصل ہو گی جب یہ چیزیں کر لے تو سمجھ لے کہ نفس فاسد ہو گیا اب اس پر تکبیر جنازہ کہہ (۱)

تیسری قسم عشق کی وہ ہے جو نہ ثواب والی ہے نہ گناہ والی۔ وہ وہ ہے جو بغیر کسی قصد وارادے کے ہو جائے جیسے کسی مرد کے سامنے کسی حسین و جمیل عورت کی صفات کا تذکرہ ہوا اور اس کو اس سے غیر اختیاری طور پر محبت ہو گئی۔

یا کسی پر اچانک نظر پڑ گئی بغیر ارادے کے اور دل کا اس سے تعلق ہو گیا لیکن دونوں

---

(۱) الداء والدواء لابن قیم ص ۲۹۳

صور توں (یا کوئی بھی ایسی صورت) میں اس عشق کو ظاہر نہ ہونے دے اور اس عشق کی وجہ سے کسی معصیت، گناہ بھی نہ ہونے دے تو یہ عشق ہے جس پر نہ انسان کی قدرت ہے نہ اس پر گناہ بلکہ اس سے بچتا رہے اور اس سے کسی چیز میں مشغول رہے کہ اس کی طرف دھیان نہ جائے اور پاکدامنی، صبر، عفت کو لازم پکڑے رہے تو اس پر اللہ عزو جل بہت ثواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اس کا اچھا بدلہ عطا فرماتے ہیں اور اپنی رضاء کا پروانہ عطا فرماتے ہیں۔

☆ گناہ سے پاک عشق کی مثال اسلاف کرامؒ کا عشق ہے جن میں سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہیں جو مدینے کے سات بڑے فقہاء میں سے ایک ہیں یہ کسی پر عاشق ہو گئے یہاں تک کہ مشہور ہو گئے لیکن بالکل پاکدامن رہے اور علماء نے فرمایا کہ جوان کو ملامت کرے وہ ظالم ہے۔

آپ کے اشعار میں سے ہے۔

کتمت الھوی حتی اضربك الکتم ولا مك اقوام ولو مهم ظلم

تو نے محبت کو چھپایا یہاں تک کہ چھپانا تجھ کو نقصان دے گیا اور تجھ کو قوموں نے ملامت کی اور ان کا ملامت کرنا ظلم ہے

فنم علیك الکا شحون و قبلهم علیك الھوی قدیم لو ینفع الکتم

تجھ پر دشمن ظاہر ہو گئے اور ان سے پہلے تجھ پہ محبت ظاہر ہو گئی کاش کہ چھپانا نفع دیتا

فاصبحت کالھندی اذمات حسرة علی اثر هند او کمن شفه سقم

تو پس اس ھندی کی طرح ہو گیا جو (محبت میں) حسرت سے ہی مر گیا ھند کے پیچھے یا تو اس کی طرح ہے جس کو بیماری نے شفاء دی

تجنبت اتیان الحبیب تأثما الا ان ھجران الحبیب ھو الاثم

تو گناہ سمجھ کر حبیب کے پاس آنے سے بچا خبر رکھ کہ حبیب کو چوڑنا بھی وہ گناہ ہے

فذق ھجرھا قد کنت تزعم انه رشاد ألا یار بما کذب الزعم (۱)

پس اب اس کے ھجر کا مزہ چکھ بے شک تو گمان کرتا تھا یہ درست ہے خبر رکھ کہ

---

(۱) الداء والدواء لابن قیم ص ۲۶۷

کبھی گمان جھوٹے بھی ہوتے ہیں

☆ یہ ابوبکر محمد بن داؤد الظاہری ہیں جو علم کے فنون میں مشہور عالم ہیں فقہ، حدیث، تفسیر، ادب، اور فقہ میں انکا قول پیش ہوتا ہے اور یہ مشہور اکابر علماء میں سے ہیں ان کا عشق مشہور ہے۔

☆حضرت امیر معاویہؓ نے ایک باندی خریدی جس سے حضرت امیر کو بہت عشق و محبت ہو گئی ایک دن باندی کو کہتے سنا۔

وفارقته کالغض یهتز فی الثری　　طریرا و سیما بعد ماطر شاربه

اور میں نے اس (اپنے آقا محبوب) کو چھوڑ دیا جیسے ٹہنی سرسبز درخت میں حرکت کرتی ہو اس کے بعد اس کے پینے سے وہ اور تروتازہ ہو گیا

تو حضرت امیر معاویہؓ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے کیا وہ اپنے پرانے آقا سے محبت کرتی ہے تو حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی محبت کو نظر انداز کر دیا(۱)

## عبد الملک بن مروان اور عزہ اور بثینہ

☆عزہ اور بثینہ دونوں خلیفہ عبد الملک بن مروان کے پاس آئیں تو خلیفہ پہلے عزہ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو کثیر کی عزہ ہے؟ کہا میں کثیر کی عزہ نہیں ہوں (یہ کثیر اس عزہ سے محبت رکھتا تھا، لیکن عزہ نہ رکھتی تھی) پھر پوچھا کیا تو کثیر کا اپنے بارے میں یہ قول جانتی ہے

لقد زعمت انی تغیرت بعدها　　ومن ذالذی یا عزه لا یتغیر

وہ گمان کرتی ہے کہ میں اس عزہ کے بعد تبدیل ہو گیا ہوں اور کون ہے جو اے عزہ تبدیل نہ ہو

تغیر جسمی والخلیقة کالتی　　عهدت ولم یحبر بسرك مخبر

میرا جسم تبدیل ہو گیا ہے (تیرے عشق میں کمزور ہو کر) لیکن میری طبعیت (عشق) اسی طرح ہے جیسے تجھ سے عہد کیا تھا اور کسی مخبر نے تیرے راز کی خبر نہیں

---

(۱) سابق ص ۲۶۸

دی۔

توعزہ نے کہا میں یہ شعر نہیں جانتی بلکہ اس کے غیر کا شعر جانتی ہوں جو یہ کہتا ہے

کانی انادی صخرة حین اعرضت　من الصم لو یمشی بها العصم ذلت

گویا کہ میں صخرہ کو پکار رہا ہوں جب وہ رک گئی سننے سے اگر اس کے ساتھ چلتا تو تو بھی پھسل جاتی

صفوحا فما تلقاك الا حیلة　فمن مل منها ذلك الوصل ملت

چشم پوشی کرتے ہوئے پس وہ تجھ سے کسی حیلے سے نہ ملاقات کرتی پس جو اس کے وصل سے اکتا گیا تو تو بھی اکتا جاتا

پھر خلیفہ بثینہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا جمیل نے جب تیرا ذکر تمام عورتوں کے سامنے کیا تو اس کو تجھ میں کیا خوبی نظر آئی تو بثینہ نے کہا جب لوگوں نے آپ کو خلیفہ بنایا تو جو خوبی آپ میں لوگوں کو نظر آئی تو وہ ہی خوبی اس کو مجھ میں سمجھ لیں۔ خلیفہ اتنا ہنسا کہ اس کی آخری ڈاڑھیں بھی نظر آنے لگیں پھر دونوں کے لئے انعام کا حکم فرمایا اور ان کی ضروریات بھی پوری کردیں (۱)

## ایک عورت کا اپنے شوہر کو عتاب کرنا

☆ایک عورت جو اپنے شوہر کو عتاب کرتی ہے وہ کہتی ہے کہ میں اس ذات سے سوال کرتی ہوں جس نے بندوں کے درمیان رزق کو تقسیم فرمایا کہ وہ میرے اور اپنے درمیان بھی محبت کو تقسیم فرمادے۔ پھر کہتی ہے۔

ادعو الذی صرف الهوی　منی الیك و منك عنی

میں دعا کرتی ہوں اس ذات سے جو محبت کو پھیرنے والی ہے مجھ سے تیری طرف اور تجھ سے میری طرف

ان یبتلیك بما ابتلا　نی او یسل الحب منی

(یہ دعا) کہ وہ تجھ کو مبتلائے محبت کردے جس طرح اس نے مجھ کو مبتلائے محبت

---

(۱) اخبار النساء ص ۴۲

کر دیا یا پھر وہ مجھ سے بھی محبت کو کھینچ لے (۱)

☆ حکیم ارسطو کہتا تھا کہ عشق ایسا جہل ہے جو پیش آتا ہے اس دل کو جو فارغ ہو اس کو کوئی مشغلہ نہ ہو، نہ تجارت نہ صنعت حرفت یا کوئی اور

☆ بعض دوسرے حکماء کہتے ہیں کہ یہ برائی کو اختیار کرنا ہے فارغ نفس کے ساتھ (۲)

☆ قیس بن ملوح کہتے ہیں

**اتانی هوا ها قبل ان اعزف الهوی وصادف قلبا خالیا متمکنا**

میرے پاس اس کی محبت آگئی' میری محبت کو جاننے سے پہلے ہی وہ ٹکرائی دل سے جو خالی تھا تو اس نے جگہ پکڑلی

☆ بعض دانشوروں کا کہنا ہے کہ ہم نے کسی حق کو باطل کے مشابہ عشق سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا اس کا مذاق بھی سنجیدگی ہے اور اس کی سنجیدگی بھی مذاق ہے اس کا شروع ہنسی کھیل ہے اور آخر ہلاکت ہے (۳)

## ایک زاہد اور اس کی باندی کا قصہ

☆ محمد بن عبید زاھد کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک باندی تھی میں نے پہلے تو اس کو بیچ دیا پھر میرا دل اس کے غم میں دوچار ہو گیا تو میں اس کے نئے مولی کے پاس گیا اس کے کچھ دوستوں بھائیوں کی جماعت کے ساتھ تاکہ وہ مجھے رد نہ کرے پھر ہم نے اس کو جا کر کہا منہ مانگا نفع مزید لے لو اور باندی دیدو لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پھر میں اس کے پاس بڑا رنجیدہ و غمگین ہو کر نکلا رات ساری جاگ کر بسر کی پتہ نہیں چلتا تھا کہ کروں کیا؟ پھر جب میں نے اپنی انتہائی بری حالت کو محسوس کیا تو میں نے باندی کا نام اپنی ہتھیلی پر لکھ کر رکھ لیا جب بھی اس کی کوئی بات کوئی ادا یاد آتی اپنی ہتھیلی آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا اے میرے آقا (اللہ) یہ میرا قصہ ہے رحم فرمایئے پھر جب دو راتیں گزر گئیں تو صبح کو دروازہ کھٹکھٹا میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا باندی کا

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۷۷ (۲، ۳) سابق ص ۱۳۸

مالک پھر اس نے باندی واپس کر دی میں نے کہا یہ اپنا مال اور منافع لے لے کہا مجھے کچھ بھی نہیں چاہیئے میں نے پوچھا کیوں؟ کہا رات ایک نے خواب میں کہا باندی ابن عبیداللہ کو واپس کر دو تیرے لئے جنت ہے (۱)

## خلیفہ متوکل اور محبوبہ کا قصہ

☆علی بن الجہم حکایت کرتے ہیں کہ جب خلافت امیر المؤمنین متوکل کی طرف سپرد ہوئی تو عبداللہ بن طاہر نے خراسان سے ان کے لئے ایک باندی ھدیہ بھیجی جس کو محبوبہ کہا جاتا تھا اس نے طائف میں پرورش پائی تھی پھر حسن و جمال اور حسن کلام میں بہت کمال کو پہنچ گئی تھی اور اشعار بھی اچھے کہتی تھی تو امیر المؤمنین کو بھی اس سے والہانہ لگاؤ ہو گیا یہاں تک کہ اس کے ساتھ سے جدا نہ ہوتا تھا پھر کچھ عرصہ بعد امیر المؤمنین کی طرف سے آپس میں کچھ کشیدگی بڑھ گئی پھر امیر نے اس کو چھوڑ دیا (یعنی محبت و ملاقات کو ترک کر دیا) علی بن جہم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امیر المؤمنین کے پاس سویا ہوا تھا کہ انہوں نے مجھ کو جگایا میں نے کہا لبیک یا امیر المؤمنین تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں محبوبہ سے راضی ہو گیا ہوں اور اس سے صلح کر لی ہے تو میں نے کہا بہت اچھا دیکھا آپ نے یا امیر المؤمنین اللہ آپ کی آنکھ ٹھنڈی کرے وہ آپ ہی کی باندی ہے رضا و محبت اور ظلم آپ کے ہاتھ میں ہے اللہ کی قسم ابھی میں اپنی بات میں محو تھا کہ وصیفہ نامی باندی آئی اور عرض کیا اے امیر المؤمنین میں نے محبوبہ کے کمرے سے ان کی آواز سنی ہے تو امیر نے مجھے فرمایا چلو اٹھو دیکھتے ہیں وہ کیا کہتی ہے اور کیا کر رہی ہے ہم اٹھ کر پہنچے تو وہ سارنگی بجا رہی تھی اور کہہ رہی تھی۔

ادور فی القصر لا اری احدا   اشکو ولا یکلمنی

میں محل میں چکر کاٹتی ہوں نہیں دیکھتی کسی کو کہ اس کو شکایت کروں اور نہ مجھ سے کوئی بات کرتا

---

(۱) سابق ص ۵۰

كاني قد اتيت معصية ليس لها توبة تخلص

گویا کہ میں نے کسی گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے جس کی توبہ کی کوئی صورت نہیں ہے جو مجھے چھٹکارا دے سکے

فهل شفيع لنا الى ملك قدزارني في الكرى و صالحني

پس کیا کوئی سفارشی ہے ہمارے لئے بادشاہ کی طرف جس(بادشاہ) نے میری زیارت کی ہے نیند میں اور مجھ سے صلح کی

حتى اذا ماالصباح لاح لنا عاد الى هجره وصار مني

یہاں تک کہ جب صبح ہمارے لئے طلوع ہو تو وہ اپنے فراق کو (ختم کرنے کی طرف )لوٹ آئے اور مجھ سے قریب ہو جائے

یہ سن کر امیر المؤمنین نے آواز دی محبوبہ سن کر فوراً باہر آئی اور بادشاہ امیر کے قدموں میں گر گئی اور ان کو چومنے لگی امیر المؤمنین نے پوچھا(کیا ہے)؟ کہا اے میرے آقا میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے راضی ہو گئے ہیں تو میں نے یہ اشعار کہے جو آپ نے سنے ہوں گے تو امیر المؤمنین نے فرمایا میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا پھر آپ نے مجھے کہا کیا ایسا اتفاق کہیں دیکھا ہے۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے کمرے میں لے کر چلے گئے(۱)

## ایک عجیب گمشدہ پارسا عاشق کی حکایت

☆اصمعی فرماتے ہیں کہ ایک ثقفی جوان تھا جو سخت حیاو غیرت والا شریف کریم ادیب شخص تھا ایک مرتبہ وہ بیٹھا تھا کہ اس کے پاس سے ایک عورت گزری جو خواتین میں سب سے خوبصورت تھی تو اس کو یہ طاقت نہ تھی مجلس سے اٹھ سکے کیونکہ یہ حیاو غیرت کے خلاف تھا لیکن اس کو جاننے کی بھی سخت تڑپ تھی کہ یہ کون ہے؟ کہاں جاتی ہے۔ اس کو اس سے شدید عشق و محبت ہو گئی پھر یہ اس کے پیچھے گیا دیکھا تو یہ اس کے ہی بھائی کے گھر میں داخل ہو گئی تو پھر پتہ چلا کہ یہ اس کی

---

(۱)المستطرف ج ۲ ص ۱۸۸

بھابھی ہے تو معاملہ ان کے لئے انتہائی پیچیدہ ہو گیا لیکن کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا کرے، پھر اپنی حالت کو بالکل چھپالیا اور عشق و محبت بڑھتی رہی یہاں تک کہ اس کا جسم محبت میں کمزور ہوتا چلا گیا لیکن حیاو عفت کا پورا خیال رکھا اس کے اسی بھائی نے اور دوسرے گھر والوں نے خوب علاج معالجہ کروایا لیکن بیماری جو تھی بڑھتی گئی لیکن اس نے عفت وپاکدامنی کے خیال سے بالکل معاملہ پوشیدہ رکھا پھر علاج وغیرہ نے بھی بھائی اور اہل کو مایوس کر دیا تو اس کے بھائی نے حارث بن کلدہ کے سپرد کر دیا جو عرب کا سب سے بڑا حکیم و دانا تھا اس زمانے میں حارث نے دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ اس کو کوئی دوسری بیماری نہیں بلکہ اسکو عشق لاحق ہے تو حارث نے اسکے ساتھ تنہائی حاصل کی اور اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی لیکن اس نے بالکل انکار کر دیا کہ کسی چیز کا اقرار کرے جب حارث بن کلدہ اس طرح عاجز آگیا تو اس نے دوسری ترکیب اختیار کی کہ اس سے اس کے رشتے داروں کے نام پوچھنے لگا جب بھی کسی عورت کا نام لیا جاتا تو حارث اس کے چہرے کو بغور دیکھتا جب اس کے بھائی کی بیوی کا نام آیا تو اس کو راحت سی حاصل ہوئی اور اس نے ٹھنڈا سانس لیا اور آنکھیں آنسوؤں میں ڈبڈبا گئیں پھر حارث نے جان لیا کہ یہ معاملہ ہے پھر اس کے بھائی کو کہا تم اپنے سب گھر والوں کو اکٹھا کر کے لاؤ اور کسی مرد عورت کو پیچھے نہ چھوڑو پھر بلوالیا گیا تو سب کو اس کے سامنے سے گزروایا گیا تو جب بھائی کی بیوی سامنے سے گزری تو اس کو کافی آرام سا حاصل ہوا پھر حارث حکیم نے اس کو پہچان لیا پھر اس کے لئے بکری ذبح کروائی اور اس کا کلیجہ نکلوا کر آگ پر بھنوایا اور پھر اس کو کھلایا پھر ہلکا سا مشروب تیار کروا کر پلوایا تو اس کی کچھ حالت بہتر ہو گئی پھر روز بروز کچھ حالت بہتر ہوتی گئی جب حکیم نے دیکھ لیا کہ کسی قدر طاقت حاصل ہو چکی ہے تو اس نے ایک جوان کو اس کے پاس چھوڑ دیا اور کہا کہ تو جو عشقیہ اشعار وغیرہ جانتا ہو وہ بھی اس کو سنا اور اس کو کھلا پلا۔ اچھی طرح رکھ اور ہاں جو یہ کرے سب حرف بحرف اطلاع دے صبح کو حارث نے اس جوان کی ساری خبر سنی تو معاملہ یقین کی حد تک پہنچ گیا اس کے بھائی کو بلا کر اس پر راز منکشف کیا کہ یہ تیری بیوی کے ساتھ اس کی محبت ہو گئی ہے اس وجہ سے سب کچھ ہوا ہے بھائی نے بھائی کو کہا اے میرے بھائی میں

اس کو تیرے لئے بالکل چھوڑ تا ہوں ایسی کیا بات ہے تو اس سے شادی کر لے بھائی نے سنا تو اس کو انتہائی شرم و خفت ہوئی اور وہاں سے بھاگتا ہوا نکلا پھر اس کی آج تک کوئی خبر نہ ملی کہ کہاں گیا آسمان کھا گیا، زمین نگل گئی یہ ہے حیا و شرم۔ یہی وہ عشق ہے جو شہادت کے مرتبے پر فائز کرتے والا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں۔

## ابن الشرید اور عفراء

سمری بن المطلب حکایت نقل کرتے ہیں کہ حارث بن الشرید، عفراء بنت احمر پر عاشق ہو گیا تھا بہت صبر کیا اور کچھ ظاہر نہ ہونے دیا لیکن جب پیمانہ انتہائی لبریز ہو گیا تو اس کے پاس دو شعر لکھ بھیجے۔

**صبرت على كتمان حبك برهة　　وبى منك فى الاحشاء أصدق شاهد**

میں نے تیری محبت کو تو چھپانے کی بہت ہی کوشش کی اور میری تجھ سے محبت پر میر اندروں (دل) شاہد ہے

**هو الموت ان لم ياتنى منك رفعة　　تقوم لقلبى فى مقام العوائد**

یہ موت ہو گا اگر میری طرف تیرے پاس سے چھٹی نہ آئے تو وہ چھٹی تیری زیارت کے قائم مقام ہو جائے گی۔

جب رقعہ اسکو ملا تو اس نے بھی جواب دے دیا

**كفيت الذى تخشى وصرت الى المنى ونلت الذى يهوى برغم الحواسد**

کافی ہے جس سے تو خوف کرتا ہے اور میں بھی امید کرتی ہوں اور وہی کیفیت محبت پاتی ہو جو تو۔ حاسدین کی ناک خاک آلود ہو

**فوالله لولا ان يقال تظننا　　بى اسوء ماجانبت فعل العوائد**

پس اللہ کی قسم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تو ہمارے بارے میں برا گمان کرے گا تو میں کبھی زیارت کرنے والوں کا سا کام نہ کرتی

جب رقعہ اس کو پہنچا تو اس نے رقعہ اپنے چہرے پر رکھ لیا جب اس کے ہاتھ کی خوشبو سونگھی تو چیخ مار کر مر گیا عفراء کو کہا گیا مجھے کیا ہو جاتا اگر تو زیارت کے لئے

آجاتی اور اس کے دل کو تسکین دیدیتی تو کہا میں اس سے بچتی رہی کہ تم کہو گے کہ عفراء حارث کے پاس پہنچ گئی اور اللہ کی قسم میں بھی اس کے نقش قدم پر اپنے کو قتل کروں گی اس طرح کہ کسی کو سوائے اللہ کے پتہ نہ چلے پھر کچھ دنوں میں یہ بھی اس سے جاملی۔

☆(اور عشق کے بارے میں چند یہ باتیں کی گئی ہیں جن میں کچھ حقیقت ہے) کہ عشق بزدل کے دل کو بہادر بناتا ہے، کند ذہن کے ذہن کو صاف کرتا ہے، غباوت وکند پن کو دور کرتا ہے، بخیل کے ہاتھ کو سخی کرتا ہے، اور اخلاقی نفرتوں کو دور کرتا ہے، یہ دوست ہے اس شخص کا جس کا کوئی دوست نہیں اور ہمنشین ہے اس شخص کا جس کا کوئی ہمنشین نہیں (۱)

## کامل اور اسماء اور قاتل عاشق

☆ عتبی کہتے ہیں کہ کامل بن الرضین کو اسماء بنت عبداللہ بن حاذ ثقفیہ سے عشق ہوگیا جو اس کے چچا کی بیٹی تھی تو کامل اس کی محبت میں برابر پگھلتا رہا یہاں تک کہ قریب المرگ ہوگیا پھر اس کے والد نے لڑکی کے باپ سے بات کی تو وہ پھر شادی پر راضی ہوگیا اور شادی کردی گئی پھر اس قریب المرگ شوہر کو اٹھا کر لڑکی کے گھر لے جایا گیا اور ابھی اس میں کچھ زندگی کی رمق باقی تھی جب گھر میں داخل ہوگیا تو پوچھا گیا اس جگہ اسماء میری بات سن سکتی ہے؟ کہاہاں تو پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور مرگیا۔ اسماء کو خبر دی گئی تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں بھی اسی کی طرح مرجاؤں گی۔ اور میں اس کی زیارت کو جاسکتی تھی لیکن مجھے لوگوں کے شک کا خوف مانع رہا اور پھر یہ مریضہ ہوکر رہ گئی جب مرض سخت ہوگیا تو اپنی خاص سہیلی کو کہا مجھے اس کامل کی تصویر بناکردے پھر اس نے وہ تصویر لیکر گلے میں لٹکالی اور پھر ایک تیز چیخ ماری اور اپنے محبّ کے پاس محبوب پہنچ گیا پھر ایک ہی قبر میں دونوں کو دفن کردیا گیا اور ان کی قبر پر لکھ دیا گیا۔

---

(۱) الداء والدواء لابن قیم ص ۲۶۵

**بنفسی هما ما متعا بهواهما　　علی الدهر حتی غیبا فی المقابر**

میری جان کی قسم یہ دونوں اپنی محبت سے کوئی نفع نہ اٹھا سکے زمانہ بھر یہاں تک کہ قبروں میں غائب ہو گئے

**اقاما علی غیر التزاور برهة　　فلما اصیبا قربا بالتزاور**

زمانہ بھر بغیر زیارت کے رہے پھر جب مصیبت کو پہنچ گئے تو زیارت کے ساتھ قریب کر دیئے گئے

**فیا حسن قبر زار قبرا یحبه　　ویازورة جاء ت بریب المقادر**

پس کیا عمدہ قبر ہے جس نے اس قبر کی زیارت جس سے وہ محبت کرتی ہے اور کیا عمدہ زیارت ہے جو موت لے آئے (۱)

☆عتبی کہتے ہیں کہ اگر عشق جادو کی قسم نہیں تو جنوں تو ہے ہی (۲)

## ابن ابی عمار اور باندی

☆عبد الرحمٰن بن ابی عمار، اھل حجاز کے مایہ ناز فقیہ تھے۔ یہ نخاس مقام کے پاس سے گزرے اس کے ساتھ چند نوجوان لڑکیاں بھی تھیں اس نے انکی طرف دیکھا تو ایک کے ساتھ دلی میلان ہو گیا۔ پھر یہ میلان فریفتگی میں تبدیل ہو گیا اور چونکہ یہ مشہور فقیہ عالم دین تھے اس وجہ سے بات مشہور ہو گئی یہاں تک کہ ان کے پاس ان کے ہم عصر دوسرے علماء آئے جیسے عطاء (بن ابی رباح) مجاہد، جو اس کو ملامت کرنے لگے تو حضرت عبد الرحمٰن کا جواب صرف یہ شعر ہوتا تھا۔

**یلومنی فیك اقوام اجا لسهم　　فما ابالی أطال اللوم ام قصرا**

مجھے تیرے بارے میں اقوام ملامت کرتی ہیں جس کے ساتھی میری ہم نشینی ہے پس مجھے پرواہ نہیں کہ ملامت زیادہ ہو

پھر ان کی خبر پھیلتے پھیلتے حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کے پاس گئی تو انہوں نے اسی کے واسطے حج کا ارادہ کیا اور وہ باندی جس پر

---

(۲،۱) اخبار النساء ص ۵۴

عبدالرحمٰن عاشق ہو گئے تھے اس کے آقا کے پاس پیغام بھیجا اور پہلے سے اس باندی کو چالیس ہزار میں خرید لیا اور پھر ساتھ اس کے زیورات کے لباس و آرائش کا سامان بھی خرید لیا پھر لوگوں کو حضرت عبداللہ کے پاس پہنچنے کی اطلاعات موصول ہوئیں لوگ ان کے پاس سلام عرض کرنے کے لئے جوق در جوق داخل ہونا شروع ہوئے انہی میں عبدالرحمن بن ابی عمار بھی تھے جب سب کی مجلس برخاست ہوئی تو انہوں (عبدالرحمٰن) نے بھی اٹھنا چاہا لیکن حضرت عبداللہ نے ان کو بٹھالیا پھر ان سے پوچھا کہ فلانی کی محبت نے (آپ کے ساتھ) کیا کیا؟ کہا گوشت، خون، مغز، ہڈیوں، پٹھوں الغرض جسم کے سب اعضاء میں پیوست ہو گئی ہے یہ سن کر حضرت عبداللہ نے حکم فرمایا تو جاریہ کو لایا گیا اور پھر ان عبدالرحمٰن کے سامنے پیش کر دیا گیا اور حضرت عبداللہ نے فرمایا وہ یہی ہے؟ کہا جی ہاں اللہ آپ کو سلامت رکھے پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے اس کو تیرے لئے خریدا ہے اور اللہ کی قسم میں اس کے قریب بھی نہیں لگا یہ خاص آپ کے لئے ہے آپ کو اس سے برکت ہو، پھر اسکے علاوہ حضرت عبداللہ نے ان عبدالرحمٰن کیلئے ایک لاکھ درھم کا حکم فرمایا اور پھر فرمایا یہ لو اور ان کے ساتھ تم اس باندی کا اہتمام کر لو اور وہ تمہارے لئے کچھ کر لے تو ان کی سخاوت کو دیکھکر حضرت عبدالرحمٰن خوشی سے رو پڑے اور عرض کیا اے اہل بیت اللہ نے اگر بنی آدم میں کسی کو بڑی خصلت کے ساتھ خاص کیا ہے اور شرف دیا ہے تو وہ آپ اہل بیت کی ہی شان ہے۔ آپ کو ہی یہ نعمت سخاوت (اور دوسری بہت سی عمدہ خصلتیں) آپ کو مبارک ہوں اور اللہ آپ کو برکت دے تو یہ سخاوت بھی آپ حضرت عبداللہ کی سخاوتوں میں سے ایک وہ ہے جن کے ساتھ آپ مشہور ہوئے(۱)

☆ علامہ حافظ فرماتے ہیں کہ عشق نام ہے جو محبت سے تجاوز کر جائے بڑھ جائے اس کیفیت کا جس طرح کہ اسراف فضول خرچی وہ ہے جو سخاوت سے تجاوز کر جائے اور بخل وہ ہے جو میانہ روی سے بھی کم ہو جائے، پس ہر عشق کا نام محبت ہو سکتا ہے

---

(۱) اخبار النساء ص ۵۱

لیکن ہر محبت کا نام عشق نہیں ہو سکتا اور محبت جنس ہے عشق اس کی ایک نوع کا نام ہے اور ہر محبت شوق ہے اور ہر شوق محبت نہیں (۱)

☆ دوسرا گروہ کہتا ہے عشق وہ دیوانگی، جنون اور عاجزی انکساری اور طرف داری کرنا ہے معشوق کے ساتھ وجد وہ ساکن محبت ہے، اور ھوی وہ ہے کہ کسی چیز کے ساتھ انس ہو جائے اور پھر اس کے پیچھے چل پڑے خواہ صحیح ہو یا غلط۔ اور حب وہ ان مذکورہ تینوں کو شامل ہے (۲)

☆ خلیفہ مامون الرشید نے قاضی فقیہہ یحییٰ بن اکثم سے کہا عشق کیا ہے؟ انہوں نے کہا عشق وہ کیفیات ہیں جو انسان میں پیدا ہوتی ہیں جن سے انسان کا دل دیوانہ مجنون بن جاتا ہے اور اس کا نفس اس کے اثر کو پورا پورا قبول کرتا ہے۔

مجلس میں تمامہ بن اشرس بھی تھا اس نے کہا اے یحییٰ چپ ہو جا آپ طلاق کے مسائل اور محرم مکہ کے مسائل بتا سکتے ہیں بہر حال یہ لائن ہمارے مسائل کی ہے تو مامون نے اس کو کہا اے تمامہ تو کہہ۔ تو کہا عشق نفع دہ ہمنشین ہے، الفت رکھنے والا انیس ہے، آدمی کا مالک ہے، لطیف ہے، اور اس کے راستے انتہائی گہرے ہیں اس کے کام جاری ہیں، یہ جسموں اور ان کی روحوں کا مالک ہے اور دلوں اور ان کے درون کا مالک ہے، اور عقول اور ان کی آراء کا مالک ہے اس کی فرماں برداری کی لگام دی جاتی ہے، اس سے تصرف کی قوت حاصل ہوتی ہے آنکھوں سے اس کی حقیقت مخفی ہے، دلوں میں اس کے راستے پوشیدہ ہیں تو مامون نے کہا اے تمامہ بہت اچھا کہا آپ نے پھر اس کے لئے ہزار دینار کا حکم فرمایا۔ (۳)

☆ کسی نے ایک مجنون کو کہا جس کی عقل عشق نے اڑا رکھی تھی کہ اس شعر کا بیت پورا کر

**وما الحب الا شعلة قدحت بها عیون المها باللحظ بین الجوانح**

اور محبت نہیں ہے مگر ایک شعلہ ہے جس کو محبت کی آنکھیں بھڑکاتی ہیں، اعضاء میں ایک لحظہ کے اندر

---

(۱، ۲، ۳) روضۃ المحبین ص ۱۳۸

اس نے فوراً جواب دیا

**و نار الهوی تخفي و فی القلب فعلها کفعل الذی جاء ت به کف قادح**

اور محبت کی آگ مخفی ہے اور دل میں اس کا اثر ہوتا ہے جیسے اس کا اثر آگ جلانے والی ہتھیلی پر ہو(۱)

☆ عفراء کو کہا گیا اس کے عاشق کے بارے میں 'تو اس کی بیماری کو ہلکا کر سکتی ہے؟اس نے کہا میں زیادہ اس میں خوش ہوں گی اور مجھے زیادہ شوق ہے کہ اس کی تکلیف دور ہو لیکن مجھے عار، شرمندگی برداشت نہیں نہ ہی جہنم کی آگ(۲)

☆ میہ جو قابوس کی محبوبہ تھی اس سے قابوس کی صفات کے بارے میں پوچھا گیا کہ تجھے کیا نقصان ہو جاتا اگر تو اس کی موت سے پہلے اس کو اپنے چہرے کی زیارت کرا دیتی جواب دیا مجھ کو عار و شرمندگی کا خوف اور پڑوس کو ہنسنے کا موقع دینا، یہ رکاوٹیں تھیں ورنہ تو جو اس کے دل میں میری محبت تھی اس سے زیادہ میرے دل میں اس کی محبت تھی لیکن میں نے دیکھا کہ اس محبت کو چھپانا یہ محبت کو زیادہ باقی رکھنے والا ہے اور عافیت و سلامتی کے قریب ہے(۳)

☆ ملک فارس (ایران) کے کسی بادشاہ کی بیٹی کو کسی شہسوار سے محبت و عشق نے مشقت میں ڈال رکھا تھا اس کو کہا گیا کہ اگر تو اس کے ساتھ رہ کر اپنے کو تسکین دے تو تیرے لئے بہتر ہوتا تو شہزادی نے جواب دیا بات تو صحیح ہے جو تم بیان کر رہے ہو لیکن اگر میں اپنی کمزوری کو ظاہر کرنے کا کوئی عذر نہیں دیکھتی اور پھر میں اپنے معاملے کو ایسے شخص پر ظاہر کرتی جس کو شرمندگی کا کوئی احساس نہ ہوتا اور میرے معاملے کا مشتہر ہونا اس کو بڑائی میں لے جانا اور اللہ کی قسم یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا (۴)

☆ ایک اعرابی کہتا ہے کہ عشق دکھنے سے پوشیدہ ہے اور پوشیدہ رہنے سے ظاہر ہے وہ چھپی ہوئی آگ کی طرح ہے جیسے شہر میں آگ پوشیدہ ہوتی ہے اگر تو پتھر کو

---

(۱) سابق ص ۱۳۹ (۲) اخبار النساء ص ۵۲ (۳، ۴) اخبار النساء ص ۵۲

مارے گا تو آگ ظاہر ہو جائے گی اگر چھوڑ دے گا تو چھپی رہے گی کہا گیا ہے کہ عشق کی پہلی سیڑھی نظر ہے جس طرح آگ کی پہلی سیڑھی شعلہ ہے(۱)

☆بثینہ محبوبہ کے بھائی شیبب نے بہن کے عاشق جمیل کو دیکھ لیا تو اس پر چھلانگ لگائی اور مارا پیٹا پھر شیبب مکہ پہنچا تو وہاں جمیل بھی تھا جمیل کو لوگوں نے کہا اب تم اپنا بدلہ لے سکتے ہو تو جمیل نے کہا۔

وقالوا یا جمیل اتی اخوھا فقلت اتی الحبیب اخوا لحبیب

لوگوں نے کہا اے جمیل اس کا بھائی آگیا ہے تو میں نے کہا ہو تو حبیب آگیا ہے (کیونکہ وہ) حبیب کا بھائی ہے(۲)

☆ایک مجنون نے کہا۔

قالت جننت علی ذکری فقلت لھا الحب اعظم مما بالمجانین

محبوبہ نے کہا تو نے میرا ذکر کر کے غلطی کی میں نے اس کو کہا محبت مجنونوں کے ہاں سب سے بڑی چیز ہے

الحب لیس یفیق الدھر صاحبہ وانما یصرع المجنون فی الحین

محبت وہ چیز ہے جس کے صاحب کو زمانہ کبھی افاقہ نہیں دیتا اور مجنونوں پر وقت پچھاڑا ہوا رہتا ہے(۳)

☆ایک اعرابیہ سے سوال کیا گیا کہ محبت کیا چیز ہے۔ کہا

الحب اولہ میل تھیم بہ نفس المحب فیلقی الموت کاللعب

محبت پہلے ایک میلان ہوتا ہے جس سے محبّ (محبت کرنے والا) کا نفس مجنون ہو جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ وہ موت سے ہنستے کھیلتے ملاقات کر لیتا ہے

یکون مبدؤہ من نظرۃ عرضت او مزحۃ اشعلت فی القلب کاللھب

جس کی ابتداء ایک نظر سے ہوتی ہے جو پیش آجاتی ہے یا کوئی مزاح ہوتا ہے پھر یہ دل میں شعلے کی طرح بھڑکتی ہیں

کالنار مبدء ھا من قدحۃ فاذا تضرمت احرقت مستجمع الحطب

---

(۱،۲)المستطرف ج ۲ ص ۱۹۵ (۳) سابق ج ۲ ص ۱۹۶

جیسے آگ اس کی ابتداء ایک چنگاری سے ہوتی ہے پھر وہ بھڑکتی ہے تو ایندھن کے ڈھیر کو جلادیتی ہے(۱)

☆ابو جعفر طرخی کے لئے کسی نے محبت کے بارے میں اشعار کہے

لیس خطب الهوی بخطب یسیر لا ینبئك عنه مثل خبیر

محبت کی آفت کوئی آسان آفت نہیں ہے اس کے بارے میں خبر رکھنے والا(جو خود مبتلا ہو)اس کی طرح دوسرا کوئی خبر نہیں دے سکتا

لیس امر الهوی یدبر بالرائ ولا بالقیاس والتفکیر

محبت کا معاملہ رائے سے حل نہیں ہوتا نہ اندازے سے نہ سوچ وبچار سے

انما الحب والهوی خطرات محدثات الامور بعد الامور

محبت اور فریفتگی ایسے خطرات ہیں جو مصائب کے بعد مصائب لاتے رہتے ہیں(۲)

☆بعض کا کہنا ہے ! عشق جنون کی ایک قسم ہے اور جنون ایک فن ہے تو بس عشق جنون کے فنون میں سے ایک فن ہے(۳)

☆ ایک اعرابی (دیہاتی) کہتا ہے روح سے جو جسم میں اتر پڑتا ہے اس کے اندر عشق سب سے زیادہ اثر انداز ہے اور یہ نفس کا مالک بن جاتا ہے ظاہر میں بھی باطن میں بھی۔اس کا وصف بیان کرنا زبان سے ممکن نہیں اور وہ سحر وجنون کے درمیان ہے جو ایک پوشیدہ راستہ ہے(۴)

☆ایک اعرابی سے پوچھا گیا کہ عشق کیا ہے تو کہا اگر وہ جنون کا ایک حصہ نہیں تو پھر ضرور وہ جادو کی ایک قسم ہے(۵)

☆ ایک اعرابی اس کا وصف بیان کرتا ہے۔ عشق دل میں اس سے دھڑکنیں ہوتی ہیں اور درون دل اضطراب وبے چینی ہوتی ہے درون (اندر) اعضاء اس کی آگ بھڑکتی ہے تمام اعضاء اس کے خدام ہوتے ہیں(جو فرماں برداری کرتے ہیں)عاشق کا دل دوسری چیزوں سے بے نیاز وغافل ہوتا ہے۔آنسوؤں (کا سیلاب وقتاً فوقتاً) امنڈتا رہتا ہے، جسم پگھلتا رہتا ہے، راتوں کا گزرنا عشق کو نیا کرتا رہتا ہے(اور پھر

---

(۲،۱)اخبار النساء ص ۵۵ (۳، ۴) روضۃ المحبین ص ۱۳۹ (۵) سابق ص ۱۴۰

بھی) محبوب کا دھتکارنا برائی سے پیش آنا اس کو نہیں بجھا سکتا۔ اور (یہ بھی صحیح) کہا گیا ہے کہ یہ حسن و جمال پر موقوف نہیں ہے بلکہ وہ تو نفسوں کا آپس میں ہمشکل اور ہم مزاج ہو جانا ہے طبعی فطری طور پر جیسے کہا گیا ہے۔

وما الحب من حسن ولا من ملاحة ولكنه شئى به الروح تكلف

اور محبت حسن و ناز و انداز سے نہیں ہوتا بلکہ وہ تو ایک دوسری ہی چیز ہے جس سے روح کلفت میں پڑجاتی ہے

☆ کہا گیا ہے کہ عشق کی پہل تھکن ہوتی ہے اور بیچ بیماری ہوتی ہے اور آخر قتل ہوتا ہے جیسے کہ ابن الغارض ؒ فرماتے ہیں۔

هوالحب فاسلم بالحشا ما الهوى سهل فما اختاره مضنى به وله عقل

یہ محبت ہے تو اس کی فرماں برداری کر باطن کے ساتھ کیونکہ محبت آساں نہیں ہے تحمل کرنے والا جس میں عقل ہو وہ اس کو اختیار نہیں کر سکتا

وعشق خاليا فالحب اوله عنى واوسطه سقم وآخره قتل

اور پھر (ہر چیز سے) خالی ہو کر زندگی بسر کر پھر محبت کی پہلی تھکن ہے اور درمیان بیماری ہے اور آخر قتل ہے(۱)

☆ ایک اعرابی کے شعر ہیں۔

وللحب اغصان تراها نضيرة وفي طعمها للعاشقين ذعاف

محبت کی شاخیں ہیں جن کو تو تروتازہ دیکھے گا اور ان کے ذائقے میں عاشقوں کے لئے زہر قاتل ہے

رايت المنايا في عيون اوانس تقتلن ارواحا وهن ضعاف

میں نے حسرتوں کو محبت کرنے والوں کی آنکھوں میں دیکھا کہ وہ روحوں کو قتل کر دیتی ہیں جب کہ بیماری وہ کمزور بھی ہوتی ہے(۲)

☆ رأيت الحب نيرانا تلظى قلوب العاشقين لها وقود

میں نے محبت کو بھڑکتے آگ دیکھا جس کا ایندھن عاشقوں کے دل ہوتے ہیں

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۱۴۱ (۲) اخبار النساء ص ۵۶

فلو كانت اذا فنيت تقضت ولكن مثل ما كانت تعود

پھر اگر وہ دل فنا ہو جائیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں لیکن پھر اسی طرح لوٹ جاتے ہیں

كاهل النار اذا فنيت جلود اعيدمن الشفاء لهم جلود

جیسے کہ اہل نار جب ان کی جلدیں فنا ہو جائیں گی تو ان کی بد بختی سے پھر دوبارہ جلد آجائیں گی(۱)

## مجنون اور لیلی عامریہ کا قصہ

☆ یہ قیس بن ملوح ہے اور اس مجنوں کا قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ ہے اس کو لیلی کی محبت و عشق و جنون نے قتل کر دیا تھا جو لیلیٰ بنت مھدی عامریہ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں لیلیٰ مجنوں بچپن میں بھیڑوں کے بچے چراتے تھے جب سے ان میں آپس میں عشق ہو گیا

مجنون کہتا ہے

تعلقت ليلى وهي ذات ذؤابة ولم يبد للأتراب من ثديها حجم

مجھے لیلی سے تعلق ہو چلا جب کہ وہ ابھی مینڈھیوں (بالوں کے گچھے) والی تھی اور اس کے پستان ہمجولیوں کے سامنے ابھی ابھرے بھی نہیں تھے

صغير ين نرعى البهم يا ليت اننا الى اليوم لم نكبر ولم تكبر البهم

ہم جب بچے تھے بھیڑوں کے بچے چراتے تھے ہائے کاش کہ ہم آج تک بڑے نہ ہوتے اور نہ وہ بھیڑ کے بچے بڑے ہوئے ہوتے

پھر مجنون کی محبت و شغف بڑھتا گیا یہاں تک کہ یہ وھمی ہو گیا اور اس کی عقل اس عشق نے اڑالی پھر بھی معاملہ روبترقی رہا اور بالکل مجنون ہو گیا اب یہ کسی سائے میں جگہ نہ پکڑتا نہ اپنے بدن پر لباس رہنے دیتا ہوتا تو اس کو پھاڑ دیتا کہا جاتا ہے کہ لیلی کی قوم نے بادشاہ وقت کے پاس مجنون کی شکایت کی تھی تو بادشاہ نے اس کا خون

---

(۱) اخبار النساء ص ۵۶

معاف کردیا اور پھر اس کی وجہ سے لیلی کی قوم اپنا گاؤں چھوڑ کر چلی گئی پھر مجنون اس خالی گاؤں میں آیا اور اس محلے میں مٹی کے اندر لوٹ پوٹ ہونے لگا اور کہتا۔

ابا حرجات الحی حیث تحملوا  بذی سلم لاجاد کن ربیع

اے محلے کے درخت کے جھنڈو (لوگو) جہاں تم کوچ کر گئے سلم مقام میں تم کو بہار بھی وہاں اچھی نہ لگے

وخیما تلک اللانی بمنعرج اللوی  بلین بلی لم تبلھن ربوع

اور وہ ہودجیں (ڈولیاں) جو کوچ کر گئیں ہیں بوسیدہ ہو گئیں ان کو گھروں نے بوسیدہ نہیں کیا

اور کہا جاتا ہے کہ مجنون کی قوم مجنون کو لیکر حج کو چلے تا کہ وہاں روضہ رسول کی زیارت کرے اور دعا کرے جب یہ منی پہنچا تو آواز آئی اے لیلیٰ یہ سن کر بیہوش ہو کر گر پڑا۔

اور لیلیٰ بھی اس کے فراق میں پگھل گئی تھی۔ مجنون کے اس کے بارے میں بہت دردانگیز اشعار ہیں۔ اور یہ واقعہ یزید اور ابن الزبیرؓ کے دور میں ہوا ہے(۱)

## عباس بن احنف اور باندیاں

☆ کچھ لوگ محض عشق کا دعوی کرتے ہیں ڈینگیں مارتے ہیں جن کے جسم کچھ نہیں پگھلتے نہ ان کے رنگ بدلتے ہیں نہ ان کی عقلیں جاتیں وہ اہل فراست کے ہاں کذاب (جھوٹے) ہوتے ہیں اور اہل ظرف کے ہاں محروم ہوتے ہیں اس بارے میں ہے۔

کہ عباس بن احنف فرماتے ہیں میں طواف کر رہا تھا کہ تین باندیاں جنہوں نے مجھے دیکھ لیا اور کہا یہ عباس بن احنف ہے پھر ان میں سے ایک میری طرف متوجہ ہوئی اور کہا اے عباس تو نے ہی یہ شعر کہا ہے؟

ما ذا لقیت من الھوی وعذابہ  طلعت علی بلیۃ من بابہ

---

(۱) نزھۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء (ذھبی) ج ۱ ص ۳۱۷

میں نے محبت اور اس کے عذاب سے کیا پایا؟ کہ مجھ پر اس کے دروازے مصیبت آن پڑی
میں نے کہاہاں میں نے کہا ہے پھر اس نے کہا تو نے جھوٹ بولا اے اگر تو ایسا ہوتا تو میرے جیسا ہوتا پھر اس نے اپنی ہتھیلیوں پر سے کپڑا ہٹایا تو وہ گوشت سے ننگی تھیں پھر وہ کہنے لگی

**ولما شكوت الحب قالت كذبتني    فمالي ارى الاعضاء منك كواسيا**

اور جب میں نے محبت کا شکوہ کیا تو اس محبت نے کہا تو نے مجھے جھوٹا کر دیا میں اعضاء کو تیرے گوشت سے ننگا نہیں دیکھتی

**فلا حب حتى يلزق الجلد بالحشا    وتخرس حتى لا تجيب المناديا**

پس کوئی محبت نہیں جب تک کہ جلد پسلیوں سے آنتوں سے نہ مل جائے اور تو گونگا ہو جائے یہاں تک کہ تو پکارنے والے کو کبھی جواب نہ دے

ذوالریاستین کہتا ہے کہ بہزم جور کا ایک بیٹا تھا اور برام جور اپنے بعد تخت و تاج کا مالک اسی کو بنانا چاہتا تھا لیکن لڑکا ناقص الھمت، بے مروءت، بجھا ہوا نفس، برے آداب والا وغیرہ وغیرہ بہت سی بادشاہت کے خلاف نامناسب باتیں تھیں اس بارے میں بہرام بادشاہ بہت فکر مند تھا بہت اساتذہ مؤدبین مقرر کر لئے گئے لیکن کوئی فرق نہ پڑا ایک مرتبہ اسی بارے میں معلمین مؤدبین کی مجلس بٹھائی اور مشورہ طلب کیا گیا تو ایک مؤدب نے کہا ہم پہلے اس کے سوء ادب کی وجہ سے مایوس ہو چکے تھے لیکن ایک ایسی لڑکی ظاہر ہو گئی ہے کہ ہماری قوی امید ہے وہ اس کو فلاح کو پہنچادے گی بہرام نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہا آپ کے لڑکے فلاں مرزبان کی لڑکی کو دیکھ لیا ہے اور لڑکا اس پر عاشق ہو گیا ہے اور وہ اس کے ہوش و حواس پر غالب آچکی ہے تو اب یہ اس کے بغیر سکون بھی نہیں پا سکتا اور اس کے بغیر کوئی مشغلہ اختیار بھی نہیں کر سکتا تو یہ سن کر بہرام نے بھی کہا ہاں میں بھی اب اس کی کامیابی کی امید کرتا ہوں پھر بہرام بادشاہ نے لڑکی کے باپ کو بلایا اور اس کو کہا میں تجھ کو ایک راز سونپتا ہوں وہ تجھ سے آگے نہ بڑھنا چاہیئے تو اس نے عہد کر لیا۔ پھر بہرام نے بتایا کہ اس کا لڑکا تیری لڑکی پر عاشق ہو گیا ہے اور ہمارا ارادہ بھی ہے کہ ہم لڑکے کی تیری لڑکی

ہی سے شادی کریں لہذا اپنی لڑکی کو حکم کرو کہ وہ میرے لڑکے کے ساتھ مراسلت کر کے اس کو اپنے عشق میں اور پھنسائے اور جلد اس کو تنگ کر دے لیکن خود اس کے سامنے بالکل نہ آئے پھر جب وہ دیکھ لے کہ وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تو بالکل خط وغیرہ بند کر دے پھر وہ راستہ ہموار کرنا چاہے تو کہلوا دے کہ وہ کسی بادشاہ کے ساتھ رہ سکتی ہے ورنہ نہیں پھر تمام نتیجوں کی وقتاً فوقتاً مجھے اطلاع دو لیکن دونوں کو کسی طرح بھنک نہ پڑے کہ اصل کیا کھیل ہے ؟ تو لڑکی کے باپ نے یہ باتیں قبول کرلیں پھر بہرام نے لڑکے کے مؤدب کو کہا تو لڑکے کو لڑکی سے مراسلت ومکاتبت پر برانگیختہ کرتا رہ تو ادھر سے استاد مؤدب لڑکے کو آگے کرتا رہا اور ادھر سے لڑکی کو اس کا باپ۔
پھر تیر نشانے پر لگا اور لڑکے نے جان لیا کہ لڑکی اس کو کس وجہ سے پسند نہیں کرتی اور وہ ادب، طلب العلم، والحکمت، شہسواری، تیر اندازی وغیرہ سپاہ گری اور علم و ادب میں ماہر ہوتا چلا گیا پھر باپ کو کہا گیا کہ اس کو ہتھیار سواری وغیرہ کی ضرورت ہے پھر بہرام نے سب ضروریات پوری کرنے کا حکم دیدیا۔
پھر بادشاہ بہرام کو اس کے علم وادب وسپاہ گری وغیرہ تمام باتوں پر اطمینان ہو گیا تو اس نے مؤدب کو کہا کہ لڑکے کو اس طرح سے کہہ کہ نہ اس کو پتہ نہ چلے کہ سارا کھیل کس طرف سے ہو رہا ہے، اس کو میرے پاس بھیجو کہ آکر وہ خود مجھ سے مطالبہ کرے کہ میں اس کی شادی لڑکی سے کروادوں تو مؤدب نے ایسا ہی کیا پھر لڑکا باپ بادشاہ کے پاس آیا تو پھر بادشاہ نے سب انتظامات کروا کر شادی کر دی اور لڑکی کے باپ کو حکم دیا کہ لڑکی کو جلد اس کے پاس بھیج دو اور ان کے آپس میں ملنے سے پہلے ان کو میرے پاس لاؤ تو اسی طرح ہوا پھر دونوں سامنے آئے تو بادشاہ نے شہزادے کو کہا اے میرے بچے اس لڑکی کی قدر و منزلت تیرے نزدیک کم نہ ہونی چاہیئے اور یہ ساری مراسلہ نگاری جو اس کی طرف سے ہوئی وہ میرے حکم سے تھی لہذا اس خیال سے اس کا مرتبہ کم نہ ہونا چاہیئے اور یہ تجھ پر احسان کرنے میں سب سے زیادہ ہے کہ تجھ کو طلب حکمت، اخلاق، ادب وعلم، وغیرہ وغیرہ ایسے اوصاف سے آراستہ کر دیا ہے کہ تو اب بادشاہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے لہذا جتنا ہو سکے اس کا

اکرام واعزاز زیادہ سے زیادہ کرتو جوان نے والد بادشاہ بہرام کی نصائح پر عمل کیا اور دونوں کی زندگی پر عیش ہوگئی اور بادشاہ نے باپ کو بھی انعامات سے نوازا اور مؤدب کو بھی۔

(تو ہمارے معاشرے میں بیویوں کو اپنے شوہر کے اخلاق کردار وغیرہ درست کرنے کا اس سے بہترین سبق ملتا ہے)(۱)

## حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عاشقہ عورت

☆ خرائطی کہتے ہیں کہ ہم کو علی بن الاعرابی نے بتایا کہ ہم کو ابو غسان مہدی نے بتایا فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی خلافت میں ایک دفعہ کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ ایک باندی گھر میں چکی پیستے ہوئے یہ اشعار کہہ رہی ہے

**وهو يته من قبل قطع تمائمی متمايسا مثل القضيب الناعم**

میں نے اس سے محبت کی اپنے بچپن کے تعویذوں کے اترنے سے بھی پہلے سے ناز و انداز کے ساتھ جیسے نرم ونازک سرسبز شاخ

**كان نور البدر سنة وجهه ينمى و يصعد فی ذؤ ابه هاشم**

گویا کہ چودھویں کے چاند کی روشنی اسکے چہرے کی لکیریں ہیں بڑھتی اور چڑھتی ہیں بنو ہاشم کے سردار میں

حضرت عمر نے دروازہ بجایا تو وہ نکلی آپ نے پوچھا تو مملوکہ ہے یا آزاد ہے کہا مملوکہ اے خلیفۃ الرسول آپ نے پوچھا کس سے تجھ کو محبت ہے تو وہ روپڑی پھر کہا اللہ کے حق کی قسم آپ مجھ سے لوٹ جائیے فرمایا میں برابر یہاں کھڑا رہوں گا جب تک تو مجھے بتلائے گی نہیں تو اس نے کہا۔

**وانا التی لعب العزام بقلبها فبكت لحب محمد بن قاسم**

اور میں وہ ہوں جس کے دل سے قرض دار کھیلتے ہیں پھر میں روپڑی محمد بن قاسم کی محبت کی وجہ سے

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۱۹۶

تو حضرت ابو بکر اس کے آقا کے پاس گئے اور اس سے اس کو خرید کر محمد بن قاسم بن جعفر۔ کے پاس بھیج دیا پھر آپ نے فرمایا یہ لوگوں کے فتنے ہیں کتنے شریف لوگ ان کی محبت میں آگئے اور کتنے سلیم الطبع شخص ہلاک ہو گئے (۱)

عبدالملک بن مروان اور جمیل بن معمر

☆ جمیل ابن معمر عذری حکایت کرتے ہیں کہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس آئے تو خلیفہ عبدالملک نے فرمائش کی کہ اے جمیل قبیلہ بنی عذرہ کی کوئی دلچسپ بات سناؤ سنا ہے وہ لوگ صاحب ادب وغزل ہیں جمیل نے عرض کیا جی امیر المؤمنین۔ آل بثینہ اپنے محلے سے گھاس وغیرہ کے لئے گئے گھاس پانی ان کو بہت دور ملا وہ وہاں جا کر ٹھیر گئے میں بھی پیچھے ان کی تلاش میں نکلا ابھی میں راستے میں تھا کہ رات چھا گئی اور میں راستہ بھی گم کر بیٹھا اتنے میں مجھے آگ چمکتی نظر آئی میں اس کے پیچھے گیا یہاں تک کہ ایک چرواہے کے پاس پہنچ گیا جو پہاڑ کی جڑ میں ایک غار میں تھا میں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور کہا میرا خیال ہے تم راستہ گم کر بیٹھے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں اس نے کہا آیئے اور شب بسر کیجئے جب آپ کو صبح ہو گی تو صحیح راستہ پالیں گے میں اتر گیا اس نے مرحبا (خوش آمدید) کہا اور میرا اکرام کیا ایک بکری ذبح کی اور آگ پر اس کو بھونا اور بھون بھون کر اس کو میرے سامنے پیش کرنے لگا اور دوران کام مجھ سے گفتگو بھی جاری رکھی پھر کھلا پلا کر ایک صاف سی جگہ پر اپنا تہہ بند بچھا دیا اور مجھے سونے کا کہا میں سو گیا صبح ہوئی تو میں نے اس سے اجازت طلب کی تو اس نے انکار کر دیا اور کہا مہمانی تین دن ہوتی ہے پھر میں بیٹھ گیا اور اس سے اس کے نام نسب حال کے بارے میں پوچھنے لگا تو اس نے اپنا شجرہ نسب بیان کیا تو وہ بنی عذرہ ہی میں سے بڑا آدمی نکلا اس طرح وہ میرے قبیلے کا آدمی ہو گیا پھر میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کو یہاں کیا چیز کھینچ لائی ہے؟ تو اس نے بتایا کہ وہ اپنی چچازاد لڑکی

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۸۰

سے محبت رکھتا تھا اور اس نے لڑکی کے باپ اپنے چچا کو پیغام نکاح بھی دیا لیکن میری قلت مالیاتی کی وجہ سے اس نے لڑکی کی میرے ساتھ شادی نہ کی بلکہ ایک بنی کلاب کے شخص نے اس سے شادی کرلی اور اس کو لیکر وہ اپنے قبیلے چلا گیا پھر وہ اپنی بیوی میری چچازاد لڑکی کے بارے میں اس پر راضی ہو گیا کہ وہ اپنے شوہر کی بکریاں چرائے گی تو اسطرح وہ بکریاں چرانے کے لئے مجھ سے ملنے آجاتی ہے پھر اس نے اپنے پرانے عشق ومحبت کو بیان کیا پھر جب شام ہو گئی تو اس نے کہا اس کے آنے کا وقت ہو گیا ہے پھر وہ تڑپنے لگا کبھی اٹھتا کبھی بیٹھتا پھر اچھل کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا

مابال میة لا تاتی کعادتها　　اعاجها طرب او صدها شغل

کیا حال ہے میۃ کا اپنی عادت کی طرح نہیں آرہی اس کو کسی خوشی نیروک لیا یا کسی مصروفیت نے

لکن قلبی عنکم لیس یشغله　　حتی الممات و مالی غیر کم امل

لیکن میرا دل تم سے غافل ومصروف نہیں ہو گا یہاں تک کہ موت آجائے تمہارے علاوہ مجھے کوئی امید نہیں

لو تعلمین الذی جی من فراقکم　　لما اعتذرت ولا طابت لك العلل

اگر تو جانتی جو مشقت وغم مجھے تیری جدائی سے ہوتی ہے تو تو کبھی عذر نہ کرتی اور نہ تجھ کو بہانے اچھے لگتے

نفسی فداء ك قداحللت بی سقما　　تکادمن حره الا عضاء تنفصل

میری جان تجھ پر فدا ہو میرے جسم میں وہ بیماری اتر پڑی ہے کہ اس کی گرمی سے اعضاء جدا ہونے کو ہیں

لو ان مابی سقم علی جبل　　لزال وانهد من ارکانه الجبل

جو بیماری مجھے لاحق ہے اگر کسی پہاڑ کو بھی ہوتی تو وہ پہاڑ ہل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر جاتا

پھر اس نے کہا اے بنی عذرہ کے بھائی بیٹھ میں اپنی چچازاد کی خبر لے آؤں پھر وہ چلا گیا اور میری نگاہ سے او جھل ہو گیا پھر تھوڑی دیر میں وہ آیا اور ہاتھ پر کسی چیز کو اٹھایا ہوا تھا اور چیخیں دھاڑیں مار رہا تھا پھر کہا اے بھائی یہ ہے میری چچازاد لڑکی

میری زیارت کو آرہی تھی اس کو شیر نے گھیر لیا اور ہلاک کر دیا پھر کہا اچھا تھوڑا اور ٹھیرو میں لوٹ کر آتا ہوں پھر اس کو کچھ دیر لگ گئی اور میں اس کے لوٹنے سے مایوس ہو ہی رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں پر شیر کا سر اٹھا لایا اور میرے سامنے پھینک دیا پھر اس نے مجھے کہا اے بھائی اب مجھے بھی آپ عنقریب مرا ہوا پائیں گے پھر آپ مجھے اور اس میری چچازاد کو ایک کفن میں لپیٹ کر ایک قبر میں دفنا دینا اور یہ دو شعر اس پر لکھ دینا۔

**کنا علی ظهرها والعيش فی مهل     والشمل يجمعنا والدار والوطن**

ہم اس (زمین) کی پیٹھ پر تھے اور زندگی فراخی سے تھی اور وصل، گھر، وطن ہم کو اکٹھا حاصل تھا

**ففرق الدهر بالتصريف إلفتنا     فصار يحمعنا فی بطنها الكفن**

پھر زمانے نے ہماری محبتوں کو پھیرنے کے ساتھ ہم کو جدا کر دیا اور پھر ہم کو زمین کے پیٹ میں ایک کفن میں جمع کر دیا

اور پھر یہ بکریاں ان کے مالک کو واپس کر دینا اور لڑکی کا قصہ سنا دینا پھر اس نے ایک رسی لی اور اسے پھندا بنا کر اپنے گلے میں ڈالا میں نے اس کو قسم دی کہ ایسا نہ کر لیکن اس نے انکار کر دیا اور پھانسی کے ساتھ مر گیا پھر میں نے اس کو ایک کفن و قبر میں دفن کیا شعر اسی طرح لکھ دیئے بکریاں مالک کو پہنچا دیں اور قصہ بھی سنا دیا اس کو بھی بہت غم ہوا قریب تھا کہ وہ انکے اکٹھے نہ ہونے کے غم کی وجہ سے مر جاتا (۱)

☆ خرائطی کہتے ہیں کہ ایک غریب آدمی تھا اس کے پاس ایک باندی تھی اور اس کے پاس کچھ نہ تھا خرید و فروخت کے لئے ہر موسم میں اس کو لے جاتا بہت بہت قیمت لگ چکی تھی لیکن یہ ہمیشہ اور زیادتی کی امید رکھ کر واپس لے آتا پھر ایسا ہوا کہ ایک فقیر شخص کو اس باندی سے محبت ہو گئی یہاں تک کہ فقیر کی عقل بھی محبت میں اڑ گئی اور یہ بات اس باندی کے مالک کو پہنچی تو اس نے فقیر کو باندی تحفتہً دیدی لوگوں نے اس کو ملامت کی تو کہا اللہ کا فرمان ہے۔

---

(۱) اخبار النساء ص ۶۱

**من احیا ھا فکا نما احیا الناس جمیعا**

جس نے ایک جان کو زندہ کیا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کیا
تو کیا میں فقیر کو زندہ رکھ کر تمام انسانوں کو زندہ کرنے کا ثواب نہ حاصل کروں

☆ احمد بن فضل کاتب ذکر کرتے ہیں کہ ایک بچہ اور چھوٹی لڑکی مکتب میں پڑھتے تھے لڑکا لڑکی پر عاشق ہو گیا پھر کسی دن اس کو موقع ملا تو لڑکی کی تختی اٹھا کر اس پر لکھ دیا

**ماذا تقولین فیمن شفه سقم من طول حبك حتی صار حیرانا**

تو کیا کہتی ہے اس شخص کے بارے میں جس کو بیماری ہی شفاء دیتی ہے تیری محبت کی طوالت سے یہاں تک کہ وہ بھی حیران ہے

لڑکی نے پڑھا تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اس پر رحم کرتے ہوئے اس کے نیچے لکھا

**اذا رأینا محبا قد اضرّ به طول الصبابة اولیناه احسانا**

جب ہم کسی ایسے محبت کرنے والے کو دیکھیں گے کہ اس کو طول عشق نے نقصان دیا ہے تو ہم اس پر احسان کریں گے (۱)

## ایک دیہاتی

☆ خرائطی ذکر کرتے ہیں کہ خلیفہ مہدی حج کے لئے نکلے جب مقام زبالہ میں پہنچے تو وہاں صبح کا کھانا کھانے کے لئے ٹھیر گئے وہاں اس کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پکار رہا تھا اے امیر المؤمنین میں عاشق ہوں اور بلند آواز سے کہہ رہا تھا تو امیر نے دربان کو کہا کیا ہے ؟ کہا ایک انسان ہے جو پکار رہا ہے کہ میں عاشق ہوں امیر نے فرمایا اس کو یہاں لاؤ لے ایا گیا تو امیر نے خود دریافت فرمایا تیرا معشوق کون ہے ؟ کہا میری چچا زاد آپ نے دریافت فرمایا کیا اس کا باپ ہے ؟ کہا ہاں آپ نے پوچھا پھر وہ اپنی بیٹی کے ساتھ تیری شادی کیوں نہیں کر دیتا کہا میں ھجین ہوں (یعنی میری ماں عربیہ نہیں

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۹۱

ہے بلکہ ایک عجمی باندی ہے)امیر نے دریافت کیا پھر کیا ہوا کہا ہمارے ہاں یہ عیب ہے تو امیر نے کسی کو اس کے باپ کو بلانے کے لئے بھیجا وہ لے آیا گیا تو امیر نے پوچھا کہ کیا یہ تیرا بھتیجا ہے ؟ کہا جی ہاں۔ پھر پوچھا تجھ کو کیا نقصان ہے اس کی شادی کرنے سے ؟ تو اس نے بھی بھتیجے والی بات کہی کہ یہ ھجین ہے تو امیر نے فرمایا یہ حضرت عباس کی اولاد سے ہیں اور (ایک جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)اور یہ سب ھجین ہیں تو لڑکی کے باپ نے کہا یہ ہمارے ہاں عیب ہے خلیفہ نے کہا اچھا بیس ہزار درھم لے لو دس مہر کے دس عیب کے پھر لڑکی کا باپ رضامند ہو گیا تو دو تھلیاں ہزار ہزار کی اس کے حوالے کردی گئیں پھر وہیں شادی ہو گئی(۱)

☆ عبداللہ بن عبیدہ ریحانی ایک باندی سے محبت رکھتے تھے ایک مرتبہ وہ باندی زیارت کو آئی تو عبداللہ نے اس کو ٹھیرالیا اور اس سے گفتگو کرنے لگے اور جدائی کی تکلیف کی شکایت کی پھر ظہر کا وقت آپہنچا تو ان کو کسی نے پکارا اے ابو الحسن نماز۔ تو انہوں نے کہا ٹھہرو تاکہ سورج کا زوال ہو جائے یعنی جب تک باندی کھڑی ہے ٹھیر جاؤ(۲)

☆ لیلی عامریہ اپنے مجنون قیس کے بارے میں کہتی ہے۔

**لم یکن المجنون فی حالة الا وقد کنت کما کانا**

مجنون جب بھی کسی حالت میں ہوتا ہے تو میں بھی اسی طرح ہوتی ہوں جیسے وہ ہے

**لکنه باح بسر الھوی واننی قد ذبت کتما نا**

لیکن وہ محبت کو ظاہر کردیتا ہے اور میں چھپاتے چھپاتے پگھل جاتی ہوں(۳)

☆ اصمعی حکایت کرتے ہیں کہ میں جنگل میں چل رہا تھا کہ ایک پتھر کے پاس سے گزر ہوا اس پر یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

**یا معشر العشاق باللہ خبروا اذا حل عشق بالغنی کیف یصنع**

اے عاشقوں کی جماعت تم کو اللہ کی قسم کہ تم خبر رکھو اس بات کی کہ جب عشق ہوتا ہے جوان کو تو وہ عشق کیا کچھ کرتا ہے

---

(۱)روضۃ المحبین ص ۳۹۱ (۲، ۳)المستطرف ج ۲ ص ۱۹۶

تو میں نے اس کے نیچے لکھ دیا۔

**یداری هواه ثم یکتم سره ویخشع فی کل الاموار و ینحضع**

اس کی محبت اس کو پھراتی ہے (دربدر) پھر وہ اپنے راز کو چھپاتا ہے اور تمام کاموں میں ڈرتا ہے اور عاجزی کرتا ہے کہ کہیں محبوب ناراض نہ ہو

پھر میں دوسرے دن لوٹا تو اس کے نیچے لکھا ہوا تھا

**فکیف یداری والهوی قاتل الغنی وفی کل یوم قلبه یتقطع**

وہ کیسے پھرے گا جب کہ محبت تو جوان کو قتل کرنے والی ہے اور ہر روز اس کا دل محبت سے کٹتا رہتا ہے

پھر میں نے اس کے نیچے لکھ دیا

**اذا لم یجد صبرا لکتمان سره فلیس له شئی سوی الموت انفع**

جب عاشق کا صبر ختم ہو جاتا ہے اپنے راز کو چھپاتے چھپاتے تو اس کے لئے موت کے سوا کوئی چیز نفع مند نہیں ہوتی

پھر میں تیسرے روز آیا تو اس پتھر کے پاس ایک جوان مرا ہوا تھا اور موت سے پہلے یہ لکھ گیا تھا

**سمعنا اطعنا ثم متنا فبلغوا سلامی علی من کان للوصل یمنع**

ہم نے سنا اور فرماں برداری کی پھر ہم مر گئے پس میرا سلام پہنچا دو اس کو جو وصل کو منع کرتا ہے(۱)

پھر جوان نے یہ شعر کہے

**ابتعت ظبیة بالغلاء وانما یعطن الغلاء بمثلها امثالی**

میں نے ایک ہرنی خریدی بڑے مہنگے دام اور بے شک اس جیسی ہرنی کی اتنی قیمت میرے جیسے ہی ادا کر سکتے ہیں

**ترکت اسواق القباح لاهلها ان القباح وان رخصن عفرالی**

میں نے برائی کے بازاروں کو بروں کے لئے چھوڑ دیا بے شک برائی اگرچہ سستی

---

(۱) المستطرف ج ۲ ص ۲۰۸

ہے لیکن (نتیجہ) مہنگا ہے(۱)

☆ حضرت ابوالحسن مدائنی اصمعی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ اگر میں عفراء (معشوقہ) اور عروۃ (عاشق) کو پالیتا تو ان کو اکٹھا کر دیتا(۲)

**وآخر دعوانا ان الحمد الله رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید رسوله الامین وعلی آله واصحابه اجمعین**

احقر مترجم محمد اصغر مغل خیرپور میرس
عفی عنہ ولوالدیہ ولشیخہ ولاساتذتہ الکرام

---

(۱) روضۃ المحبین ص ۳۸۴ (۲) اخبار النساء ص ۶۷

## مصادر وماخذ


(۱) القرآن الکریم

(۲) المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم محمد فؤاد عبد الباقی
مکتبہ اسلامیہ استنبول ترکیا ۱۹۸۴ء

(۳) الفہرس الموضوعی لآیات القرآن الکریم محمد مصطفیٰ محمد

(۴) مختصر تفسیر ابن کثیر (محمد علی الصابونی)
دار القرآن الکریم بیروت ۱۴۰۲ھ

(۵) صحیح البخاری تحقیق الدکتور مصطفیٰ ادیب دار ابن کثیر
دمشق بیروت ۱۴۱۰ھ

(۶) مختصر صحیح مسلم حافظ عبد العظیم منذری دار ابن خزیمہ ریاض

(۷) سنن نسائی مکتب التراث الاسلامی بیروت ۱۴۱۲ھ

(۸) مسند الامام احمد بن حنبل دار صادر بیروت ۱۴۱۲ھ

(۹) اللؤلؤ والمرجان محمد فؤاد دار الریان للتراث قاہرہ ۱۴۰۷ھ

(۱۰) صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ محمد ناصر الدین الالبانی مکتبہ الاسلامی
بیروت ودمشق ۱۴۰۶ھ

(۱۱) ریاض الصالحین دار الکتب العلمیہ ۱۴۰۵ھ

(۱۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ محمد ناصر الدین المکتب الاسلامی ۱۴۰۵ھ

(۱۳) تہذیب الترغیب والترہیب امام عبد العظیم منذری
دار ابن کثیر دمشق ۱۴۱۶ھ

(۱۴) الزہد للامام احمد بن حنبل دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۹ھ

(۱۵) کتاب الکبائر شمس الدین ذہبی دارالقلم للطباعۃ والنشر
(۱۶) مختصر منہاج القاصدین ابن قدامہ مکتبہ دارالبیان دمشق ۱۳۹۸ھ
(۱۷) جامع بیان العلم وفضلہ ابو عمر ابن عبداللہ دارالفکر بیروت
(۱۸) الزہد للحسن البصری دارالحدیث قاہرہ
(۱۹) روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء دارالکتب العلیمہ بیروت ۱۳۹۷ھ
(۲۰) حیات الصحابہ محمد یوسف کاندھلوی دارالقلم دمشق ۱۴۰۳ھ
(۲۱) نیل الاوطار مکتبۃ الکلیات از قاہرہ
(۲۲) سبل السلام امام محمد بن اسماعیل داراحیاء التراث العربی
بیروت ۱۳۷۹ھ
(۲۳) فقہ السنۃ۔ سید سابق دارالکتاب العربی ۱۴۰۵ھ
(۲۴) التذکرہ امام ابو عبداللہ قرطبیؒ دارالکتب العلیمہ بیروت ۱۴۰۷ھ
(۲۵) تاریخ الخلفاء للسیوطی
(۲۶) زادالمعاد ابن قیم جوزیہ مکتبۃ المنار الاسلامیہ کویت ۱۴۰۶ھ
(۲۷) الامالی۔ امام ابو علی قالی دارالحدیث الطباعۃ والنشر بیروت ۱۴۰۴ھ
(۲۸) ذیل الامالی والنوادر ابو علی قالی دارالحدیث بیروت ۱۴۰۴ھ
(۲۹) الکامل فی اللغۃ والادب ابو العباس ابن المبرد بیروت
(۳۰) مجمع الامثالی (میدانی) دارالمعرفہ بیروت ۱۳۷۴ھ
(۳۱) اخبار النساء لابن جوزی دارالندیم بیروت ۱۹۹۱ء
(۳۲) عیون الاخبار ابن قتیبہ المؤسسۃ المصریہ ۱۳۸۳ھ
(۳۳) روضۃ المحبین ونزہۃ المشتاقین ابن قیم دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۴) العقد الفرید ابن عبدربہ اندلسی دارالفکر بیروت ۱۳۵۹ھ

(۳۵) الداء والدواء ابن قیم مکتبہ التراث قاھرہ ۱۴۰۷ء
(۳۶) البیان والتبین جاحظ مکتبۃ الخانجی قاھرہ ۱۹۷۵ء
(۳۷) ادب الکاتب ابن قتیبہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۸
(۳۸) شرح نہج البلاغہ للشریف الرضی دار الفکر بیروت
(۳۹) ادب الدنیا والدین الماوردی دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۳۷۵
(۴۰) المستطرف الشیھی دار الندوہ بیروت
(۴۱) موسوعۃ الشعر بیروت
(۴۲) فقہ اللغۃ واسرار العربیہ ابی منصور ثعالبی منشورات بیروت
(۴۳) المنجد دار المشرق بیروت چھبیسویں طباعت
(۴۴) القاموس المحیط فیروزآبادی مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۷ھ
(۴۵) اعلام النساء عمر رضا مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳۷۹ھ
(۴۶) نزھۃ الفضلاء تھذیب سیر اعلام النبلاء امام ذھبی
دار الاندلس جدہ ۱۴۱۱ھ
(۴۷) الطبقات الکبری ابن سعد دار صادر بیروت ۱۳۸۸ھ
(۴۸) اسد الغابر ابن اثیر الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
(۴۹) وفیات الاعیان ابن خلکان دار صادر بیروت ۱۹۶۸ء
(۵۰) الاصالہ ابن حجر دار الکتاب العربی بیروت ۱۳۵۹
(۵۱) کتاب الاذکیاء ابو الفرج مکتبہ طیبہ مدینۃ منورہ
(۵۲) تنبیہ الغافلین ابو اللیث سمرقندی مؤسستہ الکتب بیروت ۱۴۰۹
(۵۳) بستان العارفین ابو اللیث سمرقندی مؤسستہ الکتب بیروت ۱۴۰۹ھ
(۵۴) صید الخاطر ابن جوزی دار العقد بیروت ۱۴۰۸ھ

(۵۵) موعظۃ المؤمنین من احیاء العلوم الدین دار المعرفہ بیروت
(۵۶) مکارم الاخلاق امام ابو بکر ابن ابی الدنیا دار الکتب العلیمہ بیروت ۱۴۰۹ھ
(۵۷) تحفۃ العروس محمد مہدی استنبولی المکتبۃ الاسلامی بیروت ۱۴۰۷ھ
(۵۸) موسوعۃ الزواج الاسلامی المختار الاسلامی قاھرہ
(۵۹) شفائق الرجال رابطۃ العالم الاسلامی مکہ
(۶۰) فتاوی معاصرہ دار الضیاء عمان اردن ۱۴۰۸ھ
(۶۱) کتاب المحبر ابو جعفر محمد بن حبیب بیروت
(۶۲) اغرب عجائب المراۃ دار الکتاب العربی دمشق ۱۴۰۸ھ
(۶۳) تربیۃ الاولاد فی الاسلام عبداللہ ناصح دار السلام للطباعۃ
(۶۴) الزواج والعلاقات الجنسیہ فی الاسلام مکتبۃ القرآن قاھرہ
(۶۵) التبیان جاسم بن محمد دار الدعوۃ کویت ۱۴۰۷ھ
(۶۶) عودۃ الحجاب محمد بن احمد دار طیبہ للنشر والتوزیع الریاض طبع رابع

مکی دار الکتب ... القرآن ... کوئٹہ

مفتیانِ کرام، علماء، اساتذہ، خطباء اور مدارس کے طلباء اور طالبات کیلئے مستند کتب

پاکستان میں پہلی بار مکمل طبع شدہ

**فتاویٰ رحیمیہ** اردو

کامل ۱۰ حصص در ۵ جلد

از

مفتی عبدالرحیم لاجپوری

خصوصیات

سوالات کے جوابات بہر صورت الگ ہی نہیں عبارات کیساتھ دیئے گئے ہیں صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی بتا دیا گیا ہے۔ اکثر جوابات تفصیلی ہر نیکی وجہ سے وہ ایک رسالہ بن گیا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ فتاویٰ رحیمیہ محض فتاویٰ نہیں بلکہ مجموعہ رسائل ہے۔

عمدہ کاغذ و طباعت، پائیدار خوبصورت جلدیں

مناسب قیمت پر مکمل سیٹ اور رعایت عام قیمت ۱۵۰۰

**سیرۃ حلبیہ** اردو

سیرۃ النبی پر مشہور اور تفصیلی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

اُمّ السیر

مصنف: امام برہان الدین حلبی

مترجم: مولانا محمد اسلم قاسمی مدظلہم

کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ کاغذ و طباعت اور خوبصورت اعلیٰ جلد، بڑا علمی سائز قیمت ۶ جلد ۱۵۰۰/-

**تفسیر عثمانی**

تشکیل جدید اور اضافہ عنوانات کے ساتھ تفسیری طرز پر

ترجمہ: شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی

اضافہ عنوانات و تشکیل جدید

جناب محمد ولی رازی ابن مولانا مفتی محمد شفیع

مستند علمی کتب، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف

سیرت و دیگر موضوعات شائع کرنے والا

معتبر ادارہ

**دارالاشاعت**

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان ۰۲۱/۲۶۳۱۸۶۱

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر
# دارالاشاعت کی مطبوعہ کتب ایک نظر میں

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی جدید تفسیری عنوانات جدید کتابت ۲ جلد ـــــــ علامہ شبیر احمد عثمانی، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی

تفسیر مظہری اردو ـــــــ ۱۲ جلدیں ـــــــ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ

قصص القرآن ـــــــ ۴ حصے ۲ جلد کامل ـــــــ مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ

تاریخ ارض القرآن ـــــــ علامہ سید سلیمان ندویؒ

قرآن اور ماحولیات ـــــــ انجینئر شفیع حیدر دانش

قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن ـــــــ ڈاکٹر حقانی میاں قادری

لغات القرآن ـــــــ ۶ جلد کامل ـــــــ مولانا عبدالرشید نعمانی

قاموس القرآن ـــــــ قاضی زین العابدین

قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) ـــــــ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

سلک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) ـــــــ جان پینرس

امثال قرآنی ـــــــ مولانا اشرف علی تھانویؒ

قرآن کی باتیں ـــــــ مولانا احمد سعید صاحب

## حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد ـــــــ مولانا ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند

تفہیم المسلم ، ، ۳ جلد ـــــــ مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

جامع ترمذی ، ، ۲ جلد ـــــــ مولانا فضل احمد صاحب

سنن ابو داؤد شریف ، ، ۳ جلد ـــــــ مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند

سنن نسائی ، ، ۳ جلد ـــــــ مولانا فضل احمد صاحب

معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۴ جلد ـــــــ ۷ حصے کامل، مولانا محمد منظور نعمانی صاحب

مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد ـــــــ مولانا عابد الرحمن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید

ریاض الصالحین مترجم ـــــــ ۲ جلد ـــــــ مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہریؒ

الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح ـــــــ از امام بخاری

مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ ـــــــ مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند

تقریر بخاری شریف ـــــــ ۳ حصص کامل ـــــــ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب

تجرید بخاری شریف ـــــــ یک جلد ـــــــ علامہ حسین بن مبارک زبیدی

تنظیم الاشتات ـــــــ شرح مشکوٰۃ اردو ـــــــ مولانا ابو الحسن صاحب

شرح اربعین نووی ـــــــ ترجمہ و شرح ـــــــ مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی

دارالاشاعت ❋ اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان ۲۱۳۷۶۸، ۲۱۸۶۱ مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز

# سیرۃ اور سوانح پر دار الاشاعت کراچی ۱ کی مطبوعہ مستند کتب

| | | |
|---|---|---|
| سیرۃ حلبیہ اردو اعلیٰ ۶. جلد (کمپیوٹر) | سیرۃ النبیؐ پر نہایت مفصل و مستند تصنیف | امام برہان الدین حلبیؒ |
| سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۷حصص در ۲ جلد | اپنے موضوع پر ایک شاندار علمی تصنیف مستشرقین کے جوابات کے ہمراہ | علامہ شبلی نعمانیؒ/سید سلیمان ندویؒ |
| رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ۲ حصے یکجا (کمپیوٹر) | عشق میں سرشار ہو کر لکھی جانے والی مستند کتاب | قاضی محمد سلیمان منصور پوری |
| محسن انسانیت اور انسانی حقوق | خطبہ حجۃ الوداع سے استشہاد اور مستشرقین کے اعتراضات کے جواب | ڈاکٹر حافظ محمد ثانی |
| رسول اکرم کی سیاسی زندگی | دعوت و تبلیغ سے سرشار حضورؐ کی سیاست اور عملی تعلیم | ڈاکٹر محمد حمید اللہ |
| شمائل ترمذی | حضور اقدسؐ کے شمائل و عادات مبارکہ کی تفصیل پر مستند کتاب | شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ |
| عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین | اس عہد کی برگزیدہ خواتین کے حالات و کارناموں پر مشتمل | احمد خلیل جمعہ |
| دور تابعین کی نامور خواتین | تابعین کے دور کی خواتین 〃 | 〃 |
| جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین | اُن خواتین کا تذکرہ جنہوں نے حضورؐ کی زبان مبارک سے خوشخبری پائی | 〃 |
| ازواج مطہرات | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مستند مجموعہ | ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری |
| ازواج الانبیاء | انبیاء علیہم السلام کی ازواج کے حالات پر پہلی کتاب | احمد خلیل جمعہ |
| ازواج صحابہ کرام | صحابہ کرامؓ کی ازواج کے حالات و کارنامے۔ | عبد العزیز الشناوی |
| اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم | ہر شعبۂ زندگی میں آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ آسان زبان میں۔ | ڈاکٹر عبد الحیٔ عارفیؒ |
| اسوۂ صحابہ ۲ جلد کامل یکجا | حضور اکرمؐ سے تعلیم یافتہ حضرات صحابہ کرام کا اسوہ۔ | شاہ معین الدین ندوی |
| اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات | صحابیات کے حالات اور اسوہ پر ایک شاندار علمی کتاب۔ | 〃 |
| حیاۃ الصحابہ ۳ جلد کامل | صحابہ کرامؓ کی زندگی کے مستند حالات، مطالعہ کے لئے راہ نما کتاب | مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ |
| طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم | حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات طب پر مبنی کتاب | امام ابن قیمؒ |
| نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم | ... کے حالات اور عربی قصائد مع تراجم پر مشتمل عشق و ادب میں ڈوبی تصنیف | مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ |
| سیرۃ خاتم الانبیاء | بچوں کے لئے آسان زبان میں مستند سیرت، مدارس میں داخل نصاب | مولانا مفتی محمد شفیعؒ |
| رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم | مشہور کتاب سیرۃ النبیؐ کے مصنف کی بچوں کے لئے آسان کتاب | سید سلیمان ندویؒ |
| سیرۃ خلفائے راشدین | مختصر انداز میں ایک جامع کتاب | مولانا عبد الشکور لکھنویؒ |
| الفاروق | حضرت عمر فاروقؓ کے حالات اور کارناموں پر محققانہ کتاب | علامہ شبلی نعمانی |
| حضرت عثمان ذو النورین | حضرت عثمانؓ 〃 〃 〃 〃 〃 | معراج الحق عثمانی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم | مختصر و آسان زبان میں حضرت شاہ ولی اللہ | پیارے نبی کی پیاری صاحبزادیاں | ڈاکٹر حقانی میاں |
| رسول عربیؐ | چھوٹے بچوں کے لئے نظموں کے ساتھ سید فرید الوحیدی | داستان یوسف علیہ السلام | حافظ محمد اسحٰق صاحب |
| النبی الخاتم | مختصر اور محققانہ کتاب ۔ مناظر احسن گیلانی | بستان اولیاء | 〃 |
| سیرۃ عمر بن عبد العزیز | عہد حکومت اور مجددانہ کارناموں پر، عبد السلام ندوی | مسلمان فاتحین | احمد مصطفیٰ صدیقی |

| | | |
|---|---|---|
| تاریخ اسلام ۴ حصص در ۱ جلد کامل | آغاز اسلام سے آخری خلیفہ کے زوال تک کی مستند تاریخ | شاہ معین الدین ندویؒ |
| اخبار الاخیار | ہند و پاک کے مشاہیر صوفیاء کا مستند تذکرہ | شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ |
| حالات مصنفین درس نظامی | پورا درس نظامی تصنیف کرنیوالے ائمہ و علماء کے مستند حالات | مولانا محمد حنیف گنگوہی |
| نقش حیات | مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی خود نوشت سوانح۔ | مولانا حسین احمد مدنیؒ |
| جہنم کے پروانہ یافتہ | حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں پہنچانیوالے ملعون کفار کے حالات | احمد خلیل جمعہ |

ناشر: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۰۲۱) ۲۶۲۱۸۶۱

اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز قرآن پاک

دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے۔ فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔